تیسیر الباری

# صحیح بخاری شریف

ترجمہ و شرح

حضرت علامہ وحید الزماںؒ



تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور کراچی راولپنڈی پشاور



# تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

# صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماںؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالبِ کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتّب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہبِ مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی ــــ لاہور ــــ راولپنڈی

VOL 4



لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

(شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

# فہرست ابواب جلد چہارم تیسیر الباری
## ترجمہ اردو صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

# کتاب الوصایا

## کتاب وصیتوں کے بیان میں ف

ف وصیت کہتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کہہ جانا کہ میرے بعد ایسا کرنا، فلانے کو یہ دینا فلانے کو یہ۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کے لئے وصیت کی ہو اس کو موصیٰ لہ کہتے ہیں اور جس بات کی وصیت کی ہو اس کو وصیت اور موصی بہ کہتے ہیں ۔

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ، وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ- كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ- إِلَى- جَنَفًا- جَنَفًا: مَيْلًا. مُتَجَانِفٌ: مُتَمَايِلٌ۔

باب وصیت کے بیان میں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد کی وصیت اس کے پاس لکھی رہنی چاہیئے ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقر میں) فرمایا جب تم میں کوئی مرنے لگے اور مال (یا بہت مال) چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ ناطے والوں کے لئے دستور کے موافق وصیت کرنا تم پر فرض ہے ف۲ (جنفاً تک) جنفاً کے معنی ایک طرف جھک جانا۔ اسی سے ہے متجانف یعنی جھکنے والا۔

ف یہ مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آتا ہے مگر اس میں مرء کا لفظ ہے اور رجل کے لفظ سے یہ حدیث نہیں ملی۔ شاید امام بخاری نے اس کو بالمعنیٰ روایت کیا کیونکہ مرء رجل ہی کو کہتے ہیں اور رجل کی قید باعتبار اکثر کے ہے ورنہ عورت اور مرد دونوں کی وصیت صحیح ہونے میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح نابالغ کی بھی وصیت صحیح ہے جب وہ عقل و ہوش رکھتا ہو۔ ہمارے امام احمدؒ بن حنبل اور مالکؒ کا یہی قول ہے، لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے۔ امام احمدؒ نے ایسے لڑکے کی عمر کا یہ اندازہ کیا ہے کہ سات برس کا ہو یا دس برس کا ۔ ف۲ یہ آیت میراث کی آیت اترنے سے پہلے کی ہے۔ اس وقت وصیت کرنا فرض تھا۔ جب میراث کی آیت اتری تو وصیت کی فرضیت جاتی رہی اور یہ آیت منسوخ ہو گئی، وارث کے لئے وصیت کرنا منع ہو گیا جیسے عمرو بن خارجہ کی حدیث میں ہے ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث اخرجہ اصحاب السنن اور غیر وارث کے لئے وصیت

جائز یا مستحب رہ گئی ؛

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ، تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیّت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ دو راتیں اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی نہ رکھی ہو۔ امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ف ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وصیّت مستحب ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس مال و دولت یا اور کوئی شے قابلِ وصیّت ہو اور ظاہر حدیث سے وجوب نکلتا ہے۔ منذری نے کہا جس پر اللہ کا کوئی حق لازم ہو مثلاً زکوٰۃ یا حج وغیرہ اس پر وصیّت کرنا واجب ہے ؛

---

۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سالے یعنی ام المومنین جویریہؓ بنت حارث کے بھائی تھے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت نہ روپیہ چھوڑا نہ اشرفی، نہ غلام نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز ایک نقرہ خچر دُلدل چھوڑا اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو آپؐ وقف کر گئے تھے ف

ف یعنی اپنی صحت کی حالت میں آپؐ نے یہ زمین وقف کر دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرما دی تھی۔ بعضوں نے کہا وجعلها صدقة کی ضمیر تینوں چیزوں کی طرف پھرتی ہے یعنی خچر، ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے یوں ہے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیّت کے حکم میں ہوا؛

۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ۔

ہم سے خلاد بن یحیٰی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا، میں نے عبداللہ بن ابی اوفےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں (مال وغیرہ کی کوئی خاص وصیت نہیں کی) میں نے کہا پھر لوگوں پر وصیّت کیسے فرض ہوئی یا ان کو وصیّت کا حکم کیسے دیا گیا؟ عبداللہ نے کہا آپؐ نے یہ وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر چلتے رہنا ف

ف باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیّت کیسے فرض ہوئی۔ اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے۔ جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیّت پر قائم رہے اور قرآن اور حدیث پر چلتے رہے ان کی دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔ جب سے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو اصل بنایا تو پھوٹ پڑ گئی اور کافر ان پر غالب ہو گئے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی؛ یہود کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، کافروں کی خاطر مدارات کرنا جیسے میں کرتا ہوں۔ تیسری بات راوی نے بیان نہ کی شاید عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔ دوسری روایت میں ہے لوگوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو اپنا وصی بنایا؟ انہوں نے کہا نہیں؛

---

٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ: مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي؟ أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا لوگوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے یہ ذکر کیا کہ حضرت علی رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی تھے۔ انہوں نے کہا آپؐ نے کب ان کو وصی بنایا میں تو آپؐ کو اپنے سینے یا گود سے ٹکائے تھی۔ آپؐ نے طشت منگوایا اسی وقت میری گود میں ٹھٹھر گئے۔ میں نہیں سمجھی کہ آپؐ گزر گئے تو آپؐ نے علی رضؓ کو کب وصی بنایا ف۔

ف حضرت عائشہ رضؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس رہے، میری

ہی گود میں انتقال کیے۔ اگر حضرت علیؑ کو وصی بناتے یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی۔

بَابٌ - أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ -

باب: اگر اپنے وارثوں کے لئے مال و دولت چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ ان کو نادار چھوڑے، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثِ، قَالَ: فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ، وَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ -

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے عامر بن سعد سے، انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) مجھ کو پوچھنے کو آئے۔ میں مکہ میں تھا۔ آپؐ اس کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی وہاں مرے جہاں سے وہ ہجرت کر چکا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اللہ عفراء کے بیٹے پر رحم کرے (سعد بن خولہ پر ف) میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھے مال کی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی مال کی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو کھاتا پیتا چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بات یہ ہے کہ تو جو اللہ کے لیے خرچ کرے وہ خیرات ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور عجب نہیں کہ اللہ تجھ کو عمر دے تیرے سبب سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو نقصان پہنچائے۔ ان دنوں سعدؓ کی کوئی اولاد نہ تھی، ایک بیٹی تھی ف۲

ف۱ ابن سعد کی ماں کا نام خولہ تھا، انہی کو عفراء بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا عفراء ان کی ماں کا لقب تھا۔ بعضوں نے کہا یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سعد بن خولہ ہے جیسے زہری نے روایت کیا۔ یہ سعد بن خولہ مکہ ہی میں مر گئے تھے۔ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ سعد اس بیماری سے اچھے ہو گئے۔ ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر اور ابراہیم اور یحییٰ اور اسحاق اور عبداللہ اور عبدالرحمان اور عامر اور عمران اور صالح اور بارہ بیٹیاں۔ افسوس سعد بن ابی وقاص

توآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جاں نثار اور وفادار اور تابع فرمان اور ان کا بیٹا عمر بن سعد جوری کا حاکم تھا دنیا میں غرق ہوگیا اور یزید پلید کا طرفدار ہوکر حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا ۔ پسر نوح با بداں بہ نشست، خاندانِ نبوتش گم کرد۔

---

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ، وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا بِالثُّلُثِ: وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ- وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ-

باب، تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان۔ اور امام حسن بصریؒ نے کہا ذمیّ کافر کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی ف اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں فرمایا جو اللہ نے اتارا اس کے موافق ان کا (یعنی کافروں کا) فیصلہ کر۔

ف حافظ نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا۔ ذمیّ اور مسلمانوں کا ایک ہی حکم ہے کسی کی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے کہ وصیت تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی۔ اگر میت کے وارث نہ ہوں تو باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ اگر وارث نہ ہوں یا ہوں اور وہ اجازت دیں تو ثلث سے زیادہ میں بھی وصیت نافذ ہوسکتی ہے۔ ابن بطال نے کہا امام بخاری نے امام حسن بصری کا قول لاکر حنفیہ پر ردّ کیا ہے اور اسی لئے قرآن کی یہ آیت لائے وان احکم بینھم بما انزل اللہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی بما انزل اللہ میں داخل ہے۔

۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ-

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا اگر لوگ تہائی سے بھی کم چوتھائی کی وصیت کیا کریں تو بہتر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے۔

---

۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن عدی نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے، انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے، انہوں نے عامر بن سعد سے، انہوں نے اپنے باپ ابی وقاصؓ سے، انہوں نے کہا میں (اتفاق سے مکہ میں) بیمار ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے

يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي، قَالَ: لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا، فَقُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ، فَقُلْتُ: أُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ: النِّصْفُ كَثِيرٌ، قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ، قَالَ: وَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ فَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ۔

دعا فرمایئے کہ وہ مجھے الٹے پاؤں نہ پھرائے (مکہ میں نہ مارے) آپؐ نے فرمایا شاید یہ بلا اللہ تجھ پر سے ٹال دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے۔ میں نے کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں، ایک بیٹی کے سوا اور کوئی مجھ کو اولاد نہیں ہے میں آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپؐ نے فرمایا آدھا بہت ہے۔ میں نے کہا تو تہائی کی کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت یا بڑا حصّہ ہے۔ سعدؓ نے کہا (اس حدیث کے موجب) لوگ تہائی مال کی وصیّت کرنے لگے جو جائز رکھی گئی۔

---

## بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ: تَعَاهَدْ لِوَلَدِي، وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى۔

## باب: وصیت کرنے والا اپنے وصی سے یوں کہہ سکتا ہے کہ میری اولاد کا خیال رکھیو اور وصی دعوے کر سکتا ہے۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: هُوَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے ابنِ شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں، انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (مرتے وقت) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیّت کی کہ زمعہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے۔ اس کو تو لے لیجیو۔ جس سال مکّہ فتح ہوا تو سعد نے اس بچّے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے، میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اس کو لے لینا۔ اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہُوا اور کہنے لگا (واہ واہ اچھی ٹھہری) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اُسے جنا ہے۔ خیر دونوں چلتے ہوئے آنحضرت کے پاس پہنچے۔ سعدؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس کے لئے وصیّت کر گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے جس

هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ۔

کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔ بعد اس کے آپؐ نے ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ کو حکم دیا کہ اس بچے سے پردہ کیا کر کیونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ اس نے مرتے دم تک بھی حضرت سودہؓ کو نہیں دیکھا ف۲

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عتبہ نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھیو، اس کو لے لیجیو اور سعد نے جو اپنے بھائی کے وصی تھے اس کا دعویٰ کیا ۔ ف۲ اس بچے کا نام عبدالرحمٰن تھا حالانکہ آپؐ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہؓ کا بھائی ہوا مگر چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی آپؐ نے احتیاطاً حضرت سودہؓ کو اس سے پردے کا حکم دیا۔ قسطلانی نے کہا یہ حکم استحباباً تھا۔

---

## بَابٌ - إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً تُعْرَفُ۔

باب: اگر بیمار اپنے سر سے ایسا اشارہ کرے جو صاف سمجھ میں آئے تو اس پر حکم دیا جائے گا۔

۹- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ؟ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا دو پتھروں کر سر کچل ڈالا۔ لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا (جو مر رہی تھی) تجھے کس نے مارا فلاں نے فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا۔ پھر اس یہودی کو پکڑ لائے۔ اس نے اقرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حکم دیا۔ اس کا بھی سر پتھر سے کچلا گیا ف

ف آپؐ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اشارے سے تھا شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گو قصاص کا حکم صرف شہادت کی بناء پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال پر۔ ہمارے زمانے میں اہلِ قانون نے بھی شہادت وقتِ مرگ کو بہت معتبر اور قوی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت سچ ہی کہتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے ۔

---

## بَابٌ - لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

باب: وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ف

ف یہ مضمون صراحتاً ایک حدیث میں وارد ہے جس کو اصحاب سنن وغیرہ نے ابو امامہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے مگر اس کے اسناد میں کلام ہے اس لئے امام بخاری اس کو نہ لا سکے۔ امام شافعیؒ نے اُمّ میں اس کو متواتر کہا ہے

اور فخر الدین رازی نے اس کا انکار کیا ہے ؎

۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا۔ انہوں نے ورقاء سے، انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا (شروع اسلام میں) مال تو اولاد کا حق ہوتا اور ماں باپ کے لئے وصیت کی جاتی۔ پھر اللہ نے جو چاہا منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دہرا حصّہ دلایا اور ماں باپ ہر ایک کو چھٹا حصّہ ف اور جورو کو آٹھواں حصّہ یا چوتھا حصّہ، خاوند کو آدھا یا چوتھا۔

ف یعنی جب میت کی اولاد ہو جورو کو آٹھواں حصّہ جب میت کی اولاد ہو ورنہ چوتھا حصّہ۔ اسی طرح خاوند کو آدھا حصہ اگر اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصّہ ؎

---

## بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

## باب: مرتے وقت خیرات کرنا چنداں افضل نہیں ہے (جیسے صحت میں افضل ہے)

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الْغِنَى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے، انہوں نے سفیان ثوری سے، انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے، انہوں نے ابو زرعہ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کون سی خیرات افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جو بھلا چنگا ہو کر مال کی خواہش، تونگری کی امید اور محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے اور اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم آجائے (مرنے لگے) اس وقت یوں کہے فلانے کو اتنا دینا فلانے کو اتنا دینا۔ اب تو فلانے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ - وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَطَاوُسًا، وَعَطَاءً، وَابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوا إِقْرَارَ الْمَرِيضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ: أَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ: إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَأَوْصَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنْ لَا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا، وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ: كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ جَازَ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ: يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ - وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى - إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا - فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ، فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا کہ وصیت اور قرضے کی ادائیگی کے بعد حصے بٹیں گے ـــــ اور منقول ہے کہ شریح قاضی اور عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس اور عطاء اور عبدالرحمٰن بن اذینہ، نے بیماری میں قرض کا اقرار درست رکھا ہے ف۱ اور امام حسن بصریؒ نے کہا سب سے زیادہ ف۲ آدمی کو اس وقت سچا سمجھنا چاہیئے جب دنیا میں اس کا آخری دن اور آخرت میں پہلا دن ہو اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتیبہ نے کہا ف۳ اگر بیمار وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو یہ ابراء صحیح ہوگا اور رافع بن خدیج (صحابی) نے یہ وصیت کی کہ ان کی جورو فزاری کے دروازے میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے ف۴ اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں تجھ کو آزاد کر چکا تھا تو جائز ہے ف۵ اور شعبی نے کہا اگر عورت مرتے وقت یوں کہے کہ میرا خاوند مجھ کو مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہوگا ف۶ اور بعضے لوگ ف۷ (حنفیہ) کہتے ہیں کہ بیمار کا اقرار کسی وارث کے لئے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہوگا ف۸ پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بضاعت اور مضاربت کا اگر بیمار اقرار کرے تو صحیح ہے ف۹ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف۱۰ تم بدگمانی سے بچے رہو کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ف۱۱ منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو پہنچا دو اس میں وارث یا غیر وارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے ف۱۲ اسی مضمون میں عبداللہ

سَلَّمَ۔ بن عمرؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے ف۱۳

ف۱ شریح اور عطاء اور طاؤس اور ابنِ اذینہ کے اثر کو ابنِ ابی شیبہ نے وصل کیا اور عمر بن عبدالعزیزؒ کا اثر حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملا۔ ف۲ اس کو دارمی نے وصل کیا۔ مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرلے کہ فلانے کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہوگا۔ ف۳ ان دونوں کو ابنِ ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ف۴ یعنی کوئی ان کی جورو سے معترض نہ ہو۔ عینی نے کہا کہ خاوند کے مرنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ عورت ہی کا سمجھا جائے گا گو خاوند نے اس کی شہادت نہ دی ہو۔ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا۔ ف۵ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا۔ جمہور علماء اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مرضِ موت میں ایسا کہنے سے تہائی مال سے وہ آزاد ہوگا۔ ف۶ اب عورت کے وارث خاوند سے مہر کا دعویٰ نہ کرسکیں گے۔ حافظ صاحب اور عینی اور قسطلانی کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا۔ ف۷ عینی نے کہا صاحبِ توضیح نے کہا بعض الناس سے امام ابوحنیفہؒ مراد ہیں۔ کرمانی نے کہا حنفیہ مراد ہیں اور یہ تشنیع ابوحنیفہ پر بے ادبی ہے۔ میں کہتا ہوں امام ابوحنیفہ صاحب علیہ الرحمۃ کیا معصوم تھے کہ ان کی غلطی بیان کرنا بے ادبی ہو اور اگر امام ابوحنیفہ مجتہد اور امام تھے تو امام بخاری علیہ الرحمۃ بھی مجتہد اور ان سے زیادہ حدیث کے پہچاننے والے تھے اور بعض الناس کہنا کوئی گالی نہیں ہے کہ بے ادبی میں داخل ہو۔ ف۸ عینی نے کہا صحیح نہ ہونے کی وجہ وہ نہیں ہے جو امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہے اور مالکیہ بھی حنفیہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے رویانی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور شریح اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ مریض کا اقرار کسی وارث کے لئے صحیح نہیں مگر اپنی عورت کے مہر کا اقرار صحیح ہوگا اور قاسم اور سالم اور ثوری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابنِ منذر نے کہا کہ شافعیؒ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے اور امام بخاری سے تعجب ہے کہ انہوں نے خاص حنفیہ پر طعن کیا ہے۔ میں کہتا ہوں امام بخاریؒ خود مجتہد مطلق ہیں اور انہوں نے حنفیہ کا نام نہیں لیا۔ انہوں نے اوزاعی اور اسحاق اور ابوثور کا مذہب اختیار کیا جو بیمار کا اقرار مطلقاً صحیح جانتے ہیں۔ حافظ نے کہا شافعیہ کے نزدیک بھی یہی راجح ہے۔ ف۹ عینی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اس لئے صحیح ہے کہ دین میں لزوم ہوتا ہے۔ ان چیزوں میں لزوم نہیں۔ میں کہتا ہوں گو لزوم نہ ہو مگر وارثوں کا نقصان تو ان میں بھی محتمل ہے جیسے دین میں اور جب علت موجود ہے تو حکم بھی وہی ہونا چاہیئے تھا اس لئے اعتراض امام بخاری کا صحیح ہے۔ ف۱۰ اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا۔ یہ حدیث لاکر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا جو بدگمانی ناجوازی کی علت قرار دیتے ہیں۔ عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت ہی قرار نہیں دیتے پھر یہ استدلال بیکار ہے اور اگر مان لیں تو حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان بدگمانی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں جب ایک مسلمان کو مرتے وقت جھوٹا سمجھا تو اس سے بڑھ کر اور کیا بدگمانی ہوگی۔ ف۱۱ یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں بھی موصولاً گزر چکی ہے۔ ف۱۲ حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مریض پر جب کسی کا دین ہو تو اس کا اقرار کرنا چاہیے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا اور جب اقرار کرنا واجب ہوا تو اس کا اقرار معتبر بھی ہوگا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے اور آیت سے یہ نکالا کہ دین بھی گویا دوسرے کی امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو۔ پس وارث کے لئے اقرار کرنا صحیح ہوگا۔ عینی کا یہ اعتراض کہ دین کو امانت نہیں کہہ سکتے اور

آیت میں امانت کی ادائیگی کا حکم ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ امانت سے یہاں لغوی امانت مراد ہے۔ یعنی دوسرے کا حق نہ شرعی امانت اور دین لغوی امانت میں داخل ہے۔ اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ آپؐ نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کعبہ کی کنجی لی اور اندر گئے۔ اس کنجی کو حضرت عباسؓ نے مانگا۔ اس وقت یہ آیت اتری۔ آپؐ نے وہ کنجی پھر حجبی کو دے دی، جو آج تک ان کے خاندان میں چلی آتی ہے ؛ ف۳ اس کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے وصل کیا ؛

---

۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ۔

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابوسہیل نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کہے تو جھوٹ اور جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

---

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔ وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ۔ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا۔ فَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ۔

باب: اللہ تعالیٰ کے (سورۂ نساء میں) یہ فرمانے کی تفسیر کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین کے بعد ہوگی !۔ اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور (اسی سورۃ میں) یہ فرمانے کی کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچاؤ، تو امانت (قرض) کا ادا کرنا نفل وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضروری ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف۱ کہ صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار ہے اور ابن عباسؓ نے کہا ف۲ غلام بغیر اپنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے ف۳

ف۱ اس کو امام بخاریؒ نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم

ہے اس لئے کہ وصیت مثل صدقے کے ہے اور جو شخص مدیون ہو وہ مالدار نہیں ہے ؛ ف۲ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ؛
ف۳ یہ حدیث کتاب العتق میں موصولاً گزر چکی ہے ؛

۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (مشہور صحابی) نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا، آپؐ نے مجھ کو دیا، پھر مانگا پھر آپؐ نے دیا۔ پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اس کو سیر چشمی سے لے اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر حرص کے ساتھ لے اس کو برکت نہ ہوگی۔ اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! قسم اس کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپؐ کے بعد کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں لینے کا مرنے تک (پھر حکیم کا یہ حال رہا) کہ ابو بکر صدیقؓ ان کا سالیانہ وظیفہ دینے کے لئے ان کو بلاتے وہ اس کو لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو بلایا ان کا وظیفہ دینے کے لئے لیکن انہوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ کہنے لگے مسلمانو! تم گواہ رہنا میں حکیم کو اس کا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں، وہ نہیں لیتا۔ غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی (اپنا وظیفہ بھی بیت المال سے نہیں لیا) یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے ف۔

ف یہ حدیث اوپر بھی کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔ اس باب کی وجہ مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کو ادنیٰ درجہ ٹھہرایا اور اپنا قرض وصول کرنے کو ادنیٰ درجہ نہیں فرمایا اور وصیت ایک بخشش ہے تو معلوم ہوا کہ دین وصیت پر مقدم ہے۔

---

١٤- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: وَأَحْسِبُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ-

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیّت سے پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے، اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے، اپنی رعیّت سے پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ ابن عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے ف اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔

ف یہ حدیث اوپر کتاب العتق میں گزر چکی ہے۔ اس کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا کمایا ہوا ہے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہوئے لیکن مالک کا حق مقدم کیا گیا کیونکہ وہ زیادہ قوی ہے اسی طرح دین اور وصیت میں دین مقدم کیا جائے گا کیونکہ دین کی ادائی فرض ہے اور وصیّت ایک طرح کا تبرع یعنی نفل ہے۔

---

بَابٌ - إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الأَقَارِبُ، وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: اجْعَلْهُ لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ، فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ

باب، اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے۔ عزیزوں سے کون لوگ ف مراد ہوں گے ـــ اور ثابت نے انسؓ سے روایت کیا ف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال، انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو ابو طلحہ کے چچا کی اولاد تھے) اور محمد بن عبداللہ انصاری

حَدِيثِ ثَابِتٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي، وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانٍ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ، وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ ابْنِ حَرَامٍ، فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الأَبُ الثَّالِثُ، وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ، فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلاَمِ.

نے کہا ؎۲ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا، انہوں نے ثمامہ سے، انہوں نے انسؓ سے ثابت کی طرح روایت کی۔ اس میں یوں ہے اپنے قرابت کے محتاجوں کو دے۔ انسؓ نے کہا تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی ابن کعب کو دے دیا، وہ مجھ سے زیادہ ابوطلحہ کے قریبی رشتہ دار تھے اور حسان اور ابی کی قرابت ابوطلحہ سے یوں تھی کہ ابوطلحہ کا نام زید ہے وہ سہیل کے بیٹے، وہ اسود کے، وہ حرام کے وہ عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کے اور حسان ثابت کے بیٹے وہ منذر کے وہ حرام کے تو دونوں حرام میں جا کر مل جاتے ہیں جو تیسرا دادا ہے تو حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار حسان اور ابوطلحہ کو ملا دیتا ہے اور ابی بن کعب چھٹی پشت میں یعنی عمرو بن مالک میں ابوطلحہ سے ملتے ہیں ابی کعب کے بیٹے وہ قیس کے وہ عبید کے وہ زید کے وہ معاویہ کے وہ عمرو بن مالک بن نجار کے تو عمرو بن مالک حسان اور ابوطلحہ اور ابی تینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوں نے (امام ابو یوسف، امام ابوحنیفہ کے شاگرد نے) کہا، عزیزوں کے لئے وصیت کرے تو جتنے مسلمان باپ دادا گزرے ہیں وہ سب داخل ہوں گے۔

؎۱ اس میں اختلاف ہے۔ شافعیہ نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے، بعضوں نے کہا داخل ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ رہ نے کہا عزیزوں سے محرم ناطہ دار مراد ہوں گے۔ باپ کی طرف کے ہوں یا ماں کی طرف کے۔ ؎۲ اس کو امام مسلم نے نکالا۔ ؎۳ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر آل عمران میں وصل کیا۔

١٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا (جب انہوں نے اپنا باغ بیرحاء اللہ کی راہ میں دینا چاہا)

أَبُوطَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَّمَهَا أَبُوطَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا نَزَلَتْ - وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ - جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَابَنِي فِهْرٍ، يَابَنِي عَدِيٍّ، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: لَمَّا نَزَلَتْ - وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ.

میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دے۔ ابوطلحہؓ نے کہا بہت خوب ایسا ہی کروں گا پھر ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ابن عباس رضی نے کہا ف جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری اور اپنے قریب کے ناطے والوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے خاندانوں بنی فہر اور بنی عدی کو پکارنے لگے (ان کو ڈرایا) اور ابوہریرہؓ نے کہا ف۲ جب یہ آیت اتری — وانذر عشیرتک الاقربین، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو (اللہ سے ڈرو)

ف اس کو امام بخاری نے مناقب قریش اور تفسیر سورۂ شعراء میں وصل کیا ہ ف۲ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے کے باب میں وصل کیا

## بَابٌ - هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الأَقَارِبِ؟

## باب: کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہوں گے؟

١٦ - حَدَّثَنَا أَبُوالْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ - قَالَ: يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا: اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَابَنِي عَبْدِ مُنَافٍ: لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَاعَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَاصَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ: لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا جب سورۂ شعراء کی یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور اپنے نزدیک کے ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا تو آپ نے یہ فرمایا کہ قریش کے لوگو! ف یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل، مول لے لو (بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا (یعنی اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکنے کا) عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ عباس عبدالمطلب کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ صفیہ میری پھوپھی! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے

شَيْئًا، وَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

کا۔ فاطمہؓ بٹیا! تو چاہے جو میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا۔ ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ نے بھی عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا

ف پہلے آپؐ نے قریش کے لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپؐ کی قوم کے لوگ تھے، پھر عبدمناف، اپنے چوتھے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور پھوپھی یعنی دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنی اولاد کو۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرابت والوں میں عورتیں داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپھی کو بھی آپؐ نے مخاطب کیا، اور بچے بھی اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ جب یہ آیت اتری کم سن بچی تھیں، آپؐ نے ان کو بھی مخاطب کیا۔

بَابٌ۔ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟ وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ، وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

باب: کیا وقف کرنے والا وقفی چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے ف۱؟ اور حضرت عمرؓ نے ف۲ وقف میں شرط لگائی کہ جو اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور کبھی خود وقف کرنے والا بھی مہتمم ہوتا ہے کبھی دوسرا شخص، اسی طرح کوئی شخص اونٹ یا اور کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کر دے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسے دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو ایسی شرط نہ کرے ف۳

ف۱ یہ فائدہ اس وقت اٹھا سکتا ہے جب اس چیز کو خود اپنے اور نیز دوسروں پر وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایسی شرط کر لی ہو یا اس میں سے ایک حصہ اپنے لئے خاص کر لیا ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی ہو۔ قسطلانی نے کہا شافعیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا باطل ہے۔ ف۲ یہ اثر کتاب الشروط میں موصولاً گزر چکا ہے۔ امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے اس میں سے کھانے کی اجازت دی تو خود وقف کرنے والے کو بھی اس میں سے کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہوگا اس لئے کہ کبھی وقف کرنے والا خود اس کا متولی ہوتا ہے۔ ف۳ اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کرنے والا فقیر نہیں ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) دیکھا وہ ایک قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا ارے کم بخت سوار ہو جا!

---

۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکے لئے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور (وقفی) ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری بار فرمایا کم بخت سوار ہو جا ف۔

ف اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وقفی چیز سے خود وقف کرنیوالا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جانور پر مکان کو بھی قیاس کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے ؛

---

بَابٌ۔ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ، لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْقَفَ فَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، فَقَالَ: أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

باب: اگر وقف کرنے والا مال وقف کو (اپنے ہی قبضے میں رکھے) دوسرے کے حوالے نہ کرے تو جائز ہے ف، کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا ف۲ جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کہ عمرؓ خود ولی ہوں یا اور کوئی ف۳ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ سے فرمایا میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتے داروں کو دے۔ انہوں نے کہا بہت خوب اور اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں کو بانٹ دیا۔

ف اسمیں اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالکیہ اور ابن ابی لیلیٰ اور امام محمد کے نزدیک وقف اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک مالِ وقف کو اپنے قبضے سے نکال کر دوسرے کے قبضے میں نہ دے جمہور کی دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ کے افعال ہیں۔ ان سبھوں نے اپنے اوقاف کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا۔ اس کا نفع خیرات کے کاموں

میں صرف کرتے ؛ ف۳ تو معلوم ہُوا حضرت عمرؓ خود بھی ولی رہ سکتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمرؓ ولی ہو سکے تو ان کو اس میں سے کھانا بھی درست ہوگا اور باب کا مطلب نکل آیا ؛

بَابٌ - إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ، وَيُعْطِيهَا فِي الأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ، وَالأَوَّلُ أَصَحُّ.

باب : اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور فقیروں وغیرہ کا نام نہیں لیا تو وقف جائز ہُوا۔ اب اس کو اختیار ہے کہ ناطے والوں کو دے، یا جن کو چاہے۔ کیونکہ جب ابو طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ف۱ میرا بہت پیارا مال بیرحاء ہے (ایک باغ) اور وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا اور بعضے لوگ (شافعیہ) یہ کہتے ہیں کہ وقف جب تک درست نہ ہوگا جب تک یہ بیان نہ کرے کن پر وقف کرتا ہوں اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ف۱ یہ حدیث بھی اوپر موصولاً گزر چکی ہے ؛

بَابٌ - إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ عَنْ أُمِّي، فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذَلِكَ.

باب : اگر کوئی یوں کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہوگا گو یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں پر صدقہ ہے۔

١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى: أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں ابن عباسؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ کی ماں گزر گئیں (عمرہ بنت مسعود) وہ اس وقت موجود نہ تھے ف۱ جب آئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری ماں گزر گئیں۔ میں مرتے وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اُن کو ثواب پہنچے گا آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف ف۲ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

ف۱ غزوہ دومۃ الجندل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہوئے تھے ؛ ف۲ مخراف اس باغ کا نام تھا یا

مخراف کا معنی بہت میوہ دار ۔

بَابٌ۔ إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ وَقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ۔

باب : اگر کسی نے اپنی کوئی چیز یا لونڈی غلام یا جانور صدقہ یا وقف کر دیا تو جائز ہے ف۱

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مالِ منقولہ یا مشترک کا بھی وقف درست ہے ۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے اس میں خلاف کیا ہے ۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابنِ شہاب سے کہا، مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی ۔ ان کے باپ عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے یا رسولؐ اللہ، اللہ نے جو میری توبہ قبول کی ف۱ میں اس کی خوشی میں سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں ۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا ۔ میں نے عرض کیا بہت خوب، میں خیبر میں اپنا حصہ رہنے دیتا ہوں ف۲

ف۱ یہ کعب بن مالک وہ شخص ہیں جو اپنے دو ساتھیوں سمیت جنگ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں نکلے تھے ۔۔۔۔ ایک مدت تک ان پر عتاب رہا ۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ۔ اس کا مفصل قصہ کتاب المغازی میں آئے گا ۔ ف۲ وہ خیرات نہیں کرتا ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ سارا مال خیرات کر دینا مکروہ ہے اور مالِ منقولہ کا وقف کرنا بھی جائز ہے ۔

بَابٌ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ، ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،

باب : اگر صدقہ کے لئے کسی کو وکیل کرے اور وکیل اس کا صدقہ پھیر دے اور اسمٰعیل (بن جعفر یا ابن ابی اویس) نے کہا مجھ کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے

لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ـ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ـ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ ـ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ـ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، قَالَ: وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ فِيهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَهِيَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ، فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِينَ: فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ، قَالَ: وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَقِيلَ لَهُ تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ؟ قَالَ: وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي جَدِيلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ۔

انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں انس رضؓ نے یہ روایت کی جب یہ آیت (سورۂ آل عمران کی) اُتری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اس کو خرچ نہ کرو تو ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اس کو خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحا مجھ کو زیادہ پیارا ہے۔ بیرحا ایک باغ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے وہاں سایہ میں بیٹھا کرتے، وہاں کا پانی پیا کرتے۔ خیر ابوطلحہؓ نے کہا یہ بیرحا اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں صدقہ ہے اس کے ثواب کی اور ذخیرۂ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ آپؐ جہاں مناسب جانیئے اس کو خرچ کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا واہ واہ شاباش! یہ تو بڑا فائدہ دینے والا مال ہے (آخرت میں بڑا ثواب دے گا) یہ مال ہم نے قبول کیا اور پھر تجھ کو پھیر دیا ف تو اپنے ناطے والوں کو دے ڈال۔ ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے ناطے والوں کو دے دیا۔ انس نے کہا ان میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت بھی تھے حسان نے معاویہؓ کی خلافت میں اپنا حصہ ان کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ لوگوں نے کہا تم ابوطلحہؓ کا صدقہ بیچتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کیا میں کھجور کا ایک صاع روپیوں کے ایک صاع کے بدل نہ بیچوں؟ ف۲ انس رضؓ نے کہا یہ باغ بنی جدیلہ کے محل کے پاس تھا جس کو معاویہؓ نے (بطور قلعہ کے) بنایا تھا۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔ ابوطلحہ رضؓ نے صدقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وکیل کیا تھا۔ آپؐ نے ان کا صدقہ لے کر پھر واپس کر دیا۔ ف۲ یعنی ایسی قیمت پھر کہاں ملے گی۔ گویا کھجور چاندی کے ہم وزن بک رہی ہے کہتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس باغ میں معاویہ نے ایک درہم کو خریدا۔ چونکہ ابوطلحہ رضؓ نے یہ باغ معین لوگوں پر

وقف کیا تھا لہٰذا ان کو اپنا حصّہ بیچنا درست ہُوا۔ بعضوں نے کہا ابو طلحہ رضؓ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو احتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مالِ وقف کی بیع درست نہیں ؛

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ۔

باب : اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا جب وارثوں کو مال بانٹتے وقت ناطے والے اور یتیم اور مسکین آ جائیں تو انہیں بھی (ترکے میں سے) کچھ چٹا دو ف

ف اور اگر چٹانا نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر نرمی سے ٹال دو۔ جو لوگ خود وارث ہوں ان کو تو یتیم اور مسکین اور دور کے ناطے والوں کو جو وارث نہیں تقسیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں، جیسے وارث کا ولی اس کو یہ حکم تھا کہ نرمی سے ان کو جواب دے دو۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ پھر اس صدقہ کا وجوب جاتا رہا اور یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ بعضوں نے کہا اب بھی یہ حکم باقی ہے اور یہ آیت منسوخ نہیں ہے ؛

۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ، وَلَا وَاللهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ، هُمَا وَالِيَانِ: وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ۔

ہم سے محمد بن فضل ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے، انہوں نے ابو بشر جعفر سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابنِ عباسؓ سے، انہوں نے کہا کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی (میراث کی آیت سے) قسم خدا کی یہ منسوخ نہیں ہوئی لیکن لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں سُستی کی۔ ترکے کے لینے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خود وارث ہو اس کو تو چٹانے کا حکم ہے، دوسرا جو خود وارث نہیں اس کو نرمی سے جواب دینے کا حکم ہے۔ وہ یوں کہے میاں میں تم کو دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

---

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

باب : جو شخص ناگہانی موت مر جائے اس کی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے اور میّت کی نذر پوری کرنا۔

۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَصَدَّقْ عَنْهَا۔

نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں (عمرہ) ناگہانی موت سے مرگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ (ناگہانی نہ مرتی) بات کرسکتی تو ضرور کچھ خیرات کرتی کیا میں اسکی طرف سے خیرات کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر ول۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ دوسری روایت میں ہے سعد نے پوچھا کون سی خیرات افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا پانی پلانا۔ اس کو امام نسائی نے نکالا۔

---

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ سعد بن عبادہ (خزرج کے سردار) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہنے لگے یا رسول اللہ میری ماں گزر گئی اس کے ذمے ایک نذر تھی آپؐ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر دے۔

---

## بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب: وقف اور صدقہ پر گواہ کرنا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے سنا جو ابن عباسؓ کے غلام تھے وہ کہتے تھے ہم کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ میں سے تھے ف ان کی ماں اس وقت مرگئیں جب وہ گھر میں نہ تھے، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی۔ میں اس وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں کچھ اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ (ثواب پہنچے گا؟) آپؐ نے فرمایا ہاں۔

قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

سعد نے کہا تو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس کی طرف سے صدقہ ہے ف۲

ف۱ بنی ساعدہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ۔ ف۲ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے، وقف اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ - فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ -

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کا مال ان کو دے دو اور ستھرے مال کے بدل گندہ مال مت لو ف۱ اور ان کا مال اپنے مال میں گڈ مڈ کرکے مت چکھو یہ بڑا گناہ ہے اور جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے — تو دوسری (عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو۔

ف۱ یعنی اپنی خراب چیز یتیم کے مال میں شریک کر دی اچھی چیز لے لی ایسا نہ کرو کیونکہ یتیم کا مال تمہارے لئے حرام اور گندہ ہے اور تمہاری چیز گو خراب ہو مگر حلال اور ستھری ہے ۔

۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ - قَالَ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ - قَالَتْ: فَبَيَّنَ اللهُ فِي هَذِهِ أَنَّ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے، انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اس آیت کا مطلب پوچھا جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کرو دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو، وہ اس کی خوبصورتی اور مالداری دیکھ کر اس کو نکاح میں لانا چاہے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی لڑکیوں کا ہونا چاہیئے تو ایسی حالت میں اس کو نکاح کرنا منع ہوا جب تک پورا مہر انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے اور دوسری غیر عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم ہوا حضرت عائشہ رض نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تب اسی سورۂ نساء کی دوسری آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن۔ حضرت عائشہ رض نے کہا جو اللہ نے اس آیت میں بیان کر دیا کہ اگر یتیم لڑکی خوبصورت مالدار ہو

الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا، وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا۔

اور لوگ اس سے نکاح کرنا چاہیں اور ویسی لڑکی کا پورا مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ لڑکی خوبصورت اور مالدار نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ویسی ہی جب وہ خوبصورت اور مال دار ہے اور اس کا پورا مہر نہیں دیتے تو بھی اس کو چھوڑ دیں۔ البتہ جب انصاف سے اس کا پورا مہر اور پورا حق ادا کر دیں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا۔ حَسِيبًا: يَعْنِي كَافِيًا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کو آزماؤ جب وہ جوان ہو جائیں اور تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال ان کے سپرد کر دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ۔ جو شخص مال دار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے [1] اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق ان میں سے کھا سکتا ہے پھر جب تم یتیموں کے مال ان کے حوالے کرو تو گواہ کر لو اور اللہ بس ہے حساب لینے والا۔ مال باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں اس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے تھوڑا مال ہو یا بہت (ہر حال میں شرع کے موافق) حصہ مقرر ہے۔ حسیبا کے معنی کافی [2]

[1] اس میں سے کچھ نہ کھائے البتہ اس کی خبرگیری کرے۔ [2] جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکے میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ اللہ نے یہ بری رسم باطل کر دی اور عورت مرد سب کا حصہ مقرر کر دیا۔

بَابٌ۔ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ

باب: وصی کو یتیم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست ہے اور اپنی محنت کے موافق اس میں سے

عُمَالَتِهِ۔

کھا سکتا ہے۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ : حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ: فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ تِلْكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى، وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ۔

ہم سے ہارون بن اشعث نے بیان کیا کہا ہم سے ابوسعید نے جو بنی ہاشم کا غلام تھا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے ایک مال (زمین) کو وقف کر دیا۔ اس کا نام ثمغ تھا۔ وہاں کھجور کا باغ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس کو صدقہ کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بکے نہ وہ ہبہ ہو سکے، نہ میراث ہو، البتہ اس کا میوہ (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو۔ خیر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس طرح پر کہ اس کی آمدنی مجاہدین اور بردوں کے آزاد کرانے اور محتاجوں اور مہمانوں کی خدمت اور مسافروں اور ناطے والوں میں صرف کی جائے اور جو کوئی اس کا اہتمام کرے اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے ف اپنے دوست کو کھلا سکتا مگر دولت نہ جوڑے۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو حدیث میں وقف کا ذکر ہے مگر یتیم کے مال کو اس پر قیاس کیا ؂

---

۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ۔ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا (سورۂ نساء کی یہ آیت) جو مالدار ہو، وہ تو (یتیم کے مال سے) بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے جب

إذا كانَ مُحتاجًا بِقَدْرِ مالِهِ بِالْمَعْرُوفِ۔

وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس کے مال سے لے سکتا ہے۔

بابُ قَوْلِ اللهِ تَعالَى۔ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ اليَتامى ظُلْمًا إِنَّما يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاجاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں، ضرور دہکتی آگ میں دھکیلے جائیں گے۔

۲۸۔ حَدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ المَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقاتِ، قالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، وَما هُنَّ؟ قالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبا، وَأَكْلُ مالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَناتِ المُؤْمِناتِ الغافِلاتِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے، انہوں نے ثور بن زید مدنی سے، انہوں نے ابوالغیث سے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا۔ سود کھانا، یتیم کا مال اڑا جانا، کافروں سے مقابلہ کے دن بھاگنا۔ پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

بابُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ اليَتامى قُلْ إِصْلاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ۔ إِلَى آخِرِ الآيَةِ، لَأَعْنَتَكُمْ: لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ عَلَيْكُمْ، وَعَنَتْ: خَضَعَتْ، وَقالَ لَنا سُلَيْمانُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنا حَمّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نافِعٍ قالَ: ما رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّتَهُ، وَكانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبُّ الأَشْياءِ إِلَيْهِ فِي مالِ اليَتِيمِ أَنْ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تجھ سے یتیموں کے باب میں پوچھتے ہیں کہدے (جہاں تک ہو سکے) ان کا سنوارنا اچھا ہے اگر ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو تم کو مشکل میں پھانس دے یعنی تکلیف اور تنگی میں ڈال دے اسی سے (سورۂ طٰہٰ میں) ہے عنت یعنی جھک گئے (منہ اس خدا کیلئے جو زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا)۔ امام بخاری کہتے ہیں اور سلیمان بن حرب نے ہم سے کہا حماد بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو

يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ، وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ۔ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى، الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ۔

کوئی وصی بناتا تو کبھی انکار نہ کرتے ف۱ اور محمد ابن سیرین (تابعی) کو یہ بہت پسند تھا ف۲ کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کیلئے اس کے ولی اور خیر خواہ لوگ جمع ہوں اور جو بات اس کے لئے مفید ہوں سوچیں اور طاؤس بن کیسان (تابعی) سے ف۳ جب کوئی یتیموں کے مقدمہ میں کچھ پوچھتا تو وہ (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت پڑھتے اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ف۴ یتیم چھوٹا ہو یا بڑا، اس کا ولی اس کے حصے میں سے جیسے اس کے لائق ہے، ویسے اس پر خرچ کرے۔

ف۱ یہ حدیث موصول ہے معلق نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن حرب امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض جمایا کہ اس حدیث کا موصول ہونا کسی لفظ سے نہیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف قال لنا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے سلیمان سے سنا اور یہ امام بخاری کی کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے ایسے مقاموں میں حدثنا یا اخبرنا نہیں کہا کیونکہ سلیمان نے امام بخاری کو یہ روایت بطور تحدیث کے نہ سنائی ہوگی بلکہ وہ کسی اور سے مخاطب ہوں گے اور امام بخاری نے سن لی ہوگی ؛ ف۲ کیونکہ یتیموں کی خبر گیری اور پرورش کرنا بڑے ثواب کا کام ہے سا سی طرح کسی مسلمان کا وصی بن جانا اس کے مرنے کے بعد اس کی جائداد کا اہتمام کرنا کہ غیر مستحق لوگ اس کو نہ اڑا لیں ؛ ف۳ یہ اثر موصولاً نہیں ملا ؛ ف۴ اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ؛ ف۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ چھوٹے بڑے سے مطلب یہ ہے کہ کوئی یتیم غریب اور ادنیٰ خاندان کا ہوتا ہے کوئی شریف اور امیر اور بڑے خاندان کا تو جیسا جس کے لائق ہو ویسا ہی اس پر خرچ کرے ؛

---

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ، وَنَظَرِ الْأُمِّ أَوْ زَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ۔

باب : یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا، جس میں اس کی بھلائی ہو اور ماں یا ماں کے خاوند (سوتیلے باپ) کا یتیم پر نظر ڈالنا اس کی بھلائی کی تدبیر کرنا گو وہ وصی نہ ہوں)۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے، انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ آپؐ کے پاس کوئی بھی خدمت گار نہ تھا۔ ابو طلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس ؓ ایک سمجھدار چھوکرا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انس ؓ کہتے ہیں پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپ کی خدمت کرتا رہا۔ آپ نے دس برس کی مدت میں) کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کر چکا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لیے یوں نہیں فرمایا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا ؎ ف

ف اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے۔ بجز پیغمبر کے اور کسی سے اتنی نفس کشی نہیں ہو سکتی۔ آدمی کو کبھی نہ کبھی اپنے خدمت گار پر غصہ آ ہی جاتا ہے اور سخت کلام نکال بیٹھتا ہے۔ انس ؓ کی بھی دانائی اور عقلمندی نکلتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مرضی شناس تھے کہ کوئی ایسا کام نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن مال کا یتیم پر نظر ڈالنا اس سے نکلتا ہے کہ ابو طلحہ آخر ام سلیم انس ؓ کی والدہ سے پوچھ کر انہی کے صلاح اور مشورے سے انس ؓ کو آپ کے پاس لائے ہوں گے ؎

---

## بَابٌ - إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ.

باب: اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو مشہور اور معلوم ہے) اس کی حدیں بیان نہیں کیں تو یہ جائز ہوگا۔ اسی طرح ایسی زمین کا صدقہ دینا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ - لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ - قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ - لَنْ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک ؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے ابو طلحہ سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں مال یعنی کھجور کے درخت رکھتے تھے ان سب باغوں میں ان کو بیرحاء باغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس میں جایا کرتے تھے وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے۔ انس ؓ نے کہا پھر جب (سورۂ آل عمران) کی یہ آیت اتری، تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے اس کو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے

تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: بَخْ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، أَوْ رَايِحٌ، شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: رَايِحٌ۔

لگے یا رسول اللہ! اللہ یوں فرماتا ہے۔ تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے اس کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحا مجھ کو بہت پیارا ہے اس کو میں اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں مجھے امید ہے اللہ کے پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ ملنے کی اسلئے آپؐ جہاں مناسب جانیں اس باغ کو خرچ کریں۔ آپؐ نے فرمایا شاباش یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے یا بڑا چلتا ہوا مال ہے ف۱ یہ شک عبدالرحمٰن بن مسلمہ راوی کو ہوا (کہ رابح فرمایا یا رایح) اور میں نے تیرا کہنا سنا میں مناسب جانتا ہوں کہ تو یہ باغ اپنے ناطے والوں کو بانٹ دے۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے فرزندوں میں تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل اور عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالکؒ سے رائح روایت کیا ہے ف۲

ف۱ یعنی ہر کوئی ایسے مال کا طلب گار رہے ۔ ف۲ انہوں نے شک نہیں کی ترجمۂ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ابو طلحہ نے بیرحاء کو صدقہ کر دیا، اس کے حدود بیان نہیں کئے کیونکہ بیرحا باغ مشہور اور معروف تھا۔ ہر کوئی اس کو جانتا تھا۔ اگر ایسی زمین کو صدقہ یا وقف کرے جو مشہور اور معروف نہ ہو تب تو اس کی حدود بیان کرنا ضرور ہیں ۔

---

۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ، أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرو بن دینار نے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا میرا ایک باغ ہے پُرمیوہ میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ اس کی طرف سے میں نے وہ صدقہ کر دیا۔

## بَابٌ - إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ۔

٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا، قَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ۔

باب: اگر کئی آدمیوں نے اپنی مشترک زمین جو مشاع تھی (تقسیم نہیں ہوئی تھی) وقف کر دی تو جائز ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابو التیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں) مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول کر لو۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے ف

ف گویا بنی نجار نے اپنی مشترک مشاع زمین مسجد کے لئے وقف کر دی تو باب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں واقدی سے یوں روایت کی ہے کہ آپؐ نے یہ زمین دس دینار کی خریدی اور ابوبکر صدیقؓ نے یہ قیمت ادا کی۔ اس صورت میں بھی باب کا مطلب نکل آئے گا، اس طرح سے کہ پہلے بنی نجار نے اس کو وقف کرنا چاہا اور آپؐ نے ان پر انکار نہ کیا۔ واقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے قیمت اس لئے دی کہ دو یتیم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا۔

---

## بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ؟

٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرَهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ

باب: وقف کی سند کیونکر لکھی جائے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی (اس کا نام ثمغ تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کیا ایک زمین میرے ہاتھ آئی ہے۔ ایسا عمدہ مال کبھی مجھ کو نہیں ملا آپؐ اس کے باب میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تو چاہے تو اصل جائداد کو روک رکھ اور اس کا فائدہ خیرات کر۔ حضرت عمرؓ نے اسی طرح اس زمین کو صدقہ کیا ان شرطوں پر کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے نہ ہبہ کیا جائے نہ ترکے میں کسی کو ملے اس کی آمدنی محتاجوں اور رشتہ داروں اور بردوں کو چھڑانے اور مجاہدین اور مہمانوں اور مسافروں میں خرچ کی جائے۔ جو کوئی اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا

يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔ ہے یا کسی دوست کو کھلا سکتا ہے بشرطیکہ وہ دولت نہ جوڑے ۲

ف ۱ یعنی اصل جائداد کوئی بیع یا ہبہ نہ کر سکے اسی کو وقف کہتے ہیں ؛ ف ۲ اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے وقف کی یہ شرطیں لکھوادیں مگر امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ابوداؤد نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ شرطیں معیقیب کے قلم سے لکھوادیں ؛

## بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ۔

باب، مال دار اور محتاج اور مہمان سب پر وقف کر سکتا ہے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک جائداد ہاتھ آئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو تصدق (وقف) کر دے۔ حضرت عمرؓ نے اس کو محتاجوں اور مسکینوں اور ناطے والوں ف ۱ اور مہمانوں پر صدقہ (وقف) کر دیا۔

ف ۱ ان میں مالدار اور نادار سب آ گئے تو باب کا مطلب نکل آیا ؛

## بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ۔

باب، مسجد کے لئے زمین کا وقف کرنا۔

۳۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هَذَا، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا میں نے اپنے باپ (عبدالوارث) سے سنا کہا ہم سے ابوالتیاح نے بیان کیا کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول چکا لو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے۔

بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجُرُ بِهَا، وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ الأَقْرَبِينَ، هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ تِلْكَ الأَلْفِ شَيْئًا؟ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي المَسَاكِينِ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا۔

باب، جانور اور گھوڑے اور سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا۔ زہری نے کہا اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں اور اپنے ایک غلام کو جو سوداگری کرتا تھا دیں ان کا فائدہ محتاجوں اور ناطے والوں کے لئے تصدق کیا کیا وہ شخص اشرفیوں کے نفع میں سے کھا سکتا ہے؟ گو اس نے اس نفع کو محتاجوں پر تصدق نہ کیا ہو جب بھی وہ اس میں سے نہیں کھا سکتا ف

ف کیونکہ جب وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کردیں۔ اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے۔ اس اثر کو ابنِ وہب نے اپنی موطا میں وصل کیا؛

٣٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: لَا تَبْتَاعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک گھوڑا دے ڈالا۔ یہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رض نے دیا تھا، اس لئے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر سوار کریں پھر حضرت عمر رض کو خبر لگی کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اس کو بازار بیچنے کے لئے کھڑا کیا ہے حضرت عمر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مول لینے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا اس کو ہرگز مول نہ لے اور اپنا صدقہ نہ لوٹا ف

ف گو حضرت عمر رض نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا۔ اس پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ وقف میں اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لئے یہ قیاس صحیح نہیں، اب یہ کہنا کہ حضرت عمر رض نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا اس لئے صحیح نہیں ہوسکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا اس کو بیچنے کے لئے بازار میں کیونکر کھڑا کرسکتا تھا؛

## بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ۔

باب، جو شخص وقفی جائداد کا اہتمام کرے، وہ اپنی اُجرت اس میں سے لے سکتا ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے وارث ہیں وہ، روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں وہ میری بی بیوں کا خرچ اور جائداد کا اہتمام کرنے والے کا خرچ نکال لینے کے بعد صدقہ ہے ف

ف معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائداد کا انتظام کرے اس کا متولی ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائداد میں سے دلا پانے کا مستحق ہوگا۔

---

۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی جو کوئی اس جائداد کا بندوبست کرے وہ خود بھی کھا سکتا ہے، اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے پر دولت نہ جوڑے۔

---

## بَابُ۔ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا، وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَوَقَفَ أَنَسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَ نَزَلَهَا، وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ، وَقَالَ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا، فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ، وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ

باب: اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے گا اس میں سے پانی لے گا یا زمین وقف کی اور دوسروں کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی شرط کر لی تو یہ درست ہے اور انس بن مالک رض نے مدینہ میں ف ایک گھر وقف کیا تھا وہ جب مدینہ میں آتے تو اسی میں اترتے اور زبیر بن عوام نے اپنے گھروں کو ف۲ وقف کر دیا تھا ان کی جس بیٹی کو طلاق دیا جاتا تو کہتے اس میں رہ کر گھر خراب نہ کرے نہ تیرا کوئی نقصان کرے اور جب خاوند والی ہو جائے پھر

سُكْنَى لِذَوِى الحَاجَاتِ مِنْ آلِ عَبْدِاللهِ، وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ وَلَا أَنْشُدُكُمْ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا؟ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ العُسْرَةِ فَلَهُ الجَنَّةُ، فَجَهَّزْتُهُ، قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَقَدْ يَلِيهِ الوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ۔

اس کو وہاں رہنے کا حق نہیں) اور ابن عمرؓ نے ۳؎ اپنے باپ عمرؓ کے گھر میں سے اپنا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا اور عبدان نے کہا ف۴ مجھ سے میرے باپ عثمان نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا جب حضرت عثمانؓ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا تو وہ بالاخانے پر برآمد ہوئے اور ان مردود باغیوں سے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں نہیں میں آنحضرتؐ کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مدینہ میں مسلمانوں کو پانی کی تنگی تھی) جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کو بہشت ملے گی میں نے اس کو کھود دیا۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی جیش عسرہ کا سامان کر دے ف۵ وہ بہشتی ہے میں نے اس کا سامان کر دیا۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا یہ سنکر صحابہ نے ان کی تصدیق کی ف۶ اور حضرت عمرؓ نے اپنی وقفی جائداد کے لئے کہا جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور خود وقف کرنے والا منتظم ہوتا ہے کبھی اور کوئی ہر ایک کے لئے یہ جائز ہے۔

ف۱ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۞ ف۲ اس کو دارمی نے اپنی مسند میں وصل کیا خاوند والی بیٹی کو اس میں رہنے کی اس لئے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر رہ سکتی ہے۔ یہ اثر ترجمۂ باب سے اس طرح مطابق ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری بھی ہوگی اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا خرچہ باپ کے ذمّہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے ۞ ف۳ اس کو ابن سعید نے وصل کیا۔ یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمۂ باب کے مطابق ہوگیا ۞ ف۴ عبدان امام بخاری کے شیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دارقطنی اور اسمٰعیلی نے اس کو وصل بھی کیا ہے دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں خرید کر کے وقف کر دیا کھدانا مذکور نہیں ہے لیکن شاید حضرت عثمانؓ نے اس کو کچھ وسیع کرنے کے لئے کھدوایا بھی ہو۔ یہ روایت لاکر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ملے گا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں بیس ہزار یا پچیس ہزار کو خریدا ۞ ف۵ جیش عسرہ یعنی تنگی کا لشکر مراد وہ لشکر ہے جو جنگِ تبوک میں آپؐ کے ساتھ گیا تھا۔ اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ رضی اللہ عنہ وارضاہ ۞ ف۶ یعنی گواہی

دی کہ حضرت عثمان سچ کہتے ہیں۔ حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاص نے تصدیق کی تھی۔ بے شک یہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابٌ - إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ، قَالُوا: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ۔

باب: اگر وقف کرنے والا یوں کہے ہم اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، تو وقف درست ہو جائے گا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہرا لو۔ انہوں نے کہا ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ - الْأَوْلَيَانِ: وَاحِدُهُمَا أَوْلَى، وَمِنْهُ أَوْلَى بِهِ، عُثِرَ: ظَهَرَ، أَعْثَرْنَا: أَظْهَرْنَا، وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ

باب: (سورۃ مائدہ میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مسلمانو جب تم سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی مصیبت کے وقت تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے یا عزیزوں میں سے) دو معتبر شخصوں کی ہونی چاہیئے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت کی مصیبت آن پڑے تو غیر ہی یعنی کافر یا جن سے قرابت نہ ہو دو شخص سہی (میت کے وارثو) ان دونوں گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد روک لو اگر تم کو (ان کے سچا ہونے میں شبہ ہو) تو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس گواہی کے بدل دنیا کا نا نہیں چاہتے جس کے لئے گواہی دیں وہ اپنا رشتہ دار ہو اور نہ ہم خدا واسطے گواہی چھپائیں گے۔ ایسا کریں تو ہم خدا کے قصوروار ہیں پھر اگر معلوم ہو کر واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے تو دوسرے وہ دو گواہ کھڑے ہوں جو میت کے نزدیک کے رشتے دار ہوں (یا جن کو میت کے دو نزدیک کے رشتہ داروں نے گواہی کے لائق سمجھا ہو) وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں ہماری گواہی پہلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کہی۔ ایسا کیا ہو تو بے شک ہم گنہگار یہ تدبیر ایسی

بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: اِبْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَ إِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ، قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔

ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید پڑتی ہے یا اتنا تو ضرور ہو گا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر رہے گا ایسا نہ ہو ان کے قسم کھانے کے بعد پھر وارثوں کو قسم دی جائے اور اللہ سے ڈرتے رہو اس کا حکم سنو اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا (امام بخاری نے کہا) مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے، انہوں نے محمد بن ابی قاسم سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا بنی سہم کا ف۱ ایک شخص تمیم داری ف۲ اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا۔ وہ ایسے ملک میں جا کر مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ یہ دونوں شخص اس کا متروکہ لے کر مدینہ میں آئے۔ اس کے اسباب میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی (انہوں نے قسم کھالی) پھر ایسا ہوا وہ گلاس مکہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ اس وقت میت کے دو عزیز (عمرو بن عاص اور مطلب) کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی ہماری گواہی تمیم اور عدی کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے یہ گلاس میت ہی کا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا انہی کے باب میں یہ آیت اتری (جو اوپر گزری) یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم۔ اخیر آیت تک۔

ف۱ بنی سہم ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام بزیل تھا یا بدیل ؛ ف۲ تمیم داری مسلمان تھے مشہور ہے اور عدی بن بداء نصرانی تھا ؛

## بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ۔

باب : وصی میت پر جو قرضہ ہو وہ ادا کر سکتا ہے، گو دوسرے وارث حاضر نہ ہوں۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ فِرَاسٍ قَالَ:

ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن ابو معاویہ نے، انہوں نے فراس بن یحییٰ

قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَهُ جِذَاذُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ، قَالَ: اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي تَمْرَةً، فَسَلَّمَ وَاللَّهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أُغْرُوا بِي: يَعْنِي هِيجُوا بِي، فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ.

سے، انہوں نے کہا کہ عامر شعبی نے بیان کیا، مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ ان کے باپ اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور چھ بیٹیاں اور قرضہ چھوڑ گئے۔ خیر جب ان کے باغ کی کھجور کاٹنے کا وقت آ پہنچا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ جانتے ہیں کہ میرے والد اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور بہت سا قرضہ اپنے اوپر چھوڑ گئے ہیں میں یہ چاہتا ہوں (آپؐ تشریف لائیں) قرض خواہ آپؐ کو دیکھیں (شاید کچھ قرض میں تخفیف کریں) آپؐ نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم کی کھجور الگ الگ ڈھیر کر۔ میں گیا، ایسا ہی کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گیا۔ قرضخواہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اور بھڑک گئے۔ لگے اس وقت اور زیادہ تقاضا کرنے ف۱ جب آپؐ نے ان کا یہ حال دیکھا اور میری پریشانی) تو آپؐ سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے، پھر اس پر بیٹھ گئے، فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا اور ماپ ماپ کر اس میں سے دینا شروع کیا۔ اللہ نے میرے والد کا کل قرضہ ادا کر دیا اور میں تو خدا کی قسم اس بات پر راضی تھا کہ اللہ میرے باپ کا قرضہ ادا کر دے چاہے میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں لیکن جتنے ڈھیر وہاں تھے سب بچ گئے خدا کی قسم اور میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے۔ وہ ایسا ہی رہا کہ جیسے ایک کھجور بھی اس کی کم نہ ہوئی ف۲

ف۱ جابرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے لے گئے تھے کہ قرض خواہ آپؐ کو دیکھ کر نرمی کریں گے، وہ اور زیادہ پیچھے پڑے کہ ہمارا سب قرضہ ادا کرو۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابرؓ کے پاس تشریف لائے ہیں تو اگر جابرؓ سے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ذمہ داری لے لیں گے۔ ف۲ سبحان اللہ یہ آپؐ کا کھلا معجزہ تھا۔ یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔ باب کا مطلب یوں نکلا کہ جابرؓ جو اپنے باپ کے وصی

تھے انہوں نے باپ کا قرض ادا کیا۔ اس وقت دوسرے وارث ان کی بہنیں موجود نہ تھیں۔ ان قرضخواہوں نے اپنا آپ نقصان کیا، آنحضرتؐ نے ان کو کئی بار سمجھایا کہ تم اپنے قرضے کے بدل یہ ساری کھجور لے لو، پر انہوں نے کھجور کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا۔

---

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# کتاب الجہاد

## کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحُدُودُ: الطَّاعَةُ۔

باب: جہاد کی فضیلت کا بیان، اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال خرید لئے ہیں جنت کے بدل۔ وہ اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے ہیں، مارتے ہیں، مارے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے۔ توراۃ، انجیل قرآن (تینوں کتابوں ف۱ میں اور اللہ سے بڑھ کر کون قول کا پکا ہے۔ اے مسلمانوں یہ جو تم نے بیع کھری کی ہے، اس کی خوشی مناؤ۔ اخیر آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِینَ تک۔ ابن عباس نے کہا اس آیت میں اللہ کی حدوں سے اس کے احکام کی اطاعت مراد ہے ف۲

ف۱ حالانکہ انجیل کا حکم نہیں مگر انجیل میں تورات کا صحیح اور سچی کتاب ہونا مذکور ہے تو تورات کے سب احکام گویا انجیل میں موجود ہیں۔ ف۲ اسی آیت میں آگے یہ ہے والحافظون لحدود اللہ، ابن عباس نے اس کی یہ تفسیر کی امام بخاری نے

نقل کر دی۔ اس کو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نکالا؛

٤١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ولید بن عیزار سے سُنا، انہوں نے ابو عمرو شیبانی سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ میں نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (دین کے) کاموں میں سب سے افضل کونسا کام ہے آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا کام؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں خاموش ہو رہا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھتا تو آپؐ بیان کرتے۔

٤٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت (فرض) نہیں رہی البتہ کافروں سے جہاد کرنا اور نیت بخیر رکھنا باقی ہےؔ اور جب تم کو کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

ف لیعنی قیامت تک جہاد فرض رہے گا۔ دوسری حدیث میں ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک مجھ سے جہاد ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اخیر میں میری امت دجّال سے مقابلہ کرے گی۔ جہاد اسلام کا ایک رکنِ اعظم ہے اور فرضِ کفایہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو اُن کے پاس والوں اور اسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے؛ یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر

بھی۔ ہمارے زمانہ میں چند دنیا دار خوشامد خورے، جھوٹے، دغاباز مولویوں نے کافروں کی خاطر سے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا، ان کو خدا سے ڈرنا اور توبہ کرنا چاہیئے۔ جہاد کی فرضیت قیامت تک باقی رہے گی البتہ یہ ضرور ہے کہ امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور کافروں کو حسب وعدہ نوٹس دی جائے۔ اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں اس وقت اللہ پر بھروسا کر کے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ و فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی شریعت میں جائز نہیں۔

---

٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے، انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام نیک عملوں سے افضل ہے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد وہ حج ہے جس میں گناہ نہ ہو۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حضرت عائشہؓ نے جہاد کو سب عملوں سے افضل کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا۔

---

٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ، قَالَ: لَا أَجِدُهُ، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟ قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جحادہ نے کہا مجھ کو ابو حصین نے خبر دی، ان سے ذکوان نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔ آپؐ نے فرمایا ایسا کوئی کام میں نہیں پاتا۔ پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑا رہے، ذرا دم نہ لے، برابر روزے رکھے جائے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے ف۱ ابوہریرہؓ نے کہا مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا ہوا زغن مارتا ہے تو مجاہد کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں

ف مطلب آپؐ کا یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کیلئے نکلتا ہے تو اس کا سونا، بیٹھنا، چلنا، گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہوتا ہے تو جہاد کے برابر دوسری کونسی عبادت ہو سکتی ہے البتہ کوئی برابر عبادت میں مصروف رہے، ذرا دم نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی جہاد سے بھی افضل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایامِ عشر میں عبادت سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر دوسرے تمام اعمال پر افضل ہیں۔ مثلاً جب کافروں کا زور بڑھ رہا ہو تو جہاد سب عملوں سے افضل ہوگا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکرِ الٰہی سب سے افضل ہوگا۔

---

بَابٌ۔ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

باب: سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف میں فرمایا مسلمانو! میں تم کو وہ سوداگری بتلاؤں جو تکلیف کے عذاب سے تم کو چھڑا دے تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور اچھے گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے بیان کیا، ان سے ابوسعید خدریؓ نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے ف لوگوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ مسلمان جو کسی پہاڑ کی گھاٹی (دنیا آباد مقام میں) رہ جائے، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر

مِنْ شَرِّهٖ۔ اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے ۲

ف۱ حقیقت میں ایسا مسلمان دوسرے سب مسلمانوں سے افضل ہوگا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہے تو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا سب سے بڑھ کر ہوگا۔ بعضوں نے کہا لوگوں سے عام مسلمان مراد ہیں ورنہ علماء اور صدیقین مجاہدین سے بھی افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کفار اور ملحدین اور مخالفین دین سے مباحثہ کرنا اور ان کے اعتراضات کا جو وہ دین اسلام پر کریں جواب دینا اور ایسی کتابوں کا چھاپنا اور چھپوانا بھی جہاد ہے۔

ف۲ جب آدمی لوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی نہ کسی کی غیبت کرتا ہے یا غیبت سنتا ہے یا کسی پر غصہ کرتا ہے اس کو ایذا دیتا ہے تنہائی اور عزلت میں سب لوگ اس کے شر سے بچے رہتے ہیں۔ اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو عزلت اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانتا ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے اور حق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع جس شخص سے مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں پر صبر کر سکے اس کے لئے اختلاط افضل ہے اور جس شخص سے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی صحبت سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہو اس کے لئے عزلت افضل ہے۔

---

٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جو شخص جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے ف۱ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن کو روزہ دار ہے، رات کو نماز میں کھڑا ہے اور اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کیلئے ذمہ لیا ہے اگر اس کو مارے گا تو بےحساب وکتاب، بہشت میں لیا جائے گا ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کو گھر لوٹائے گا۔

ف۱ یعنی نیت کا حال اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے یا نہیں۔ اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا۔ ورنہ جو کوئی دنیا کے مال اور ناموری کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے۔

---

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ

باب: جہاد اور شہادت کے لئے ف۱ مرد اور عورت دونوں کا دعا کرنا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ف۲ یا اللہ مجھ کو

ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ۔

٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ، وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، شَكَّ إِسْحَاقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ

اپنے پیغمبرؐ کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت نصیب کر۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) امّ حرام بنت ملحان (انس کی خالہ امّ سلیم کی بہن) کے پاس تشریف لے جایا کرتے، وہ آپؐ کو کھانا کھلاتیں۔ ان کے خاوند عبادہ بن صامت (صحابی) تھے۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گئے، انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا اور آپؐ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں تو آپؐ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ امّ حرام نے کہا میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپؐ ہنس کیوں رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اس سمندر کے بیچا بیچ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو اس طرح سوار ہیں گویا بادشاہ ہیں تختوں پر یا جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں۔ یہ شک اسحٰق راوی نے کیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ ہنس کیوں رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے تھے اس طرح میرے سامنے لائے گئے جیسے پہلے بیان ہوا (یعنی جیسے بادشاہ تختوں پر سوار)۔ میں نے کہا یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے۔ آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی۔ خیر معاویہ کی خلافت میں ایسا ہوا کہ امّ حرام (اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ) سمندر میں سوار ہوئیں (یہ پہلا جہاد تھا روم کے نصاریٰ

خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

پس۱ اور جب سمندر سے اتریں تو جانور پر سے گر کر مر گئیں ف۲

ف۱ ام حرام رشتہ میں آپ کی خالہ ہوتی تھیں اور محرم تھیں اور بعضوں نے کہا محرم نہ تھیں لیکن انس رضی آپ کے خادم تھے اور وہ انس رضی کی سگی خالہ تھیں۔ پس جیسے آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے جو انس رضی کی والدہ تھیں ایسے ہی ام حرام کے پاس بھی جاتے کیونکہ عرب میں یہ عادت ہے کہ مخدوم خادم کے گھر والوں میں جایا کرتا ہے خاص کر معمر عورتوں میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ام حرام سے تنہائی کرتے۔ اگر تنہائی بھی ہو تو آپ معصوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۔

ف۲ یہ اس وقت ہوا جب جہاد سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ گو ام حرام خود نہیں لڑیں مگر اللہ کی راہ میں نکلیں اور نص قرآنی اور حدیث کی رو سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے مر جائے، وہ بھی شہید ہے تو ام سلیم کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، يُقَالُ: هَذِهِ سَبِيلِي، وَهَذَا سَبِيلِي، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: غُزًّى وَاحِدُهَا غَازٍ، هُمْ دَرَجَاتٌ: لَهُمْ دَرَجَاتٌ۔

باب ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔ سبیل کا لفظ عربی زبان میں مذکر اور مونث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے ف امام بخاری نے کہا غُزًّی غازی کی جمع ہے اور ہم درجات کے معنی لہم درجات ہے

ف چونکہ حدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے ھذا سبیلی اور ھذہ سبیلی دونوں طرح کہتے ہیں۔

٤٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ،

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اسی ملک میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا (جہاد کا موقع نہ پائے) ف لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو یہ خوش خبری سنا دیں؟ آپ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں میں

مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، أُرَاهُ قَالَ: وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ۔

اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان زمین میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے جب تم بہشت مانگو فردوس کا سوال کرو۔ فردوس بہشت کا سب سے اونچا اور بیچ کا حصّہ ہے یحییٰ بن صالح نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے اور بہشت کی نہریں فردوس ہی سے پھوٹی ہیں۔ اس حدیث کو محمد بن فلیح نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا۔ اس میں یوں ہے اس کے اُوپر پروردگار کا عرش ہے ف۲

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دوسرے فرائض ادا کرتا رہے اور اسی حال میں مر جائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہدین سے کم ہوگا ۔ ف۲ یعنی محمد بن فلیح کی روایت میں شک نہیں ہے جیسے یحییٰ بن صالح کی روایت میں ہے کہ میں سمجھتا ہوں یوں کہا۔ بہشت کی نہروں میں وہ چار نہریں پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی مراد ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۔

---

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ وَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دیکھا دو شخص آئے اور مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے پھر ایک عمدہ گھر میں لے گئے جس سے بڑھ کر عمدہ اور خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے ف۱

ف۱ یہ حدیث بڑے طول کے ساتھ کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۔

---

## بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ،

## باب: اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی اور بہشت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ

ہم سے معلّی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے حمید طویل نے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو (دوپہر تک)، یا

اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

شام کو دوپہر کے بعد غروب تک چلنا ساری دنیا سے اور جو دنیا میں ہے بہتر ہے۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ: لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا بہشت میں ایک کمان (ایک ہاتھ) برابر جگہ ان سب (دنیا کی) چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو کچھ چلنا اور شام کو کچھ چلنا دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے افضل ہے ف

ف کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور فانی چیز کیسی ہی عمدہ ہو باقی چیز کے برابر نہیں ہوسکتی۔

بَابٌ۔ الْحُورُ الْعِينُ وَصِفَتُهُنَّ يُحَارُ فِيهِمُ الطَّرْفُ: شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ، شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ، وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ۔ أَنْكَحْنَاهُمْ۔

باب: بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی صفت جن کو آنکھ دیکھ کر حیران ہوگی۔ ان کی آنکھ کی سیاہی بھی بہت تیز اور سفیدی بھی بہت تیز ہوگی (اور سورۂ دخان میں) اللہ نے جو فرمایا وَزَوَّجْنَاهُم اس کا معنی ہے ہم نے ان کا نکاح کر دیا۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے، انہوں نے حمید

أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ، يَعْنِي سَوْطَهُ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو بندہ مرجائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو، وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری دنیا اور جو اس میں ہے سب کچھ مل جائے مگر شہید پھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کا ثواب دیکھ کر چاہتا ہے پھر دنیا میں آئے اور وہ دوبارہ اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ حمید نے کہا میں نے انس رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک کمان یا کوڑے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانکے (ان کی طرف رخ کرے) تو زمین سے آسمان تک روشنی ہوجائے اور خوشبو سے مہک جائے اور حور کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ف

ف بعضے ملحدین بے دین اور برہم سماج والے کا فراس قسم کی آیتوں اور حدیثوں پر ٹھٹھا لگاتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد اس میں پیدا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر حور کے چہرے میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہوجائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی۔ اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین آسمان مہک جائے تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی۔ پس ایسی روشنی اور ایسی خوشبوئی میں آدمی کیسے ٹھہر سکتا ہے ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہوسکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے۔ بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے۔ دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب آدمی دنیا میں نہیں اٹھا سکتا پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی کہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کرے گا اور پھر زندہ رہے گا۔

## بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ۔

## باب: شہادت کی آرزو کرنا۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْدُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں ہر لکڑی کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے جاتی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں، پھر جلایا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر جلایا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔

---

۵۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ، وَقَالَ: مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے انس رضؓ بن مالک سے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا (غزوہ موتہ میں) پہلے زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ شہید ہوئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے پھر (ان تینوں کے بعد) خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ میں نے ان کو امیر نہیں بنایا تھا اللہ نے ان کو فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو ان کا ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا (وہ ایسے عیش اور آرام میں ہیں) یا یوں فرمایا کہ ان کو ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ؎۱

؎۱ ہوا یہ تھا کہ ۸ھ ہجری میں آپؐ نے غزوۂ موتہ کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ زید بن حارثہ کو ان کا سردار مقرر کیا اور فرمایا

اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سردار مقرر کرنا اگر وہ بھی وہ شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ کو۔ اتفاق سے یہ تینوں سردار یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہوئے اور خالدؓ بن ولید نے گو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا، افسری کا جھنڈا اٹھا لیا اور کافروں سے یہاں تک لڑے کہ اللہ نے ان کو فتح دی۔ دوسری روایت میں آپؐ نے خالدؓ کی نسبت فرمایا سیف من سیوف اللہ ؛ ولے کیونکہ زید بن حارثہ آپؐ کے پروردہ اور متبنّٰی تھے اور جعفر تو عم زاد بھائی تھے اور عبداللہ بن رواحہ خاص جاں نثار اور مخلص صحابی تھے آپؐ کو بمقتضائے بشریت ان کی جدائی پر رنج ہوا یا ان کی عیال اور اطفال کا خیال کر کے ؛

---

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ - وَقَعَ: وَجَبَ -

باب، اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا بھی شمار مجاہدین میں ہوگا۔ اس کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جو شخص اللہ اور رسولؐ کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے پھر موت ان کو آن لگے تو اس کا ثواب اللہ پر قائم ہو گیا۔ یعنی واجب ہو گیا ولے۔

ولے کہتے ہیں ایک شخص ضمرہ نامی جو مسلمان تھا مکّہ میں رہ گیا تھا۔ جب یہ آیت اتری الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا تو اس نے عین بیماری میں اپنے لوگوں سے کہا مجھ کو مدینہ لے چلو۔ وہ لے کر چلے مگر رستے میں گزر گیا۔ اس وقت یہ آیت اتری ؛

۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے، انہوں نے کہا ایک دن ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ہی سو گئے تھے، ہنستے ہوئے جاگے۔ میں نے پوچھا آپؐ کیوں ہنسے؟ آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سبز دریا میں جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں اس طرح سوار ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے۔ آپؐ نے دعا کی اور پھر دوسری بار سو گئے۔ پھر اسی طرح ہنستے ہوئے جاگے

فَقَالَتْ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ۔

میں نے وہی پوچھا جیسے پہلے پوچھا تھا ف آپ نے وہی جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا ف میں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی (اب تو ان میں کیسے شریک ہوگی؟) خیر ام حرام اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہؓ کے عہد میں جب مسلمان پہلی بار سمندر پر سوار ہوئے جہاد کے لئے نکلیں جب جہاد سے لوٹ کر آ رہے تھے تو شام کے ملک میں اترے۔ ام حرام کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ اس نے ان کو گرا دیا، وہ مرگئیں ف۳

ف یعنی آپ کیوں ہنسے؟ ف۲ یعنی میری امت کے کچھ لوگ بڑی شان اور شوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ہیں؛ ف۳ ترجمہ باب اس طرح نکلا کہ ام حرام باوجودیکہ جانور سے گر کر مریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا اور فرمایا انت من الاولین؛

## بَابُ مَنْ يُنْكَبُ أَوْ يُطْعَنُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

## باب۔ جس کو خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے (کوئی عضو پر صدمہ ہو)

۵۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا، فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلٌ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر لوگوں کو (جو قاری تھے) بنی عامر کی طرف بھیجا ف جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں حرام بن لمحان) نے کہا (تم ٹھہرو) میں آگے جاتا ہوں۔ اگر دیکھوں گا وہاں امن ہے یہاں تک کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنا دوں (تو بہتر) ورنہ تم میرے نزدیک رہنا (میری خبر رکھنا) خیر وہ آگے گئے تو بنو عامر نے ان کو امن دیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنانے لگے۔ اتنے میں انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا۔ اس نے ایک برچھا ایسا مارا کہ میرے ماموں کے بدن سے پار نکل گیا انہوں نے کہا اللہ اکبر میں

أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ، قَالَ هَمَّامٌ: وَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا (شہادت پائی) پھر اُن کے ساتھیوں پر پل پڑے اور سب کو مار ڈالا۔ صرف ایک شخص (کعب بن یزید انصاری) رہ گیا۔ وہ ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ ہمام نے کہا میں سمجھتا ہوں اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی (عمرو بن امیہ ضمری) تھا حضرت جبرائیل ؑ آنحضرت ؐ کے پاس آئے اور ان قاریوں کا حال بیان کیا کہ وہ اپنے مالک سے مل گئے۔ مالک ان سے راضی اور وُہ اپنے مالک سے راضی۔ انس ؓ نے کہا (ایک مدّت تک ہم قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے ان بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا ؎۲ پھر اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا۔ خیر آنحضرت ؐ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ؐ نے چالیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ ؎۳ پر جنہوں نے اللہ اور رسول ؐ کی نافرمانی کی تھی بد دعا کی فجر کی نماز میں دعائے قنوت نازلہ پڑھتے رہے۔

ف۱ حافظ نے کہا اس میں حفص بن عمر امام بخاری کے شیخ نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی یعنی حرام بن ملحان کو ا ستر آدمیوں کے ساتھ بنی عامر کے پاس بھیجا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے اور آپ ؐ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے خود اُن کی درخواست پر لیکن بنی سلیم نے رستے میں دغا کی اور ان غریب قاریوں کو ناحق قتل کیا بنی سلیم کا سردار عامر بن طفیل تھا۔ ف۲ یہ آیت بھی ان آیتوں میں سے ہے جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ ترجمہ یہ ہے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل گئے، وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی قسطلانی نے کہا منسوخ التلاوۃ آیت کو چھونا محدث کو اور جنب کو یا اس کا تلاوت کرنا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے منع کیا ہے بعضوں نے جائز رکھا ہے۔ ف۳ یہ سب بنی سلیم کی شاخیں ہیں۔

---

۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے، انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے جندب بن سفیان سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لڑائی (جنگ احد) میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ ؐ کی انگلی زخمی ہو گئی (خون) بھر آیا۔ آپ ؐ نے فرمایا ایک انگلی ہے تیری ہستی یہی تو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی ؎ ص

بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

باب : جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اس کی فضیلت۔

۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے ف۱ وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی آئے گا۔ رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی سی۔

ف۱ یعنی اللہ کو خوب معلوم ہے کہ خالص اس کی رضامندی کے لئے کون لڑتا ہے اور اس میں ریا اور ناموری کا شائبہ ہے یا نہیں۔ امام نووی نے کہا جو شخص باغیوں یا رہزنوں کے ہاتھ سے زخمی ہو یا دین کی تعلیم اور تلقین میں، اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے۔ ہمارے زمانے میں ایک مولوی سید عبداللہ صاحب نہایت موحد اور دیندار آدمی تھے۔ ان بیچاروں کو عین رمضان کے مبارک مہینے میں، جب وہ روزہ دار تھے عصر کے وقت اہل بدعات نے پتھر مار مار کر زخمی کیا۔ ایک پتھر ایسا مارا کہ ان کی آنکھ باہر نکل پڑی مگر انہوں نے اُف تک نہ کی اور خوش ہوئے اور کہنے لگے الحمد للہ اللہ کی راہ میں میری آنکھ تصدق ہوئی۔ یہ مولوی صاحب شاہ عبداللہ صاحب غزنوی کی صحبت سے کئی بار مشرف ہو چکے تھے اور ایک بار سفر حج میں میرے بھی ہمراہ تھے۔ چند سال گزرے کہ انہوں نے شہر حیدرآباد میں انتقال کیا اللّٰھم اغفرله وارحمه واعف عنه واكرم نزله مع مدخله واجمع بيننا وبينه في البرزخ والحشر- آمین!

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ- قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ- وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

باب : اللہ تعالیٰ کا سورۂ براءۃ میں یہ فرمانا اے پیغمبر کافروں سے کہہ دے تم ہم کو کیا ہوتے ہو ف۱ ہمارے لئے تو دونوں میں سے کوئی بھی ہو اچھا ہی ہے اور لڑائی ڈول ہے، کبھی ادھر کبھی اُدھر ف۲

ف۱ ہوتے ہو یعنی انتظار کرتے ہو دونوں میں سے یعنی شہادت یا فتح ہر بات ہمارے لئے اچھی ہے؛ ف۲ یعنی کبھی مسلمان غالب کافر مغلوب، کبھی کافر غالب مسلمان مغلوب؛

۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے، انہوں نے ابن شہاب سے

شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ ابْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تم لوگ اس پیغمبرؐ سے لڑائی میں کیسے رہتے ہو؟ تو تم نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے اور کبھی اِدھر کبھی اُدھر تو پیغمبروں کو اللہ اسی طرح آزماتا ہے پھر انجام ان کا اچھا ہوتا ہے ف۱

ف۱ کبھی فتح کبھی شکست لیکن اخیر میں ان کو کامیابی ہوتی ہے اور پیغمبرؐ کے مخالفین ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

باب: اللہ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا مسلمانوں میں بعضے تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ اب کوئی تو ان میں سے اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہوگئے) اور کوئی انتظار میں ہیں غرض انہوں نے اپنی بات بدلی نہیں ف۱

ف۱ مراد وہ عہد ہے جو اُحد کے دن کیا تھا یا لیلۃ العقبہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے اور مرتے دم تک جہاد سے مُنہ نہ موڑیں گے۔ بعضے تو اپنا فرض ادا کر چکے شہید ہوگئے جیسے انس بن النضر، عبداللہ انصاری، حمزہ، طلحہ وغیرہ۔ بعضے شہادت کے منتظر ہیں جیسے ابوبکرؓ، اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم۔

۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے حمید سے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا۔ دوسری سند: ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد نے کہا مجھ سے حمید طویل نے، انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پہلے ہی جنگ میں جو آپؐ نے مشرکوں سے کی میں نادار رہا۔ خیر اگر اللہ نے اب کے مجھ کو مشرکوں سے کسی جنگ میں شریک کیا تو اللہ خود ملاحظہ فرمالے گا میں کیا کرتا ہوں۔ جب اُحد

كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ
قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ
هَؤُلَاءِ، يَعْنِي أَصْحَابَهُ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا
صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ
فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا
سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ، إِنِّي
أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدٌ:
فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ،
قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ
ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ
رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ
مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ
إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى
أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَ
فِي أَشْبَاهِهِ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
وَقَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعُ
كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ
أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا
الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ
عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ.

کا دن ہُوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انسؓ بن نضر کہنے لگے یا اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے تو میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں ف پھر جنگ کیلئے آگے بڑھے۔ سامنے سے سعد بن معاذ آئے۔ انسؓ کہنے لگے سعد، سعد! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں۔ قسم نضر کے مالک کی ف۲ میں تو اُحد (پہاڑ) کے پاس سے بہشت کی مہک پا رہا ہوں۔ سعد بن معاذ نے کہا یا رسول اللہ! انسؓ نے جو مردانگی کی میں ویسی نہ کر سکا۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد) دیکھا انسؓ بن نضر کو اسّی پر کئی زخم تلوار، برچھے، تیر کے لگے تھے اور جب وہ شہید ہو چکے تو مشرکوں نے (کیا ستم کیا) ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے۔ کوئی ان کو پہچان نہ سکا۔ ان کی بہن نے انگلیوں کی پوریں دیکھ کر پہچانا۔ انسؓ بن مالک نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت: من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ اخیر تک۔ انہی کے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں جنہوں نے ان کا سا کام کیا تھا اُتری ہے۔ انسؓ بن مالک نے کہا انسؓ بن نضر کی بہن ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرع کے موافق) قصاص کا حکم دیا۔ انسؓ بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ربیع کا تو دانت نہیں توڑا جائے گا پھر (خدا کی قدرت) اس عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر ان کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے۔

ف مطلب یہ کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں۔ مشرک تو کم بخت ناپاک کافر ہیں۔ وہ جو ناحق پر لڑ رہے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان جن کو حق پر لڑنا تھا وہ بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں....

معذرت خواہ ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں۔ ؎۲ نضر ان کے والد کا نام تھا۔

٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے دوسری سند: ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی ابوبکر نے انہوں نے سلیمان بن ہلال سے، میں سمجھتا ہوں انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے خارجہ بن زید سے کہ زید بن ثابتؓ نے بیان کیا میں نے کئی کئی ورقوں سے نقل کر کے قرآن کو جمع کیا سورۂ احزاب کی ایک آیت مجھے کہیں نہ ملی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ آخر وہ آیت صرف ایک ہی صحابی ؎۱ خزیمہؓ بن ثابت انصاری کے پاس مجھ کو ملی۔ یہ خزیمہؓ وہ ہیں جن کی اکیلے کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں دو مردوں کی گواہی کے برابر کی تھی وہ آیت یہ ہے: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ۔ ؎۲

؎۱ یہ آیت سنی تو بہت سے آدمیوں نے تھی جیسے حضرت عمرؓ اور ابن ابی کعبؓ اور ہلال بن امیہؓ اور زید بن ثابت وغیرہم نے مگر اتفاق سے لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی۔ ؎۲ یہ خاص خزیمہ کے لئے آپؐ نے حکم دیا تھا۔ ہوا یہ تھا کہ آپؐ نے ایک شخص سے کوئی بات فرمائی۔ اس نے انکار کیا۔ خزیمہ نے کہا میں اس کا گواہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی گئی اور گواہی دیتا ہے۔ خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ! آسمان سے جو حکم اُترتے ہیں ان پر تو آپؐ کی تصدیق کرتے ہیں یہ کونسی بڑی بات ہے۔ آپؐ نے خزیمہ کی شہادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شہادت دو مردوں کے برابر رکھی۔

بَابٌ۔ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ، وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

باب: جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا، اور ابو الدرداءؓ صحابی نے کہا ؎۱ جو تم جنگ کرتے ہو تو اپنے نیک عملوں کی بدولت ؎۲ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ صف) میں فرمایا مسلمانو ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کو یہ بات

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ - إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ

ناپسند ہے کہ منہ سے تو کہو اور کر کے نہ دکھاؤ ف۳ بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسا جم کر لڑتے ہیں جیسے ٹھوس دیوار۔

ف۱ اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا۔ ف۲ یعنی نیک اعمال کو جہاد میں بڑا دخل ہے۔ نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے اور قلب میں قوت اور ہمت اور شجاعت۔ ف۳ ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے بعضے مسلمان دون کی لینے لگے یعنی لن ترانیاں کرنے لگے کہ اگر ہم کو معلوم ہو اللہ کو کونسا کام پسند ہے تو ہم فوراً بجا لائیں جب اللہ نے یہ آیت اتاری إن الله يحب الذين يقاتلون في سبيله اخیر تک تو لگے جہاد میں کشش و پنج کرنے، آگے پیچھے ہونے۔ اس وقت یہ آیت اُتری۔

٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ، فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار فزاری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) ف۱ لوہے سے منہ چھپائے ہوئے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں پہلے کافروں سے لڑوں یا پہلے مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا مسلمان ہو پھر لڑ۔ خیر وہ مسلمان ہو گیا پھر لڑائی کی یہاں تک کہ مارا گیا آپؐ نے فرمایا دیکھو اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت پایا۔

ف۱ بعضوں نے کہا یہ شخص عمرو بن ثابت انصاری تھا ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا ابوہریرہ رضؓ لوگوں سے پوچھا کرتے بھلا بتلاؤ تو وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہنچ گیا پھر کہتے تھے یہ شخص عمرو بن ثابت ہے۔

---

## بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ۔

باب: کسی کو اچانک تیر آ لگے (معلوم نہ ہو کس نے مارا) اور مر جائے۔

٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ،

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد ابواحمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رضؓ بن مالک نے بیان کیا کہ ام ربیع براء کی بیٹی ف۱ جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ یا رسول اللہ آپ بیان فرمائیے حارثہ کہاں ہے؟

أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى۔

اور حارثہ بدر کے دن مارے گئے تھے۔ ان کو ناگہانی تیر آلگا (معلوم نہیں کس نے مارا) اگر وہ بہشت میں ہے تو مجھ کو صبر آجائے گا (چلو آرام میں تو ہے) ورنہ میں خوب روؤں۔ آپ نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلےٰ (باغ) فردوس میں ہے ف۲

ف۱ یہ غلط ہے اور صحیح ام حارثہ ہے۔ یہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ف۲ یہ سن کر ام حارثہ ہنستی ہوئی گئیں اور کہنے لگیں حارثہ مبارک ہو۔ پہلے حارثہ کی ماں یہ سمجھی کہ جب حارثہ دشمن کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا تو وہ شہید نہیں ہوا شاید اس کو بہشت نہ ملے۔

## بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا۔

## باب: جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے، اس کی فضیلت!

۶۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رض سے، انہوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ کوئی لوٹ کے لئے لڑتا ہے، کوئی ناموری کے لئے، کوئی اپنی بہادری بتلانے کے لئے تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو (توحید پھیلے شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے ف۔

ف یعنی اصل نیت اعلاء کلمۂ اسلام کی ہونی چاہیئے نہ لوٹ کی خواہش یا ناموری کی رغبت یا حمیّت یا شجاعت کے اظہار کے لئے اگر پہلے امر کے ساتھ یعنی ترقی دین کی نیت کے ساتھ ضمناً ان امور کا بھی خیال ہو تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

## بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ

## باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے اس کا ثواب، اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ میں) فرمایا ما کان لِاَھلِ المدینہ اخیر آیت انّ اللہ

أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تک ؎

ف پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے: مدینہ والوں کو اور جو اُن کے آس پاس گنوار رہتے ہیں یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہیں اور اس کی جان کی فکر نہ کرکے اپنی جان بچانے کی فکر میں رہیں اس لئے کہ ان لوگوں کو یعنی جہاد کرنے والوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ہر ہر کے بدلے ان پانچوں کاموں میں ان کا نیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ نیکوں کی محنت برباد نہیں کرنے کا۔ اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدمی ذرا بھی چلے اور پاؤں پر گرد پڑے تو بھی ثواب ملے گا ؎

٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جَبْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔ ؎

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مبارک نے کہا ہم سے یحیٰی بن حمزہ نے کہا مجھ سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی کہ مجھ کو ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گرد آلود ہوں اُس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں۔ ف

ف جب اللہ کی راہ میں پاؤں گرد آلود ہونے سے یہ اثر ہو کہ دوزخ کی آگ چھوئیگی بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں جائینگے جنہوں نے اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی۔ اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہوں تو اللہ جل جلالہ سے امید معافی ہے۔ اس حدیث سے مجاہدین کو خوش ہونا چاہیئے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے۔

## بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

باب: اللہ کی راہ میں جن لوگوں پر گرد پڑی ہو اُن کی گرد پونچھنا۔ ف

ف بعضے نسخوں میں عن الناس کے بدل عن الراس ہے یعنی سر کی گرد پونچھنا مطلب امام بخاریؒ کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے اسکا پونچھنا مکروہ نہیں

٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ: ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن عباس نے ان سے اور (اپنے بیٹے) علی بن عبداللہ سے کہا تم دونوں ابوسعید خدریؓ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ عکرمہ اور

يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ، وَقَالَ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ.

علی کہتے ہیں ہم دونوں ان کے پاس گئے۔ وہ اور ان کا ایک (رضاعی) ف۱ بھائی دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے جب ابوسعید نے ہم کو دیکھا تو آئے (چادر اوڑھ کر) گوٹھ مار کر بیٹھے اور یہ حدیث بیان کرنے لگے کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت ایک ایک اینٹ لا رہے تھے عمار دو دو اینٹیں لاتے۔ آنحضرتؐ ان کے سامنے سے گزرے اور ان کے سر سے گرد پونچھی فرمایا ہائے عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے۔ عمار ان کو اللہ کی اطاعت کی طرف بلائے گا۔ وہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے ف۲

ف۱ ابوسعید کا حقیقی اور علاتی اور اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان کے سوا کوئی نہ تھا لیکن قتادہ علی بن عبداللہ کی پیدائش سے پہلے گزر گئے تھے تو ضرور رضاعی بھائی مراد ہوگا۔ ف۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ باغی لوگوں سے معاویہ اور ان کے لشکر والے مراد ہیں۔ عمار امام برحق یعنی حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرف تھے اور باغیوں کو امام کی اطاعت کی طرف بلاتے تھے جو پروردگار کی اطاعت ہے، بعضوں نے کہا باغی گروہ سے مکہ کے کافر مراد ہیں جنہوں نے عمار کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر نکال دیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ واقعہ مراد ہوتا تو یدعونہ بصیغہ مستقبل آپ نہ فرماتے۔ دوسرے یہ گروہ تو کافر تھا ان کو باغی فرمانا کیا ضرور تھا۔ تیسرے ان گروہ والوں نے عمار کو قتل نہیں کیا اور حدیث میں تقتلہ کا لفظ صاف موجود ہے اس لئے یقیناً معاویہ کا گروہ مراد ہے "دوزخ کی طرف" سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ معاویہ یا ان کے گروہ والے ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی تھی اور خطائے اجتہادی میں عفو کی امید ہے بلکہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ مجتہد اگر خطا کرے تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا اس صورت میں دوزخ کی طرف بلانے کا یہ مطلب ہوگا کہ فی الواقع وہ جدھر لوگوں کو بلاتے تھے وہ امام برحق کی نافرمانی اور مخالفت تھی جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے گو وہ اپنی اجتہاد کی غلطی سے دوزخ کی طرف بلانا نہیں سمجھتے تھے اور اسی لئے وہ دوزخی نہ ہوں گے۔

## بَابُ الْغَسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

باب: لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا۔

٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا اسی وقت حضرت جبرئیل آن پہنچے ان کے سر پر

وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلاَحَ: فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ؟ قَالَ: هَا هُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گرد عمامہ کی طرح جم گئی تھی کہنے لگے محمدؐ تم نے ہتھیار کھول ڈالے خدا کی قسم میں نے تو اب تک نہیں کھولے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اچھا خیر یہ کہو کہ اب کہاں چلیں، انہوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنی قریظہ کی طرف حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آپؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے ان سے لڑنے کو ف[1]

ف[1] بنی قریظہ یہودی تھے انہوں نے عین وقت پر دغا دی عہد شکنی کی مسلمانوں پر تنگ وقت دیکھ کر عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور ابوسفیان کی مدد کرنے لگے مسلمانوں[44]

## بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَنْ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ-

باب: ان لوگوں کی فضیلت جن کے باب میں (سورہ آل عمران کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھنا۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں ان کو (بہشت سے) روزی ملتی ہے اور اللہ نے اپنے فضل سے جو ان کو دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں اور یہ لوگ بے ڈر اور بے غم ہو جائیں گے اللہ کی نعمت اور فضل پر پھول رہے ہیں اور اس پر کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا۔

۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلاَثِينَ غَدَاةً، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ أَنَسٌ: أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ-

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلیم) کے ان لوگوں پر جنہوں نے بیر معونہ والوں (ستر قاریوں) کو مار ڈالا تھا تیس دن تک صبح کے وقت بد دعا کی یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ قبیلے والوں پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ انسؓ نے کہا جو مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے تھے ان کے باب میں قرآن کی ایک آیت اتری تھی جس کو ہم (ایک مدت تک) پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ آیت یہ تھی بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ ۔ ف[1]

[44] کو دوسری طرف سے پریشان کرنے لگے آخر ابوسفیان بھاگ گیا اور اللہ کا حکم ہوا بنی قریظہ کو سزا دو تو اس وقت ہتھیار رکھوا دیئے

ف اس آیت کا ترجمہ ابھی اوپر گزر چکا ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا فِيهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے سنا، وہ کہتے تھے اُحد کے دن صبح کو بعضے لوگوں نے (جیسے جابر کے والد عبداللہ نے) شراب پیا تھا پھر جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ لوگوں نے سفیان سے (یعنی ابن عیینہ سے) پوچھا کیا اس دن اخیر وقت بھی پیا تھا انہوں نے کہا یہ تو اس حدیث میں نہیں ہے ف

ف یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شراب پیا تھا بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے۔ جب جنگ اُحد ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہ تھی۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا شہید کی فضیلت اس باب سے نکلی کہ شراب کا نشہ شہید کو کچھ مضر نہ ہوا مگر جب شراب حرام نہ تھا تو اس کا نشہ مضر ہونے کی کیا وجہ ہے اس لئے صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ حدیث لا کر اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے جابرؓ کے والد سے کلام کیا جابر رضہ نے یہ آرزو کی میں پھر دنیا میں بھیج دیا جاؤں۔ پھر یہ عرض کیا میرا حال میرے ساتھیوں کو پہنچا دے۔ اس وقت یہ آیت اتری ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا۔

بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ۔

باب: شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَنَهَانِي قَوْمِي، فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: لِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہوں نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سُنا، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے (جب) احد کے دن) میرے باپ کا لاشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا کافروں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے جنازہ آپؐ کے سامنے رکھا گیا تو میں گھڑی گھڑی اپنے باپ کا منہ کھولتا۔ لوگوں نے مجھے منع کیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا چلاّنا سنا معلوم ہوا عمرو کی بیٹی مقتول کی بہن فاطمہ جابر کی پھوپھی یا عمرو کی بہن مقتول کی

تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا، قُلْتُ لِصَدَقَةَ: أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ؟ قَالَ: رُبَمَا قَالَهُ۔

پھوپھی ہے۔ آپ نے فرمایا تو روتی کیوں ہے یا مت رو عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔ امام بخاریؒ نے کہا میں نے صدقہ سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک انہوں نے کہا کبھی سفیان نے یوں بھی کہا ہے ف۱

ف۱ یعنی حتّٰی رفع کا لفظ زیادہ کیا ہے علی بن مدینی اور حمیدی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا۔

باب: شہید کا دنیا میں پھر جانے کی آرزو کرنا۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے انسؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو شخص بہشت میں جاتا ہے وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری زمین کی دولت ملے البتہ شہید دنیا میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

## بَابُ۔ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ،

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ، وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى۔

باب: بہشت کا تلواروں کے نیچے ہونا اور مغیرہ بن شعبہ نے کہا ف۱ ہم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے آپؐ کو یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو کوئی اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بہشت میں جائے گا اور حضرت عمرؓ نے ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا ہم میں سے جو قتل ہوں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور کافر جو قتل ہوں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔

ف۱ اس روایت کو خود امام بخاری نے باب الجزیہ میں وصل کیا۔ ف۲ اس کو خود امام بخاری نے عمرہ حدیبیہ کے قصّے میں وصل کیا۔

۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ. تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابوالنضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عمر بن عبید اللہ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) یہ جان رکھو بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے ف معاویہ بن عمرو کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز اویسی نے بھی ابن ابی الزناد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

ف یعنی بہشت لازم ہے جہاد کو اور جو کوئی جہاد کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا چونکہ تلوار لڑائی کا بڑا ہتھیار ہے اس لئے اسی کو خاص کیا اب جن جن ہتھیاروں سے لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ تفنگ وغیرہ ان کے تلے بھی بہشت ہے۔

---

بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ، كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ.

باب: جس نے جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کی اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ نے فرمایا حضرت سلیمانؑ نے جو حضرت داؤد کے بیٹے تھے یوں کہا آج رات میں اپنی سو عورتوں یا ننانوے عورتوں کے پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) اور ہر ایک عورت ایک بچہ جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے رفیق نے کہا ان شاء اللہ کہو لیکن حضرت سلیمانؑ نے ان شاء اللہ نہ کہا (بھول گئے) پھر ان (سو یا ننانوے) عورتوں میں سے ایک کو پیٹ رہا۔ وہ بھی ادھورا بچہ جنی قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر ان شاء اللہ کہتے تو سب عورتوں کے بچے ہوتے سوار ہو کر جہاد کرتے۔

ف اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور امام مسلم نے۔

بَابُ الشُّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ،

٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا۔

باب، لڑائی میں بہادری اور بزدلی (نامردی) کا بیان۔

ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔ ایک بار ایسا ہوا مدینہ والے (رات کو کچھ آواز سن کر) گھبرا گئے۔ کچھ لوگ ادھر گئے۔ سب سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار تشریف لے گئے۔ فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے ف

ف یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے، کہیں رکتا یا اٹکتا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت بنفس نفیس یکہ و تنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا۔ سبحان اللہ! شجاعت ایسی، سخاوت ایسی، حسن و جمال ظاہری ایسا، کمالات باطنی ایسے، قوت ایسی کہ نو بیویوں کے پاس ایک ہی شب میں ہوتے۔ وہ بھی اس وقت، جب آپؐ کی عمر پچاس سے متجاوز ساٹھ کے لگ بھگ تھی، رحم و کرم ایسا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا، کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا۔ جس نے معافی چاہی معاف کر دیا۔ عبادت اور خدا ترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے۔ تدبیر اور رائے ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شرک کی نجاست سے پاک کر دیا۔ بڑے بڑے بہادروں اور اکھڑوں کو نیچا دکھایا۔ کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپؐ کی نبوت اور پیغمبری میں شک رہتا ہے؟ ارے یہودیو اور نصرانیو! جب تم موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر برحق جانتے ہو تو حضرت محمدؐ کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیئے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلاوجہ انکار کرنا نری ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے۔ توبہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔

٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد جبیر بن مطعمؓ (صحابی) نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی تھے۔ آپؐ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے (دگنوا لیں)

مَقفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْكَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا۔

لوگ آپ سے لپٹ گئے، کوئی کچھ مانگے کوئی کچھ، اتنا آپ کو مجبور کیا کہ ببول کے درخت کی طرف آپ کو دھکیل دیا۔ آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی آپ اس وقت ٹھہر گئے فرمایا میری چادر تو دے دو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کے شمار میں بیل بکری اونٹ وغیرہ ہوں جب بھی میں تم کو بانٹ دوں گا۔ نہ تم مجھ کو بخیل پاؤ گے وا نہ جھوٹا نہ بزدلا (نامردا)۔

وا۔ بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت ؛

## بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ۔

## باب: بزدلی (نامردی) سے پناہ مانگنا۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے عمرو بن میمون اودی سے سُنا انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اپنے بیٹوں کو یہ دُعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے مکتب کا استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے۔ سعد کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس دعا کو پڑھ کر پناہ لیتے تھے۔ وہ دعا یہ ہے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی (نامردی) سے اور پناہ مانگتا ہوں نکمی (خراب) عمر تک لوٹ جانے سے وا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے (یعنی دجال سے) اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ عبدالملک نے کہا میں نے یہ مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

وا یعنی اس قدر بوڑھا ضعیف ہونے سے کہ عقل اور حواس میں فتور آجائے، عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچپنے میں ضعیف اور نادان ہوتا ہے ایسا ہی بہت بوڑھا ہو کر بھی اسی حالت میں عود کرتا ہے ؛

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

ہم سے مسدّد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا کہا میں نے انس بن مالکؓ

مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

سے، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی دبے طاقتی، اور کاہلی دستی، اور نامردی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی خرابی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

## بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ، قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ۔

باب، جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرے ف۱ اس باب میں ابو عثمان نے سعد سے روایت کی ف۲

ف۱ دوسرے مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے، ان کو شوق دلانے کے لئے تو یہ جائز ہے نہ ریا اور ناموری کی نیت سے؛

ف۲ یہ روایت مغازی میں آئے گی سعد نے کہا پہلے پہل خدا کی راہ میں مجھ کو تیر لگا؛

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: صَحِبْتُ طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے، انہوں نے محمد بن یوسف سے، انہوں نے سائب بن یزید سے، انہوں نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبد الرحمٰن بن عوف صحابیوں کے ساتھ رہا۔ میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا صرف طلحہ سے سنا۔ وہ جنگ اُحد کا حال بیان کرتے تھے ف۱

ف۱ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جنگ میں صرف طلحہ اور سعد رہ گئے تھے اور طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔ انہوں نے مشرکوں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔

## بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، لَوْ كَانَ

باب، جہاد کے لئے نکل کھڑے ہونا واجب ہے اور جہاد اور جہاد کی نیت رکھنے کا وجوب، اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ برات میں فرمایا مسلمانو ہلکے ہو یا بھاری نکل کھڑے ہو ف۱ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر سہل سے کچھ فائدہ ملنے

عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ - الآيَةَ - وَقَوْلِهِ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ - إِلَى قَوْلِهِ - عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: انْفِرُوا ثُبَاتٍ: سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ، يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ، ثُبَةٌ.

والا ہوتا اور سفر بھی بیچ بیچ کا تھا اے پیغمبر!) وہ ضرور تیرے ساتھ رہتے پر اُن کو تو یہ راہ (تبوک کی) دُور معلوم ہوئی اور اب قسم کھائیں گے۔ اخیر آیت تک، اور اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو! جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے بدل دنیا کی زندگی پر خوش ہو؟ اخیر آیت واللہ علی کل شیء قدیر تک۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے ف٢ یہ جو قرآن شریف میں ہے (سورۂ نساء میں) فانفروا ثبات اس کا معنی یہ ہے جدا جدا ٹکڑیاں بن کر نکلو ثبات کا مفرد ثُبَةٌ ہے۔

ف١ یعنی جوان ہو یا بوڑھا، مال دار ہو یا مفلس، مجرّد ہو یا عیال دار، بیکار ہو یا باکار ۔ ف٢ اس کو طبرانی نے وصل کیا۔

٧٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے کہ جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے (وہ قیامت تک قائم رہے گی) اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو فوراً نکل کھڑے ہو۔

---

## بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ.

باب۔ اگر کفر کی حالت میں مسلمان کو مارے اور پھر مسلمان ہو جائے، اسلام پر مضبوط رہے اور اللہ کی راہ میں مارا جائے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دے گا (دنیا میں) ایک کو دوسرے نے قتل کیا ہو گا اور دونوں بہشت میں جائیں گے۔ پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اسلئے

کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا)
پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا ف

ف معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کرنے سے کفر کے سب گناہ اتر جاتے ہیں۔ امام احمدؒ اور سمام کی روایت سے یہ صراحت نکلتی ہے کہ دو شخصوں میں ایک مومن تھا ایک کافر۔ پس اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو عمداً قتل کرے پھر قاتل توبہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا ابنِ عباسؓ کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ صحیح ہے اور آیت " ومن قتل مؤمنا متعمدا " بطریقِ تغلیظ ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور خلود سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے واللہ اعلم۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْهِمْ لِي، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ (١) تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ (١) يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، السَّعِيدِيُّ هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہریؒ نے کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ خیبر میں تھے۔ لوگ خیبر کو فتح کر چکے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی (لوٹ کے مال میں) حصہ دلا یئے۔ سعید بن عاص کا بیٹا (ابان) کہنے لگا یا رسول اللہ اس کو حصہ نہ دلایئے۔ ابو ہریرہ رضؓ نے کہا یہ ابان تو نعمان بن قوقل کا قاتل ہے ف (جس کو جنگ احد میں ابان نے قتل کیا تھا۔ ابان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا) ابان نے یہ سن کر کہا اس جانور سے تعجب ہے ف۲ (یعنی ابو ہریرۃؓ سے) ابھی تو پہاڑ سے اترا ہے ف۳ (بکریاں چراتے چراتے یہاں آگیا ہے) اور ایک مسلمان کے قتل کا مجھ پر الزام لگاتا ہے (اس کو خبر نہیں کہ) اُس کو اللہ نے میری وجہ سے عزت دی (شہادت نصیب کی) اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا (اگر میں اس وقت مارا جاتا تو دوزخی ہوتا) عیینہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضؓ کو حصہ دلایا یا نہیں۔ سفیان نے کہا یہ حدیث مجھ سے عمرو بن سعیدی نے بیان کی، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے امام بخاریؒ نے کہا سعیدی کا نام عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

ف۱ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن غنم صحابی ہیں۔ قوقل ان کے دادا ثعلبہ کا لقب تھا۔ وہ اُحد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعا کی تھی یا اللہ سورج ڈوبنے سے پہلے میں بہشت میں چلتا پھروں۔ یہ دعا قبول ہوئی اور وہ شہید ہوئے ؛ ف۲ حدیث میں وبر کا لفظ ہے۔ وبر ایک جانور ہے بلّی سے کچھ چھوٹا۔ اس کی دم لمبی نہیں ہوتی، اس کا کھانا حلال ہے۔ عرب لوگ اس کو غنم بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ؛ ف۳ حدیث میں قدوم ضأن کا لفظ ہے۔ بعضوں نے کہا قدوم ضان ایک پہاڑ کا نام ہے جو دوس کے ملک میں ہے یعنی ابوہریرہ رضؓ کی قوم میں ؛

(۱) قول الصحيح (لوبر) لم يتكلم عليها ابنُ حجر، وقال القسطلاني بلام مكسورة فواو مفتوحة فموحدة ساكنة فراء: دويبة أصغر من السنور، طحلاء الون لا ذنب لها، أي طويل يحل أكلها۔

(۱) قول الصحيح (من قدوم ضأن) بفتح القاف وضم الدال المخففة، وضأن بالضاد المعجمة وبعد الهمزة نون اسم جبل في أرض دوس قوم أبي هريرة، وقيل هو رأس جبل لأنّه في الغالب مرعى الغنم، قال الخطابي: أراد أبان تحقير أبي هُريرة وأنه ليس في قدر من يشير بعطاء ولا منع، وانه قليل القدرة على القتال اه قسطلاني۔

---

## بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبَنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى۔

باب جہاد کو روزے پر مقدم رکھنا (یعنی نفلی روزوں پر)

ہم سے آدم ابن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ (زید بن سہل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزہ نہیں رکھا کرتے تھے (تاکہ طاقت کم نہ ہو) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو افطار کی حالت میں نہیں دیکھا سوا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے (ہمیشہ روزے رکھتے)

---

## بَابٌ۔ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں ف۱

ف امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے ہیں اس میں تو سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن انہوں نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو امام مالک نے موطا میں نکالی جابر بن عتیک سے اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں چونکہ اس کا اسناد امام بخاری کی شرط پر نہ تھا اس لئے اس کو نہ لا سکے، دوسری روایتوں میں جو جل کر مر جائے یا ذات الجنب میں مرے یا عورت زچگی میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے وہ سب شہید ہیں ؛

٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے سُمَیّ سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ شخص ہیں؛ جو طاعون سے مرے جو پیٹ کے عارضے سے، جو ڈوب کر، جو مکان گر کر مرے، جو اللہ کی راہ میں مارا جائے ؛

٨٣- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے ف

ف تو اس سے بھاگنا مکروہ اور منع ہے۔ طاعون ایک مشہور بیماری ہے یعنی گلے یا بغل میں ایک ورم ہو جاتا ہے اور بخار آ کر آدمی دو روز میں مر جاتا ہے۔ انگریز لوگ اس کو پلیگ اور بیوانگ فیور کہتے ہیں۔ آج کل یہ بیماری ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیلی ہے اور حضرت مجددؒ کے زمانے میں یعنی جہانگیر بادشاہ کے عہدِ حکومت میں بھی یہ بیماری ہندوستان میں بڑے زور شور کے ساتھ آ چکی ہے ؛

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ - إِلَى قَوْلِهِ - غَفُورًا رَحِيمًا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے

جہاد کریں بیٹھ رہنے والوں پر (جو معذور نہ ہوں) ایک درجے کی فضیلت دی ہے اور سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے بڑھ کر ثواب دیا۔ اخیر آیت غفورًا رحیمًا تک۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، فَجَاءَهُ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا، وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے، انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب (سورۂ نساء کی) یہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین [1] اُتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ ہڈی لے کر آئے اس پر یہ آیت لکھی۔ عبداللہ بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا اس وقت یہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر [2]۔

[1] پہلے یہ آیت یوں اتری تھی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون اخیر تک۔ اس میں غیر اولی الضرر، یہ الفاظ نہ تھے۔ [2] اللہ تعالیٰ نے جو لوگ معذور ہیں جیسے لولے لنگڑے اپاہج، اندھے کو نکال لیا کیونکہ اگر وہ بیٹھ رہیں تو ان کا درجہ کم نہیں ہو سکتا، کس لئے کہ وہ جہاد کی طاقت نہیں رکھتے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم ابن سعد زہری نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے، انہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم تابعی کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں اس کے بازو (پہلو) میں بیٹھ گیا۔ اس نے کہا کہ زید بن ثابت نے اس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سورۂ نساء کی یہ آیت لکھوائی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ۔ اتنے میں عبداللہ بن ام

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ.

مکتوم آپ کے پاس آئے۔ آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں (معذور ہوں) اگر جہاد کی طاقت ہوتی تو بے شک میں جہاد کرتا۔ وہ آنکھوں سے اندھے تھے۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی۔ اس وقت آپ کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی۔ آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی بوجھل ہو گئی کہ میں سمجھا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اتارا غیر اولی الضرر۔

## بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

## باب: کافروں سے لڑتے وقت صبر کرنا۔

۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ: فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے سالم ابوالنضر سے کہ عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے (عمرو بن عبیداللہ کو ایک) خط لکھا میں نے ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو صبر کرو ف

ف مقابلہ سے منہ نہ موڑو بشرطیکہ کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں۔ اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانا درست ہے گو لڑنا اور جمے رہنا افضل ہے۔

## بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ.

## باب: مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا اے پیغمبر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا۔

۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے حمید سے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے (جو مدینے کے گرد

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ:

کھودی جا رہی تھی) دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دنوں میں صبح صبح اس کو کھود رہے ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جو یہ کام کر لیتے۔ جب آپؐ نے ان کی محنت اور بھوک کی حالت دیکھی تو یہ شعر فرمایا ف۱

اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

درحقیقت جو مزا ہے آخرت کا ہی کا مزا، بخش دے
انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ف۲

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

انہوں نے یہ شعر جواب میں پڑھا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

اپنے پیغمبر محمدؐ سے بیعت ہم نے کی
جب تک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

ف۱ یہ عبداللہ بن رواحہ کے شعر ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور جو کلام بغیر قصد کے موزوں نکل آئے وہ شعر نہیں کہلاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نہ تھے۔ ف۲ پردیسیوں سے مراد مہاجرین ہیں۔

---

## بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

## باب: خندق کھودنے کا بیان ف

ف یہ جنگ شوال ۵ھ ہجری میں ہوئی۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا انصار اور مہاجرین مدینہ کے گرد خندق (کھائی) کھود رہے تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

اپنے پیغمبر محمدؐ سے بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی جہاد پر قائم سدا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اور آنحضرتؐ یہ شعر پڑھ کر جواب دے رہے تھے ؎

اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

فائدہ جو کچھ کہ ہے آخرت کا فائدہ
کر دے برکت تو انصار اور مہاجر اے خدا

۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب خندق کھودی گئی) تو بنفس نفیس مٹی ڈھورہے تھے اور یہ مصرع پڑھتے جاتے تھے ع تو ہدایت گر نہ کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ۔

۹۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا، وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے براء بن عازبؓ سے، انہوں نے کہا میں نے غزوۂ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ خود اپنی ذات (بابرکت) سے مٹی ڈھورہے تھے اور آپؐ کے گورے گورے پیٹ کو مٹی نے چھپالیا تھا۔ آپؐ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ۔ تو ہدایت گر نہ کرتا کہاں ملتی نجات ؛ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوۃ ؛ اب اتار ہم پر تسلی اور شہ عالی صفات ؛ پاؤں جمادے ہمارے دے لڑائی میں ثبات ؛ بے سبب یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں ؛ جب وہ بہکائیں ہم سنتے نہیں ف ان کی بات۔

ف یعنی جب ہم کو بدحالت اور شرک اور کفر میں پھنسانے کی رائے دیتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں ؛

## بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ۔

باب ؛ جو شخص عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو۔

۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے، ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تبوک کی لڑائی سے لوٹے ؛

۹۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: (دوسری سند) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، حماد بن زید نے، انہوں نے حمید سے، انہوں نے انسؓ سے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْأَوَّلُ عِنْدِي أَصَحُّ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تھے (جنگ تبوک میں) آپؐ نے فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (جہاد کو نہیں آئے) مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے، وہ (گویا) ہمارے ہمراہ تھے کیونکہ وہ عذر کی وجہ سے رک گئے ہیں (جہاد کا ثواب ان کو مل گیا) اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے یوں کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے موسیٰ بن انسؓ سے ؎ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔ امام بخاری نے کہا پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں ہے صحیح ہے۔

؎ اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن امام بخاری نے اگلی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔

---

## بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

## باب: جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت

۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ: أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی، ان دونوں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ قیامت کے دن اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دور رکھے گا۔

---

## بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

## باب: اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی فضیلت

۹۴۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ

مجھ سے سعید بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ ابن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی اللہ کی راہ

أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ، أَيْ فُلُ هَلُمَّ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

میں ایک جوڑا (کسی چیز کا) ف۱ خرچ کرے اس کو قیامت کے دن بہشت کے ہر دروازے کے چوکیدار بلائیں گے اِدھر سے آؤ، اُدھر سے آؤ۔ یہ سنکر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا شخص کسی دروازے سے بھی جائے اس کو نقصان نہیں، آپؐ نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں ہوگے (جو بہشت کے ہر دروازے سے بلائے جائینگے)

ف۱ مثلاً دو روپے، دو اشرفیاں، دو گھوڑے، دو اونٹ، دو تلواریں، دو بندوقیں وغیرہ؛

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرَى، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟ أَوَ خَيْرٌ هُوَ؟ ثَلَاثًا، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةُ الْخَضِرِ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا میں اپنے بعد جس بات سے تم پر بہت ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکتیں (مال و دولت، روپیہ پیسہ اناج وغیرہ) تم پر کھل جائیں گی (مالدار ہو جاؤ گے) پھر آپؐ نے دُنیا کی آرائش کا بیان شروع کیا۔ ایک بات بیان کی پھر دوسری۔ اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا، کہنے لگا یا رسول اللہ کیا بھلائی (نعمت دنیا کی مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی؟ یہ سن کر آپؐ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے آپؐ پر وحی آ رہی ہے۔ لوگ بھی ایسے خاموش تھے جیسے ان کے سر پر چڑیاں ہیں (وہ ان کا شکار کرنا چاہتے ہیں) پھر آپؐ نے اپنے منہ سے پسینا پونچھا اور فرمایا: وہ پوچھنے والا کہاں گیا مال (دولت) بھلائی ہی نہیں، بھلائی ہی نہیں تین بار یہ فرمایا ف۱ بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے، کوکھیں بھرتی ہیں تو سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے، لید پیشاب کرتا ہے

| | |
|---|---|
| رَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ | پھر اس کے ہضم ہو جانے کے بعد اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے اور مسلمان شخص کا اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو اللہ کی راہ (جہاد) میں اور یتیموں اور محتاجوں پر خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑا لے اس کی مثال اس بیمار شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔ |

ف لیعنی دنیا کا مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو کوئی عمدہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے۔ اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں مال و دولت آفت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے ؛

| | |
|---|---|
| بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ۔ | باب، جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس کی فضیلت۔ |
| ۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔ | ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے کہا مجھ سے بشر بن سعید نے کہا مجھ سے زید بن خالد جہنی (صحابی) نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہاد کے لئے کسی غازی کا سامان کر دے اس نے گویا خود جہاد کیا (اتنا ہی ثواب ملے گا) اور جس نے غازی کے گھر کی اس کے پیچھے خبر رکھی اس نے گویا خود جہاد کیا۔ |
| ۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي۔ | ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بیبیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمدورفت نہ رکھتے مگر اُم سلیم کے پاس جایا کرتے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ اس کا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں مارا گیا ف |

ف اوپر قصہ گزر چکا ہے کہ حرام بن ملحان ان ستر لوگوں میں جو بیر معونہ پر دغا سے مارے گئے شریک تھے۔ بعضوں نے کہا ام سلیم آپ کی رضاعی خالہ تھیں۔ بعضوں نے کہا یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے۔ باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن ملحان اللہ کی راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار عزیز و اقربا کی خبر رکھی ۔

## بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ: أَتَى أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَا عَمِّ، مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ؟ قَالَ: الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي، وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ، يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ، ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ۔ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ، مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ، رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

باب: لڑائی کے وقت خوشبو لگانا۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے، انہوں نے یمامہ کی جنگ کا ذکر کیا ف۱ تو کہا میرے باپ انس بن مالکؓ ثابت بن قیس کے پاس آئے ف۲ وہ اپنی رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے ف۳ انس نے ان سے پوچھا چچا تم جنگ میں کیوں نہیں آتے انہوں نے کہا بھتیجے ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر کفن وغیرہ پہن کر مجاہدین کی صف میں آن بیٹھے۔ انسؓ نے کہا اس جنگ میں ذرا مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ ہم کو جگہ دو ہم کافروں سے لڑیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے (صف سے سرکتے نہ تھے بلکہ لڑتے رہتے)، تم نے اپنے ف۴ دشمنوں کو بری عادت ڈالی (ان سے بھاگنے لگے وہ حملہ کرنے لگے) اس حدیث کو حماد نے ثابت سے روایت کیا، انہوں نے انسؓ سے۔

ف۱ جو مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے ۱۲ سنہ ہجری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ یمامہ ایک شہر تھا یمن کا جو طائف سے دو منزل پر واقع ہے ۔ ف۲ یہ انصار کے خطیب تھے مشہور شخص ہیں ۔ ف۳ معلوم ہوا ران ستر نہیں ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ۔ ف۴ طبرانی کی روایت میں ہے کہ ثابت بن قیس دو سفید کپڑے کفن کے پہن کر خوشبو لگا کر میدان جنگ میں آئے۔ اس وقت مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی۔ انہوں نے کہا یا اللہ میں بیزار ہوں کافروں کے کام سے اور مسلمانوں نے جو کیا اس سے معذرت کرتا ہوں۔ پھر کافروں پر حملہ کیا اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے۔ ان کی زرہ کسی نے چرا لی تھی۔ خواب میں ایک شخص نے ان کو دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میری زرہ فلاں مقام میں رکھی ہوئی ہے اور چند وصیتیں کیں۔ لوگوں نے زرہ اسی مقام میں پائی اور

ان کی وصیتیں پوری کیں۔ سبحان اللہ! شجاعت اور بہادری صحابہؓ پر ختم تھی۔ میدان جنگ میں سر بکف ہو کر جاتے اور پہلے ہی سے مرنے کی تیاری کر لیتے۔ اگر صحابہ یہ شجاعت اور بہادری نہ کرتے اور اپنے خون نہ بہاتے تو آج دنیا میں اسلام کا نام نہ ہوتا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ✽

## بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ۔

باب : جاسوسی ٹکڑی کی فضیلت (جو دشمن کی خبر لاتی ہے)

٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا بنی قریظہ کی خبر کون لاتا ہے؟ ف (سب چپ ہو رہے) زبیرؓ نے کہا میں لاتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا بنو قریظہ کی خبر کون لاتا ہے؟ زبیرؓ نے کہا: میں لاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (سچا مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ ✽

ف ادھر تو ابو سفیان فوجیں لے کر مسلمانوں پر چڑھ آیا تھا ادھر یہ خبر پہنچی کہ قریظہ کے یہودی بھی ان سے مل گئے۔ اس بغلی گھونسے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تردد ہوا فرمایا کون ان کی خبر لاتا ہے ✽

## بَابٌ- هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ؟

باب : جاسوسی کے لئے ایک آدمی بھی جا سکتا ہے؟

١٠٠- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، قَالَ صَدَقَةُ: أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چاہا (کہ بنی قریظہ کی خبر لائیں) صدقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ خندق کے دن کا ذکر ہے تو زبیرؓ اٹھ کھڑے ہوئے (خبر لانے کا ذمہ لیا) پھر آپؐ نے یہی درخواست کی، زبیرؓ مستعد ہوگئے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے یہی درخواست کی زبیرؓ مستعد ہوگئے تب آپؐ

الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

نے فرمایا (دیکھو) ہر پیغمبر کا ایک سچا مددگار (حواری) ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے عوام کا بیٹا (جو آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)

ف یہ جو بعض روایتوں میں ہے کہ حذیفہ خبر لائے تھے یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حذیفہ قریش کے کافروں کی خبر لائے تھے اور زبیرؓ بنی قریظہ کی۔

## بَابُ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ۔

باب: دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي: أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب نے، انہوں نے خالد حذّاء سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے مالک بن حویرث سے، انہوں نے کہا میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کی طرف لوٹا تو آپؐ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے (جو مالک کے چچا زاد بھائی تھے) فرمایا دونوں رستے میں اذان اور اقامت رکھنا (یعنی دونوں میں سے کوئی) اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امام بنے ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری اس لئے اس کو لائے کہ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو شخص سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین شخص جماعت ہیں۔ اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے دو شخصوں کے سفر کو مکروہ رکھا ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے اس کا جواز نکالا معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر بے ضرورت مکروہ ہے۔ اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

## بَابٌ۔ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

باب: گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے ف

ف گھوڑا بڑا شریف جانور ہے اور آدمی کے بعد سب جانوروں سے اس کا درجہ زیادہ ہے۔ مطلب یہ کہ برکت گھوڑے کے لئے لازمی ہے اور جو شخص گھوڑا رکھے گا پروردگار اس کو برکت دے گا بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْخَیْلُ فِی نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

و آلہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت رہے گی۔

---

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ، عَنْ حُصَیْنٍ، وَابْنِ أَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِی نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، قَالَ سُلَیْمَانُ: عَنْ شُعْبَۃَ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ، تَابَعَہُ مُسَدَّدٌ، عَنْ ھُشَیْمٍ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی سَعِیْدٍ، عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْبَرَکَۃُ فِی نَوَاصِی الْخَیْلِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن اور سعید بن ابی السفر سے، انہوں نے عامر شعبی سے، انہوں نے عروہ بن جعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے برکت بندھی ہے سلیمان بن حرب نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے حصین اور سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا (ابن الجعد کے بدل میں ابن ابی الجعد کہا) اور سلیمان کی طرح مسدد نے بھی ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ف کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن ابی سعید نے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

ف مسدد نے بھی ابن ابی الجعد کہا۔ ابن مدینی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ ابوالجعد کا نام سعد تھا۔ سلیمان کی روایت ابونعیم نے مستخرج میں اور مسدد کی روایت ان کے مسند میں موصول ہے۔

---

بَابٌ۔ اَلْجِہَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ، لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِی نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

باب: امام (یعنی بادشاہ) عادل ہو یا ظالم (بشرطیکہ مسلمان ہو) اس کے ساتھ ہو کر جہاد قیامت تک قائم رہے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے ف

ف اور گھوڑا اسی واسطے متبرک ہے کہ وہ آلہ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد بھی قیامت تک ہوتا رہے گا۔ امام بخاری ابوداؤد کی یہ حدیث نہ لا سکے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد گو کبیرہ گناہ کرتا ہو اور انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ جہاد جب سے اللہ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا۔ اخیر میں میری امت دجال سے لڑے گی۔

کسی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان کی شرط کے موافق نہ تھیں۔

١٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے کہا ہم سے عروہ (ابن ابی الجعد) نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے یعنی آخرت میں ثواب اور دُنیا میں لوٹ کا مال ملتا ہے ف۱

ف۱ آپؐ نے امام عادل کی قید نہیں لگائی پس ترجمۂ باب نکل آیا کہ بادشاہ عادل اور فاسق دونوں کے ساتھ ہو کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے۔

---

بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ۔

باب: جو شخص (جہاد کی نیت سے) گھوڑا رکھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا کافروں سے لڑنے کا سامان تیار رکھو جہاں تک ہو سکے اور گھوڑے باندھ کر رکھے۔

١٠٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی کہا میں نے سعید مقبری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے وعدے کو (جو اس نے مجاہدین کے لئے کیا ہے) سچا سمجھ کر جہاد کے لئے گھوڑا باندھ کر رکھے تو اس کی کھلائی پلائی لید پیشاب سب اس کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے۔ ف۱

ف۱ یعنی سب کا ثواب ملے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے پالنے کے لئے جتنے جَو صاف کرے گا ہر جَو کے بدل یا ہر دانہ کے بدل ایک نیکی اس کی لکھی جائے گی۔ یہ جب ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے نہ فخر اور ناموری اور شہرت اور ریاء کے لئے۔

---

بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ۔

باب: گھوڑے، گدھے کا نام رکھنا۔

١٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: قَالَ:

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل

حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارَ وَحْشٍ قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَقَدِمُوا، فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا۔

بن سلیمان نے، انہوں نے ابوحازم سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے (حدیبیہ کے سال) اور اپنے چند ساتھیوں سمیت جو احرام باندھے تھے پیچھے رہ گئے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ ابوقتادہ نے اس کو نہیں دیکھا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ابوقتادہ کو نہیں بتلایا یہاں تک کہ ابوقتادہ نے خود اس کو دیکھ لیا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا ف اور اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا میرا کوڑا مجھے دو۔ انہوں نے انکار کیا (کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے) آخر انہوں نے خود اتر کر لے لیا اور گورخر پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر کے گرا دیا۔ پھر ابوقتادہ نے اس میں سے کھایا ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو احرام باندھے تھے کیونکہ انہوں نے اس میں کچھ مدد نہیں کی تھی) جب آنحضرت سے جا کر ملے تو آپ نے پوچھا اس میں کا کچھ گوشت ہے؟ ابوقتادہ نے کہا ایک ران ہے۔ آپ نے وہ لے لی اور اس میں سے نوش کیا ف۲

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

---

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمُ اللَّخِيفُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا ہم سے ابی بن عباس ابن سہل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (سہل بن سعد ساعدی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا۔ اس کو لحیف یا لخیف کہتے ف۔

ف بعضی روایتوں میں لخیف ہے، ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ گھوڑے کا نام رکھا گیا۔

۱۰۸- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ وَهَلْ تَدْرِي حَقَّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے سنا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا، انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبید اللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے، انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواصی میں سوار تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا ۱ آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کو پوجیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اللہ اس کو عذاب نہ کرے (ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہ رکھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں، وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے ۲

۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے؛ ۲ اور دوسرے اعمالِ خیر میں کوشش کم کر دیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ معاذؓ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کر دی؛

---

۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا، انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی (دشمن آن پہنچا) آپ ہمارے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جس کو مندوب کہتے تھے اور (لوٹ کر آئے) فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے۔

---

## بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ۔

باب: بعضا گھوڑا منحوس ہوتا ہے۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ

خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے، گھوڑے اور عورت اور گھر میں

---

۱۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں ف۱

ف۱ یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نحوست کوئی چیز نہیں اگر کوئی چیز ہو تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی، اور ابن خزیمہ اور حاکم نے نکالا کہ دو شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ابوہریرہ رضؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضؓ بہت غصے ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے جاہلیت والوں کا یہ خیال ذکر فرمایا تھا کہ وہ ان چیزوں میں نحوست کے قائل تھے۔ علماء نے اس میں اختلاف کیا کہ واقعی ان چیزوں میں نحوست کوئی شے ہے یا نہیں۔ اکثر نے انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث صحیح ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوت کوئی چیز ہے اور نہ تیرہ تیزی اور بعضوں نے کہا نحوست سے یہ مراد ہے کہ گھوڑا بدذات، شریر، البیار، خور ہو یا عورت بدزبان اور بدرویہ ہو یا گھر تنگ، بے ہوا اور گندہ ہو۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے بیان کیا یا رسول اللہ ہم ایک گھر میں جا کر رہے تو ہمارا شمار کم ہو گیا۔ مال گھٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا ایسے بُرے گھر کو چھوڑ دو۔

---

بَابٌ۔ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔

باب، گھوڑا رکھنے والے تین طرح کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ نحل میں) فرمایا اور گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری اور آرائش کے لئے بنایا ف۱

ف۱ اس آیت سے بعضوں نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے گوشت کی حرمت پر دلیل دی ہے حالانکہ یہ آیت

حرمت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت مکہ میں اُتری اور بستی کے گدھوں کا گوشت خیبر میں حرام ہوا۔ امام بخاری نے یہ آیت لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ اگر زیب و زینت کے لئے بھی کوئی گھوڑا رکھے تو جائز ہے بشرطیکہ تکبر اور غرور نہ کرے اور گندہ کام ان سے نہ لے۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَهُوَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذٰلِكَ، وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ؟ فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لئے تو ثواب ہیں اور کسی کے لئے نہ تو ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے عذاب ہیں۔ جس کے لئے ثواب ہیں وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ان کو باندھے ان کی رسّی رمنے یا چمن میں لمبی کردے۔ وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر انہوں نے رسّی تڑالی اور ایک زغن یا دو زغن مارے تو اُن کی لید اور ان کے قدم سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پلانے کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جس کے لئے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لئے باندھے ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ بن ناجیہ نے) گدھوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا ہاں اکیلی جامع ایک یہ آیت ہے، جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو دیکھے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھے گا ف۲

ف۱ اس روایت میں اس کا ذکر چھوڑ دیا جس کے لئے نہ ثواب ہے نہ عذاب۔ دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ

وہ شخص ہے جو اپنی تونگری کی وجہ سے اور اس لئے کہ کسی سے سواری نہ مانگنی پڑے، باندھے، پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی تھکے ماندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرلے کوئی مسلمان رعایت مانگے تو اس کو دے ؛

ف۲ اس جامع آیت کو بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ عموم آیات اور احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں ؛

---

## بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ۔

## باب : جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ : حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ : أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ : حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ أَبُو عَقِيلٍ : لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَمْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَمْسِكْ، فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ، فَقَالَ : أَتَبِيعُ الْجَمَلَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ، فَقُلْتُ لَهُ : هَذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عقیل (بشیر بن عقبہ) نے کہا ہم سے ابوالمتوکل ناجی (علی بن داود) نے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا میں نے ان سے کہا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہو وہ مجھ سے بیان کرو۔ انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوۂ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ابو عقیل راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد کا تھا یا عمرے کا تھا ف۱ خیر جب ہم مدینہ کو لوٹے تو آپؐ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں میں جلدی سے پہنچ جائے جابرؓ نے کہا یہ سن کر ہم (جلدی) چلے میں ایک کالے سُرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا۔ لوگ میرے پیچھے رہ گئے میں اسی طرح جا رہا تھا اتنے میں وہ اونٹ (ماندہ ہو کر) اڑ گیا۔ آپؐ نے فرمایا جابر اپنا اونٹ تھام لے۔ پھر آپؐ نے ایک کوڑا اس کو مارا وہ کود کر چل نکلا ف۲ (اور اونٹوں سے آگے بڑھ گیا) آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے ؟ میں نے کہا ہاں بیچتا ہوں۔ جب میں مدینہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو میں آپؐ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط ف۳ کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ میں نے عرض کیا یہ آپؐ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپؐ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے

بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا، ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

لگے اور فرمانے لگے یہ ہمارا اونٹ ہے ہمارا اونٹ۔ پھر آپؐ نے اونٹ کی قیمت میں) سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابرؓ کو دے دو۔ پھر مجھ سے پوچھا تو نے قیمت بھر پائی میں نے عرض کیا جی ہاں بھر پائی۔ آپؐ نے فرمایا قیمت بھی لے اور اپنا اونٹ بھی لے (دونوں تیرے ہیں)

ف لیکن اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوۂ تبوک کا تھا۔ ابن اسحاق نے کہا غزوۂ ذات الرقاع کا سفر تھا ؛

ف۲ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ذرا اس کو بٹھا۔ میں نے بٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے، میں نے دی۔ آپؐ نے اس لکڑی سے اس کو کئی ٹھونسے دیئے۔ بعد اس کے فرمایا سوار ہو جا۔ میں سوار ہو گیا۔ ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپؐ نے پرائے اونٹ یعنی جابرؓ کے اونٹ کو مارا ہنوز بلاط وہ پتھر کا فرش جو مسجد کے سامنے تھا

---

بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ، وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ: كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ۔

باب: شریر یا سخت جانور اور نر گھوڑے پر سوار ہونا اور راشد بن سعد (تابعی ف) نے کہا صحابہ نر گھوڑے پر سوار ہونا اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

ف عینی اور حافظ قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ صحابہ شبخون وغیرہ میں مادیاں کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوف اور قلعوں پر حملہ کرنے میں نر گھوڑے کو۔ عینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہمیشہ نر گھوڑے پر سواری منقول ہے۔ اسی طرح صحابہ سے صرف سعد سے یہ منقول ہے کہ وہ مادیاں پر سوار ہوتے ؛

۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے مدینہ میں لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا جس کو مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپؐ اس پر سوار ہوئے، فرمایا ہم نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے ف

ف اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نر اور مادیاں دونوں کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا ان وجدناہ میں جو ضمیر مذکر ہے، اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا اب باب کا یہ مطلب کہ شریر جانور پر سوار

ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر مادیاں کی نسبت تیز اور شریر ہوتا ہے اگرچہ بعض مادیاں نر سے زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہیں۔

بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ، وَقَالَ مَالِكٌ: يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى- وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا- وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ-

باب، گھوڑے کو (لوٹ کے مال میں سے) کیا حصہ ملے گا۔ امام مالک نے کہا عربی اور ترکی گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لئے بنایا اور ہر سوار کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا (گو اس کے پاس متعدد گھوڑے ہوں)

ف تو اللہ تعالیٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو برابر کا حصہ ملے گا یعنی سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ۔ اکثر اماموں اور اہلِ حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے، پیدل کو ایک حصہ۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا-

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے، انہوں نے عبید اللہ عمری سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک حصہ (تو سوار کو تین حصے ملے، پیدل کو ایک حصہ)

بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ-

باب، اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے۔

۱۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سہل ابن یوسف نے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابواسحٰق سے، انہوں نے کہا ایک شخص نے (نام نامعلوم جو قیس قبیلے کا تھا) براء بن عازبؓ (صحابی) سے کہا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔ انہوں نے کہا بے شک۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے۔ ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ پر پڑ گئے (ان کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

برسانا شروع کئے (تیروں کی تاب نہ لاکر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے میں نے دیکھا آپ اپنے سپید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے تھے آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے (بیت) ہوں میں پیغمبر ۱ بلاشک وخطر ؛ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر ۲

ف۱ یعنی میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لئے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا؛ ف۲ گو یہ کلام موزوں ہے مگر چونکہ بلاقصد آپ سے صادر ہوا اس لئے اس کو شعر نہیں کہیں گے ؛

بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ۔

باب، جانور پر رکاب یا غرز لگانا ف

۱۱۷- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب اپنا پاؤں اونٹنی کی رکاب پر رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (لبیک پکارتے)

ف غرز بھی وہی رکاب بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں بعضوں نے کہا رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور غرز چمڑے کی۔

بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ۔

باب، گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہونا (زین وغیرہ کچھ نہیں)

۱۱۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا (جس رات کو مدینہ والے ڈر گئے) آپ سامنے سے ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے۔ اس پر زین نہ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔ ف

ف سبحان اللہ یہ حسن وجمال اور یہ شجاعت اور یہ بہادری ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنا بڑے شہسواروں کا کام ہے ؛

بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ۔

باب، سست گھوڑے پر سوار ہونا۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید

حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى۔

بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ رض کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سُست تھا یا اس میں سُستی تھی جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلتے پایا۔ پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا تھا ف

ف یا تو سُست تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے برابر نہ چل سکتا۔

## بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ۔

## باب: گھوڑ دوڑ کا بیان۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کئے گئے تھے ان کی تو حد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک رکھی ف اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی۔ عبد اللہ بن عمر رض نے کہا میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا۔ عبد اللہ بن ولید نے کہا سفیان ثوری نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے عبید اللہ نے ف۲ سفیان ثوری نے کہا حفیا اور ثنیۃ الوداع میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ اور مسجد زریق میں ایک میل کا۔

ف حفیا اور ثنیۃ الوداع دونوں مقاموں کے نام ہیں مدینہ سے باہر شرط کے لئے تیار کئے گئے یعنی ان کا اضمار کیا گیا۔ اضمار اس کو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر اس کا دانہ کم کر دیا جائے اور ایک کوٹھری میں جھول ڈال کر بند رہنے دیں تاکہ خوب پسینہ کرے اور اس کا گوشت کم ہو جائے اور شرط میں دوڑنے کے لائق بن جاتے ہیں ف۲ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان ثوری کا سماع عبید اللہ سے معلوم ہو جائے۔

## بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ۔

باب: شرط کے لئے گھوڑا تیار کرنا ف (اضمار کرنا ف۲)

ف بعضوں نے ترجمۂ باب کا یہ مطلب رکھا ہے کہ شرط کے لئے اضمار ہونا اس صورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی ؛ ف۲ اضمار کی تفسیر ابھی بیان ہو چکی ہے ؛

۱۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَمَدًا: غَايَةً۔ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جو اضمار نہیں کئے گئے تھے۔ اُن کی حد ثنیہ سے لے کر مسجد بنی زریق تک ٹھہرائی ف اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کرائی تھی۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث میں امد سے مراد حد اور انتہا ہے (اور سورۂ احقاف میں جو فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ ہے وہاں بھی امد سے یہی مراد ہے)

ف اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے۔ باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لاکر اس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کا اضمار ہوا تھا آپؐ نے ان کی شرط کرائی حفیاء سے ثنیہ تک جیسے اوپر گزرا؛

---

## بَابُ غَايَةِ السَّبَاقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ۔

باب: جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے ان کو کہاں تک دوڑایا جائے۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جن کا اضمار ہوا تھا۔ ان کو حفیا سے چھوڑا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع پر رکھی۔ ابو اسحٰق کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا ان میں ف کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں ہوا تھا ان کو ثنیۂ وداع سے چھوڑا اور

تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ، قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا۔

دوڑنے کی حد بنی زریق کی مسجد رکھی۔ ابو اسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی گھوڑا دوڑایا تھا۔

ف یعنی حفیاء اور ثنیۃ وداع میں ۔

باب نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ۔

باب : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء (اونٹنی) پر اپنی خواصی میں بٹھلایا ف ۱ اور مسور بن مخرمہ (صحابی) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قصواء نے اڑی نہیں کی ف ۲

ف ۱ یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے ۔ ف ۲ یہ حدیث کتاب الشروط میں موصولاً گزر چکی ہے ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق (ابراہیم) نے انہوں نے حمید طویل سے، انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا ف

ف اس تعلیق کو ابو داود نے وصل کیا ہے کہتے ہیں قصواء اور عضباء ایک ہی اونٹنی کے نام تھے اور اسی کا نام جدعاء بھی تھا اور شہبا بھی۔ وحی اترنے کے وقت آپ کو یہی اونٹنی سنبھالتی اور کوئی اونٹنی نہ اٹھا سکتی۔ اس کے سوا اور بھی آپ کی کئی اونٹنیاں تھیں۔ ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ، قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے، انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے۔ وہ کسی اونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی یا حمید نے یوں کہا وہ پیچھے رہنے کے قریب نہ ہوتی اخیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان اونٹ) پر

عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ، طَوَّلَهُ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھ کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ شاق گزرا آپؐ نے ان کی ناراضی پہچان لی تو فرمایا اللہ یہ ضرور کرتا ہے کہ دنیا میں جب کوئی بلند ہو جاتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا دکھاتا ہے موسیٰ نے اس حدیث کو ف۱ طول کے ساتھ حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ف۱ ابو حمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ اور خچر تھا اور جنگ حنین میں آپؐ جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ بن نفاثہ نے آپؐ کو تحفہ بھیجا تھا

بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ، قَالَهُ أَنَسٌ، وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کا بیان ف۱ اس کا ذکر انسؓ نے اپنی حدیث میں کیا ف۲ ابو حمید (عبدالرحمٰن) بن سعد ساعدی نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے آپؐ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا ف۳۔

ف۱ اس کو امام بخاریؒ نے قصہ حنین میں وصل کیا ہے ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے۔ ایلہ ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصر اور مکہ کے بیچ میں۔ وہاں پر حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے۔ مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلے پر یہ شہر واقع تھا وہاں کے بادشاہ کا نام یوحنا بن روبہ تھا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار ف۱ اور کچھ زمین ان کو بھی آپؐ خیرات کر گئے تھے۔

ف۱ اس کا نام دُلدُل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی خچر زندہ رہا تھا۔ زمین کیا تھی فدک کا آدھا حصہ اور وادی القریٰ کا تہائی حصہ اور خیبر کا خمس میں سے آپؐ کا حصہ اور بنی نضیر میں سے جو آپؐ نے چن لی تھی۔ انہی چیزوں کو حضرت فاطمۃ الزہراءؓ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما چکے ہیں کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں خیرات ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ سُفْيَانَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے، انہوں نے کہا

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ: لَا وَاللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے براء بن عازب سے کہ ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے کہا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ نہیں بھاگے اور لوگ بھاگ نکلے) ہوا یہ کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (لوٹ پر لگ گئے) ہوازن کے کافروں نے ان کو تیروں پر دھر لیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث (آپ کے چچا زاد بھائی) اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر گا رہے تھے ؎

ہوں میں پیغمبر بلاشک و خطر ؛ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر ف

ف یعنی عبدالمطلب کا جو آپ کے دادا تھے۔ عرب میں انہی کا نام زیادہ مشہور تھا اس لئے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے ضمام نے پوچھا تھا تم میں عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟

---

## بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ۔

باب: عورتوں کا جہاد کیا ہے؟

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے معاویہ بن اسحاق سے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے (اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے معاویہ سے یہی حدیث نقل کی ف

ف یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصولاً مذکور ہے۔

---

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا، وَعَنْ حَبِيبٍ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معاویہ سے یہی حدیث ف اور سفیان نے حبیب

ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ: نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ۔

بن ابی عمرہ سے یہی روایت کی، انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ کی بیویوں نے آپؐ سے جہاد کو پوچھا آپؐ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے۔

ف یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ قبیصہ نے اس کو بھی روایت کیا ہے وہ موصول ہے۔

---

## بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ۔

باب: دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا۔

۱۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ، مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ، فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے، ہم سے ابواسحاق نے، انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ام حرام) ملحان کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے (جو انسؓ کی خالہ تھیں)، وہاں تکیہ لگا کر سو گئے، پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ ہنستے کیوں ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لئے سوار ہو رہے ہیں۔ ان کی مثال دنیا اور آخرت میں ایسی ہے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھیں۔ ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپؐ نے دعا کی یا اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں کر۔ پھر سو گئے، پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ ام حرام نے پھر ویسا ہی پوچھا آپؐ ہنستے کیوں ہیں؟ آپؐ نے پھر وہی فرمایا۔ ام حرام نے کہا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپؐ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں سے ان پچھلوں میں نہیں۔ انسؓ کہتے ہیں پھر ام حرام نے ف عبادہ بن صامت کے ساتھ نکاح کیا اور بنت قرظہ (فاختہ معاویہ کی جورو) کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں (رجب ۲۸ سنہ ہجری میں انہوں نے جزیرہ قبرص پر جہاد کیا) جب لوٹ کر آ رہی تھیں تو اپنے جانور پر چڑھنے لگیں جانور نے ان کی گردن توڑ ڈالی۔ وہ گر کر

عنہا فماتت۔ مر گئیں۔

ف یہ دوسری روایت کے خلاف پڑتا ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اُس وقت عبادہ بن ثابت کے نکاح میں تھیں شاید انہوں نے طلاق دے دیا ہوگا اور ام حرام نے دوبارہ ان سے نکاح کیا ہو۔

## بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ۔

باب: آدمی جہاد میں اپنی ایک بی بی کو لے جائے، ایک کو نہ لے جائے (یہ درست ہے)

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سنا۔ ان چاروں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے نکلنے لگتے تو اپنی بیویوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اُس کو ساتھ لے کر نکلتے۔ ایک جہاد (غزوۂ بنی مصطلق) میں ایسا ہوا کہ آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئی، اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے جب پردے کا حکم اتر چکا تھا ف

ف معلوم ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے جیسے بعض جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے۔

## بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ۔

باب: عورتوں کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو مسلمان شکست پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔

ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا وہ دونوں پنڈلیاں کھولے ہوئے (کپڑا اوپر اٹھائے ہوئے) جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر پھر لوٹ کر جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں۔ پھر پلاتیں میں ان کے پاؤں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا ف

ف اس وقت جان پر بنی ہوئی تھی۔ شاید انس رضؓ کی نظر بے قصد ان کی پنڈلی پر پڑ گئی ہوگی۔ دوسرے اس وقت حجاب کا حکم نہ اترا ہوگا۔

---

## بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ۔

باب: جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے پاس لے جانا۔

١٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تَزْفِرُ: تَخِيطُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضؓ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں۔ ایک عمدہ چادر بچ رہی۔ جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے (نام نامعلوم) کہا امیر المومنین رضؓ! یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجئے یعنی علیا حضرت ام کلثوم کو جو حضرت علی رضؓ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت عمر رضؓ کی بی بی۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے وہ انصاری عورت تھیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضؓ کہنے لگے یہ ام سلیط جنگ احد کے دن مشکیں لاد لاد کر ہمارے لئے لاتی۔ امام بخاری نے کہا حدیث میں تزفر کا معنے یہ ہے سیتی تھی ف

ف یہ صحیح نہیں تزفر کا معنی یہ ہے کہ اٹھا کر لاتی تھی جیسے ہم نے اوپر ترجمہ کیا ہے۔ قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ

معنی ابو صالح کاتب لیث کی تقلید سے نقل کر دیا۔ حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف یہاں سے معلوم کرنا چاہیئے حضرت عمرؓ یہ چادر حضرت ام کلثوم کو دے دیتے مگر اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان کی بی بی تھیں اور غیر عورت کو جس کا حق زیادہ تھا مقدم رکھا...... سبحان اللہ! رضی اللہ عنہ۔

## بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

باب، عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کر سکتی ہیں۔

۱۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے، انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور جو لوگ مارے جاتے ان کی لاشیں مدینہ کو لاتے۔

## بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى

باب، عورتیں مردوں اور زخمیوں کو لے کر جا سکتی ہیں۔

۱۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے، انہوں نے ربیع بنت معوذ سے، انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے۔ ہمارا کام یہ ہوتا لوگوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا اور مردوں کو اور زخمیوں کو مدینہ تک لے آنا۔

## بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

باب: تیر کا بدن سے نکالنا۔

۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ،

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے، انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا (غزوہ اوطاس میں میرے چچا) ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا میں ان کے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے۔ میں نے اس کو کھینچ کر نکالا تو خون

فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ۔

بہنے لگا (پیپ بند ہی نہیں ہوئی) آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو خبر کی۔ آپ نے (یہ سمجھ کر کہ ابوعامر نہیں بچنے کا) یوں دُعا کی یا اللہ عبید ابوعامر کو بخش دے ف

ف دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابوعامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ عطا کر۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ جس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے وہ شہید ہوتا ؛

---

## بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

باب: اللہ کی راہ میں (جہاد میں) چوکی پہرہ دینا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے کہا ہم کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے، انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نیند نہ آئی، جاگتے رہے۔ جب مدینہ میں پہنچے تو فرمایا کاش! میرے نیک یاروں میں سے کوئی میرا پہرہ دے۔ (رات کو میری حفاظت کرے جاگتا رہے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے پاس پہرہ دوں۔ آپ سو رہے (اُن کے لئے دُعا کی) ف

ف دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سُنی۔ ترمذی نے حضرت عائشہ رضہ سے نکالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اتری واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اٹھا دیا۔ حاکم اور ابن ماجہ سے مرفوعاً نکالا جہاد میں ایک رات چوکی پہرہ دینا ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار دنوں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے ؛

---

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکر رض نے خبر دی، انہوں نے ابوحصین سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے، انہوں نے آنحضرت

عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، وَزَادَ لَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ: إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ، وَقَالَ: فَتَعْسًا: كَأَنَّهُ يَقُولُ: فَأَتْعَسَهُمُ اللهُ، طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ، وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا اشرفی کا بندہ، چادر کا بندہ، کمبل کا یہ سب تباہ اور برباد ہوئے جن کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو ملے تو خوش، نہیں تو ناخوش اس حدیث کو اسرائیل نے ابوحصین سے مرفوع نہیں کیا اور عمرو بن مرزوق نے ہم سے بڑھا کر بیان کی۔ انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے خبر دی۔ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے، آپؐ نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور کمل کا بندہ تباہ ہو، اگر اس کو دیا جائے تب تو خوش، جو نہ دیا جائے غصّے۔ ایسا شخص تباہ سرنگوں ہو، اس کو کانٹا لگے تو خدا کرے پھر نہ نکلے۔ مبارک وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے، بال بکھرے، پاؤں خاک آلود جا رہا ہو۔ اگر اس سے کہے پہرہ دے تو پہرہ دے، اگر کہو پچھلے لشکر میں رہو تو وہ وہاں رہے جو حکم ہو، اس کی تعمیل کرے، اس بیچارے کا یہ حال ہے۔ اگر وہ اندر آنے کی اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے (اس کی غربت کی وجہ سے)۔ امام بخاری نے کہا اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں جو آیا ہے تعسًا سورۂ محمد میں فتعسًا ہے یعنی خدا ان کو گرائے ہلاک کرے۔ طوبیٰ بروزن فعلیٰ طیّب سے نکلا ہے یعنی ہر ستھری چیز۔ اصل میں طیبیٰ تھا یا کو واؤ سے بدل دیا۔ یطیب بھی اسی سے ہے۔

## بَابُ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ۔

باب: جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ،

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے یونس بن عبید سے، انہوں نے ثابت بنانی

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ، قَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا میں جریر بن عبد اللہ بجلی (صحابی) کے ساتھ رہا (سفر میں) وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن میری خدمت کرتے تھے (جریر کہتے تھے) میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا۔ میں تو جہاں کسی انصار کو پاتا ہوں اس کی تعظیم کرتا ہوں ف

ف وہ بات یہ تھی کہ انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ معلوم ہوا جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے اس کی خدمت کرنا عین سعادت ہے۔ بہ ظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ عینی نے کہا مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے شامل ہے جہاد کے سفر کو بھی تو باب سے مطابقت ہو گئی ۔

---

۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے، انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن حنطب کے غلام تھے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا ف جب آپ وہاں سے لوٹے (مدینہ کے قریب پہنچے) اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے اس کو اس طرح حرام کرتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا۔ یا اللہ ہماری صاع اور مد میں برکت دے۔

ف ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۔

---

۱۴۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ:

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا۔ انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا سے کہا ہم سے عاصم بن

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے مورّق عجلی سے انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا ہم (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ دار تھا کوئی بے روزہ۔ بڑا سایہ جو کوئی کرتا وہ یہی کہ اپنا کمبل تان لیتا۔ خیر جو لوگ روزہ دار تھے، انہوں نے تو کام کاج نہیں کیا جو بے روزہ تھے انہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (پانی پلایا)، کام کاج کیا خدمت کی (ڈیرے وغیرہ لگائے) آپ نے فرمایا آج تو (بڑا) ثواب بے روزہ لوٹ لے گئے ف۱

ف۱ یعنی روزہ داروں سے زیادہ ان کو ثواب ملا۔ معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ روزہ داروں کو بالکل ثواب نہیں ملا۔ ان کو روزے کا ثواب ضرور ملا۔

---

## بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ۔

## باب: جو شخص سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھائے اس کی فضیلت۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی کے ہر ہر پور یا ہر ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ لازم ہے۔ جو کوئی دوسرے کی مدد کرے یا اس کو جانور پر چڑھا دے ف۱ یا اس کا سامان اس پر لاد دے ف۱ تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا نماز کے لئے ایک ایک قدم جو اٹھائے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو رستہ بتلانا یہ بھی صدقہ ہے۔

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کہ دوسرے کو سواری پر چڑھا دینا یا سامان لاد دینا اتنا ثواب ہے تو اپنی سواری پر کسی مسلمان کو لے جانا اس کا سامان رکھ لینا کتنا ثواب ہوگا۔

---

## بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

باب: اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا کتنا بڑا ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا

آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

مسلمانو! صبر کرو اور دشمنوں سے صبر میں زیادہ رہو اور مورچے پر جمے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابوالنضر ہاشم بن قاسم سے سنا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا۔ انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے، انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا ساری دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی کے کوڑے رکھنے کی موافق جگہ بہشت میں ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام کو جو آدمی اللہ کی راہ میں چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ف

ف کیونکہ دنیا فانی ہے اور بے ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے۔ کوڑے کو اس لئے بیان کیا کہ کوڑا آلہ بھی ہے اور بہت ادنیٰ آلہ۔ جب اس کے بدل بہشت میں جگہ ملے گی وہ ساری دنیا سے افضل ہو تو اور آلات کا ثواب کتنا ملے گا قیاس کرنا چاہیئے؛

## بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ۔

باب: اگر بچے کو خدمت کے لئے جہاد میں ساتھ لیجائے

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب ابن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو سے، انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کے لئے تجویز کرو تاکہ میں خیبر کا سفر کروں ف ابوطلحہؓ مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بیٹھا کر نکلے۔ اس وقت میں گبرو جوانی کے قریب تھا۔ آپؐ جب سفر میں اُترتے تو میں آپؐ کی خدمت کرتا۔ میں نے آپؐ کو یہ دعا کرتے بہت سنا یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم ف، عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے بوجھ اور

وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ قَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

ظالموں کے غلبے سے پھر ہم خیبر پہنچے۔ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ (قموص) فتح کرا دیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی بن اخطب کی بیٹی کی خوبصورتی آپؐ سے بیان کی۔ اس کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا۔ وہ دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص اپنے لئے چن لیا۔ ان کو لے کر روانہ ہوئے۔ جب ہم سد الصہبا (ایک مقام ہے) پہنچے تو وہاں وہ حیض سے پاک ہوئیں۔ آپؐ نے اُن سے صحبت کی۔ پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس ف۳ بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے آس پاس ہیں ان کو دعوت دے دے۔ بس یہی کھانا آپؐ کا ولیمہ تھا جو صفیہؓ کے نکاح میں آپؐ نے کیا (روٹی گوشت نہ تھا) بعد اس کے ہم مدینہ کو روانہ ہوئے، میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے اُونٹ پر ایک گول گردہ کمبل کا (پردہ کے لئے) بنا دیتے پھر اپنے اُونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور زانو جھکا دیتے صفیہؓ آپؐ کے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں۔ خیر ہم (منزل بمنزل) چلتے رہے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ کو اُحد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر مدینہ کو دیکھ کر آپؐ نے یُوں دعا کی یا اللہ ان دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے میں اس کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا تھا۔ یا اللہ مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے۔

ف۱ خیبر کی جنگ تو سنہ ۷ ہجری میں ہوئی۔ انس رضؓ اس سے پیشتر آپؐ کی خدمت کر رہے تھے کیونکہ وہ خود کہتے ہیں میں نے نو دس برس آپؐ کی خدمت کی۔ اگر خیبر کی جنگ سے ان کی خدمت شروع ہو تو صرف چار برس ان کی خدمت کی مدت ہو گی۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے کوئی خادم چھوکرا تجویز کرو۔ انس رضؓ گو پہلے سے خدمت کر رہے تھے مگر مدینہ میں نہ کہ سفر میں ؛ ف۲ حدیث میں ہم اور حزن ہے۔ ہم اس کام

کے لئے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہُوا لیکن ہونے والا ہے اور حزن اس کام پر جو ہو چکا ہو؛ ف۳ حیس، وہ کھانا جو کھجور، گھی، پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے؛

## بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

باب، (جہاد کے لئے) سمندر میں سوار ہونا۔

١٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے (آپ سو گئے) جاگے تو آپ ہنس رہے تھے۔ اُم حرام نے پوچھا یارسولؐ اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا۔ وہ جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں (اس طرح شان و شوکت سے) سمندر پر سوار ہو رہے ہیں۔ ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپؐ نے فرمایا تو اُن لوگوں میں ہو گی۔ پھر آپؐ سو گئے، پھر جاگے تو ہنستے ہوئے۔ غرض آپؐ نے دو یا تین بار ایسا ہی فرمایا ام حرام نے کہا یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی۔ پھر ایسا ہوا کہ عبادہ بن صامتؓ نے ان سے نکاح کیا۔ وہ ان کو (روم کے) جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت جانور سواری کو اُن کے سامنے لایا گیا مگر وہ گر پڑیں۔ ان کی گردن پس گئی مر گئیں ف۱

ف۱ یہ حدیث اُوپر کئی بار گزر چکی ہے؛

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ: قَالَ لِي قَيْصَرُ: سَأَلْتُكَ، أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ۔

باب: لڑائی میں کمزور ناتواں (جیسے عورتیں، بچے، بوڑھے اندھے، معذور، غریب، مسکین اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا (ان سے دعا کرانا) اور ابن عباسؓ نے کہا ف مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا قیصر روم نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا غریب کمزور لوگوں نے؟ تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔

ف یہ حدیث شروع کتاب باب بدء الوحی میں موصولاً گزر چکی ہے۔

١٤٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے، انہوں نے طلحہ سے، انہوں نے مصعب بن سعد سے، انہوں نے کہا کہ ایک بار سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہیں (شجاعت اور دولت میں) تو آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تم کو جو مدد ملتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب لوگوں کی وجہ سے ف

ف ان لوگوں پر اللہ کا رحم ہوتا ہے۔ تم ان کے طفیل بچ جاتے ہو تو ان کا درجہ تم سے زیادہ ہوا۔ جس کو پیا چاہے وہی سہاگن۔ ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ جب جنگ کے لئے جائے تو دونوں طرح کے لشکر رکھے دعا کا لشکر اور دغا یعنی جنگ کا لشکر

---

١٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ:

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے سنا انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فوج در فوج لوگ جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے۔ ان کی بھی فتح ہوگی ف پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی

فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ ۔

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو؟ جواب دیا جائے گا ہاں ہے پس اس کے ذریعے سے دعا مانگی جائے گی اور فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم سے پوچھا جائے گا کیا تمہاری جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہ کی صحبت والوں کی صحبت سے استفادہ کیا ہو جواب دیا جائیگا ہاں ہے اس وقت اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے گی اور تم کو فتح ہو جائے گی۔

ف اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ سب زمانوں میں یہی تین زمانے بہتر ہیں۔ اللہ رافضیوں کو ہدایت کرے ان کے اعتقاد پر تو تمام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے معاذ اللہ، مگر ایسا ہو تو پھر صحابہؓ بدترین خلائق ٹھہرتے ہیں نہ خیر الخلائق اور ان کا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ خیر القرون۔ یہ رافضی اللہ اور اس کے رسولؐ سے نہیں شرماتے۔ درحقیقت اس کے پیغمبرؐ کی توہین کرتے ہیں۔ کیا پیغمبرؐ صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت میں اتنا بھی اثر نہ تھا، جتنا ایک ادنیٰ درویش صالح کی صحبت میں اثر ہوتا ہے؟ کسی درویش کا یہ حال نہیں گزرا کہ اس کے مرتے ہی اس کے سارے مرید منحرف ہو گئے ہوں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ۔

---

بَابٌ - لَا يُقَالُ فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ ۔

باب، قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے (کیونکہ نیت اور خاتمہ کا حال معلوم نہیں) اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۱ روایت کی اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ ف۲ میں جہاد ف۳ کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

ف جب تک حدیث سے ثابت نہ ہو قطعی طور پر کسی کو بہشتی نہیں کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہیں امام بخاریؒ نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا کہ تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو فلاں شہید ہوا، ایسا نہ کہو، یوں کہو جو خدا کی راہ میں مرے وہ شہید ہے۔ دوسری روایت میں ہے، بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کو ہتھیار لگتا ہے وہ شہید نہیں ہیں ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں موصولاً گزر چکی ہے۔

۱۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ

مشرکوں کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا (جنگ خیبر یا جنگ احد میں) اور لڑائی ہوئی جب آپؐ اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف تو آپؐ کے صحابہ میں ایک شخص تھا وہ کیا کرتا کہ مشرکوں کے جس اکیلے دوکیلے کو پاتا اس کا پیچھا کرتا اور تلوار کا وار لگاتا۔ ایک شخص (سہل) نے کہا آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے جان لو۔ یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں (دیکھوں تو وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے) خیر وہ اس کے ساتھ نکلا۔ جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑتا۔ آخر ایسا ہوا (لڑتے لڑتے) وہ بہت زخمی ہوگیا۔ جلدی مرنے کے لئے اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں۔ پھر تلوار پر زور ڈالا اور اپنے تئیں ہلاک کیا۔ جو شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے ساتھ گیا تھا وہ اس کے پاس سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کہہ تو کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ نے جس شخص کے لئے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرانے کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہوں خیر میں اس کے ساتھ نکلا جب وہ بہت سخت زخمی ہوا تو اس نے جلدی مرنے کے لئے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک سینے سے لگائی پھر اس پر زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک آدمی (ساری عمر) بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ

الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

دوزخی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے) اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں (ساری عمر) دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے)۔ ف

ف اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جب کسی شخص کے خاتمے کا حال معلوم نہیں نہ اس کی نیت کہ وہ خالص خدا کے لئے لڑتا ہے یا مال و دولت یا ناموری کے لئے تو کسی کو قطعی شہید نہیں کہہ سکتے مگر علماء سلف اور خلف نے اس مسلمان کو جو اللہ کی راہ میں مارا جائے یا ظلم سے مارا جائے شہید کہا ہے اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ شہید کو غسل نہ دیں گے۔ قسطلانی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قطعی طور پر شہید یا بہشتی نہ کہنا چاہیے گو احکام شریعت جاری کرنے کے لئے اس کو شہید کہیں گے۔



بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔

باب: تیر اندازی کی فضیلت اور اللہ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا اور کافروں کے مقابلے کے لئے تم سے جہاں تک ہو سکے زور تیار کرو اور گھوڑے باندھ کر اللہ کے دشمن کو ڈراؤ۔ ف

ف یہ آیت لا کر امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا زور تیر اندازی ہے تین بار یہی فرمایا ہمارے زمانے میں زور تفنگ اور توپ اندازی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ہر مسلمان کو بندوق اور توپ کا نشانہ مارنے اور عمدہ عمدہ بندوقیں اور توپیں تیار رکھنے میں مصروف رہنا چاہیے۔

۱۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ، قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی لوگوں پر سے گزرے جو دو گروہ ہو کر تیر مار رہے تھے (تیر کی مشق کر رہے تھے) آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بچو (عرب لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں) تیر اندازی کرو تمہارے باپ اسمٰعیل تیر انداز تھے اور میں اس گروہ کی طرف ہوتا ہوں۔ یہ سن کر دوسرے گروہ نے ہاتھ روک لئے۔ آپ نے پوچھا کیوں تیر نہیں چلاتے، انہوں نے کہا کیوں کر چلائیں

وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟ قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

آپؐ تو دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا میں دونوں فریقوں کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ ف

ف یعنی دونوں کا خیر خواہ ہوں اور دونوں کے لئے دعا کروں گا۔

---

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے، انہوں نے اپنے باپ ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا جب بدر کے دن ہم نے قریش کے مقابلے میں صف باندھی اور انہوں نے بھی صف باندھی تو آنحضرتؐ نے فرمایا جب وہ تمہارے نزدیک (تیر کی زد پر) آجائیں اس وقت تیر مارو ف

ف ۱۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کے کمال عطا فرمائے تھے۔ آپؐ فنون جنگ سے بھی بے حد واقف تھے اور فوج کو کمانڈ خود کرتے تھے۔ عمدہ اور لائق جنرل اپنی فوج کو اسی وقت فائر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن زد پر آجائے ورنہ گولی بارود بے فائدہ ضائع کرنا نادانوں کا کام ہے۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمنوں کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیروں کی بارش نہ کرو ورنہ تیر برباد جائیں گے بلکہ اطمینان سے کھڑے رہو۔ جب دیکھو کہ وہ تیر کی زد پر آپہنچے اس وقت تیر مارو۔

---

## بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا۔

## باب: برچھے کی مشق کرنا۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ زَادَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھے سے کھیل رہے تھے ف اتنے میں حضرت عمرؓ آئے۔ یہ دیکھ کر کنکروں کی طرف جھکے اور ان پر کنکر مارے۔ آپؐ نے فرمایا ان کو کھیلنے دے عمرؓ۔ علی نے عبدالرزاق سے، انہوں نے معمر سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا۔

ف بعضے نسخوں میں یہ نہیں ہے بحراب ھم یعنی اپنے برچھے سے حافظ اور عینی کے نسخوں میں بھی یہ لفظ نہیں ہے انہوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے۔ قسطلانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ کئی نسخوں میں یہ لفظ اس حدیث میں بھی موجود ہے ؛

## بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ۔

باب : ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا ف

ف امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکّل کے خلاف نہیں ؛

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ : أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ۔

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے کہا ابوطلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی آڑ ایک سپر سے کرتے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر مارتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب ابن عبدالرحمٰن نے ، انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے ، انہوں نے کہا جب (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپؐ کے مبارک سر پر توڑا گیا (مردود ابن ہشام اور ابن قمیہ نے پتھر مارے) آپؐ کا منہ خون آلودہ ہو گیا، پیچ کا دانت توڑا گیا (عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا ف تو حضرت علیؓ (زخم دھلانے کے لئے) بار بار ڈھال میں پانی لاتے اور علیا حضرت فاطمہؓ دھوتیں جب انہوں نے دیکھا پانی سے اور زیادہ خون بہہ

عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

رہا ہے تو ایک بوریے کا ٹکڑا لیا۔ اس کو جلا کر زخم میں بھر دیا تو خون بند ہو گیا۔

ف یہ مردود سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا۔ اس نے پاس پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا۔ حاطب ابن ابی بلتعہ نے ایک تلوار سے اس کی گردن اڑا دی۔ عبداللہ بن قمیہ مردود نے پتھر مارے اور کہنے لگا میری طرف سے یہ لو۔ میں قمیہ کا بیٹا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تجھے تباہ کرے۔ ایسا ہی ہوا کہ ایک پہاڑی بکرے نے نکل کر اس کو سینگوں سے ایسا مارا کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ مسلمانو! اپنے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبتوں پر خیال کرو اور اللہ کی راہ میں جو صدمہ اور تکلیف پہنچے اس کو اپنی سعادت اور نبوت کی میراث سمجھو۔ ف۲ یہیں سے ترجمۂ باب ثابت ہوتا ہے۔

---

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے، انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیئے، مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کو گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تو ایسے مال (بموجب حکم شرع خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (مسلمانوں کا ان میں حصہ نہ تھا) آپ اس میں سے اپنی بیویوں کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتھیار، جانور، لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے ف۱

ف۱ ہتھیار میں ڈھال بھی آگئی۔ اس طرح حدیث باب کے مطابق ہو گئی۔

---

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ارْمِ فِدَاكَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا مجھ سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعدؓ کے بعد پھر کسی کے لئے نہیں دیکھا ف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو یا اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو (جنگ احد کے دن) میں نے دیکھا

أَبِي وَ أُمِّي۔

آپؐ سعدؓ سے یوں فرماتے تھے تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر فدا (صدقے ہوں)

ف مگر صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں آپؐ نے حضرت زبیرؓ سے بھی یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے۔ شاید حضرت علیؓ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔

## بَابُ الدَّرَقِ۔

باب: ڈھال کا بیان ف

ف یہ باب اُوپر گزر چکا ہے تو یہ تکرار ہو گی۔ بعضوں نے کہا تکرار نہیں ہے درقہ سے چمڑے کی ڈھال مراد ہے اور اوپر مجن کا ذکر ہُوا ہے جو لوہے کی ڈھال کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ: دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي، قَالَ أَحْمَدُ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہ عمرو بن حارث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں بعاث کی لڑائی کے اشعار گا رہی تھیں ف آپؐ منہ پھیر کر بچھونے پر لیٹ رہے (گانا موقوف نہیں کیا) ف اتنے میں ابوبکرؓ آئے انہوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہنے لگے اللہ کے پیغمبرؐ کے پاس شیطانی آواز کا کیا کام ہے؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو گانے دے ف۔ جب ابوبکرؓ دوسرے کام میں لگے تو میں نے ان چھوکریوں کو اشارہ کیا وہ چل دیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا حبشی اپنے سپر اور برچھوں سے کھیل رہے تھے ف یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا آپؐ نے خود فرمایا تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپؐ کے گال پر تھا، اور آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے بنی ارفدہ کھیلو تماشا کرو ف میں تماشا دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک گئی۔ آپؐ نے پوچھا بس؟ میں نے عرض کیا جی ہاں

عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: فَلَمَّا غَفَلَ۔

آپ نے فرمایا اچھا جا۔ احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فَلَمَّا عَمِلَ کی جگہ فَلَمَّا غَفَلَ روایت کیا ہے ف

ف یہ لڑائی اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی ؛ ف۲ دوسری روایت میں ہے دف بجا رہی تھیں ؛ ف۳ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ابوبکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (یعنی تہوار، خوشی کا دن) یہ ہماری عید ہے۔ معلوم ہوا خوشی اور سرور کے دن جیسے شادی بیاہ، عید، عقیقہ، ولیمہ، ختنہ وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے۔ ایک جماعت اہلِ حدیث نے اسے اختیار کیا ہے مگر حنفیہ اس کو مطلقاً حرام کہتے ہیں اور ہمارے علماء میں سے شیخ ابن قیمؒ بھی حرمت کی طرف گئے ہیں لیکن شیخ ابن حزمؒ اباحت کی طرف گئے ہیں اور دف پر اور باجوں کو بھی قیاس کیا ہے۔ بالجملہ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ اس میں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے۔ ایک جماعت صوفیہ نے بھی غنا اور مزامیر کو شروط کے ساتھ سنا ہے۔ وہ شروط یہ ہیں، گانے والا مرد ہو اور اجنبی عورت نہ ہو۔ مضامین فحش اور خلافِ شرع نہ ہوں بلکہ ان سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت پیدا ہو۔ آنحضرتؐ نے انصار کی لڑکیوں سے فرمایا جو گاتی بجاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکلی تھیں اعلموا ان اللہ یحبکن اور قرآن شریف میں جو لہو الحدیث آیا ہے بہت سے تابعین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے مگر اسی آیت میں آگے یہ ہے یضل بہ عن سبیل اللہ ایسے غنا کو کون منع نہیں کہتا جو اللہ کی راہ سے بہکا دے اور کفر اور فسق و فجور کی طرف لے جائے ؛ ف۴ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ؛ ف۵ بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں دکن کی زبان میں حبشی کو سدی کہتے ہیں ؛ ف یعنی ابوبکرؓ جب غافل ہو گئے مطلب دونوں کا ایک ہے ؛

---

## بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ۔

## باب حمائل اور تلوار کا گلے میں لٹکانا

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ: لَمْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے ایک بار ایسا ہوا مدینہ والے دشمن سے ڈر گئے (گھبرا گئے اور آواز کی طرف چل دھرے، دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آرہے ہیں۔ ان سے پہلے ہی آپؐ اکیلے روانہ ہو گئے تھے آپؐ نے بات کی تحقیق کر لی ہے ابوطلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہیں گلے میں تلوار ہے فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں

تُراعُوا، لَمْ تُراعُوا، ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا، أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ پھر فرمانے لگے یہ گھوڑا (توٹھا نہیں ہے) ہم نے دیکھا دریا کی طرح بے تکان تیز جاتا ہے یا فرمایا دریا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ۔

## باب: تلوار میں زیور لگانا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَ لَا الْفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوامامہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ ملکوں کی فتح ان لوگوں نے کی ہے جن کی تلواروں میں سونے چاندی کا زیور نہ تھا کچے چمڑے (یا اونٹ کی گردن کے پٹھے) اور سیسہ اور لوہا یہی زیور تھا ف

ف اکثر علماء نے تلوار کا زیور اسی طرح اور ہتھیاروں کا چاندی سے بنانا درست رکھا ہے لیکن سونے سے جائز نہیں رکھا ہے اور بعضوں نے اس سے بھی منع کیا ہے ؛

## بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ۔

## باب: سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَ أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبردی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے جابر بن عبداللہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیسرے سال ہوا) جب آپ لوٹے تو جابرؓ بھی آپ کے ساتھ لوٹے۔ اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر ہو گئی جس میں ببول (یا کانٹے دار) بہت درخت تھے۔ آپ وہاں اتر پڑے۔ لوگ بھی ادھر ادھر درختوں کے سائے میں اترے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی۔ ہم

وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، ثَلَاثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

لوگ (ذرا) سو گئے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں۔ آپؐ کے پاس ایک گنوار (غورث) بیٹھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ میں سو رہا تھا، جاگا تو دیکھا ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے، کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اللہ۔ پھر آپؐ نے اس گنوار کو کچھ سزا نہیں دی۔ وہ بیٹھا رہا ف

ف ابن اسحاق نے مغازی میں یوں روایت کیا کہ کافروں نے اس گنوار سے جس کا نام دعثور تھا یہ کہا کہ اس وقت محمدؐ اکیلے پڑے ہیں ان کو مار لے۔ وہ ایک تلوار لے کر آیا اور آپؐ کے سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپؐ کو کون بچاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ۔ یہ فرمانا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل آن پہنچے اور اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپؐ نے اٹھالی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچاتا ہے؟ اس نے کہا کوئی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا خیر چلا جا۔ کہتے ہیں یہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ ذہبی نے کہا اس گنوار کا نام غورث بن حارث تھا۔

---

## بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ۔

باب: خود پہننا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُمْسِكُ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

ہم سے ہم عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی سے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا جو اُحد کے دن آپؐ کو لگا تھا۔ انہوں نے کہا آپؐ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور پیچ کا دانت اور وہ خود جو آپؐ کے سر پر توڑا گیا ف پھر حضرت فاطمہؓ خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس کو بند کرتے تھے۔ جب عُلیا حضرت فاطمہ رضی نے دیکھا خون تو اور بڑھ رہا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ٹکڑا لیا۔ اس کو جلا کر راکھ کیا پھر وہ زخم میں بھر دیا جب خون تھم گیا۔

ف چہرے پر زخم تو ابن قمیہ نے دیا اور دانت عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا اور خود عبداللہ بن ہشام نے جیسے اوپر

گزر چکا باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ خود کا استعمال جائز ہے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ وَعَقْرَ الدَّوَابِّ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

باب: مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں ف۱

ف۱ جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے ہتھیار توڑ ڈالتے، اس کا اسباب جلا دیتے اس کے جانور مار ڈالتے۔ امام بخاری رحمہ نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں دے دیا جائے۔ اب تک ہندوستان میں یہ رائج ہے کہ خاوند کے مرجانے پر عورت ہاتھ کی چوڑیاں توڑتی ہے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَأَرْضًا بِخَيْبَرَ جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ہتھیار چھوڑے اور ایک سفید نقرہ خچر اور کچھ زمین، اس کو بھی آپ صدقہ کر گئے تھے۔

بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ۔

باب: اگر حاکم دوپہر کے وقت کہیں اترے تو لوگ اس سے جدا ہو سکتے ہیں، درختوں کے سائے میں ٹھہر سکتے ہیں۔

۱۶۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سنان ابن ابی سنان اور ابو سلمہ نے بیان کیا، ان سے جابر رضی نے

۱۶۲۔ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل تبوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنان بن ابی سنان دوئلی سے، ان سے جابر رضی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور اتفاق سے دوپہر کا وقت ایک کانٹے دار جنگل میں آ پہنچا لوگ الگ الگ جنگل میں درختوں کے سائے

الْعِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ، فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ۔

میں پھیل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک درخت کے تلے اُتر گئے، اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور سو گئے جب جاگے تو دیکھا ایک شخص بے خبری میں آپؐ کے پاس آگیا ہے۔ آپؐ نے دلوگوں سے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا اب تم کو کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار میان میں کر لی۔ وہ یہ بیٹھا ہے۔ پھر آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

---

## بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ، وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي۔

باب: بھالوں (نیزوں) کا بیان۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا میری روزی بھالے کے سائے تلے ہے ف۱ اور جو میرا حکم نہ مانے (مسلمان نہ ہو) اس پر ذلت اور خواری ڈالی گئی (جزیہ دے)

ف۱ اس حدیث کو امام احمدؒ نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیشہ سپہ گری ہے دشمنوں کو نیچا دکھانا اور دولت کمانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سوداگری جہاد ہے۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے، انہوں نے نافع سے جو ابوقتادہ انصاریؓ کے غلام تھے، انہوں نے ابوقتادہ سے۔ وہ (حدیبیہ کے سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ کے ایک رستے میں اپنے چند یاروں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے۔ ابوقتادہ وہ احرام نہیں باندھے تھے۔ خیر ابوقتادہ نے ایک گورخر دیکھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اپنے یاروں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا، انہوں نے نہ اٹھایا۔ پھر کہا یار ذرا بھالا اٹھا دو ف۲ لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔

فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

آخر ابوقتادہ نے (خود اتر کر) اپنا بھالہ لیا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا۔ اب اس کے ساتھیوں میں سے بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے (اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے) نہ کھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملے تو آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا ہے جو اس نے تم کو کھلایا اور زید بن اسلم سے روایت ہے ف۲ انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے ابوقتادہ سے گورخر کا یہی قصہ جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ؛ ف۲ اس کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الذبائح میں وصل کیا۔

---

بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

باب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں زرہ پہننا اسی طرح کرتہ (لوہے کا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف۱ خالدؓ بن ولید نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کردی ہیں (پھر اس سے زکوٰۃ مانگنا بے جا ہے)

ف۱ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ؛

١٦٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ لِي۔ سَيُهْزَمُ

ہم سے محمد بن مثنیٰؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بدر کے دن) ایک خیمے میں تھے۔ آپؐ نے یوں دعا کی یا اللہ میں تیرے اقرار اور تیرے وعدے کو تجھ سے چاہتا ہوں ف۱ یا اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو خیر آج کے دن سے تیری پوجا بند ہو جائے گی (اور بت پجتے رہیں گے ف۲) ابوبکر صدیقؓ نے آپؐ کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ بس کیجئے آپؐ نے پروردگار سے دعا کی حد کردی خیر آپؐ (زرہ پہنے ہوئے ف۳) خیمے سے نکلے اور (سورۂ قمر

الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔ وَقَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

کی) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے: اب کوئی دم میں کافروں کا یہ گروہ شکست پاتا ہے اور کافر لوگ دم بھاگتے ہیں ان کے وعدے کا اصل دن تو قیامت ہے وہاں پوری سزا ملے گی اور قیامت (کافروں کیلئے) بڑی سخت اور نہایت تلخ ہے۔ وہیب نے خالد حذاء سے یہی روایت کی۔ اس میں اتنا زیادہ ہے (بدر کے دن)

ف۱ یعنی تو اپنا وعدہ اپنے فضل و کرم سے پورا کر وعدہ یہ تھا یا تو قافلہ ہاتھ آئے گا یا کافروں پر فتح ملے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے وعدے پر کامل یقین تھا۔ مگر مسلمانوں کی بے سامانی اور قلت اور کافروں کے سامانِ جنگ اور کثرت کو دیکھ کر بمقتضائے بشریت آپؐ کو تردد ہوا۔ ف۲ یعنی دنیا میں آج تیرے خالص پوجنے والے یہی تین سو تیرہ آدمی ہیں۔ اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دے گا تو تیری مرضی چونکہ میرے بعد پھر کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تو قیامت تک شرک ہی شرک رہے گا۔ اور تجھے کوئی نہ پوجے گا۔ ایسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو زیبا تھی جو پروردگار کے چہیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں کہ بارگاہِ ایزدی میں اس طرح عرض کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک دعا ایسی ہی کہی تھی اتھلکنا بما فعل السفہاء منہ۔ الآیہ۔ ف۳ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔

---

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، وَقَالَ يَعْلَى: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَقَالَ مُعَلًّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ وَقَالَ: رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپؐ کی زرہ (ابوالشحم) یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدل گرو تھی اور یعلیٰ نے اعمش سے یوں روایت کی لوہے کی زرہ اور معلیٰ نے یوں کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اس میں یوں ہے کہ آپؐ نے لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی تھی۔

---

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو زکوٰۃ نہیں دیتا) اور زکوٰۃ دینے والے کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ف۱ ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کرتہ تنگ ہو) تو زکوٰۃ دینے والا جب زکوٰۃ دیتا ہے اس کا کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر (چلتے میں) گھسٹتا جاتا ہے اور بخیل جب دینے کا قصد کرتا ہے (جان پر بن جاتی ہے) وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے۔ ایک چھلہ دوسرے چھلے سے بھڑ جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں ف۲ ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کہ کسی طرح یہ کرتا ڈھیلا ہو، وہ ذرا ڈھیلا نہیں ہوتا۔

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ سخی محمود ہے اور اس نے لوہے کا کرتہ پہنا تو اس کا جواز نکلا۔ ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سخی کا دل تو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش اور کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل اوّل تو زکوٰۃ دیتا نہیں، دوسرے جبراً و قہراً کچھ دے بھی تو دل تنگ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے۔

---

## بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ وَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ

باب: سفر اور لڑائی میں جُبّہ پہننا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے، انہوں نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں پانی لے کر پہنچا۔ آپ شام کے ملک کا ایک جُبّہ پہنے ہوئے تھے ف آپ نے کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے۔ وہ تنگ تھیں۔ آخر آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لئے اور ان کو دھویا اور سر اور موزوں پر مسح

عَلَى خُفَّيْهِ۔ کیا۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے۔

## بَابُ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔ باب: لڑائی میں حریر (نرا ریشمی) کپڑا پہننا ف

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ مالک اور ابوحنیفہؒ نے مطلقاً اس کا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں رکھا اور شافعی اور ابویوسف نے کہا ضرورت کے لئے جائز ہے خارشت یا جوؤں کی وجہ سے اور اہل حدیث کے نزدیک لڑائی میں بھی جائز ہے بلکہ ابن ماجشون نے کہا مستحب ہے دشمن کو ڈرانے کے لئے بعض نسخوں میں فی الحرب کی جگہ الجرب ہے تو ترجمہ یہ ہوگا۔ خارشت میں ریشمی کپڑا پہننا مگر اس صورت میں اس باب کو کتاب الجہاد سے کوئی تعلق نہ رہے گا۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو خارش (کھجلی) کی وجہ سے ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی ف

ف یہ حدیث لاکر امام بخاریؒ نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جہاد میں ہوئی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں دی۔ اب دوسری روایت میں اجازت کی علت جوئیں ہیں اور اس روایت میں کھجلی، دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جوئیں پڑی ہوں گی۔ پھر جوؤں کی وجہ سے کھجلی پیدا ہوگئی ہوگی۔ کہتے ہیں ریشمی کپڑا کھجلی کھو دیتا ہے اور جوؤں کو مار ڈالتا ہے۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے

۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی۔ آپؐ نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔ انسؓ نے کہا میں نے ان کو

فِي الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ۔

جہاد میں ریشمی کپڑا پہنے دیکھا۔

۱۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

۱۷۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے عبدالرحمٰن اور زبیر کو کھجلی کی وجہ سے اس کی اجازت دی۔

## بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ۔

باب: چھری کا استعمال درست ہے۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے یہی حدیث، اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی [ف]

ف یہ حدیث کتاب الوضو میں گزر چکی ہے اور یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہوا تو جہاد میں بھی اس کو ساتھ رکھ سکتے ہیں، وہ بھی ایک ہتھیار ہے۔

## بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

١٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الأَسْوَدِ العَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ البَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَا۔

## باب: نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت۔

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے ثور بن یزید نے انہوں نے خالد بن معدان سے، ان سے عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا وہ عبادہ بن صامت صحابی کے پاس گئے عبادہ حمص کے بندر میں ایک مکان میں اترے ہوئے تھے۔ ام حرام (ان کی بی بی بھی) ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا، تو ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پر سوار ہو کر جہاد کرے گا اس کے لئے تو بہشت واجب ہو گئی۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں گی؟ آپ نے فرمایا تو بھی اس میں ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا اس کی بخشش ہو گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں گی؟ آپ نے فرمایا نہیں ف

ف پہلا جہاد معاویہ کے ساتھ ہوا جزیرہ قبرص فتح کرنے کو۔ اسی میں ام حرام شریک تھیں ۲۸ سنہ ہجری میں دوسرا جہاد جو قسطنطنیہ پر ہوا یزید بن معاویہ اس لشکر کا سردار تھا۔ اس میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ اور ابو ایوبؓ انصاری یہ ۵۲ھ ہجری میں ہوا۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے جیسے مہلب نے کہ یزید کی خلافت صحیح تھی اور وہ بہشتی ہے۔ میں کہتا ہوں سبحان اللہ اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب یزید قسطنطنیہ پر چڑھ کر گیا تھا اس وقت تک معاویہ زندہ تھے، انہی کی خلافت تھی اور معاویہ کی خلافت تا حیات باتفاق علماء صحیح تھی کس لئے کہ امام برحق جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت ان کو تفویض کی تھی۔ اب لشکر والوں کی بخشش ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر فرد بھی بخشا جائے اور بہشتی ہو۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص خوب بہادری سے لڑا تھا اور آپ نے فرمایا وہ دوزخی ہے اور بہشتی اور دوزخی ہونے میں خاتمہ کا اعتبار ہے جیسے اوپر حدیث میں گزر چکا۔ یزید نے گو یہ پہلے اچھا کام کیا کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کی مگر خلیفہ ہونے کے بعد اس نے وہ وہ گند پیٹ سے نکالے کہ معاذ اللہ امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا۔ اہل بیت کی

اہانت کی۔ جب سر مبارک امام حسینؑ کا آیا تو مردود کہنے لگا میں نے بدر کا بدلہ لیا۔ مدینہ منورہ پر چڑھائی کی، حرم محترم میں .... گھوڑے بندھوائے، مسجد نبویؐ اور قبر شریف کی توہین کی۔ مکہ پر چڑھائی کی، وہاں منجنیق لگائی، عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کرایا۔ حجاج ظالم نے اپنے غلام کے ہاتھ سے ایک لاکھ صحابہ رضؓ اور تابعین اور بزرگوں کو ناحق قتل کرایا۔ ان گندگیوں کے بعد بھی کوئی یزید کو مغفور اور بہشتی کہہ سکتا ہے؟ قسطلانی نے کہا یزید امام حسینؑ کے قتل سے خوش اور راضی تھا اور اہل بیت کی اہانت پر بھی اور یہ امر متواتر ہے اس لئے ہم اس کے باب میں توقف نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے ایمان میں بھی ہم کو کلام ہے۔ اللہ کی لعنت اس پر اور اس کے مددگاروں پر انتہیٰ البتہ امیر معاویہ کی بخشش کی امید ہے اور ایک بزرگ نے خواب میں بھی دیکھا کہ پہلے جناب امیر بارگاہ الٰہی میں گئے۔ لوٹ کر آئے تو فرمایا الحمد للہ میرے موافق حکم ہوا۔ پھر معاویہ گئے، لوٹ کر آئے تو کہنے لگے الحمد للہ میری بخشش ہوئی۔

---

## بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ۔

١٧٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِيءَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

## باب: یہود سے لڑائی ہونے کا بیان۔

ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (آخیر زمانہ میں) یہودیوں سے لڑوگے۔ ان میں کوئی پتھر کی آڑ میں جا کر چھپ جائے گا تو پتھر (بحکم الٰہی) بول اٹھے گا۔ اے خدا کے بندے (مسلمان) یہ یہودی میرے پیچھے بیٹھا ہے اس کو مار ڈال (یہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ہوگا۔)

---

١٧٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہوں عمارہ بن قعقاع سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم یہود سے نہیں لڑوگے یہاں تک کہ پتھر بول اٹھے گا جس کی آڑ میں یہودی (چھپا) ہوگا اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر۔

---

## بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ ۔

باب: ترکوں سے لڑائی کا بیان ف۱

ف۱ ترک سے مراد یہاں وہ قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے۔ علی العموم تاتار کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفاء کے عہد تک کافر تھے۔ یہاں تک کہ ہلاکو خاں ترک نے عرب پر چڑھائی کر کے خلافت عباسیہ کا کام تمام کیا اس کے بعد کچھ ترک مشرف باسلام ہوئے۔ اسی خاندان میں اب سلطان عبدالحمید خان بادشاہ روم ہیں اور اکثر ترک اب تک کافر ہیں۔ بعضے نصرانی اور بعضے بودھ، بعضے بت پرست یعنی تاتار اور روسی تاتار کاسک قلماق وغیرہ یہ سب ترک ہیں۔ وہب بن منبہ نے کہا ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں۔ جب سد بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے۔ یہ دیوار کے اسی طرف لپٹ گئے اسی لئے ان کا نام ترک ہو گیا یعنی متروک ؛

۱۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا۔ وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑو گے جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے (یا ان کے بال بہت لمبے ہوں گے) اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے چوڑے ف گویا ڈھالیں ہیں چمڑا چڑھی ہوئی ف۲

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ صفت ترکوں کی مذکور ہے ؛ ف۲ یعنی بہت گندے اور موٹے منہ جس ڈھال پر چمڑا چڑھایا جاتا ہے خوب موٹی ہو جاتی ہے۔ حدیث میں مطرقہ ہے یا مطارقہ معنی ایک ہی ہے ۔ یحیٰی بن سعید قطان نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام میں کلام کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر یحیٰی کوفہ میں ایسا کہتے تو وصبتہ النعال المطرقہ یعنی ان کو خوب موٹے موٹے جوتے لگائے جاتے ؛

---

۱۷۹- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح ابن کیسان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، منہ سرخ، ناکیں موٹی پھیلی ہوئی۔ ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے سپریں، تہ بند

الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.

چمڑا لگی ہوئی اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔

## بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

باب، ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آنے کی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک نہیں آنے کی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جن کے منہ تہ بند ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ سفیان نے کہا ابوالزناد نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھوں والے، منہ ایسے جیسے ڈھالیں چمڑا لگی ہوئی تہ بند۔

## بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ، وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ فَاسْتَنْصَرَ.

باب، شکست کے بعد امام کا سواری سے اُتر نا اور باقیماندہ لوگوں کا صف باندھ کر ان سے مدد مانگنا۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَخِفَافُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ

ہم سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے براءؓ سے سنا، ان سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم لوگ ابوعمارہ (براء کی کنیت ہے) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں، خدا کی قسم کبھی نہیں بھاگے۔ ہوا یہ کہ آپؐ کے اصحاب میں سے چند نوجوان بے ہتھیار لوگ نہتے (ان کا فوج

فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ۔

کے مقابلے میں آئے جو ہوازن اور بنی نصر کے بڑے تیر انداز گروہ میں سے تھے، جن کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا۔ خیر ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں کی اور مسلمان بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ اپنے نقرہ خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچازاد بھائی ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کی باگ تھامے چلے آ رہے تھے آپ (مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر) خچر پر سے اتر پڑے اور اللہ سے دعا مانگی پھر فرمانے لگے — میں ہوں پیغمبر بلا شک و خطر ؛ اور عبد المطلب کا ہوں پسر۔ پھر اپنے اصحاب کی صف جمائی (اور کافروں کو شکست دی)

## بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ۔

## باب، مشرکوں (اور کافروں) کے لئے بد دعا کرنا کہ اللہ ان کو شکست دے، ان کو بھگا دے۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبیدہ سلمانی سے، انہوں نے حضرت علی رض سے — انہوں نے کہا جب جنگ احزاب (خندق) کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے ف۱ انہوں نے ہم کو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

ف۱ جو زندہ ہیں ان کے گھر اور جو مر گئے ہیں ان کی قبریں ؛

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عبد اللہ بن ذکوان سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہ رض سے، انہوں نے کہا

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کی دعا میں یوں فرماتے تھے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے۔ یا اللہ! ولید بن ولید کو چھڑا دے، یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے۔ یا اللہ! کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو چھڑا دے، یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس دے ف یا اللہ ان پر ایسا سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں (مصر والوں پر بھیجا تھا)

ف مضر ایک قبیلے کا نام ہے۔ وہ سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے کم بخت روکتے تھے۔

١٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے بددعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے، یا اللہ کافروں کے گروہوں کو شکست دے۔ یا اللہ ان کو شکست دے۔ ان کے قدم اکھیڑ دے (بھگا دے)

١٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ: وَنُحِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوا عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَلْقَتْهُ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے تو (مردود) ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے کیا صلاح کی کہ ایک اونٹنی مکہ کی ایک طرف کاٹی گئی تھی۔ انہوں نے کسی کو بھیج کر اس کی جھلی (جس میں بچہ ہوتا ہے اور خون) منگوائی اور آپؐ پر ڈال دی آپؐ

عَنْهُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ: لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ ابْنِ عُتْبَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ، وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ۔

سجدے ہی میں رہے (حضرت فاطمہؓ آئیں۔ انہوں نے وہ اٹھا کر پھینکی (جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا، یا اللہ قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے۔ یا اللہ قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے۔ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے (یہ سب مردود اس صلاح میں شریک تھے) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مرا پڑا دیکھا امام بخاری نے کہا ابواسحٰق راوی نے کہا ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا۔ اس حدیث کو یوسف بن ابی اسحٰق نے اپنے دادا ابواسحٰق سے روایت کیا اس میں ابی بن خلف کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں (شک کے ساتھ) امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے ف

ف کیونکہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے جنگ بدر میں مارا تھا۔ یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

---

١٨٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ وَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ: مَا لَكِ؟ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ وَعَلَيْكُمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مردود) سلام کے بدل السام علیک (یعنے آپ مریں) کہنے لگے۔ میں نے ان پر لعنت کی آپؐ نے پوچھا یہ کیا؟ میں نے کہا کیا آپؐ نے ان کا نہیں سنا؟ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا؟ میں نے بھی وعلیکم کہا (یعنی تم ہی مرو) ف

ف صحیح علیکم ہے بغیر واؤ کے۔

---

## بَابٌ۔ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔

## باب: مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات تبلائے یا ان کو قرآن سکھائے۔

١٨٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ۔

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے، انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی۔ ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ (ہرقل) کو ایک خط لکھا (اس میں اسلام کی دعوت دی) اور یہ بھی لکھا اگر تو نہ مانے تو دوسری رعایا کا وبال بھی تجھ پر ہی پڑے گا ف

ف یہ حدیث تفصیل کے ساتھ شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ اس خط میں آپؐ نے قرآن کی آیت بھی لکھی تھی تو باب کا مطلب ثابت ہو گیا یعنے اہل کتاب کو قرآن سکھانا امام مالک نے اس کو منع کہا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ نے اس کو جائز رکھا ہے ؛

---

## بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ۔

باب، مشرکوں کا دل ہلانے کے لئے ان کے لئے ہدایت کی دعا کرنا۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے کہا ابوہریرہ رضہ نے کہا طفیل بن عمرو دوسی اپنے (اسی یا نوے) ساتھیوں کو لئے ہوئے (خیبر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یارسول اللہ! دوس قبیلہ والوں نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لئے بد دعا کیجئے، لوگوں نے کہا اب دوس تباہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا یااللہ دوس کو ہدایت کر۔ ان کو (میرے پاس) لے آ ف

ف ابوہریرہ رضہ بھی دوس قبیلے کے تھے۔ لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی آپؐ نے دعا فرمائی۔ ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہو گئے۔ یہ کوئی نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے بعض لوگوں کے لئے بد دعا بھی فرمائی حالانکہ اولیاء اللہ نے کسی دشمن کے لئے بد دعا نہیں کی تو اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہوا۔ اولیاء اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار اور راوکش خوار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں بموجب حکم الٰہی عمل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے۔ اس سے وہ نکتہ بھی حل ہو گیا کہ بعضے بزرگوں نے دعا کا مرتبہ ادنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ محبوب

کا جز فضل ہو عاشق کا کام یہ ہے کہ اسی کو پسند کرے یہ ہم ایسے لوگوں کے باب میں ہے نہ کہ پیغمبروں کے باب میں۔ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب ہوتا ہے کہ اولیا (اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پیغمبر جو کچھ کرتے ہیں برضی و اشارۂ الٰہی کرتے ہیں۔ جب دعاء کا حکم ہوتا ہے تو دعا کرتے ہیں جب صبر اور سکوت کی مرضی پاتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں۔ حضرت ایوبؑ نے اٹھارہ برس صبر کیا جب دعار کی مرضی پائی اس وقت دعا کی حاصل کلام یہ ہے کہ نبوت کا مرتبہ ولایت سے کہیں اعلیٰ ہے اور جس نے ولایت کو اعلیٰ سمجھا ہے اس نے صریح غلطی کی ہے۔

---

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ، وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ-

باب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر دعوت دی جائے ف۱ اور کس بات پر ان سے لڑائی کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا ایران اور روم کے بادشاہوں کو، اور لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا ف۲

ف۱ امام بخاری نے یہ مضمون شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ لڑو اُن سے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ اور باب کی حدیث سے بھی یہ اس طرح نکلتا ہے کہ آپ نے روم والوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ ف۲ بعضوں کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تب تو ضروری ہے ورنہ ضروری نہیں یہ مطلب باب کی حدیث سے نکلتا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضروری نہیں وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو غفلت میں جا کے لوٹا۔

۱۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ روم کے لوگ وہی خط پڑھتے ہیں (اسی کا اعتبار کرتے ہیں) جس پر مہر لگی ہو، آخر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں (اس وقت) اس کی سپیدی میں دیکھ رہا ہوں اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا۔

---

۱۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

عبداللہ بن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط (عبداللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ (بادشاہ ایران) کی طرف بھجوایا۔ آپؐ نے (عبداللہ بن حذافہ) کو حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو دے، وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔ ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں، سعید بن مسیب نے (اس حدیث میں) یوں کہا کہ (یہ خبر سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے لئے بددعا کی کہ اللہ کرے وہ پھاڑ ڈالے جائیں۔

## بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى- مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ- الْآيَةَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو اسلام اور نبوت (آپؐ کے پیغمبری ماننے کی) دعوت دینا اور اس بات کی کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر خدا نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا کسی بندے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور شریعت عطا فرمائے (اخیر آیت تک) ؎

؎ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے: پھر وہ یوں کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ وہ تو یوں کہے گا اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب پڑھاتے پڑھتے رہے۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ،

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم کے بادشاہ کو) دعوتِ اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور دحیہ سے فرمایا یہ خط بصرے کے حاکم ؎ (حارث بن شمر) کو پہنچا دینا۔ وہ قیصر کو پہنچا دے گا اور قیصر کا یہ حال گزرا کہ جب ایران کی فوج کو اللہ نے اس پر سے سرکا دیا ؎ تو وہ حمص (ایک شہر ہے شام میں) سے بیت المقدس کو اللہ نے جو

وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ، فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ قَرَأَهُ: الْتَمِسُوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ، فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا، قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ ابْنُ عَمِّي، وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي، فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوهُ، وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي، ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ:

عنایت کی اس کا شکریہ ادا کرنے گیا۔ خیر قیصر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط (بیت المقدس ہی میں) پہنچا تو اس نے پڑھ کر کہا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم (قریش) کا کوئی شخص ہو تو تلاش کرو میں اس سے آپ کا حال پوچھوں گا۔ ابنِ عباسؓ نے کہا ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا۔ وہ اس وقت قریش کے اور کئی آدمیوں کے ساتھ شام کے ملک میں تھا جو سوداگری کو وہاں گئے تھے اس زمانہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکّہ کے مشرکوں میں صلح تھی۔ ابوسفیان نے کہا ہم کو قیصر کا ایلچی شام کے کسی مقام میں ملا۔ وہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو لے کر چلا جب ہم بیت المقدس میں پہنچے تو ہمیں قیصر کے پاس لے گئے۔ دیکھا تو وہ دربار میں بیٹھا ہے سر پر تاج رکھے ہوئے۔ اس کے گرداگرد روم کے سردار جمع ہیں۔ اس نے اپنے مترجم سے کہا ان لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے، کون نزدیک کا رشتہ دار ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں ان سب میں اس کا نزدیک کا رشتہ دار ہوں۔ قیصر نے پوچھا تجھ میں اور اس میں کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے وے اور اس وقت قافلہ میں میرے سوا کوئی عبد مناف کی اولاد والا نہ تھا۔ خیر قیصر نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور اس نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے ایک بازو کھڑا کرو۔ بعد اس کے اپنے مترجم سے کہنے لگا اس کے ساتھیوں سے کہو میں اس شخص سے اس کا کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے۔ اگر یہ جھوٹ بولے تو کہہ دینا جھوٹا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو قیصر نے جب

وَاللهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْثُرَ
أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِينَ
سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ
يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُهُ، ثُمَّ
قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا
الرَّجُلِ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ،
قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟
قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ
مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ
يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟
قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ
أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ
فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ:
لَا، وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ، نَحْنُ
نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ، قَالَ: أَبُو سُفْيَانَ: وَلَمْ
تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ
بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا، قَالَ:
فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ
وَحَرْبُكُمْ؟ قُلْتُ: كَانَتْ دِوَلًا وَسِجَالًا،
يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ
الْأُخْرَى، قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟
قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا

آپ کا حال مجھ سے پوچھا تھا تو میں جھوٹ کہہ دیتا مگر مجھے یہی شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا کہیں گے اس لئے میں نے سچ سچ بیان کیا۔ قیصر نے اپنے مترجم سے کہا (پہلے) اس سے پوچھو کہ وہ جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اُس کی ذات کیسی ہے؟ میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے (اچھے خاندان والا۔ کہنے لگا اچھا پھر یہ دعویٰ پیغمبری کا اس سے پہلے تم میں سے کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا تم نے اس دعوے سے پہلے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ۔ کہنے لگا اچھا اس کے تابعدار روز بروز بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا بڑھ رہے ہیں۔ کہنے لگا اچھا کوئی ان میں ایسا بھی ہے جو اس کے دین میں آکر پھر اس کو بُرا جان کر پھر گیا ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا وہ دغابازی (عہد شکنی) کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم میں اور ان میں ایک مدت تک صلح ٹھہری ہے۔ دیکھئے وہ اس میں دغابازی کرتا ہے کہ نہیں ہم کو تو ڈر ہے کہ کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا اس کے سوا اور کوئی بات آپ کی برائی کی مجھ کو نہیں ملی جو میں شریک کرتا اور مجھ کو اس پر اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے کا ڈر نہ ہوتا کہنے لگا اچھا تمہاری اس سے کبھی لڑائی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہاں ہوئی ہے؟ کہنے لگا پھر لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی اُدھر، کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر۔ کہنے لگا اچھا وہ تم کو حکم کیا دیتا ہے؟ میں نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ ہی کو اکیلے پوجو۔ اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے آئے ہیں ان کے پوجنے سے

وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ: قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ: فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ،

منع کرتا ہے اور نماز، صدقہ، پاک دامنی، وعدہ وفائی اور امانت داری کا بھی حکم دیتا ہے۔ جب قیصر یہ باتیں پوچھ چکا تو اپنے ترجمان سے کہنے لگا اس شخص سے کہو میں نے تجھ سے اس کی ذات پوچھی تو نے کہا وہ بڑا شریف ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا یہ دعویٰ تم لوگوں میں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا ہے تو نے کہا نہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر کسی نے اس سے پہلے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں خیال کرتا کہ یہ اگلی بات کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں۔ اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ بندوں پر جھوٹ نہیں لگاتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ لگانے لگا؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے کہا نہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہو تو میں یہ کہوں کہ وہ پیغمبری کا دعویٰ کر کے اپنے باپ دادا کی بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیرو ہوتے ہیں یا غریب؟ تو نے کہا غریب لوگ۔ اور پیغمبر کے پیرو (پہلے) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے تابعدار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت گزرتی ہے پورے ہونے تک۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا کوئی اس کے دین میں آ کر پھر برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے؟ تو نے کہا نہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو دل سے پھر نہیں نکلتی، کوئی اس کو برا نہیں جانتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ دغا کرتا ہے؟ تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں

وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَإِنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ يَكُونُ دُوَلًا، يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَكِنْ لَمْ أَعْلَمْ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى۔ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ، وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لَا

کرتے۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم کی اس کی لڑائی ہوئی۔ تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے کبھی وہ تم پر اور کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو اور پیغمبروں کا اللہ دو نیا کی مصیبتیں ڈال کر) اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر اخیر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ کو پوجنے کا، اس کے ساتھ شرک نہ کرنے کا اور تمہارے باپ دادا جن کو پوجتے تھے ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدقہ اور پاکدامنی اور وعدہ وفائی اور امانت داری کا حکم دیتا ہے تو وہ پیغمبر جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ نکلے گا ف ایسا ہی ہوگا مگر مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا (یعنی عربوں میں) اب تو جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو وہ زمانہ قریب ہے جب یہ پیغمبر اس ملک کا مالک ہو جائے گا جو اس وقت میرے پاؤں تلے ہے (یعنی شام کے ملک کا) اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں اس تک بچ کر پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور اس سے ملنے کی کوشش کرتا۔ اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا ف (خدمت کرتا) ابوسفیان نے کہا پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا۔ وہ پڑھا گیا۔ اس میں یہ لکھا تھا:۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا رئیس ہے، جو سیدھے رستے پر چلے اس پر سلام۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا۔ اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا۔ اگر تو مسلمان نہ ہو تو غریب رعیت کا بھی بوجھ تجھ پر پڑے گا اور (سورۂ آل عمران کی یہ آیت تھی) کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ

نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ، قُلْتُ لَهُمْ: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، هَذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ قَلْبِيَ الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ۔

کے سوا کسی کو نہ پوجیں اور اس کا ساجھی کسی کو نہ بنائیں۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں کوئی ایک دوسرے کو خدا نہ ٹھہرائے (اس کی ہر بات بلا دلیل مان لے) پھر اگر کتاب والے یہ بات نہ مانیں تو مسلمانو! تم کہو گواہ رہنا ہم تو (اللہ کے) تابعدار ہیں۔ ابوسفیان نے کہا جب قیصر یہ گفتگو کر چکا تو اس کے گرد (جو روم کے سردار بیٹھے تھے انہوں نے) پکارا کیا غل مچایا میں ان کی بات نہیں سمجھا اور ہم کو باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ ہم باہر کئے گئے۔ جب میں باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں سے تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے (پیغمبر صاحبؐ) کا بڑا درجہ ہو گیا۔ بنو اصفر (رومیوں) کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، خدا کی قسم اس روز سے میں ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے میرا دل بھی اسلام پر لگا دیا اور پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا۔

ف بصریٰ ایک شہر تھا شام اور حجاز کے بیچ میں ؛ ف۲ ہوا یہ تھا کہ ایران کی فوجوں نے روم پر چڑھائی کر کے شام وغیرہ سب چھین لیا تھا اور قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے۔ روم کا بادشاہ محصور ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے روم والوں کی مدد کی اور ایرانی شکست پا کر بھاگے۔ روم والوں نے اپنا سب ملک واپس لے لیا ؛ ف۳ کیونکہ ابوسفیان چوتھی پشت یعنی عبدمناف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے ؛ ف۴ یعنی پیغمبری کا دعویٰ ؛ ف۵ یعنی آسمانی کتابیں دیکھ کر ؛ ف۶ سبحان اللہ! دنیا کے بادشاہ اسی کام کے ہیں کہ دین کے بادشاہوں کے پاؤں دھوئیں، ان کے خادم بنیں ؛ ف۷ کیونکہ ابوسفیان روم کی زبان نہیں جانتا تھا ؛ ف۸ یہ حدیث پہلے پارہ باب بدء الوحی میں گزر چکی ہے۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے ؛

---

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سہل بن سعدؓ سے، انہوں نے خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میں کل (سرداری کا) جھنڈا ایسے شخص کو

الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر فتح کرا دے گا ف یہ سن کر لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ کس کو جھنڈا ملتا ہے۔ صبح کو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ ہر ایک کو امید تھی کہ مجھ کو جھنڈا ملے گا۔ آپؐ نے پوچھا علیؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اُن کو بلاؤ۔ وہ آئے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا۔ وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ کچھ عارضہ ہی نہ تھا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا ہم ان سے لڑیں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا ذرا دم لے۔ جب تک ان کے مقام تک پہنچ جائے پھر اُن کو اسلام کی دعوت دے ف۲ اور جو جو باتیں ان کو کرنا ضروری ہیں بتلا دے قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک آدمی دین کے سچے رستے پر آجائے وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے۔

ف ایک روایت میں ہے کہ وہ بڑا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوبکر صدیقؓ کو جھنڈا دے کر بھیجا لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہیں ہوا۔ تب یہ حدیث فرمائی ؛ ف۲ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ؛

---

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ، فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق نے انہوں نے حمید سے انہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر جہاد کرتے تو اُن پر صبح تک لوٹ (لوٹ) حملہ نہ کرتے۔ صبح کو اگر لوگوں میں اذان سنتے تو اُن کو نہ لوٹتے (کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو صبح ہو جانے پر ان کو لوٹتے ف انس رضؓ نے کہا ہم خیبر میں رات کو جا کر پہنچے۔

ف یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو لڑائی کے لئے دعوت کی شرط نہیں جانتے ؛

۱۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے، انہوں نے حمید سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے (پھر وہی حدیث بیان کی)

۱۹۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے حمید سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف نکلے، وہاں رات کو پہنچے۔ آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہوئے تک ان کو نہ لوٹتے۔ خیر جب صبح ہوئی تو صبح کو یہودی پھاوڑے ٹوکریاں لے کر نکلے (زراعت پیشہ تھے) جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ ہیں خدا کی قسم محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر (آج) خراب ہوا ہم لوگ (پیغمبر یا مسلمان) جہاں کسی قوم کے آنگن میں اترے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔

۱۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ، رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچا لیا۔ مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص میں) اور ان کا حساب اللہ پر رہے گا۔ اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف

ف عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو کتاب الزکوٰۃ میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری نے وصل کیا ؛

بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ إِلَى السَّفَرِ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

باب: لڑائی کا مقام چھپانا دوسرا مقام بیان کرنا اور جمعرات کے دن سفر کرنا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب اپنے باپ کعب کو کھینچ کر چلایا کرتے (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالکؓ سے سنا جب وہ غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کے پیچھے رہ گئے آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے) کہ آنحضرتؐ جب کسی جہاد کا قصد فرماتے تو (مصلحت کے لئے دوسرا مقام بیان کرتے ف ل

ف ل تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو کہ وہ اپنے بندوبست کر لے۔ ایسے مقام میں جھوٹ بولنا بھی درست ہے ۱۲

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسا کم اتفاق ہوتا کہ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں۔ جب غزوۂ تبوک کو جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی کے دن تھے اور سفر بھی دور دراز جنگل کا۔ دشمنوں کی تعداد بھی بہت تھی اس لئے آپؐ نے صاف صاف مسلمانوں سے بیان کر دیا (کہ تبوک پر جانا چاہتا ہوں) تاکہ وہ اپنے دشمن کے مقابلہ کے موافق تیاری کر لیں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ کہہ دیا اور عبداللہ بن مبارک

يُرِيدُ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

نے یونس سے روایت کی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن کعب بن مالکؓ نے خبر دی کہ کعب بن مالکؓ کہتے تھے کہ ایسا کم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں ؏

؏ ایک حدیث میں ہے بارك الله يوم السبت والخميس اسی لئے علماء نے ہفتہ یا جمعرات کے دن سفر پر نکلنا مسنون رکھا ہے۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے، انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپؐ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں۔

## بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

## باب: ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور (حج کے لئے سفر کیا) ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا) اور میں نے لوگوں سے سنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکار رہے تھے۔

بَابُ الخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ، وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

باب: چاند کے اخیر پر سفر کرنا ف اور کریب نے ابن عباسؓ سے ف۲ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حج وداع کے لئے) مدینہ سے اُس وقت نکلے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے (ہفتے کے دن) اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے۔

ف یعنی یہ جائز ہے کچھ بُرا نہیں جیسے بعضے جاہل سمجھتے ہیں کہ چاند کے عروج میں سفر کرنا چاہیئے نہ زوال میں؛ ف۲ یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے؛

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے یحیٰی بن سعید سے، انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا وہ کہتی تھیں ہم (حجۃ الوداع کے لئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نکلے اس وقت ذی قعد کی پانچ راتیں باقی رہی تھیں (لیکن چاند ۲۹ کا ہو گیا تو چار ہی باقی رہی تھیں) اور ہمارا قصد حج ہی کا تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص قربانی ساتھ نہ لایا ہو وہ جب طواف اور سعی کر چکے تو احرام کھول ڈالے حضرت عائشہؓ نے کہا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ لوگ گائے کا گوشت ہمارے پاس لائے میں نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے (گائے) قربانی کی۔ یحیٰی بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی ف انہوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کی۔

گیارھواں پارہ تمام ہوا

# بارھواں پارہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

### بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ.

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

### باب: رمضان کے مہینے میں سفر کرنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) رمضان کے مہینہ میں (مدینہ سے) نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ کدید (ایک مقام ہے مکہ سے دو منزل پر) پہنچے وہاں افطار کیا۔ سفیان نے کہا زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے ابن عباسؓ سے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی۔ ف

ف اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ عبید اللہ سے سماع کی اس میں زہری نے تصریح کی ہے اور پہلی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے۔ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے امام بخاری نے کہا زہری اور اُن کے ہم مذہبوں کا یہی قول ہے کہ رمضان کے اثناء میں سفر پیش ہونے سے افطار درست نہیں ہوتا اور چاہیئے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو لیا جائے یعنی آخری فعل آپؐ کا یہ ہے کہ آپ نے کدید میں پہنچ کر افطار کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آئے تو افطار کرنا درست ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اوپر کتاب الصوم میں گزر چکا ہے یہاں اس حدیث کے لانے سے اس شخص کا رد منظور ہے جس نے رمضان میں سفر مکروہ رکھا ہے۔

بَابُ التَّوْدِيعِ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ، فَقَالَ لَنَا: إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا۔

باب: مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا ف۱ اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو ف۲ عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان بن لیسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک فوج میں بھیجا ف۳ اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر ف۴ (ہبار بن اسود اور نافع بن عبد عمرو کا) فرمایا اگر ان کو پاؤ تو آگ میں جلا دینا۔ ابوہریرہ رضی نے کہا پھر ہم آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے جب نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا میں نے پہلے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ اللہ ہی کا عذاب ہے آگ میں جلانا اسی کو سزاوار ہے۔ تم ان کو پکڑ پاؤ تو قتل کر ڈالنا ف۵

ف۱ یعنی سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث سے پہلا امر ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کو اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۔ ف۲ اس کو نسائی اور اسمٰعیلی نے وصل کیا اور خود امام بخاریؒ نے بھی مگر دوسرے طور سے ۔ ف۳ اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے ۔ ف۴ یا لیسار اور خالد جیسے ابن ہشام نے نقل کیا یا ہبار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا۔ ان مردودوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچھے سے ٹھونسا مارا کہ ان کا حمل گر گیا۔ ایسے بدمعاشوں کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں سخت سزا دینا چاہیے اس لئے آپ نے پہلے آگ میں جلانے کا حکم دیا پھر قتل کا حکم دیا ۔ ف۵ معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے۔ پہلے آپ نے اپنی رائے سے حکم دیا پھر وحی آئی ہوگی تو آپ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا قسطلانی نے کہا پسو یا کھٹمل کا بھی انگار میں جلانا مکروہ ہے۔ اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علی رضی سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرنیین کی حدیث میں جو آپ نے گرم سلائیاں آنکھوں میں پھروائیں وہ قصاصاً تھا یا منسوخ ہے واللہ اعلم۔

---

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ۔

۲۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ،

باب: امام (بادشاہ یا حاکم) کی اطاعت کرنا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، دوسری سند اور مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا مجھ سے اسمٰعیل بن زکریا نے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بادشاہ یا حاکم کی) بات سننا اور حکم ماننا ضرور ہے (واجب ہے) جب تک خلافِ شرع نہ ہو۔ اگر شرع کے خلاف حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا ف

ف کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق بڑا بادشاہ حق تعالیٰ ہے۔ اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ سننا چاہیئے۔ اگر کوئی بادشاہ خلافِ شرع کام کا حکم دے تو اس کو سمجھانا چاہیئے، ماننے تو بہتر ورنہ سب مسلمانوں کو مل کر ایسے نالائق بادشاہ کو معزول کرنا چاہیئے۔ امام حسین علیہ السلام یہی فرماتے تھے کہ یزید کے احکام شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرتے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی۔ اہلِ حدیث اپنے امام کے طریق پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے ؛

## بَابٌ۔ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ۔

باب : امام (یا بادشاہِ اسلام) کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا۔

٢٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ آپؐ فرماتے تھے ہم لوگ گو (دنیا میں) پیچھے آئے ہیں لیکن (آخرت میں سب سے) آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمان حاکم کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور امام (یا بادشاہِ اسلام) دین کی سپر ہے اس کی آڑ میں (یعنی اس کے ساتھ ہو کر) لڑنا چاہیئے اور اس کو بچا کر دین کو یا سب مسلمانوں کو بچانا چاہیئے ف اور اگر وہ اللہ سے ڈرے گا اور انصاف کا حکم کرے گا تو اس کا ثواب ملے گا اور اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا ف۲

ف لیعنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہو کوئی کسی پر ظلم نہیں کرنے پاتا۔ دشمنوں کے حملے سے اسی کی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا چاہیئے ف۲ رعایا اس کے گناہ میں نہ پکڑی جائیگی اگر رعایا مجبور ہو اور اس کو معزول نہ کرسکتی ہو۔

---

بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ عَلَى أَنْ لَا يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ۔ الآيَةَ۔

باب: لڑائی سے نہ بھاگنے پر بعضوں نے کہا مرجانے پر بیعت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا بیشک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہوچکا جب وہ درخت (شجر رضوان) کے تلے تجھ سے بیعت کررہے تھے ف۱

ف۱ مراد وہ بیعت ہے جو صحابہ نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تھی۔ یہ ایک ہزار پانچ سو چالیس آدمی تھے سلمہ بن اکوع بھی ان میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرنے پر بیعت کی تھی لیعنی مرنے تک لڑائی سے منہ نہ موڑنے کی۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ، فَسَأَلْنَا نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ؟ قَالَ: لَا بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دوسرے سال جو لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک نہیں ہوئی ف۱ کہ یہی وہ درخت ہے (کیکر یا ببول کا) جس کے تلے ہم نے بیعت کی تھی۔ یہ اللہ کی رحمت تھی۔ جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی مرجانے پر؟ انہوں نے کہا نہیں صبر پر ف۲

ف۱ بلکہ ہر ایک آدمی الگ الگ ایک ایک درخت کو بتلاتا تھا کہ یہ درخت تھا۔ دوسرا کہتا تھا نہیں یہ درخت تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں کچھ حکمت تھی اور اس درخت کو بھلا دیا ورنہ جاہل لوگ اس کی تعظیم یا پرستش کرتے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ ایک درخت کی زیارت کو آتے جاتے ہیں اس کو شجرۂ رضوان سمجھ کر۔ آپ نے اس کو کٹوا ڈالا۔ ف۲ لیعنی لڑائی میں ثابت قدم رہیں گے بھاگیں گے نہیں۔ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے جیسے آگے کی روایت میں آتا ہے کہ موت پر بیعت کی۔

---

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے

تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ، فَقَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے عبداللہ بن زید رض سے، انہوں نے کہا جب حرہ کا زمانہ آیا ف تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا عبداللہ بن حنظلہ (جو انصار کے سردار بنے تھے) لوگوں سے موت پر بیعت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا موت پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔

ف یعنی ۶۳ سنہ ہجری میں یزید پلید اس وقت حاکم تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ اور کئی مدینہ والے یزید کو دیکھنے گئے اس کے حرکات ناشائستہ یعنی خلاف شرع پائے تو مدینہ والوں نے اس کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر رض سے بیعت کرلی۔ یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سردار بنا کر ایک عظیم الشان لشکر بنا کر مدینہ پر روانہ کیا۔ اس لشکر نے وہ وہ ظلم مدینہ والوں پر کئے کہ خدا کی پناہ ایک ہزار سات سو معتبر صحابہ اور تابعین کو قتل کیا اور دس ہزار عام لوگوں کو اور عورتوں اور بچوں کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔ کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی وہاں گھوڑے بندھوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ ان کے گھر بھی لوٹ لئے معاذ اللہ۔

---

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَأَيْضًا، فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع رض سے انہوں نے کہا میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر میں ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا۔ جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا، اکوع کے بیٹے تو بیعت نہیں کرتا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ میں نے دوسری بار پھر آپ سے بیعت کی۔ یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا ابو مسلم (یہ ان کی کنیت ہے) تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر (اور کس بات پر؟)

---

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید سے، انہوں نے کہا میں نے انس رض سے

أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ الخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ: بَايِعْنَا عَلَى الهِجْرَةِ، فَقَالَ: مَضَتِ الهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، فَقُلْتُ: عَلاَمَ تُبَايِعُنَا؟ قَالَ: عَلَى الإِسْلاَمِ وَالجِهَادِ.

سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمد سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (یہ شعر پڑھے)

فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ
بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوعثمان (نہدی) سے، انہوں نے مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اور میرا بھائی (مجالد) دونوں آئے (جب مکہ فتح ہو چکا تھا) میں نے کہا میں ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو جو لوگ ہجرت کر چکے انہی کے لئے گزر گیا، میں نے کہا تو پھر کس بات پر آپ ہم سے بیعت لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

## بَابُ عَزْمِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَقَدْ أَتَانِي اليَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي المَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لاَ نُحْصِيهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا

## باب: بادشاہ کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جہاں تک ہو سکے (ممکن ہو)

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آج میرے پاس ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے ایک بات پوچھی جس کا جواب میں نہیں سمجھا کیا دوں۔ وہ کہنے لگا بتلاؤ تو ایک شخص زبردست (یا ہتھیار بند) خوشی خوشی ایک مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا۔ اب وہ افسر ایسی ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو اس سے نہیں

أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ۔

ہو سکیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا تجھے کیا جواب دوں گا..... مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) رہے۔ آپؐ جس کام کے لئے ہم کو ایک ہی بار قطعی طور سے حکم دیتے تو ہم (فوراً) بجالاتے ف۱ اور تم میں سے ہر شخص ہمیشہ اچھا رہے گا جب تک اللہ سے ڈرتا رہے اور جب اس کو کسی بات میں شک ہو (کہ جائز ہے یا ناجائز) تو کسی (عالم) سے پوچھ لے ف۲ وہ اس کی تسلی کر دے گا اور وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ عام (جن کے فتوے سے تسلی ہو یعنی صحابہؓ) نہ پاؤ گے ــــ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو دنیا باقی ہے (یا جو گزر گئی) اس کی مثال ایسی ہی بیان کرتا ہوں جیسے ایک گڑھے (کنٹے) میں پانی بھرا ہوا اچھا نتھرا پانی تو لوگ پی گئے اور گدلا رہ گیا ف۳

ف۱ حالانکہ جواب کچھ مشکل نہ تھا مگر ابن مسعودؓ زمانہ کی خرابی سے ڈرے۔ اگر یہ کہہ دیں کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضروری نہیں تو لوگ اس فتوے کا بہانہ کر کے اور کاموں میں بھی اپنے افسروں کی نافرمانی شروع کر دیں گے اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اگر یہ کہیں کہ ہر بات افسر کی ماننا ضرور ہے تو شرع کے برخلاف ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی رو سے جہاں تک ممکن ہو اور معصیت نہ ہو وہیں تک افسر کی اطاعت لازم ہے ــــ عبداللہ بن مسعودؓ نے گول گول جواب دیا۔ ان کا مطلب یہی ہے کہ افسر کا حکم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی اطاعت لازم اور ضروری ہے۔ ف۲ عبداللہ بن مسعود نے قرآن کے موافق حکم دیا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اور یہ تخصیص نہیں کہ فلاں عالم سے پوچھے یا فلاں عالم سے بلکہ عامی کا کام یہ ہے کہ جس کسی عالم کو دیندار اور پرہیزگار اور خداترس سمجھے اس سے دین کا مسئلہ پوچھ لے۔ ف۳ اگر غبر کا معنی گزشتہ لیں تو نتھرے پانی سے تشبیہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ اچھے اچھے پرہیزگار لوگ تو گزر گئے اور برے لوگ رہ گئے۔

---

## بَابٌ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو لڑائی شروع نہ کرتے تو ٹھہر جاتے، سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے۔

۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسَى

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے سالم ابوالنضر سے

ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

جو عمر و بن عبید اللہ کے غلام اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عبید اللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) نے عمر بن عبید اللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا لڑائی میں دیر کی۔ جب سورج ڈھل گیا اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنایا، لوگو! دشمن سے بھڑنے کی آرزو نہ کرو (صلح پسند رہو) اور اللہ سے سلامتی مانگو اور جب بھڑ جاؤ لڑائی آن پڑے تو پھر صبر کئے رہو (بھاگو نہیں) اور یہ سمجھ رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر یوں دعا کی: یا اللہ! قرآن اتارنے والے بادل چلانے والے، فوجوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو بھگا دے اور ہم کو ان پر فتح دے۔

---

## بَابُ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ- إِلَى آخِرِ الْآيَةِ-

باب: اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا جہاد میں نہ جانا چاہے تو امام سے اجازت لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا (سچے) مسلمان وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی جماؤ کے کام میں ہوتے ہیں ف تو بے اجازت وہاں سے چل نہیں دیتے۔ اخیر آیت تک۔

ف جماؤ کا کام جیسے جہاد، مجلس مشورہ یا مجلس وعظ وغیرہ۔

۲۱۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک جہاد (غزوۂ تبوک) میں گیا۔ آپ پیچھے سے آکر مجھ سے مل گئے میں ایک لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا تھا چلتا ہی نہ تھا آپ

أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا
لِبَعِيرِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ أَعْيَى، قَالَ:
فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ
الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ
تَرَى بَعِيرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ
أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ: أَفَتَبِيعُنِيهِ؟ قَالَ:
فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ
قَالَ: فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ
إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ
الْمَدِينَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي
عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ
النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ
فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ
بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي، قَالَ: وَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي
حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا
أَمْ ثَيِّبًا؟ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ:
فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَ
تُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، تُوُفِّيَ
وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا
تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ
ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ:
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي
ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: هَذَا

نے فرمایا: جابر تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ تھک گیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ اس کے پیچھے گئے اس کو ڈانٹا (یا لات ماری) ف اور اس کے لئے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا۔ (ایسا تیز ہو گیا) آپؐ نے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا اب تو اچھا ہے۔ آپؐ کی برکت سے اچھا ہو گیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا اس کو بیچتا ہے؟ مجھے شرم آئی میرے پاس پانی لانے کو دوسرا اونٹ نہ تھا مگر میں نے کہہ دیا جی بیچتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا (خیر) میں اس پر سوار رہا۔ جب مدینہ کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ابھی شادی ہوئی ہے مجھے (آگے بڑھ کر گھر جانے کی) اجازت دیجئے۔ آپؐ نے اجازت دی ف میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مدینہ کو چلا۔ جب مدینہ پہنچا تو میرے ماموں (ثعلبہ یا عمرو یا جد بن قیس) ملے اور اونٹ کا حال پوچھنے لگے۔ میں نے بیان کر دیا۔ انھوں نے مجھ کو ملامت کی (ایک اونٹ تیرے پاس تھا وہ بھی بیچ ڈالا) اب پانی کس پر لائے گا؟ اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنے کی اجازت لی تھی آپؐ نے یہ پوچھا تھا تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی؟ وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی میری نو بہنیں ہیں۔ میں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہی کی سی ایک چھوکری بیاہ لاؤں۔ نہ وہ ان کو تعلیم دے نہ تربیت کرے (ان کے ساتھ کھیل میں شریک رہے) یہ سمجھ کر میں نے بیوہ (جہاندیدہ) عورت کی جو ان کی تعلیم اور تربیت

فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا۔

کرے۔ خیر جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو دوسرے روز میں اونٹ لیکر پہنچا آپؐ نے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ سے بھی سرفراز کیا۔ مغیرہ راوی نے کہا ہمارے نزدیک بیع میں یہ شرط لگانا اچھا ہے کچھ بُرا نہیں وٖ

وٖ یہ مسلم اور امام احمد کی روایت ہے ۞ وٖ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کہ جابرؓ اجازت لے کر جُدا ہوئے ۞ وٖ کہ بائع فلاں مقام تک اس پر سوار رہے گا۔ یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے اور جابرؓ کے ماموں یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے ہوں گے کہ جابرؓ کو اونٹ بھی ملا اور روپیہ بھی۔ کہتے ہیں ماموں جد بن قیس تھا جو دل میں منافق تھا ثعلبہ اور عمرو نہ تھے وہ سچے مسلمان تھے ۞

---

بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ، فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب، تازی شادی کی ہو اور وہ جہاد میں جائے اس باب میں جابرؓ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو ابھی گزر چکی)

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ، فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب، اگر تازی شادی کی ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کرکے جہاد میں جائے وٖ اس باب میں ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وٖ

وٖ تاکہ نئی بی بی کا اشتیاق دل میں نہ رہے ۞ وٖ جو آگے مذکور ہوگی کہ ایک پیغمبر جہاد کو گئے اور فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی شخص نہ نکلے جس نے نکاح کیا ہو اور ابھی صحبت نہ کی ہو ۞

بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

باب، گھبراہٹ کے وقت خود امام کا لپک کر لوگوں سے آگے جانا۔

٢١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک بار ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور (آگے جاکر آئے) فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے

## بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ۔

٢١٣۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ،

باب: ڈر کے وقت جلدی کرنا، گھوڑے کو دوڑانا۔

ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے، انہوں نے کہا لوگ ایک بار ڈر گئے (دشمن آن پہنچا)، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے ایک مٹھے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے اس کو دوڑاتے ہوئے (بستی کے باہر) نکل گئے۔ لوگ آپؐ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے (آپ لوٹ کر آئے) فرمایا کچھ نہیں مت ڈرو۔ یہ گھوڑا تو دریا ہے۔ اس روز سے وہ کسی گھوڑے کے پیچھے نہیں رہا۔

---

## بَابُ الْخُرُوجِ فِي الْفَزَعِ وَحْدَهُ۔

## بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ،

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: الْغَزْوَ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي، قُلْتُ: أَوْسَعَ اللهُ عَلَيَّ، قَالَ: إِنَّ غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ، وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ، وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ۔

باب: کسی کو اجرت دے کر اپنی طرف سے جہاد کرانا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔ مجاہد نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے کہا ف۱ میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کچھ روپیہ سے تیری مدد کروں۔ میں نے کہا اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں۔ ابن عمرؓ نے کہا مالدار ہے تو اپنے لئے ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ جہاد میں خرچ ہو ف۲ اور حضرت عمرؓ نے کہا کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے ف۳ جو کوئی ایسا کرے گا ہم اس سے روپیہ بھر لیں گے اور طاؤس اور مجاہد نے کہا ف۴ اگر کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے کچھ تجھے دے تو (وہ تیری ملک ہو گئی) جو چاہے کر، اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے۔

ف۱ اس کو خود امام بخاری نے غزوۂ فتح میں وصل کیا؛ ف۲ شافعیہ نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لے کر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے مکروہ رکھا ہے مگر جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان ناتوان ہوں تو جائز ہے البتہ غازی کی اعانت خواہ وہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے؛ ف۳ روپیہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری

نے تاریخ میں وصل کیا۔ ف اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔

٢١٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ، فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے امام مالکؒ سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا۔ زید نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا ف پھر اس کو (بازار میں) بکتا پایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کو مول لے لوں؟ آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت لوٹا۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔

٢١٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالکؒ نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر دیکھا تو وہ بازار میں بک رہا ہے۔ انہوں نے چاہا اس کو مول لے لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو مت خرید اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

٢١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ سے ابوصالح (ذکوان زیات) نے بیان کیا کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا (جو جہاد کے لئے نکلتا) لیکن سواری کہاں اور اتنی سواریاں کہ سب لوگوں کو ان پر سوار کروں۔ جب میں نکلوں گا تو لوگوں کا پیچھے رہ جانا (میرے ساتھ نہ چلنا) مجھ پر گراں گزرے گا اور مجھے تو

سَبِيلِ اللهِ، فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ۔

یہ پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر جلایا جاؤں۔

بَابُ الأَجِيرِ، وَقَالَ الحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ: يُقْسَمُ لِلأَجِيرِ مِنَ المَغْنَمِ، وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ۔

باب: جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہو ف۱ امام حسن بصریؒ اور محمد بن سیرین نے کہا ف۲ مزدور کو بھی لوٹ کے مال میں سے حصہ دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ف۳ ایک شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ لوٹ کے مال میں سے جو حصہ ملے گا وہ آدھوں آدھ تقسیم ہوگا پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آیا عطیہ نے دو سو دینار خود لئے اور دو سو دینار اس کو دیئے جس کا گھوڑا تھا۔

ف۱ ایسے مزدور کو مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحٰق اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ نہ ملے گا اور دوسرے علماء کہتے ہیں ملے گا۔ ف۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ ف۳ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے نکالا۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ؟

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلےٰ سے انھوں نے اپنے باپ یعلیٰ بن امیہؓ سے، انہوں نے کہا میں غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ میں نے ایک جوان اونٹ (اللہ کی راہ میں) چڑھنے کو دیا تھا۔ یہ میرے نزدیک سب نیک کاموں میں عمدہ تھا میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا ف۱ وہ ایک شخص (خود یعلیٰ) سے لڑا۔ ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹا ف۲ اس نے (جو ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکال لیا۔ پھر کاٹنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا فریاد کی آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلایا فرمایا کیا وہ ہاتھ تیری نذر کر دیتا تو اونٹ کی طرح (مزے سے) اس کو چبا ڈالتا؟

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ابو داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ میں بوڑھا تھا۔ میرے ساتھ کوئی خدمت گار بھی نہ تھا تو میں نے ایک شخص کو مزدوری پر ٹھہرایا اور اس کے لئے دو حصے مقرر کئے جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا میں حصہ وصہ نہیں جانتا میری مزدوری ٹھہرا دو۔ میں نے تین دینار اس کی مزدوری ٹھہرا دی۔ ف۲ مسلم کی روایت

میں ہے کہ یعلیٰ نے کاٹا اور مزدور نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلیٰ کا دانت نکل پڑا۔

## بَابُ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کا بیان ف

ف حدیث میں لواء کا لفظ ہے۔ لواء اور رایۃ دونوں ایک ہیں۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ کا رایہ سیاہ تھا اور لواء سفید۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے۔ بعضوں نے کہا لواء جو نیزے پر کپڑا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نہیں دی جاتی رایۃ وہ جو گرہ دے کر باندھا جاتا ہے جس کو علم بھی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سردار ہوتا وہ تھامے رہتا اور آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا، مجھ کو عقیل نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے کہ قیس بن سعد انصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے، انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں کنگھی کی ف

ف یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو اسمٰعیلی نے پوری طرح سے نکالا اس میں یوں ہے کہ انہوں نے سر کے ایک طرف کنگھی کی تھی ان کا غلام کھڑا ہوا اور اس نے ہدی کے جانور کو ہار پہنا دیا انہوں نے جب یہ دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہو گئی تو حج کی لبیک پکاری اور سر کے دوسرے طرف کنگھی نہ کی۔ یہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تھے جو خزرج کے قبیلے کے سردار تھے۔

۲۱۹ (الف) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، انہوں نے سلمہ بن اکوع رض سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا تھا۔ پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں گا (صرف آنکھوں کے دکھ کے سبب یہ نہیں ہو سکتا) اور نکل کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ مَسَاءَ اللَّیْلَۃِ الَّتِی فَتَحَہَا فِی صَبَاحِہَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ، أَوْ لَیَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ، أَوْ قَالَ: یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ، یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْہِ، فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَمَا نَرْجُوہُ، فَقَالُوا: ھٰذَا عَلِیٌّ فَأَعْطَاہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علی رضؓ نے خیبر فتح کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا سنبھال لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دونوں محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح کرا دے گا۔ دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ آن موجود ہوئے ان کے آنے کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ علیؓ آن پہنچے۔ آپؐ نے جھنڈا انہی کو دیدیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔

---

۲۱۹ (ب) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ یَقُولُ لِلزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: ھَاہُنَا أَمَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْکُزَ الرَّایَۃَ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عباسؓ سے سنا وہ حضرت زبیرؓ سے کہہ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ اس جگہ جھنڈا گاڑو ف

ف قسطلانی نے کہا یہ حدیث پورے طور سے غزوہ فتح میں مذکور ہوگی۔ اس سے یہ نکلا کہ جھنڈا بغیر بادشاہ کے حکم کے نہ گاڑا جائے کیونکہ جھنڈا اس کے فرودگاہ کی نشانی ہے ۞

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیرَۃَ شَہْرٍ، وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ سَنُلْقِی فِی قُلُوبِ الَّذِینَ کَفَرُوا الرُّعْبَ۔ قَالَہُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ایک مہینے کی راہ سے اللہ نے میرا رعب (کافروں کے دلوں میں) ڈال کر میری مدد کی اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آلِ عمران میں) فرمانا اب ہم کافروں کے دل میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ اخیر آیت تک۔ اس باب میں جابرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ف

ف یہ روایت اوپر کتاب التیمم میں گزر چکی ہے ۞

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ عُقَیْلٍ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی باتیں دے کر بھیجا گیا جو جامع ہیں (یعنی لفظ تھوڑے معنی بہت جیسے اکثر آیتیں اور حدیثیں) اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی ف۱ میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ف۲ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم یہ خزانے نکال رہے ہو۔

ف۱ اس روایت میں ایک مہینے کی راہ سے یہ مذکور نہیں ہے لیکن جابرؓ کی روایت جو امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی، اس میں اس کی صراحت ہے۔ ف۲ خزانوں سے مراد کسریٰ اور قیصر کے خزانے ہیں جن کو مسلمانوں نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مال گزاری، معدنیات وغیرہ۔ یہ حدیث آپؐ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ آپؐ نے جیسے بشارت دی تھی ویسا ہی ہوا۔ مسلمانوں نے آپؐ کے بعد روم، ایران، مصر، شام فتح کیا۔

---

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِإِيلِيَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباسؓ نے بیان کیا ان سے ابو سفیان نے کہ ہرقل (روم کا بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا۔ وہ شام کے ملک میں تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا۔ جب پڑھ چکا تو بڑا غل ہوا، پکارا مچ گیا اور ہم (دربار سے) باہر نکال دیئے گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں (مکہ والوں) کو کہا ابو کبشہ ف۱ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے ف۲

ف۱ ابو کبشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد تھے۔ ابو سفیان نے جو اس وقت تک کافر تھا تحقیر کی راہ سے آپؐ کو ابو کبشہ کا بیٹا کہا۔ ف۲ شام کا ملک جہاں اس وقت ہرقل تھا مدینہ سے ایک مہینہ کی راہ ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینے کی راہ سے ہرقل پر پڑا۔ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔

بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى.

باب: جہاد میں خرچہ (توشہ وغیرہ) ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا راہ خرچ اپنے ساتھ رکھو۔ اچھا توشہ یہی ہے کہ بھیک مانگنے سے بچے۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبُطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ بِاثْنَتَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَ بِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بھی بیان کیا دونوں نے اسماءؓ بنت ابی بکر سے، انہوں نے کہا میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کرنے لگے آپؐ کا توشہ تیار کیا مگر نہ توشہ باندھنے کے لئے کوئی کپڑا تھا نہ پانی کا مشکیزہ باندھنے کو۔ آخر میں نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم باندھنے کو کوئی کپڑا نہیں ہے میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا اسی کو دو ٹکڑے کر لے، ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے توشہ۔ میں نے ایسا ہی کیا (راوی نے کہا) اسی لئے اسماءؓ کو ذات النطاقین کہنے لگے ف

ف یعنی دو کمر والی ان کا لقب پڑ گیا۔ ایسی سعادت کس کو نصیب ہوتی ہے۔ مردود حجاج بن یوسف ظالم اسماءؓ کو تحقیر سے ذات النطاقین کہنے لگا۔ اسماءؓ نے وہ دندان شکن جواب دیا کہ منہ چاتا رہ گیا۔

---

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہوں نے عمرو بن دینارؒ سے کہا مجھ کو عطاءؒ نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں قربانیوں کا گوشت مدینہ تک سفر خرچ کرتے ف

ف اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو باب کی مطابقت ہو گئی۔

---

٢٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا.

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی ان سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک، وہاں عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے کھانے منگوائے تو صرف ستو آپؐ کے پاس لائے گئے ف ہم نے اسی کو چبا لیا اور کھا پی کر فراغت کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے کلی کی۔ ہم نے بھی کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھی۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ آپؐ جہاد کے سفر میں توشہ یعنی ستو ہمراہ لے گئے تھے۔

٢٢٥- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، انہوں نے سلمہؓ بن اکوع سے، انہوں نے کہا (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے کم رہ گئے ف محتاج ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمرؓ ان کو ملے۔ لوگوں نے یہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا اونٹ کاٹ ڈالو گے تو پھر جیو گے کیسے؟ (چلتے چلتے ہلکان ہو جاؤ گے) بعد اس کے حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھا لیں گے تو پھر جئیں گے کیسے؟ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کرا دے اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لے کر

دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔

حاضر ہوں (سب لے کر حاضر ہوئے) آپ نے دعا کی اور اس پہ برکت ڈالی ف۲ پھر برتن منگوائے لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا (برتن بھر لئے) جب فارغ ہوئے (سب کے برتن بھر گئے) تو آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ف۳

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ؛ ف۲ یعنی سب توشے پر جو اکٹھا کیا گیا تھا ؛ ف۳ یہ معجزہ دیکھ کر آپ نے خود اپنی رسالت کی گواہی دی کیونکہ معجزہ اللہ کا فعل ہے ؛

---

## بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ۔

## باب: توشہ اپنی گردن پر اُٹھانا ف

ف یعنی جب تھوڑا ہو تو ہر شخص سفر میں اپنا توشہ اٹھا سکتا ہے ؛

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً، قَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم (ایک جہاد کے لئے) نکلے (رجب ۸ھ ہجری میں) تین سو آدمی تھے اپنا اپنا توشہ اپنی اپنی گردن پر ف لئے ہوئے تھے (رستے میں) ہمارا توشہ ختم ہوگیا یہاں تک کہ ہم میں کا ہر شخص ہر روز ایک ہی کھجور کھانے لگا۔ ایک شخص (ابوالزبیر) نے کہا ابوعبداللہ (یہ جابرؓ کی کنیت ہے) بھلا ایک کھجور کدھر اور آدمی کدھر؟ (اونٹ کے منہ میں زیرہ) ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب یہ بھی نہ ملی اس وقت ہم کو قدر عافیت معلوم ہوئی (ایک ہی کھجور غنیمت تھی) چلتے چلتے ہم سمندر کے کنارے پہنچے دیکھا تو ایک بڑی مچھلی کو دریا نے نکال کر باہر پھینک دیا۔ ہم اس کو جتنا دل چاہا (پیٹ بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ؛

---

## بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا.

۲۲۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ.

باب: عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہونا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم سے عثمان بن اسود نے کہا ہم سے ابن ابی ملیکہ نے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لے کر لوٹ رہے ہیں اور میرا فقط حج ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جا عبدالرحمٰن تجھ کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھا لے گا اور عبدالرحمٰن سے فرمایا اس کو تنعیم سے عمرہ کرا لا۔ آپؐ مکّے کے بلند جانب میں (جہاں سے مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہ رضؓ کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ (عمرہ کر کے) آ گئیں۔

---

۲۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، هُوَ ابْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤں۔

---

## بَابُ الْإِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ.

باب: جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا: الْحَجِّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے، انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا میں حج کے سفر میں ابوطلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھا اور لوگ لبیک میں حج اور عمرہ دونوں کو پکار رہے

وَالْعُمْرَةِ۔

تھے (قران کر رہے تھے) ف

ف اس حدیث میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کو اسی پر قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر ہیں ؛

## بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

باب : ایک گدھے پر دو آدمیوں کا چڑھنا۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان نے، انہوں نے یونس بن یزید سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا ف

ف ترجمۂ باب کی مطابقت ظاہر ہے ؛

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا تو اس کے بالائی جانب سے ایک اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تشریف لائے ف بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور عثمان بن طلحہ حجبی کعبے کے کلید بردار آپ کے ساتھ تھے آپؐ نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا اور عثمان کو حکم دیا کعبے کی کنجی لا دو (وہ لایا) آپؐ نے کعبہ کھولا اور اندر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ساتھ اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے رہے (نماز پڑھتے رہے، دعا کرتے رہے) پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لئے ایک پر ایک لپکے۔ سب سے پہلے عبداللہ بن عمرؓ اندر پہنچے بلالؓ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ۔

وہ جگہ تلائی جہاں آپؐ نے نماز پڑھی تھی، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کس لئے کہ اونٹنی بھی ایک جانور ہے جب اس پر دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہُوا تو گدھے کو بھی اس پر قیاس کر سکتے ہیں؛

---

## بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ۔

باب: جو رکاب پکڑ کر کسی کو سواری پر چڑھا دے یا کچھ ایسی ہی مدد کرے۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسحاق بن منصور بن بہرام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے آدمی کے ہر جوڑ یا ہر ہڈی پر ایک ایک صدقہ نکلتا ہے اور لازم ہوتا ہے (پروردگار کے شکریہ میں) دو آدمیوں کا انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے کسی آدمی کی مدد کرکے اس کو جانور پر چڑھا دے یا اس کا اسباب اس پر لاد دے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور نماز کے لئے جتنے قدم اٹھائے ہر قدم ایک صدقہ ہے اور رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دے، یہ بھی صدقہ ہے۔

---

## بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

باب: مصحف اپنی لکھا ہوا قرآن لے کر دشمن کے ملک میں جانا (منع ہے ف) اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے ف۲ انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے دشمن کے ملک کا سفر کیا اور وہ لوگوں کو قرآن سکھاتے تھے۔ ف

ف اس سے امام بخاری کی یہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیونکہ مصحف کی اور بات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں رکھا ہے۔ پس ایسا استدلال امام بخاری کی شان سے بعید ہے بلکہ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع ہے۔ اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا ہوا قرآن نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہوتا ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے مالک نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ف

ف دشمن یعنی کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں اس کی بے حرمتی نہ کریں۔ بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر نہو جس کے مغلوب ہونے کا ڈر ہو تو منع ہے۔ اسی طرح قرآن کا بیچنا کافر کے ہاتھ منع ہے۔ ف۲ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا۔

## بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ۔

## باب لڑائی کے وقت میں اللہ اکبر کہنا۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے اس وقت یہودی گردنوں پر کدالیں لئے ہوئے نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے آخر بھاگ کر قلعہ میں چل دیئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین میں اترے تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے جو ڈرائے گئے تھے اور خیبر میں ایسا ہوا

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا، تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنْ سُفْيَانَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

ہم کو (لوٹ میں پالتو) گدھے ملے ہم نے ان کا گوشت (کھانے کو) پکایا، اتنے میں آپؐ کے منادی نے پکارا (لوگو) اللہ اور اس کا رسولؐ گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں۔ یہ سن کر ہانڈیاں اوندھا دی گئیں، جو اُن میں تھا سب گر گیا عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں بھی یوں ہے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

## باب: بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ۔

ہم سے محمد بن یوسف (بیکندی یا فریابی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم کسی میدان میں پہنچے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہتے۔ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا لوگو اتنا چلاؤ نہیں، آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرہ ہے یا غائب ہے؟ (تم کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ تو تمہارے ساتھ ہے، سنتا ہے اور نزدیک ہے ف۱

ف۱ قسطلانی نے طبری سے نقل کیا اس حدیث سے ذکر بالجہر کی کراہت ثابت ہوئی اور اکثر سلف صحابہؓ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ میں کہتا ہوں تحقیق اس باب میں یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرنا چاہیے جہاں جہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے جیسے اذان میں، اور باقی مقاموں میں آہستہ ذکر کرنا بہتر ہے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث میں جس جہر سے آپؐ نے منع فرمایا وہ بہت زور کا جہر ہے جس سے لوگ پریشان ہوں نہ جہر متوسط بالجملہ بہت زور سے نعرے مارنا اور ضربیں لگانا جیسے بعضے درویشوں کا معمول ہے سنت کے خلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ان پیروں اور فقیروں کی پیروی پر مقدم ہے؛

## بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

باب: جب کسی نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ہم (جہاد یا حج کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔

---

## بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

باب: جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔

---

۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ، يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج یا عمرے سے لوٹتے میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے تو آپ جس کسی گھاٹی (ٹیکری) یا کنکریلی زمین پر پہنچتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک اللہ کے سوا جو اکیلا ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اسی کو سب تعریف سزاوار ہے، وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے، سجدہ کرنیوالے، اپنے مالک کی تعریف

عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللهِ: إِنْ شَاءَ اللهُ؟ قَالَ: لَا۔

کر بولے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کیا (مسلمانوں کو فتح دی) اور اپنے بندے (حضرت محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو جو غزوہ خندق میں جمع ہوگئے تھے، اکیلے آپ ہی شکست دی۔ صالح بن کیسان نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمرؓ نے (آیبون کے بعد) انشاءاللہ نہیں کہا، انہوں نے کہا نہیں۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔

## بَابٌ - يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الإِقَامَةِ۔

باب: مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا ثواب ملنا (گو سفر میں نہ کرسکے)

۲۳۹ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا العَوَّامُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرِضَ العَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے عوام بن حوشب نے کہا ہم سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے کہا میں نے ابوبردہ ابن ابی موسیٰ سے سنا وہ اور یزید بن ابی کبشہ سفر میں تھے تو یزید سفر میں روزہ رکھتے۔ ابوبردہ نے کہا میں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے کئی بار سنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں تو اس کے لئے اتنا ہی عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا ف

ف ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے۔ ابن منیر نے کہا اگر بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو جائے تو اس حدیث کی رُو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملے گا۔ جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو قیام کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

## بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ۔

باب: اکیلے جانا (سفر کرنا) ف

ف اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو، دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہیں۔ امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوسی وغیرہ کے لئے اکیلے سفر کرنا

درست ہے۔ بعضوں نے کہا اگر راہ میں کچھ ڈر نہ ہو تو اکیلے سفر کرنے میں قباحت نہیں اور ممانعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب ڈر ہو۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ، قَالَ سُفْيَانُ: الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک کام کے لئے) ف۱ خندق کے دن لوگوں کو بلایا۔ زبیرؓ نے کہا حاضر ہوں۔ پھر آپؐ نے بلایا تو زبیرؓ نے کہا حاضر ہوں۔ پھر آپؐ نے بلایا تو زبیرؓ نے کہا حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے (یار وفادار محرم راز) اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔ سفیان نے کہا حواری مددگار کو کہتے ہیں ف۲۔

ف۱ وہ کام یہ تھا کہ کافروں کی خبر کون لاتا ہے جو خندق کے باہر گھیرے پڑے تھے۔ ف۲ بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ سفید پوشاک پہنتے۔ قتادہ نے کہا حواری وہ ہے جو خلافت کے لائق ہو یا وزیر یا مدبر۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زبیرؓ اکیلے کافروں کی خبر لانے گئے۔

---

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا مجھ سے میرے باپ نے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند:

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اگر لوگ جانتے تنہائی میں جو خرابی ہے جو میں جانتا ہوں تو رات کو کوئی تنہا سفر نہ کرتا۔

بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ، وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ۔

باب: سفر میں جلد چلنا اور ابو حمید ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر میں) فرمایا میں مدینہ میں جلد پہنچنا چاہتا ہوں۔ جو شخص جلدی چلنا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ، وَالنَّصُّ: فَوْقَ الْعَنَقِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی، انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس کس چال پر چلتے۔ یحییٰ نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سن رہا تھا ؎ لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا۔ غرض اسامہ نے کہا آپؐ ذرا تیز چلتے جب کشادہ جگہ پاتے تو دوڑاتے نص (اونٹ کی چال) جو عنق سے تیز ہوتی ہے ؎۔

؎ یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہ سے یہ پوچھا تھا میں سن رہا تھا۔ ؎ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔ نص اور عنق دونوں اونٹ کی چالیں ہیں عنق ذرا دھیمی نص ذرا تیز۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے کہا میں مکہ کے راستے میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔ ان کو صفیہ بنت ابی عبید ؎ (ان کی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی۔ وہ جلدی چلنے لگے ؎۔ جب شفق ڈوب گئی (تو اونٹ سے اترے، مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا (عشاء کے وقت) اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھ لیتے۔

؎ یہ صحابیہ ہیں ثقیف کے قبیلے سے مختار بن ابی عبید ان کا بھائی تھا جس نے عمر بن سعد اور قاتلین حسینؓ سے عوض لیا تھا۔

آخر میں بگڑ گیا اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا۔ کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں ؛ ؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ؛

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سُمی سے جو ابوبکر رض کے غلام تھے، انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو نہ نیند برابر آتی ہے نہ کھانا پینا برابر ملتا ہے پھر جب کوئی اپنا کام (جس کے لئے سفر کیا) پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھر والوں میں آجائے ؎

؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ؛

## بَابٌ۔ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ۔

## باب : اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لئے گھوڑا دے۔ پھر اس کو بکتا پائے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اس کو (بازار میں) بکتا ہوا پایا۔ انہوں نے چاہا مول لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک رح نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا جس کو دیا تھا اس نے بیچنا چاہا یا اس کو خراب

فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

کر ڈالا۔ میں نے چاہا پھر مول لے لوں۔ میں سمجھا یہ سستا دے گا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اب ایک روپیہ کو بھی گھوڑا ملے تو مت لے کیونکہ صدقہ دے کر پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھا جاتا ہے۔

---

## بَابُ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ۔

باب: ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا ف

ف ماں باپ کی اطاعت اور ان سے سلوک کرنا فرضِ عین ہے اور جہاد فرضِ کفایہ ہے اس لئے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہوں اور وہ جہاد کی اجازت نہ دیں تو جہاد میں جانا حرام ہے۔ اگر جہاد فرضِ عین ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں اور دادا دادی نانا نانی کا حکم بھی ماں باپ کا ہے۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت سے اس پر تہمت نہ تھی (گو شاعر تھا مگر حدیث کی روایت میں سچا تھا) کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ ایک شخص (جاہمہ بن عباس یا معاویہ بن جاہمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپؐ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں آپؐ نے فرمایا تو جا انہی میں جہاد کر ف

ف یعنی ان کی خدمت بجا لا یہی تیرا جہاد ہے۔ اسی سے امام بخاریؒ نے باب کا مطلب نکالا کہ ماں باپ کی رضامندی جہاد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خدمت جہاد پر مقدم رکھی۔ کہتے ہیں حضرت اویس قرنیؒ کی والدہ ضعیفہ زندہ تھیں اور یہ ان کی خدمت میں مصروف تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے اور صحابیت کے شرف سے محروم رہے۔

---

## بَابُ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ۔

باب: اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ جس سے آواز نکلے لٹکانا کیسا ہے ف

ف اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ فرشتے ان رفیقوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹا ہو۔

بعضوں نے کہا یہ گھنٹہ تانت کے گنڈوں میں نظر نہ لگنے کے لئے ڈالتے ہیں تو منع فرمایا اس لئے کہ نظر کو تانت دفع نہیں کر سکتا۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ کہیں دوڑتے میں جانور کا گلا نہ کٹ جائے۔ ایک روایت میں ہے جو داڑھی میں گرہ دے یا تانت کو گلے میں ڈالے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ اختلاف یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی۔ بعضوں نے کہا اگر ضرورت ہو تو جائز ہے۔ حافظ نے کہا جن تعویذوں میں اللہ کا نام یا قرآن کی آیتیں ہوں ان کا لٹکانا درست ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ: أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا: لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی۔ انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے ان سے ابو بشیر انصاریؓ نے بیان کیا کہ وہ بعضے سفروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (معلوم نہیں کہ کون سا سفر تھا) عبداللہؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابو بشیر نے کہا لوگ اپنے آرام کے ٹھکانے میں تھے (خوابگاہ میں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ (زید بن حارثہ کے ہاتھ) یہ پیغام کہلا بھیجا کسی اونٹ کی گردن میں جو تانت کا گنڈا ہو (یا یوں فرمایا) جو گنڈا ہو وہ کاٹ ڈالا جائے ف

ف ممکن ہے کہ یہ سفر جہاد کا ہو اور آپؐ نے گھنٹہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کے لئے اس لئے حکم فرمایا ہو کہ دشمن کو ہمارے آنے کی خبر نہ ہو جائے۔

---

## بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ؟

باب: ایک شخص اپنا نام مجاہدین میں لکھوا دے پھر اس کی جورو حج کو جانے لگے یا اور کوئی عذر پیش آئے تو اس کو اجازت دی جا سکتی ہے؟ (کہ جہاد میں نہ جائے)

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے، انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی مرد کسی (غیر) عورت سے تنہائی نہ کرے نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے۔ یہ سن کر ایک شخص (نام نامعلوم)

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ فلانے جہاد میں میرا نام لکھا گیا لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا جا اپنی جورو کے ساتھ حج کر وا

ف کیونکہ اس کی جورو کے ساتھ دوسرا محرم جا نہیں سکتا اور جہاد میں اس کے بدل دوسرا شخص شریک ہو سکتا ہے تو آپ نے ضروری کام کو غیر ضروری پر مقدم رکھا؛

---

بَابُ الْجَاسُوسِ، وَالتَّجَسُّسُ: التَّبَحُّثُ، وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔ الْآيَةَ۔

باب: جاسوسی کا بیان ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ ف۔ جاسوس تجسّس سے نکلا ہے یعنی کسی بات کو کھود کر نکالنا۔

ف یعنی کافروں کی جاسوسی کرنا منع ہے جیسے حاطب نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کے آنے کی خبر دے دی۔ البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور جنگ کا کام بغیر جاسوسی کے چل ہی نہیں سکتا؛ ف اس آیت سے امام بخاری نے کافروں کی جاسوسی کی ممانعت نکالی کیونکہ جاسوس جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کا دوست ہوتا ہے، ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے؛

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ،

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے ان سے یہ حدیث دو بار سنی کہا مجھ کو حسن بن محمد نے خبر دی کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا فرمایا روضۂ خاخ میں جاؤ (ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر) وہاں تم کو ایک عورت (سارہ یا کنور) اونٹ پر سوار ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو۔ یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے چلے، روضۂ خاخ میں پہنچے، دیکھا تو واقعی ایک عورت (اونٹ پر سوار) جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے کہا چل خط نکال۔ وہ کہنے لگی میرے

فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ، مَا هَذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا؟

پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا اب خط نکال کر دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتاریں ف۱ جب اس نے مجبور ہو کر اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ والے چند مشرکوں کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے ارادوں کا بیان تھا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا حاطب یہ تو نے کیا کیا؟ وہ کہنے لگا یارسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا حال اچھی طرح سن لیجئے) میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں آکر مل گیا، اصل قریش نہیں ہوں ف۳ اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی مکہ والوں سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے ان کا گھر بار مال اسباب بچا ہوا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ کوئی احسان ہی ان پر پیدا کر دوں کیونکہ رشتہ داری تو ہے نہیں جس کی وجہ سے میرے ناطے والے بچے رہیں۔ میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ میں (خدانخواستہ) کافر ہوں یا مرتد، نہ میں مسلمان ہو کر پھر کفر کو پسند کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن ماروں ف۴ آپؐ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ف۵ بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا۔ اب تم چاہو جیسے اعمال کرو، میں تم کو بخش چکا ف۶ سفیان نے کہا اس حدیث کی سند بھی کیا عمدہ سند ہے ف۷

ف۱ ایک ترجمہ یوں ہے نہیں تو کپڑے اتار۔ ف۲ مضمون خط کا یہ تھا اما بعد قریش کے لوگو! تم کو معلوم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر لئے ہوئے تمہارے سر پر آتے ہیں۔ اگر آپؐ اکیلے آئیں تو بھی اللہ آپؐ کی مدد کرے گا۔ اپنا

وعدہ پورا کرے گا۔ تم اپنا بچاؤ کر لو۔ والسلام ؛ ف۳ یعنی نسب کی رو سے میں قریشی نہیں ہوں کہ میرے عزیز و اقربا دان میں ہوتے جو میرے رشتہ داروں کی محافظت کرتے ؛ ف۴ حضرت عمر رضہ نے قانونِ شرعی اور قاعدۂ سیاست اور ملک کے مطابق رائے دی جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنوں کو خبر پہنچائے وہ سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت معلوم کرا دیتا ہے حضرت عمرؓ کو اس کا علم نہ تھا ف۵ شاید کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے علم کے موافق فرمایا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اسکا یقین تھا یعنی مغفرین میں تمہارا نام شریک ہو چکا۔ اعمال جیسے چاہو ویسے کرو اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم شرک اور کفر بھی کرو گے تو کچھ نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ جو خطائیں تم سے ہوں گی وہ سب معاف کر دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم تھا کہ اہلِ بدر شرک اور کفر میں نہیں پڑیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ وہ بدری صحابہ جب تک ایمان پر قائم بلکہ نیک اعمال میں مصروف رہے ان کا خاتمہ اچھا ہوا رضی اللہ عنہم۔ اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے۔ وہ جلیل القدر صحابہ کے متعلق بُرے خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ قطعی بہشتی ہیں ؎ چراغ را کہ ایزد برفروزد ؛ اگر کس زند ریشش لبوزد ؛ ف جس کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں ؛

---

## بَابُ الْكِسْوَةِ لِلأُسَارَى۔

باب: قیدیوں کو کپڑا پہنانا۔

۲۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى وَ أُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا، فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ، فَلِذَلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ ؛

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سُنا انہوں نے کہا جب بدر کا دن ہوا اور کافروں کے قیدی حاضر کئے گئے۔ حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) کو بھی لائے۔ وہ ننگے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن کے موافق کُرتا تلاش کیا دیکھا تو عبداللہ بن ابی (منافق) کا کُرتہ ان کے بدن پر ٹھیک تھا۔ آپؐ نے وہی کرتہ ان کو پہنا دیا اور یہی سبب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اتار کر عبداللہ بن ابی کو (اس کے مرے بعد) پہنا دیا۔ ابن عیینہ نے کہا عبداللہ بن ابی کا احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا آپؐ نے اس کے احسان کا بدلہ کر دینا چاہا (تاکہ منافق کا احسان نہ رہے)

## بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

## باب، جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو، اس کی فضیلت۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے کہا مجھ کو سہل بن سعد انصاری رضہ صحابی نے خبر دی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سرداری کا) جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر کو فتح کرا دے گا۔ وہ اللہ اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر لوگ رات بھر اس خیال میں رہے دیکھو کس کو جھنڈا ملتا ہے۔ ہر شخص امیدوار تھا (صبح کو) آپؐ نے فرمایا علیؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں (خیر وہ آئے) آپؐ نے ان کی آنکھوں پر تھوک دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی وہ بالکل اچھے ہو گئے جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا۔ پھر آپؐ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ انہوں نے پوچھا کیا میں ان سے لڑوں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا چپکے چلا جا اور ان کے مقام پر اتر پڑ پھر ان کو مسلمان ہونے کے لئے کہہ اور اسلام میں جو جو باتیں ضرور ہیں (ارکان اسلام) وہ ان کو بتلا دے قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لائے (ایمان کی توفیق دے) وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔ ف

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے سبحان اللہ کسی شخص کو راہ پر لانا اور کفر سے ایمان پر لگا دینا کتنا بڑا اجر رکھتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وعظ اور تعلیم اور تلقین میں کوشش بلیغ کرتے رہیں کیونکہ یہ پیغمبروں کی میراث ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہنا اور زبان اور قلم کو روک لینا عالم کے لئے غضب کی بات ہے۔ ہمارے زمانہ کے مولوی اور مشائخ جو گھروں میں بیٹھ کر چرب لقموں پر ہاتھ مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جاہلوں کو نصیحت نہیں کرتے، امراء اور دنیاداروں کی خوشامد میں غرق ہیں یہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن

کیا جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو علم اور درویشی کی نعمت عطا فرمائی ہے اس کا شکریہ یہی ہے کہ وعظ نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم اور تلقین اپنا وظیفہ کریں۔ دیہات کے مسلمانوں کو جو دینی مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں ان کو واقف کریں اور کافروں کے ملکوں میں جا کر اسلام کی دعوت پھیلائیں۔ افسوس ہے کہ نصاریٰ تو اپنا باطل خیال یعنی تثلیث پھیلانے کے لئے ہر گاؤں اور بستی اور رستے اور مجمع میں وعظ کہتے پھریں اور مسلمان سچے اعتقاد یعنی توحید پر ہو کر زبان بند رکھیں اور سچا دین پھیلانے میں کوشش نہ کریں۔ اگر سچے دین کے پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آئے اس کو عین سعادت اور برکت اور کامیابی سمجھنا چاہیئے۔ دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں زخمی ہوئے، سر پھوٹا، دانت ٹوٹا، گالیاں کھائیں۔ یا اللہ تیری راہ میں اگر ہم کو گالیاں پڑیں تو وہ عمدہ اور شیریں لقموں سے زیادہ ہم کو عزیز ہیں اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر ہم مارے جائیں یا پیٹے جائیں تو ان دنیادار بادشاہوں کی خلعت اور سرفرازی سے کہیں بڑھ کر ہیں یا اللہ مسلمانوں کی آنکھ کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے میں ہمہ تن کوشش کریں، گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں۔ دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

## بَابُ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ۔

باب: قیدیوں کو زنجیر میں باندھنا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیریں پہنے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں (یعنی مسلمان ہوتے ہیں)، ؎

؎ تو بہشت سے مراد اسلام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہونگے اور دنیا میں زنجیریں پہنے تھے لڑائی میں قید ہو کر پابزنجیر ہو کر آئے پھر خوشی سے مسلمان ہو گئے بہشت پائی۔

## بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ۔

باب: یہود یا نصاریٰ مسلمان ہو جائیں تو ان کا ثواب۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا: صَالِحُ ابْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن حی ابوحسن نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبردہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

سَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ، ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اس کو جس کی ایک لونڈی ہو۔ وہ اس کی اچھی تعلیم اور تربیت کرے، ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کرکے اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا، دوسرے اس یہودی یا نصرانی کو جو اپنے پیغمبر پر ایمان رکھتا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے مسلمان ہو جائے اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا تیسرے اس غلام کو جو اللہ اور اپنے سردار دونوں کا حق ادا کرے ف۱۔ یہ حدیث بیان کرکے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بن محنت تجھ کو سنا دی اور اس سی کم حدیث سننے کے لئے لوگ مدینہ منورہ تک سفر کیا کرتے

ف۱ یعنی خدا کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دل سوزی سے بجالائے۔

---

## بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا.

باب: اگر کافروں پر شبخون (چھاپہ) ماریں اور (بے قصد) عورتیں بچے بھی قتل کئے تو کچھ قباحت نہیں ف۱

ف۱ یعنی غفلت میں مثلاً رات کے وقت عورت بچے کی تمیز نہ ہو سکے یا بغیر عورتوں بچوں کے مارنے کے مردوں تک نہ پہنچ سکیں۔ ایسی حالت میں عورتوں کا مارا جانا کچھ برا نہیں لیکن قصداً عورتوں بچوں کا مارنا منع ہے جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابواء یا ودّان میں میرے رستے سے گزرے۔ ف۱ آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شبخون میں ان کے عورتیں بچے مارے جائیں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا عورتیں بچے بھی انہی میں کے ہیں ف۲ اور میں نے آپ سے سنا، فرماتے تھے محفوظ چراگاہ

وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ، كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ، وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو، هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ۔

رمنہ) اللہ اور اسکے رسول ؐ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی ف۳ اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی، انہوں نے عبیداللہ سے سُنا، انہوں نے ابن عباس ؓ سے کہا صعب بن جثامہ نے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کے باب میں ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے ہم سے یہ حدیث ابن شہاب سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے یعنی متصلاً بیان کیا۔ اس روایت میں یوں ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا آخر عورتیں بچے انہی میں کے ہیں اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں کہا کہ آخر عورتیں بچے بھی اپنے باپ دادا ہی کی اولاد ہیں ف۴

ف ابوا ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۲۳ میل دور واقع ہے اور ودّان بھی ایک مقام ہے ابوا سے آٹھ میل پر۔ ف۲ یعنی وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔ اگر بلاقصد ماری گئیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قصداً مارنا گناہ ہے۔ ف۳ عربوں کا قاعدہ تھا کہ کہیں آباد اور سرسبز جنگل میں پہنچتے تو کتے کو اشارہ کرتے وہ بھونکتا، جہاں تک اس کے بھونکنے کی آواز جاتی وہ جنگل اپنے لئے محفوظ کر لیتے۔ کوئی دوسرا اس میں اپنا جانور چرا نہ سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ موقوف کیا جو سراسر ظلم ہے اور فرمایا کہ محفوظ رمنہ اللہ یا اس کے رسول ؐ کا ہو سکتا ہے اور امام یا حاکم بھی رسول ؐ کا قائم مقام ہے۔ دوسرے لوگ رمنہ چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے۔ ف۴ تو وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔ اگر عورت یا بچہ مقابلہ کرتا ہو تب تو ان کا مار ڈالنا بالاتفاق درست ہے۔

---

## بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

باب: لڑائی میں بچوں کا مارنا کیسا ہے؟

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑائی (غزوۂ فتح) میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی۔ آپ ؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

## بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

باب: لڑائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے؟

ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبید اللہ نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو دیکھا گیا وہ قتل کی گئی پڑی تو آپؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا؟— (ابو اسامہ نے کہا ہاں) ف

ف یہ ابو اسامہ کا جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث نکالی۔ اس میں صاف مذکور ہے کہ ابو اسامہ نے اقرار کیا کہ ہاں۔

## بَابٌ۔ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ۔

باب: اللہ کے عذاب (انگار) سے کسی کو عذاب نہ کرنا ف۲

ف۲ بعضے صحابہ نے اسے مطلقاً منع جانا ہے گو بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علیؓ اور خالدؓ بن ولید سے منقول ہے مہلب نے کہا یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ بطور تواضع کے ہے۔ ہمارے زمانے میں تو آلاتِ حرب توپ اور بندوق اور ڈائنامیٹ، تارپیڈو وغیرہ سب انگار ہی انگار ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ سے، انہوں نے سلیمان بن یسار سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا (اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے) آپؐ نے (پہلے) یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو ان کو آگ میں جلا دینا۔ پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلنے لگے تو آپؐ نے یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخص کو پانا تو آگ میں جلا ڈالنا مگر آگ سے اللہ کے سوا اور کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیئے تو اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالو ف

ف یہ حدیث اُوپر گزر چکی ہے اور ان دو شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ، وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ حضرت علی رضؓ نے کچھ لوگوں کو آگ سے جلوایا ف یہ خبر عبداللہ بن عباسؓ کو پہنچی انہوں نے کہا اگر میں حضرت علیؓ کی جگہ (خلیفہ) ہوتا تو کبھی ان کو نہ جلواتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو البتہ قتل کروا ڈالتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اس کو مار ڈالو۔

ف یہ لوگ سبائیہ تھے عبداللہ بن سبا یہودی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کر ڈالنے کے لئے ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا اور اندر کافر تھا۔ اس مردود نے اپنے تابعداروں کو تعلیم دی تھی کہ حضرت علیؓ معاذاللہ آدمی نہیں ہیں خدا ہیں۔ بعضے کہتے ہیں یہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ رافضیوں میں ایک فرقہ نصیری ہے جو حضرت علیؓ کو خدائے بزرگ اور امام جعفر صادق کو خدائے خورد کہتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بَابٌ - فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً - فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ، وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ - مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ - يَعْنِي يَغْلِبَ فِي الْأَرْضِ - تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا - الْآيَةَ -

باب: اللہ تعالیٰ کا سورۃ محمد میں یہ فرمانا قیدیوں کو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر ف اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے ف اور اللہ تعالیٰ کا سورۃ انفال میں یہ فرمانا پیغمبر کو یہ سزاوار نہیں کہ قیدی اپنے پاس رکھے جب تک کہ کافروں کا خوب ستیاناس نہ کرے۔

ف پوری آیت یوں ہے جب تم کافروں کو خوب قتل کر چکو، ان کا زور توڑ دو تو اب قیدیوں کے باب میں تم کو اختیار ہے خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو خواہ فدیہ لے کر بعضے سلف کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم اور اکثر کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں ہے۔ اب ان میں بعضے یوں کہتے ہیں کہ قیدیوں کا قتل کرنا درست نہیں۔ یا تو مفت چھوڑ دیے جائیں یا فدیہ لے کر لیکن جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ امام کو تین باتوں میں اختیار ہے یا قیدیوں کو قتل کرے یا فدیہ لے کر چھوڑ دے یا مفت احسان رکھ کر چھوڑ دے اور مالکیہ کے نزدیک مفت چھوڑنا درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک فدیہ لے کر بھی احسان کرنا درست نہیں۔ میں کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں چند نیچریوں نے پادریوں کا اعتراض

دفع کرنے کے لئے اپنے زعم میں یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام میں قیدیوں کا قتل جائز نہیں کیونکہ قرآن میں دو ہی صورتیں مذکور ہیں، اِمّا منًّا بعد و اِمّا فداءً ان کو یہ خبر نہیں کہ اما لفظ صرف منع جمع کے لئے آتا ہے نہ منع خلو کے لئے جیسے کہتے ہیں ھٰذا الشیٔ اما شجر و اما حجر تو یہ ممکن ہے کہ نہ شجر ہو نہ حجر ہو بلکہ شی ثالث ہو، دوسرے خود قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے قیدی چھوڑ دینے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عتاب فرمایا۔ مرضی الٰہی یہ تھی کہ وہ قتل ہوں جیسے حضرت عمرؓ کی رائے تھی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم تیسرے ثمامہ کی حدیث اور کئی حدیثوں سے قیدیوں کے قتل کا جواز نکلتا ہے چوتھے بر تقدیر تسلیم کہتے ہیں کہ اِمّا حصر کے لئے ہے لیکن یہ مقید ہے شرط کے ساتھ یعنی فاذا اثخنتموھم کے ساتھ تو جب تک کافر خوب قتل نہ ہو لیں اور ان کا زور ٹوٹ نہ لے اس وقت تک قیدیوں کے قتل میں کوئی قباحت نہ ہوگی البتہ کافروں کا زور ٹوٹ جانے اور خوب قتل ہونے کے بعد امام کو دو ہی باتوں کا اختیار رہے گا۔ خواہ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے، یا یوں ہی چھوڑ دے قتل کرنا جائز نہ ہوگا جیسے حسن اور عطاء سے منقول ہے۔ ف۲ اس حدیث کو امام بخاری نے کئی جگہ اس کتاب میں نکالا ہے ثمامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا اگر آپؐ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرے خون کا بدلہ دوسرے لوگ لیں گے۔

بابٌ۔ هَلْ لِلأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ؟ فِيهِ الْمِسْوَرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: اگر کوئی مسلمان کافروں کی قید میں ہو تو اس کو خون کرنا، کافروں سے دغا اور فریب کر کے اپنے تئیں چھڑا لینا جائز ہے؟ اس باب میں مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۱

ف۱ جو اوپر گزر چکی ہے جس میں ابو بصیر کا قصہ ہے کہ دو کافر اُن کو پکڑنے کیلئے گئے تھے۔ انہوں نے ایک کی تلوار دیکھنے کو مانگی اور اسی سے اس کو قتل کیا دوسرا کافر خوف کے مارے بھاگ گیا۔

بابٌ۔ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ؟

باب: اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلائے تو اس کے بدل وہ بھی آگ سے جلایا جائے۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْغِنَا رِسْلًا، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ،

ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مسلمان ہو گئے) ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو دودھ پلوایئے (یہ ہماری دوا ہے) آپؐ نے فرمایا دودھ میں کہاں سے لاؤں۔ تم ایسا کرو صدقے

فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا۔

کے اونٹوں میں جا رہو۔ وہ گئے ان کا دودھ موت پی کر تندرست اور موٹے تازے ہوئے تو چرواہے (یسار) کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے، اسلام سے بھی پھر گئے۔ کوئی فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔ آپ نے سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا۔ بیس سوار تھے ان کے سردار کرز بن جابر فہری تھے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار ہو کر لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں (آگے پیچھے سے) کٹوائے، پھر لوہے کی سلائیاں گرم کرا کے ان کی آنکھوں میں پھروائیں اور ان کو مدینہ کی پتھریلی گرم زمین میں ڈال دیا پانی مانگتے تھے کوئی پانی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے ابوقلابہ نے کہا ان لوگوں نے خون کیا چوری کی ڈاکہ مارا اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے، مرتد ہو گئے اور ملک میں دھندا مچایا۔ ف

ف تو ایسے شریر پاجیوں نمک حراموں کو سخت سزا دینی چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور بندگانِ خدا اُن کے ظلم سے محفوظ رہیں۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہٴ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں گرم سلائیاں آنکھوں میں پھیرنے کا ذکر ہے مگر یہ کہاں مذکور ہے کہ انہوں نے بھی مسلمان کو آگ سے عذاب دیا تھا اور شاید امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو تیمی نے روایت کیا۔ اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا؛

---

بَابٌ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ، أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰهَ؟

باب: ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابوسلمہ سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ ایک پیغمبر (عزیر یا موسیٰ علیہما السلام) کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا جھتہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلا دی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی؟ ف۲

ف یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب کی یہ ایک فصل ہے۔ ف۲ کہتے ہیں یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گزرے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بستی میں تو قصور بے قصور ہر طرح کے لوگ اور لڑکے بچے جانور سب ہی تھے۔ تونے سب کو ہلاک کر دیا۔ پھر ایک درخت کے تلے اُترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا۔ انہوں نے غصے میں آکر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے معروضہ کا جواب دیا کہ تونے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کیا۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ آگ سے عذاب کرنا درست ہے جیسے ان پیغمبر نے کیا قسطلانی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی اس نے جو موذی جانور کا جلانا جائز سمجھتا ہے اور ہماری شریعت میں تو چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مار ڈالنے کی ممانعت وارد ہے

---

## بَابُ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ۔

٢٦٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

باب: گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ ف کو تباہ کرکے مجھ کو آرام نہیں دیتا؟ ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا، خثعم قبیلے میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے۔ جریر نے کہا میں یہ سن کر احمس کے ف۲ ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا، وہ گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا۔ میں نے آپ کی انگلیوں کے نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو راہ بتانے والا اور راہ پایا ہوا کر دے غرض جریر وہاں گئے اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کو آپ کے پاس بھیجا یہ خبر بیان کرنے کو۔ یہ شخص جس کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا بنا کر بھیجا میں تو آپ کے پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو کھوکلا یا خارشی اونٹ کی طرح جلا بھنا کر دیا۔ جریر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

احمس کے گھوڑوں اور سواروں کیلئے پانچ بار برکت کی دعا کی۔

ف۱ ذوالخلصہ ایک معبد بت خانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا: ف۲ احمس وہ قبیلہ جس میں جریر تھے:

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیئے ف۱

ف۱ معلوم ہوا دشمن کے باغات، بستیاں، کھیت جلانا درست ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اس کو مکروہ جانا:

بَابُ قَتْلِ الْمُشْرِكِ النَّائِمِ۔

باب، مشرک سو رہا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہے ف۱

٢٦٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ، فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے، انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصار آدمیوں کو ابو رافع سلام بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کرنے کیلئے بھیجا۔ ان میں سے ایک شخص (عبداللہ بن عتیک) اس کے قلعے میں گھس گیا اور جہاں جانور بندھا کرتے تھے وہاں بیٹھ رہا۔ رات ہو گئی۔ ابو رافع کے لوگوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ پھر دیکھا تو ایک گدھا غائب تھا اس کے ڈھونڈنے لوگ باہر نکلے۔ عبداللہ کہتا ہے میں بھی ان کے ساتھ نکلا میرا مطلب یہ تھا ان کو یہ معلوم ہو کر میں بھی قلعہ کے لوگوں میں ہوں ان کے ساتھ ہو کر گدھے کو ڈھونڈ رہا ہوں خیر گدھا ان کو مل گیا۔ وہ پھر قلعہ میں آئے۔ میں بھی ان کے ساتھ آ گیا۔ انہوں نے رات کے وقت دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک موکھے میں رکھ دیں۔ میں دیکھ رہا تھا جب وہ سو گئے تو کنجیاں میں نے ہاتھ کر لیں اور ابو رافع جس مکان میں تھا اس کا دروازہ جو

ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ: مَالَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي، قَالَ: فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ، ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ

مقفل تھا کھول کر ابورافع کے پاس گیا وہ سو رہا تھا۔ میں نے اس کو آواز دی ف۲ اس نے جواب دیا۔ میں نے آواز پر تلوار کا وار کیا۔ اس نے چیخ ماری میں باہر نکل آیا پھر دوبارہ لوٹ کر آیا جیسے میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں۔ میں نے آواز بدل کر کہا ابورافع۔ اس نے کہا ادھر آ کیا کہتا ہے مادر بخطا۔ ابورافع سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر چاکر ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا کوئی یہاں آیا اس نے مجھ پر وار کیا۔ یہ سن کر میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں رکھی اور سارے بدن کا اس پر زور لگایا۔ ہڈی تک اس نے توڑ ڈالی۔ بعد اس کے میں نکلا مگر دہشت زدہ اور زینہ پر گیا کہ اتر کر چل دوں گھبراہٹ میں گر پڑا میرے پاؤں پر صدمہ پہنچا۔ خیر گزری کہ ہڈی نہیں ٹوٹی پھر میں قلعہ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا جو قلعہ کے باہر ٹھہرے ہوئے تھے میں نے کہا میں تو یہاں سے جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورت کی جو موت کی خبر دیتی ہے آواز نہ سن لوں ابورافع کی موت کا یقین ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں میں نے اس کے مرنے کی خبریں سنیں۔ رونے والی کہہ رہی تھیں ابورافع حجاز والوں کا سوداگر گزر گیا جب میں وہاں سے ہٹا تو مجھے کچھ بھی درد معلوم نہیں ہوا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی ف۳

ف۱ یہ جب ہے کہ اس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ کفر اور شرک پر اڑا رہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو چکی ہو جیسے ابورافع یہودی تھا جو کعب بن اشرف کی طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتا تھا، آپ کی ہجو کرتا اور مشرکین کو آپ سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرتا۔ ف۲ عبداللہ ابورافع کی آواز پہچانتے تھے۔ وہاں اندھیرا تھا انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو میں اور کسی کو مار ڈالوں اس لئے انہوں نے ابورافع کو پکارا اور اس کی آواز پر ضرب لگائی۔ گو ابورافع کو عبداللہ نے جگا دیا مگر یہ جگانا صرف اس کی جگہ معلوم کرنے کے لئے تھا۔ ابورافع وہیں پڑا رہا گو یا سوتا ہی رہا اس لئے باب کی مطابقت حاصل ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے کہ عبداللہ نے ابورافع کو سوتے میں مارا۔ ف۳ کہ ابورافع کا کام تمام ہو چکا کوئی یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے غفلت میں ایک شخص کو کیونکر قتل کروایا جو نبوت کے حسن اخلاق اور رحم و کرم سے بعید ہے کیونکہ یہ ابورافع کافروں کو جنگ پر ابھارتا

تھا اور چاہتا تھا کہ بہت سے نفوس انسانی لڑ بھڑ کر ہلاک ہوں اس لئے موذی کا قتل جائز ہوا جس کے قتل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچی ؛

۲۶۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاری لوگوں کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا۔ عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھس گئے اور سوتے میں اس کو قتل کر ڈالا۔

## بَابٌ۔ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ۔

باب، دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرنا

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ:

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابواسحٰق فزاری نے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے کہا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس سے ان کے پاس ایک خط آیا جب وہ خارجیوں سے لڑنے کیلئے نکلے میں نے اس کو پڑھا اس میں لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات جس میں آپ کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوگئی انتظار فرمایا جب زوال ہوگیا تو کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے سلامتی چاہو اور جب تم دشمن سے بھڑ جاؤ تو صبر کرکے رہو اور یہ جانے رہو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے، بادل چلانے والے، فوجوں کو بھگانے والے ان کو بھگا دے اور ہم کو ان پر فتح دے اور موسیٰ

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ، اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ، وَقَالَ مُوسَی بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِی سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ: کُنْتُ کَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَأَتَاہُ کِتَابُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِی أَوْفَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُغِیرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِیتُمُوھُمْ فَاصْبِرُوا۔

بن عقبہ نے یوں کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا۔ ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) کا خط آیا۔ مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو (کیونکہ دو سروارد) اور ابوعامر (عبدالملک بن عمرو) نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو مت کرو۔ جب ہو جائے تو صبر کئے رہو (بھاگو نہیں)۔

## بَابٌ۔ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

باب: لڑائی مکر اور فریب کا نام ہے ف

ف یعنی لڑائی میں مکر اور تدبیر اور دشمن کو دھوکا دینا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عہد توڑے یا دغا بازی کرے، وہ تو حرام ہے۔ تدبیر اور مکر اور چیز ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لڑائی فریب دینے والی ہے یا لڑائی میں آدمی کو ایک ہی بار دھوکا اور فریب دیا جاتا ہے، دوسری بار عقل مند آدمی ہوشیار رہتا ہے۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ھَمَّامٍ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ھَلَكَ کِسْرَی ثُمَّ لَا یَکُونُ کِسْرَی بَعْدَہُ، وَقَیْصَرٌ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُونُ قَیْصَرٌ بَعْدَہُ، وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوزُھُمَا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ، وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) گزر گیا۔ اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (ہرقل روم کا بادشاہ) ضرور مرے گا اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا (روم اور ایران دونوں تم لے لوگے) اور وہاں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے اور آپؐ نے

لڑائی کو مکر اور فریب بتایا ف

ف غزوۂ خندق میں مسلمانوں کے خلاف یہود اور قریش اور غطفان سب متفق ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مسعود کو بھیج کر ان میں نا اتفاقی کرا دی۔ اس وقت یہ فرمایا کہ لڑائی مکر اور فریب ہی کا نام ہے یعنی اس میں داؤ کرنا اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے ؛

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ، اسْمُهُ جُورٌ الْمَرْوَزِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

ہم سے ابو بکر بن اصرم نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑائی کیا ہے داؤں (دھوکا) ہے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

ہم سے صدقہ ابن الفضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا لڑائی کیا ہے داؤں (دھوکا) ہے۔

## بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ۔

باب: لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت کے لئے) درست ہے ف

ف ترمذی کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے مرد کا اپنی جورو سے اس کو راضی کرنے کو اور لڑائی میں اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کو۔ اب اختلاف ہے اس میں کہ صریح جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تعریض یعنی ایسا کلام کہنا جس سے مخاطب ایک معنے سمجھے وہ جھوٹ ہو لیکن متکلم دوسرا مراد لے .... اور وہ سچ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقاموں میں توریہ کرتے، آپ کو ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال لوگوں سے دریافت فرماتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ آپ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ نووی نے کہا تعریض بہتر ہے صریح جھوٹ سے ؛

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ۔

انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کو کون مارتا ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے ف۱ محمد بن مسلمہؓ (انصاری) نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ یہ چاہتے ہیں میں اس کو مار ڈالوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ سن کر محمد بن مسلمہ کعب کے پاس گئے اور کہنے لگے آنحضرتؐ کی شکایت کرنے) اس شخص نے (یعنی پیغمبر صاحبؐ نے) ہم کو ایک مصیبت میں پھنسا دیا ہے (کہتا ہے نماز پڑھو روزہ رکھو) اب ہم سے زکوٰۃ بھی مانگتا ہے۔ کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور مصیبت میں پڑو گے ف۲ محمد بن مسلمہ نے کہا (یار کریں کیا) ہم اس کی پیروی کر چکے۔ اب ایک دم الگ ہو جانا بھی تو بُرا معلوم ہوتا ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ غرض اسی قسم کی باتیں بنا بنا کر محمد بن مسلمہ نے کعب پر قابو پایا اور اس کو قتل کیا ف۳

ف ابورافع کی طرح یہ مردود بھی مسلمانوں کی دشمنی پر تُلا ہوا تھا پیغمبر صاحب کی ہجو کیا کرتا اور شرک کو دینِ اسلام سے بہتر بتاتا مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی ترغیب دیتا، ان کی روپیہ سے مدد کرتا۔ ف۲ ابتداءِ عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ محمد بن مسلمہؓ نے جاتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں جو مناسب ہوگا آپؐ کی نسبت شکایت کے کلمے کہوں گا۔ آپؐ نے اجازت دے دی تھی۔ محمد بن مسلمہ کی اس سے یہ غرض تھی کہ کعب کو میرا اعتبار پیدا ہو ورنہ وہ پہلے ہی چونک جاتا اور اپنی حفاظت کا بند و بست کر لیتا۔ بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث ترجمۂ باب کے مطابق نہیں کیونکہ محمد بن مسلمہ کا کوئی جھوٹ اس میں مذکور نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ مذکور ہے کہ انہوں نے چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں آپؐ کی شکایت کروں گا، جو چاہوں وہ کہوں گا۔ آپؐ نے اس کی اجازت دی۔ اس میں جھوٹ بولنا بھی آ گیا؛ ف۳ محمد بن مسلمہ نے بیان کیا یار تیرے سر سے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے۔ وہ مردود کہنے لگا میرے پاس ایک بو روہی ایسی ہے جو سارے عرب میں افضل ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا یار اپنے بال مجھ کو سونگھنے دے۔ اس نے کہا لو سونگھو۔ انہوں نے اس کے بال پیچھے سے مضبوط تھامے اور ساتھیوں کو اشارہ کیا، ہاں کہا۔ انہوں نے تلوار کا وار کیا، سر اڑا دیا۔ چلو خس کم جہاں پاک خسر الدنیا والآخرۃ۔ یار محمد خاں حاکم قندھار نے کفار سکھ کا طرفدار ہو کر مولانا اسمٰعیل صاحب شہید سے ایسی بے ادبی کی کہ معاذ اللہ، جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو،

وہ بھی ایسا نہیں کرنے کا۔ مولانا نے کہلا بھیجا کہ ہمارے تمہارے درمیان قرآن ہے۔ تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان قرآن پر چلو۔ مردود کیا کہنے لگا قرآن کیا چیز ہے۔ مولانا نے اپنے لوگوں سے کہا شام کو اس کو بتلادیں گے اور کچھ رات گئے پانچ سو آدمی اپنے ساتھ لے کر اس کے ڈیرے پر پہنچے اور ایک دم بندوقوں اور قرابینوں کے اس پر وار کئے۔ یار محمد خاں صاحب مع اپنے یاروں اور نابکاروں کے ملک عدم کو سدھارے۔ قرآن شریف کی بے ادبی کرنے کی سزا پائی۔

## بَابُ الْفَتْكِ لِأَهْلِ الْحَرْبِ۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

باب: حربی کافر کو اچانک دھوکے سے مارنا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون مارتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر مجھ کو اجازت دیجئے (جو چاہوں سچ جھوٹ کہوں) آپ نے فرمایا اجازت دی۔

## بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ،

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا صَافِ! هَذَا مُحَمَّدٌ، فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ

باب: اگر کسی سے فساد یا برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر اور فریب کر سکتے ہیں۔ لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی ابن کعب کو ساتھ رکھ کر ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے لوگوں نے کہا وہ کھجوروں کے درخت میں ہے آپ جب وہاں پہنچے تو شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے (تاکہ وہ دیکھ نہ سکے) ابن صیاد اس وقت ایک چادر اوڑھے کچھ گن گن کر رہا تھا۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور پکار اٹھی ابن صیاد یہ محمدؐ آ پہنچے۔ وہ چونک اٹھا۔ آپ نے فرمایا، اگر یہ اس کو خبر نہ کرتی تو وہ کھولتا (اس کی باتوں سے اس کے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔ دل کا حال کھل جاتا ف۳)

ف۱ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ؛ ف۲ اس کا قصہ آگے آئے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی اخیر زمانے کا دجال ہے۔ چونکہ آپ کو اس کے شر اور فساد کا ڈر تھا تو داؤں کرکے اپنے تئیں چھپا کے اس کے پاس گئے تاکہ اس کی باتیں سن لیں۔ یہیں سے ترجمۂ باب نکلا ؛ ف۳ معلوم ہو جاتا کہ درحقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا اور کوئی شخص ہے ؛

---

## بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ، فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ۔

باب: لڑائی میں شعر پڑھنا اور کھائی کھودتے وقت آواز بلند کرنا۔ اس باب میں سہل رض اور انس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے ف۱

ف۱ سہل کی روایت غزوۂ خندق میں اور انس رض کی حفر خندق میں اور سلمہ کی غزوۂ خیبر میں خود امام بخاری نے وصل کیا ؛

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ، وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ:

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص بن سلام بن سلیم حنفی نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خندق میں دیکھا آپ خود بنفس نفیس مٹی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے سارے سینے کے بال گرد سے چھپ گئے تھے آپ کے جسم مبارک پر بال بہت تھے اور عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ف

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہِ عالی صفات!
پاؤں جموا دے ہمارے لڑائی میں دے ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ان کی بات

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

آپؐ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر خندق کھودنے کے باب میں گزر چکی ؛

## بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ.

باب : جو شخص گھوڑے پر اچھی طرح نہ جمتا ہو، اس کے لئے دعا کرنا۔

۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے، انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے، انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں مسلمان ہوا مجھ کو گھر میں آنے سے نہیں روکا اور جب آپؐ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آپؐ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور سیدھی راہ بتلانے والا اور راہ پانے والا کر دے۔

## بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ، وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ

باب : چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا اور عورت کو اپنے باپ کے منہ کا خون دھونا اور ڈھال میں پانی بھر کر لانا۔

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةَ، تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا لوگوں نے سہل بن ساعدی رضؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو جنگ احد میں) زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی تھی؟ سہل نے کہا اب لوگوں میں اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہ رہا (کیونکہ دوسرے صحابہ سب گزر گئے تھے) حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لے کر اس

جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کو جلایا اور پھر آپ کے زخم میں بھر دیا ف

ف اس حدیث سے باب کے تینوں مطلب نکل آئے۔

---

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَ الْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ، وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ يَعْنِي الْحَرْبَ۔

باب: جنگ میں جھگڑا کرنا مکروہ ہے اور جو کوئی افسر (سردار) کی نافرمانی کرے اس کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا آپس میں پھوٹ نہ کرو ورنہ بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ ف ریح سے مراد لڑائی ہے۔

ف قتادہ نے کہا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ سے مراد لڑائی ہے یعنی اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے، انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے، انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ اور ابو موسیٰؓ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا فرمایا لوگوں پر سختی نہ کرنا، ان کو خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا۔ اتفاق رکھنا اختلاف نہ کرنا۔

---

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن پچاس پیدل آدمیوں کا افسر عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا اور تاکید فرما دی کہ تم اپنی جگہ سے نہ سرکنا گو تم دیکھو چڑیاں ہم کو اچک لے جا رہی ہیں ف جب تک میں تم سے کہلا نہ بھیجوں۔ خیر (جب جنگ شروع ہوئی) مسلمانوں نے کافروں کو (مار کر) بھگا دیا۔ براء کہتے ہیں میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے

الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى
أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، فَهَزَمُوهُمْ، قَالَ: فَأَنَا
وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ
خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ
فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ:
الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ، ظَهَرَ
أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ
عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ
لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
قَالُوا: وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ
مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ
وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ
يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ
يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ
اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ،
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ
أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَ
سَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ:
أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ
ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ
فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ
عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللهِ يَا
عَدُوَّ اللهِ، إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ

اٹھائے ہوئے، پازیبیں پنڈلیاں کھولے بھاگی جا رہی تھیں (کافروں کی شکست کا) یہ حال دیکھ کر عبداللہؓ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا یارو اب لوٹ کا مال اڑاؤ، تمہارے لوگ تو غالب آ گئے (اب ڈر کیا ہے) کس بات کے منتظر ہو؟ عبداللہؓ بن جبیر نے کہا تم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گئے (کہ یہاں سے ہرگز مت سرکنا) انہوں نے کہا اجی ہم تو واللہ لوگوں کے پاس جا کر لوٹ کا مال اڑائیں گے جب لوگوں کے پاس آئے تو ان کے منہ کافروں نے پھیر دیئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے آئے (سورۂ آل عمران میں جو ہے) پیغمبر تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا، اس سے یہی مراد ہے [1] غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا [2] اور کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کا نقصان کیا تھا، ستر کو قید کیا تھا اور ستر کو قتل (جب یہ کیفیت گزری) تو ابو سفیان نے تین بار یہ آواز دی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (زندہ) ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کہ کوئی جواب نہ دے۔ پھر اس نے تین بار پکارا کیا لوگوں میں (ابوبکرؓ) ابو قحافہ کے بیٹے (زندہ) ہیں؟ پھر تین بار یوں پکارا کیا (عمرؓ) خطاب کے بیٹے لوگوں میں (زندہ) ہیں؟ پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ تو سب قتل ہو چکے۔ اس وقت حضرت عمرؓ کو تاب نہ رہی اور (بے اختیار) کہہ اٹھے، ارے خدا کے دشمن! یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے۔ اس وقت ابو سفیان بولا اچھا بدر کے دن کا بدلہ آج

كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْؤُكَ، قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلْ، أُعْلُ هُبَلْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُوهُ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا: اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ، قَالَ: إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُوهُ؟ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا: اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ۔

ہُوا اور لڑائی تو ڈولوں کی طرح ہے کبھی اِدھر کبھی اُدھر، دیکھو تمہارے مردوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں۔ میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں نے اس کو برا بھی نہیں سمجھا ف۴ پھر لگا فخریہ یہ مصرع پڑھنے ع اونچا ہو جا اے ہبل! تو اونچا ہو جا اے ہبل ف۵ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تم اس کو جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا یوں کہو، سب سے اونچا ہے وہ خدا اور سب سے ہے گا وہ اجل ف۶ پھر ابوسفیان نے یہ مصرع پڑھا ع اپنا عزیٰ ف۷ ہے، تمہارے پاس عزیٰ کہاں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا تم یوں کہو: اپنا مولیٰ ہے خدا تمہارا پاس ہے مولیٰ کہاں ف۸

ف۱ ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اُچک اُچک کر کھا رہے ہوں۔ یہ مقام جہاں آپؐ نے عبداللہ بن جبیرؓ کو مقرر کیا تھا بڑا نازک مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا۔ اگر عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کافروں کا لشکر لے کر کبھی عقب سے حملہ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کو شکست نہ ہوتی ؛ ف۲ آپؐ فرما رہے تھے اللہ کے بندو بھاگے کیدھر جاتے ہو، میرے پاس آؤ کافروں پر حملہ کرو ؛ ف۳ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہؓ بن عبیداللہ اور زبیرؓ بن عوام اور ابوعبیدہؓ بن جراح اور حباب بن منذر اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم اجمعین ؛ ف۴ یعنی مُثلہ کرنے کا جو نامردی اور بزدلی کی دلیل ہے میں نے حکم نہیں دیا تھا مگر میں اس کو برا بھی نہیں سمجھتا۔ کہتے ہیں مشرکوں نے غصہ سے مسلمانوں کو جو شہید ہوئے ناکیں کاٹ لی تھیں اور پیٹ پھاڑ ڈالے تھے اور حضرت حمزہؓ جو شیر ژیاں کی طرح کافروں کو مار رہے تھے، دھوکے سے مارے گئے۔ وحشی نے چھپ کر ان پر وار کیا وہ گر گئے۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے اپنے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے ان کی نعش کا مثلہ کیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبایا اور ان کی نعش پر کھڑی ہوئی اور فخریہ اشعار پڑھے ؛ ف۵ ہبل ایک بت کا نام تھا کعبے کے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے ہبل کو مبارکباد دی کہ آج تیرا غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا پرست لوگ مغلوب ہوئے۔ واہ رے عقل! ہبل بیچارہ بے جان اس کو کیا خبر ؛ ف۶ یعنی بزرگ اور بڑا جلال سے صیغہ افعل التفضیل ہے ؛ ف۷ عزیٰ بھی ایک بت کا نام تھا ؛ ف۸ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے

اختلاف کیا اور ان کا کہنا نہ مانا مورچہ سے ہٹ گئے اس لئے سزا پائی۔

باب۔ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ۔

باب۔ اگر رات کو دشمن کا ڈر پیدا ہو (تو حاکم خبر لیوے)

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلًا سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَدْتُهُ بَحْرًا، يَعْنِي الْفَرَسَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ثابت بنانی سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن وجمال میں سب لوگوں میں زیادہ تھے، اسی طرح سخاوت میں، اسی طرح شجاعت (بہادری) میں۔ ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والے رات کو ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کو نکلے) دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تلوار لٹکائے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ پھر فرمایا اس گھوڑے کو تو میں نے دیکھا دریا ہے دریا ف

ف یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَاحَاهُ، حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ۔

باب: دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے یا صباحاہ پکارنا تاکہ لوگ سن لیں (اور مدد کو آئیں) ف

ف عرب کا قاعدہ ہے کہ کوئی آفت آتی ہے تو زور سے پکارتے ہیں یا صباحاہ یعنی یہ صبح مصیبت کی ہے جلد آؤ اور ہماری مدد کرو۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ: وَيْحَكَ مَا بِكَ؟ قَالَ: أُخِذَ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ:

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں مدینہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا ف تو مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام (رباح) ملا۔ میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے؟ اُس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں پکڑلے گئے۔ میں نے پوچھا کون لے گیا؟ اس نے کہا

مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أُسْمِعُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهُ، يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ مِنْ قَوْمِهِمْ۔

غطفان ف۲ اور فزارہ کے لوگ۔ یہ سن کر میں نے تین چیخیں ماریں یا صباحاہ، یا صباحاہ اور مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جتنے لوگ تھے ان کو آواز سنا دی۔ پھر میں دوڑتا چلا، ڈاکوؤں کو جا ملا۔ وہ اونٹنیاں پکڑے ہوئے تھے میں ان کو تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا: میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو، آج پاجی سب ف۳ مریں گے جان لو۔ خیر میں نے وہ اونٹنیاں ان سے چھین لیں اور ہنکاتا ہوا لا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سواروں کے ساتھ) مجھ کو ملے۔ میں نے عرض کیا ڈاکو پیاسے ہیں میں نے (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا ف۴ جلدی ان کے پیچھے فوج روانہ کیجئے ف۵ آپ نے فرمایا اکوع! تو اُن پر غالب آ چکا۔ اب جانے دے (درگزر کر) وہ تو اپنی قوم میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے ف۶

ف۱ غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے کئی میل پر شام کی طرف۔ وہاں درخت بہت تھے۔ وہیں کے جھاؤ سے منبر نبوی تیار کیا گیا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے؛ ف۲ غطفان اور فزارہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں؛ ف۳ الیوم الرضع رضع جمع ہے راضع کی۔ راضع بخیل یا پاجی جس کے دودھ میں پاجی پن تھا یعنی اس کی ماں کمینی تھی کہتے ہیں ایک بخیل کے پاس مہمان آیا تو اس نے اپنی بکری کا دودھ منہ لگا کر تھن سے پی لیا۔ اس کو یہ ڈر ہُوا کہیں دودھ دوہنے کی آواز مہمان سن لے اور دُودھ میں شریک ہو جائے جب سے راضع کمینے بخیل کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے آج معلوم ہو جائے گا کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے پاجی کا؛ ف۴ برابر تیر چلاتا رہا؛ ف۵ وہ پانی پینے ٹھہرے ہوں گے فوج کے لوگ ان کو پالیں گے اور پکڑ لائیں گے۔ ابن سعد کی روایت میں ہے کہ سلمہ نے کہا مجھے سو آدمی دیجئے تو میں ان کو مع ان کے سامان اور اسباب کے گرفتار کر لاتا ہوں؛ ف۶ یہ آپ کا فرمانا معجزہ تھا۔ بعد میں جو خبر آئی اس سے معلوم ہُوا کہ وہ واقعی اس وقت اپنے قبیلے یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے؛

---

## بَابُ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ، وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ۔

باب: وار کرتے وقت یوں کہنا اچھا لے میں فلاں کا بیٹا ہوں، اور سلمہ بن اکوع نے ف۱ ڈاکو کو تیر لگایا اور کہا لے میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

ف۱ یہ اسی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو اوپر گزری اس کو مسلم نے نکالا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پر وار کرے تو ایسا کہنا جائز ہے اور یہ اس فخر اور تکبر میں داخل نہیں جو منع ہے؛

٢٧٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ الْبَرَاءُ، وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ، قَالَ: فَمَا رُؤِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے کہا ایک شخص نے (جو قیس قبیلے کا تھا نام نامعلوم) براءؓ بن عازب سے پوچھا کہنے لگا ابا عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا براءؓ نے یہ جواب دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے۔ ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپؐ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکوں نے آپؐ کو گھیر لیا تو آپؐ فرمانے لگے۔ میں ہوں پیغمبر بلاشک و خطر اور عبدالمطلب کا ہوں پسر۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمن کے مقابلہ میں زیادہ سخت کوئی نہ تھا۔

## بَابٌ - إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ۔

## باب، کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعے سے اتر آئیں ف۱

ف۱ تو اس مسلمان کا حکم نافذ ہو جائے گا اگر حاکم منظور کرے۔

٢٨٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو امامہ سہل بن حنیف سے، انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا جب بنی قریظہ یہودی (جو مدینہ میں ایک قلعہ میں تھے) سعدؓ بن معاذ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر) رضامند ہو کر (اپنے قلعہ سے) اتر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (سعد کو) بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ نے (انصاری لوگوں سے) فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (ان کو سواری سے اتارو ف) پھر وہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن کر بیٹھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے ہیں سعد نے کہا

أَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے (جوان) لوگ ہیں وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے ؎۲

؎۱ اس حدیث کی شرح آگے آئے گی۔ بعضوں نے اس حدیث سے قیام تعظیمی کے درست ہونے پر دلیل لی ہے۔ بعضوں نے کہا سعد کچھ بیمار تھے اس لئے صحابہؓ کو آپؐ نے حکم دیا کہ کھڑے ہو کر ان کو اتار لو ؎۲ ترجمۂ باب کی مطابقت ظاہر ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے تو نے وہ حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے دیا۔

## بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ۔

باب: قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کر کے نشانہ بنانا ؎۱

؎۱ جس کو عربی میں قتل صبر کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جاندار آدمی ہو یا جانور اس کو کسی جھاڑ درخت وغیرہ سے باندھ دینا اور تیر (یا گولی) کا نشانہ بنانا۔ اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں رکھتے۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے انس بن مالک سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پر خود لگائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ جب خود آتارا تو ایک شخص (ابو برزہ اسلمی) آیا اس نے کہا یارسول اللہ (عبداللہ یا عبدالعزیٰ) بن خطل کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسکو وہیں مار ڈالو ؎۱

؎۱ یہ عبداللہ بن خطل کمبخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کر کے کافروں میں مل گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی ہجو زنڈیوں سے گوایا کرتا۔ قسطلانی نے کہا یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں آجائے وہ بے ڈر ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ مسجد حرام میں حد اور قصاص لیا جا سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے اس کے خلاف کیا ہے۔

## بَابٌ۔ هَلْ يَسْتَأْسِرُ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ۔

باب: اپنے تئیں قید کرا دینا اور جو شخص قید نہ کرائے اس کا حکم اور قتل کے وقت دوگانہ پڑھنا۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے

الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَأُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ: أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللَّهِ لَا

ف۱ اور ابوہریرہؓ کے یار، انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور جاسوسی (کڑی کے دیا چھ آدمیوں کو) خبر لینے کے لئے روانہ کیا۔ ان کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے ف۲ یہ لوگ گئے، جب ہداۃ کے مقام میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے بیچ میں ہے، تو کسی نے بنی لحیان کو خبر کر دی، جو ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہیں۔ انھوں نے دو سو تیر انداز اُن کے تعاقب میں بھیجے۔ یہ لوگ ان کا نشان ڈھونڈتے چلے۔ ایک جگہ انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں جو مدینے سے ساتھ لی تھیں۔ انہوں نے وہاں (کھجوریں یا گٹھلیاں دیکھ کر) پہچان لیا کہ یہ مدینے کی کھجوریں ہیں اور عاصم اور ان کے ہمراہیوں کے پیچھے ہوئے۔ جب عاصم نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیکری پر پناہ لی۔ کافروں نے (جو دو سو تھے) ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم (ٹیکری پر سے) اتر آؤ اور اپنے تئیں ہمارے سپرد کر دو (قید ہو جاؤ) ہم اقرار کرتے ہیں، پکا اقرار، تم کو ماریں گے نہیں۔ یہ سن کر عاصم بن ثابت نے جو ٹکڑی کے سردار تھے یہ کہا میں تو خدا کی قسم کافر کی امان پر نہیں اترنے کا۔ یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر صاحب کو پہنچا دے۔ آخر ان کافروں نے تیروں کی بارش شروع کر دی اور عاصم سمیت سات کو (یا تین کو) شہید کیا۔ تین جو بچ رہے وہ کافروں کے اقرار پر بھروسا کر کے اُتر آئے۔ انہی میں خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے (عبداللہ بن طارق) جب کافروں کے اختیار میں آ گئے تو انہوں نے دغا کی اور کمانوں کے چلے (تانت) کھول کر ان کی مشکیں کسیں تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) کہنے لگا (بسم اللہ ہی غلط) یہ پہلی دغا ہے۔ میں تو تمہارے ساتھ نہیں جانے کا۔ میں ان کی پیروی چاہتا ہوں جو شہید ہوئے

أَصْحَابُكُمْ إِنَّ فِي هَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً، يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقِيعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ، قَالَتْ: فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ، مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا، اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا:

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

کافروں نے ان کو کھینچا ساتھ لے جانے کی کوشش کی مگر اُس نے کسی طرح نہ مانا۔ آخر انہوں نے اس کو مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑ لے گئے۔ ان دونوں کو (غلام بنا کر) مکہ میں (مشرکوں کے ہاتھ) بیچ ڈالا۔ خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید اف۳ بدر کے دن خبیب نے ان کے باپ حارث کو قتل کیا تھا۔ خیر خبیب چند دنوں تک ان کے پاس قید رہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عبید اللہ بن عیاض نے بیان کیا، ان سے حارث کی بیٹی (زینب) کہتی تھی جب حارث کی اولاد خبیب کو قتل کرنے لگی تو خبیب نے زینب سے ایک اُسترا مانگا پاکی کرنے کو۔ زینب نے دے دیا۔ اس وقت (اتفاق سے) میرا ایک بچہ، مجھے خبر نہ تھی، خبیب کے پاس آگیا۔ میں نے دیکھا تو وہ بچہ (ابوالحسین) کم سن ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور اُسترہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں گھبرا گئی۔ خبیب نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ میں گھبرا رہی ہوں ف۴ اور پوچھا کیا تو یہ سمجھتی ہے میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ زینب کہتی ہے میں نے خبیب کی طرح کوئی نیک بخت قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے انگور کا خوشہ جو اُن کے ہاتھ میں تھا کھا رہے تھے۔ ان دنوں مکہ میں میوہ بالکل نہ تھا (تو قیدی کو کون دیتا) زینب کہتی تھی یہ اللہ کی روزی تھی جو خبیب کو اس نے عنایت فرمائی (دنیا میں بہشت کا میوہ کھانے کو بھیجا) ف۵ خیر جب خبیب کو قتل کرنے کے لئے حرم کے باہر لے گئے تو انہوں نے (اخیر) درخواست یہ کی کہ ذرا دو رکعت نماز مجھ کو پڑھ لینے دو۔ انہوں نے اجازت دی۔ خبیب نے دوگانہ ادا کیا پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مارے جانے سے ڈرتا تو میں اپنا دوگانہ لمبا کرتا (قرأت کو طول دیتا) یا اللہ ان کافروں

عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا، فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا۔

کو ایک ایک کر کے ہلاک کر پھر یہ اشعار پڑھے ؎

جب مسلماں رہ کے دنیا سے چلوں ۔ مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں ف۱ ۔ وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا ۔ اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

غرض حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو مار ڈالا اور خبیبؓ نے یہ طریقہ نکالا جو مسلمان اس طرح اسیر ہو کر مارا جائے وہ ایک دوگانہ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم جس دن قتل ہوئے، ان کی دعا قبول کر لی ف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روز اپنے اصحابؓ کو خبر دی، ان کی مصیبت بیان کر دی۔ ان کے مارے جانے کے بعد قریش کے چند کافروں نے کسی کو عاصم کی لاش پر بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے جس کو وہ پہچانیں۔ ہوا یہ تھا کہ عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک رئیس (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا (اس لئے قریش کے کافر جلے ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کا ایک چھتہ قائم کر دیا تھا انہوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کو بچا لیا۔ وہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ نہ سکے۔

ف۱ بنی زہرہ ایک قبیلہ ہے۔ حلیف اس کو کہتے ہیں جو قسم کھا کر کسی قوم کا دوست بن جائے ان میں شریک ہو جائے ۔ ف۲ عاصم بن عمر کی والدہ جمیلہ عاصم ابن ثابت کی بیٹی تھیں بعضوں نے کہا یہ عاصم بن عمرؓ کے ماموں تھے اور جمیلہ ان کی بہن تھیں بخیر آپؐ نے ان چھ آدمیوں کو عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا تھا۔ وہ جنگ احد کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چند صحابہؓ کو کر دیجئے جو ہم کو دین کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن بکیر اور عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق کو ان کے ساتھ کر دیا۔ رستے میں بنو لحیان کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور دغا سے مار ڈالا ۔ ف۳ اور زید بن دثنہ کو صفوان ابن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدل میں اس کو قتل کیا ۔ ف۴ زینب یہ سمجھی کہ اب خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے کہ میں قتل کیا جاتا ہوں تو جان سے اٹھا ہوا شخص اس وقت بچہ کو ہی مار دے تو کیا تعجب ہے اور استرہ بھی اس کے ہاتھ میں ہے ۔ ف۵ یہاں سے اولیاء اللہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت مریم کی بھی ایسی ہی کرامت قرآن شریف میں مذکور ہے ۔ ف۶ قیدی یعنی اس کی رضامندی اور اس کی راہ میں مارا جاتا ہوں ف۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی ۔

## بَابُ فِكَاكِ الْأَسِيرِ

باب: مسلمان قیدی کو جس طرح ہو سکے چھڑانا واجب ہے ف:

ف روپیہ دے کر یا اور کسی تجویز سے یا معاوضہ سے۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُكُّوا الْعَانِيَ أَيِ الْأَسِيرَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور بن معتمر سے، انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو (پوچھنے جاؤ)۔

---

۲۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے، ان سے عامر شعبی نے بیان کیا، انہوں نے ابو جحیفہؓ (وہب بن عبداللہ) سے، انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تم لوگوں یعنی اہل بیت کے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں؟ (جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں کیا) ف انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن میں نہ ہو) البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) اور جو اس ورق میں ہے۔ میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کا چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے بدلے نہ مارا جانا ف۲

ف یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے۔ اس سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی آیتیں تھیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاش نہیں کیا بلکہ خاص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے اہل بیت کو بتلائیں۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیلے بے یار و مددگار مشرکوں میں پھنسے ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے کوئی بات چھپائی ہی نہیں اللہ کا پیغام بے خوف و خطر

سنادیا جن میں مشرکین کی اور ان کے معبودوں کی کھلی کھلی برائیاں تھیں پھر جب صدہا صحابہؓ آپؐ کے جان نثار اور فدائی موجود تھے آپؐ کو کسی کا ڈر بھی نہ تھا آپؐ اللہ کا پیغام کیسے چھپا کر رکھتے۔ اب رہیں وہ روایتیں جو شیعہ اپنی کتابوں میں اہلِ بیت علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں تو ان میں اکثر جھوٹ اور غلط بنائی ہوئی ہیں ؛ ف۲ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔ قسطلانی نے کہا جمہور علماء اور اہلِ حدیث کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے ایک ضعیف روایت سے جس کو دارقطنی نے نکالا یہ کہا کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

---

## بَابُ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ۔

## باب: مشرکوں سے فدیہ لینا۔

٢٨٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَوَيْسٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لَا تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ: خُذْ فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابنِ شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے (ان کا نام معلوم نہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے ف۱ عباس بن عبدالمطلب کو ان کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو ف۲ اور ابراہیم بن طہمان نے ف۳ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے (جو عمان اور بصرے کے درمیان ایک شہر ہے) تحصیل کا روپیہ آیا۔ اُس وقت حضرت عباس آپؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو بھی دلوایئے میں نے اپنا فدیہ دیا اور اپنے بھتیجے عقیل کا۔ آپؐ نے فرمایا لے لو، اور ان کے کپڑے میں روپے ڈال دیئے۔

ف۱ حضرت عباسؓ انصار کے بھانجے نہ تھے۔ ان کی والدہ انصاری نہیں تھیں بلکہ حضرت عباسؓ کے والد عبدالمطلب انصار کے بھانجے تھے کیونکہ ان کی ماں سلمیٰ بنی نجار میں سے تھیں۔ جب باپ بھانجے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھانجا کہہ دیا ؛ ف۲ پورا فدیہ لو۔ آپؐ جانتے تھے حضرت عباسؓ مالدار ہیں اور مسلمان اس وقت مال کی احتیاج رکھتے تھے تو اپنے چچا کی بھی آپؐ نے کوئی رعایت نہیں کی۔ مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی

آپؐ نے نہ مانا۔ عدالت اور تقویٰ اس کا نام ہے ۔ ف۳ ابراہیم کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولاً گزر چکی ۔

٢٨٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے محمد بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم رضؓ سے وہ (جب کافر تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہتے تھے میں نے سُنا آپؐ نے مغرب کی نماز میں سورۃ والطور پڑھی۔

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ۔

## بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ۔

باب: اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان لئے چلا آئے (تو اس کا مار ڈالنا درست ہے)

٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ، فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالعمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع رضؓ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے کہا مشرکوں کا ایک جاسوس ف۱ سفر میں آپؐ کے پاس آگیا اور آپؐ کے اصحابؓ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا پھر کھسک گیا۔ (چل دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ڈھونڈ کر مار ڈالو۔ ابوسلمہؓ نے اس کو قتل کیا۔ آپؐ نے انہی کو اس کا سامان دلا دیا۔

ف۱ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۔

## بَابٌ - يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ۔

باب: ذمی کافروں کو بچانے کے لئے لڑنا۔ ان کا غلام لونڈی نہ بنانا ف۱

ف۱ ذمی وہ کافر جو مسلمانوں کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیہ دیتے ہیں ایسے کافروں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمے ہے البتہ اگر وہ عہد توڑ ڈالیں اور مسلمانوں کو دغا دیں تب ان کا مارنا، ان کا لونڈی غلام بنانا درست ہے ۔

٢٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَفَّى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَاءِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے، انہوں نے (مرتے وقت) یہ کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذمی کافر سے جو عہد کیا ہے وہ وفا کرے اور ان کو بچانے کے لئے (دوسرے کافروں سے) لڑے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے (جتنا ہو سکے اتنا ہی جزیہ لے)

---

## بَابُ جَوَائِزِ الْوَفْدِ.

باب: جو کافر دوسرے ملکوں سے (ایلچی بن کر) آئیں ان سے سلوک کرنا

ف ان کو وفد کہتے ہیں یعنی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت کے آتی ہے۔ اس باب میں امام بخاریؒ نے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ بعضے نسخوں میں یہ باب موخر اور باب ہل یستشفع الی اہل الذمۃ مقدم ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کے مطابق ہے اور باب ہل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں امام بخاریؒ نے ان دونوں ابواب کے لئے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی، وفد کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ذکر ہے۔ اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاریؒ نے آپؐ کے اس فرمانے سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے باہر کر دینا معلوم ہوا اس کی سفارش نہ سننا چاہیئے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپؐ نے کیا یعنی اخراج اس کا بھی اس حدیث میں ذکر ہے واللہ اعلم۔

## بَابٌ. هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ؟

باب: ذمیوں کی سفارش اور ان سے کیسے معاملہ کیا جائے؟

۲۸۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن، پھر رونے لگے، اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں رنگ گئیں اس کے بعد کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی۔ آپؐ نے (جو صحابہ حجرہ شریف میں حاضر تھے ان سے) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں تم

أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ، وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ، وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ قَالَ يَعْقُوبُ: وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ.

میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ سن کر صحابہ نے جھگڑا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں۔ صحابہؓ یہ کہنے لگے آنحضرتؐ (بیماری کی شدت سے) بڑ بڑا رہے ہیں ف۱ آپ نے فرمایا چلو مجھ کو نہ چھیڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو۔ آخر آپؐ نے مرتے وقت تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ کہ مشرکوں کو (سارے) عرب کے جزیرے سے نکال دینا ف۲ دوسرے جو جماعتیں پیغام لے کر آئیں ان سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطرداری ضیافت وغیرہ) راوی کہتا ہے تیسری بات میں بھول گیا ف۳ یعقوب بن محمد زہری نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمن سے عرب کے ملک کو پوچھا انہوں نے کہا مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن اور یعقوب نے یہ بھی کہا کہ تہامہ (یعنی مدینہ کا علاقہ) عرج سے شروع ہوتا ہے ف۵

ف۱ ہجر کے معنی یہ ہیں کہ بیماری میں بیہودہ کلام نکال رہے ہیں مگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں۔ آپ بیماری غیر بیماری ہر حالت میں ہذیان اور بے ہودہ گوئی سے محفوظ تھے۔ بعضی روایتوں میں ہجرا استفہموہ ہے یعنی کیا پیغمبر صاحب کی باتیں ہذیان ہیں؟ آپ سے اچھی طرح پوچھ گچھ کر لو۔ گویا یہ ان لوگوں کا کلام ہے جو کہتے تھے کتاب لکھی جانی چاہیے انہوں نے مخالفین سے یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیماری کا ہذیان جانتے ہو یہ غلط ہے۔ بعضوں نے کہا یہ کلام حضرت عمرؓ نے کیا تھا اور قرینہ بھی یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ہو، وہ کتاب لکھی جانے کے مخالف تھے۔ اس صورت میں ہجر کے معنی یہ ہوں گے کہ کیا آپؐ دنیا کو چھوڑنے والے ہیں؟ آپؐ وفات پا جائیں گے؟ حضرت عمرؓ کو گھبراہٹ اور رنج میں یہ خیال سما گیا تھا کہ آپؐ کو موت نہیں آسکتی اس حالت میں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپؐ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تو اپنے باپ اور بھائی کو بلا بھیج۔ میں ڈرتا ہوں کہیں کوئی اور خلافت کی آرزو کرے اور اللہ اور مسلمان سوا ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت نہیں مانتے۔ ف۲ عرب میں کہیں مشرک نہ رہنے پائیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں نہ رہیں۔ عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے اور اس کو جزیرہ اس لئے فرمایا کہ تین طرف سے سمندر اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ وصیت حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں پوری کی اور کافروں کو ملک عرب سے نکال باہر کیا مگر افسوس ہے کہ تیرھویں صدی ہجری میں پھر نصاریٰ نے غلبہ کیا اور اب وہ عرب کے کئی شہروں پر حکومت کر رہے ہیں جیسے عدن سے

عراق وغیرہ امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کافر ذمی ہو یا حربی مکہ اور مدینہ اور یمامہ میں نہ رہنے پائے۔ اسی طرح مکہ کے حرم یا مسجد حرام میں بھی کافر کو نہ گھسنے دیا جائے مگر کسی ضرورت سے کافر وہاں جائے جیسے سفارت یا صلح وغیرہ کے لئے تو چار دن سے زیادہ نہ ٹھہرے اور امام ابو حنیفہ نے کافر کا حرم میں داخل ہونا جائز رکھا ہے۔ عینی نے کہا مسجد حرام میں بھی ذمی کا داخل ہونا ان کے نزدیک درست ہے ؛ ف۲ وہ یہ تھی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بُت نہ بنانا ؛ ف۳ اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ؛ ف۵ عرج ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے ۷۸ میل پر ؛

## بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوَفْدِ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ، فَقَالَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ۔

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ؛

باب: جب باہر کی سفارتیں آئیں تو حاکم کا آراستہ ہونا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا (چادر اور تہبند) بازار میں بکتے دیکھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ خرید لیجئے اور عیدیں اور جب باہر کی سفارتیں آتی ہیں آپ ان کو پہن کر زیب دیا کیجئے۔ ف۱ آپ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں یا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں چند روز جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت عمرؓ خاموش رہے۔ پھر ایسا ہوا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجی وہ اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں پھر آپ نے یہ قبا مجھ کو کیسے بھیجی؟ آپ نے فرمایا اس لئے بھیجی کہ تو اس کو بیچ لے (اور قیمت اپنے کام میں لائے) یا یوں فرمایا اس کو اپنے کسی کام میں لائے۔

## بابٌ - كَيفَ يُعرَضُ الإسلامُ عَلَى الصَّبِيِّ؟

٢٩٠ - حَدَّثَنا عَبدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنا هِشامٌ: أخبَرَنا مَعمَرٌ، عَنِ الزُّهرِيِّ: أخبَرَنِي سالِمُ بنُ عَبدِ اللهِ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُما: أنَّهُ أخبَرَهُ أنَّ عُمَرَ انطَلَقَ فِي رَهطٍ مِن أصحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابنِ صَيّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلعَبُ مَعَ الغِلمانِ عِندَ أُطُمِ بَنِي مَغالَةَ، وَقَد قارَبَ يَومَئِذٍ ابنُ صَيّادٍ يَحتَلِمُ، فَلَم يَشعُر بِشَيءٍ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ظَهرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أتَشهَدُ أنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَنَظَرَ إلَيهِ ابنُ صَيّادٍ فَقالَ: أشهَدُ أنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، فَقالَ ابنُ صَيّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أتَشهَدُ أنِّي رَسُولُ اللهِ؟ قالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: آمَنتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ، قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ماذا تَرَى؟ قالَ ابنُ صَيّادٍ: يَأتِينِي صادِقٌ وَكاذِبٌ، قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لُبِسَ عَلَيكَ الأمرُ، قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إنِّي قَد خَبَأتُ لَكَ خَبِيئًا، قالَ ابنُ صَيّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اخسَأ فَلَن تَعدُوَ قَدرَكَ، قالَ عُمَرُ:

## باب : بچے سے کیونکر کہیں مسلمان ہو جا؟

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے محلوں کے پاس بچوں میں کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صیاد (جوان نہیں ہوا تھا) جوانی کے قریب تھا۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر آپؐ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ف اس نے آپؐ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ان پڑھ لوگوں (یعنی عرب لوگوں) کے پیغمبر ہیں۔ پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا (سچ کہہ) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر سب کا سب گڈمڈ ہوا (جیسے کاہن ہوتے ہیں ایک سچ تو سو جھوٹ) آپؐ نے فرمایا اچھا جب جانیں بتلا (میرے دل میں) کونسی بات ہے جو میں نے تیرے لئے چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا دُخ ہے ف۳ آپؐ نے فرمایا دھت پرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہیں) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ

يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، وَهُوَ اسْمُهُ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ، وَقَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن ماردوں (آئندہ دجّال کا ڈر نہ رہے) آپ نے فرمایا (کیا فائدہ) اگر یہ واقعی دجّال ہے تب تو تُو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور جو دجّال نہیں ہے تو اس کا ناحق خون کرنا تیرے حق میں اچھا نہیں ہے ف۴ دوسری روایت میں ابن عمرؓ سے (اسی سند سے) یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں ان درختوں میں گئے جہاں ابن صیّاد تھا۔ جب آپؐ وہاں پہنچے تو کھجور کی شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے۔ آپؐ کو یہ منظور تھا کہ ابن صیّاد کو کچھ دھوکہ دے کر اس کی کچھ باتیں سن لیں، وہ آپؐ کو نہ دیکھے۔ ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے لیٹا تھا، کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپؐ شاخوں کی آڑ میں چھپ کر آرہے ہیں ایک بارگی پکار اٹھی ارے صاف (یہ ابن صیّاد کا نام تھا) وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس کی ماں نہ بولتی تو وہ اپنا حال کھولتا اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے (اسی سند سے) روایت ہے، انہوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہا بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ کی جیسے چاہیئے ویسی تعریف کی پھر دجّال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجّال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے بھی ڈرایا تھا مگر میں تم کو ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے ف۵

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلا کہ بچے سے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا۔

ف۴ سبحان اللہ! کلام الملوک ملوک الکلام آپؐ کو ابن صیاد سے چند باتیں کرنا مقصود تھیں۔ آپؐ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ

کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہُوا تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے؛ ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دخان کے لفظ میں سے اس نے صرف دخ بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے سُنی سنائی ایک آدھ بات لے مرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات پر شیطان کا مطلع ہو جانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپؐ نے یہ آیت لکھوا کر ہاتھ میں چھپائی ہوگی؛ ف۴ حالانکہ ابن صیاد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس وجہ سے وہ قتل ہو سکتا تھا مگر چونکہ وہ نابالغ تھا دوسرے اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں یا نہیں؟ اس لئے آپؐ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا؛ ف۵ کیونکہ کانا ہونا عیب ہے اور پروردگار ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ تو تمام ہنروں اور خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے۔ یہ تو بڑے دجال کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب آئے گا اور بہت لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ حدیث میں ہے جو دجال کا نکلنا سُنے وہ اس سے دور رہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرے بعد تیس شخص جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔ ہمارے زمانے میں دجال کے پیش خیمہ کئی شخص ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ صدہا مسلمان ان کے فریب میں آ گئے ہیں اور بہت سے آئیں گے اِلّا اصحاب حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو ہر نزاع میں فیصلہ بتاتے ہیں وہ ان کے دام میں نہ آ سکتے ہیں نہ آئیں گے۔ ان پیش خیموں میں ایک شخص علی گڑھ میں ظاہر ہُوا جس نے بہشت، دوزخ، فرشتوں سب کا انکار کیا۔ پیغمبروں کے معجزوں کو شعبدہ اور طلسم قرار دیا۔ قرآن کی آیتوں کی ایسی تفسیر کی جو صحابہؓ اور تابعین کے خلاف اہل الحاد اور باطنیہ کے طور پر ایک شخص دہلی میں پیدا ہُوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا۔ شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اس کے احکام پر عمل کرو معاذ اللہ ایک شخص قادیان میں نکلا۔ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح موعود ہوں اور مہدی موعود حضرت عیسیٰؑ دنیا میں نہیں آئیں گے حدیث میں جن عیسیٰ کا آنا مذکور ہے اس سے مراد میں ہوں۔ کہتا ہے مجھ پر وحی اُترتی ہے۔ ایک عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے۔ وہ کہتا ہے حدیث کوئی قابل اعتبار نہیں بس قرآن ہی سے جو ثابت ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس نے ایک نئی طرز کی نماز بھی نکالی ہے۔ ایک شخص حیدرآباد میں ہے جو کہتا ہے عذاب قبر وغیرہ کچھ نہیں اور مومن دوزخ میں جائے گا نہیں اور عذاب قبر کی حدیثیں لائق اعتبار نہیں۔ ایک اور شخص بعینہٖ خارجیوں کے حلیے پر جو حدیث میں مذکور ہے سر گھٹا ہُوا، بڑی داڑھی، توند نکلی ہوئی۔ یہ کہتا ہے قرآن اور حدیث کا ترجمہ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو آخر قرآن اور حدیث اپنے شاگردوں کو جو ہندی ہیں کس طرح پڑھاتا ہے؟ کیا عربی زبان ہی میں ان سے گفتگو

کرتا ہے یا ترجمہ کرتا ہے تو لاجواب ہوگیا۔ ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اور حدیث کے ترجمے پڑھنا اور ان پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اس سے آدمی مقلد ہو جاتا ہے۔ سب لوگوں کو ہدایہ در مختار کنز وغیرہ فقہ کی کتابیں پڑھنا چاہیئے ..... اور ابوحنیفہؒ کے قول کے خلاف حدیث یا آیت ملے جب بھی ہم امام ابوحنیفہؒ کے قول پر چلیں گے۔ وہ ہم سے زیادہ قرآن اور حدیث جانتے تھے، انہوں نے جب اس آیت یا حدیث پر عمل نہیں کیا تو ضرور کوئی وجہ ہوگی۔ مسلمانو! ہوشیار رہو، یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں۔ قرآن اور صحیح بخاری شریف کو رات دن دیکھو اور ان بیش خیزوں کی بات نہ سنو۔ ایک اور شخص ان میں یہ کہتا ہے کہ شریعت تو عام لوگوں کے واسطے ہے۔ جو لوگ خدارس ہو جاتے ہیں ان کو شریعت پر چلنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور عابد اور معبود خدا اور بندے میں کوئی فرق نہیں معاذ اللہ یہ سب دجالی فرقے ہیں۔ خدا ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

---

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا مسلمان ہو جاؤ تم (جزیہ اور آخرت کے عذاب سے) بچے رہو گے۔ یہ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔ ف

ف یہ حدیث آگے باب الجزیہ میں موصولاً مذکور ہوگی۔

بَابٌ- إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ، وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ

باب: اگر کچھ کافر دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں تو ان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ انہی کو ملے گی ف

ف یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے حنفیہ کا رد کیا۔ وہ کہتے ہیں اگر حربی کافر مسلمان ہو کر دار الحرب میں رہے پھر مسلمان اس ملک کو فتح کریں تو جائیداد غیر منقولہ یعنی زمین باغ وغیرہ اس کو نہ ملے گی سب مسلمانوں کا ملک ہو جائے گا۔

۲۹۱- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ۔ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟ ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے، انہوں نے امام علی بن حسین سے، انہوں نے عمرو بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے، انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کل آپؐ (مکہ میں پہنچ کر) کہاں اتریں گے؟ آپؐ نے فرمایا ابھی عقیل نے کوئی مکان ہمارے لئے چھوڑا بھی ہے؟ ف (سب بیچ کر چکے گئے کوئی نہیں چھوڑا) پھر فرمایا ہم

حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ، وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

کل بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی۔ ہوا یہ کہ بنی کنانہ اور قریش نے مل کر حلف سے یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید و فروخت کریں گے نہ اُن کو اپنے گھروں میں آنے دیں گے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے ۱۲

ف ہُوا یہ تھا کہ ابوطالب عبدالمطلب کے بڑے بیٹے تھے۔ ان کی وفات کے بعد جاہلیت کی رسم کے موافق کل ملوک املاک پر ابوطالب نے قبضہ کر لیا۔ جب ابوطالب مرے تو ان کے انتقال کے کچھ دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رض تو مدینہ منورہ ہجرت کر آئے عقیل اس وقت ایمان نہ لائے تھے وہ مکہ میں رہے۔ انہوں نے تمام مکانات بیچ کر اس کا روپیہ خوب اڑایا۔ اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس طرح نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہونے کے بعد بھی ان مکانوں اور جائیداد کی بیع رقم رکھی اور عقیل کی ملکیت تسلیم کر لی، تو جب عقیل کے تصرفات اسلام سے پہلے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولیٰ نافذ رہیں گے ؛

---

۲۹۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ، وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو جس کو ہنیا کہتے تھے سرکاری رمنے پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا ہنیا مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رہنا (ان پر ظلم نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس رمنے میں اُس کو چرانے دے (جو بے چارہ، تھوڑی سی اونٹنیاں یا تھوڑی سی بکریاں رکھتا ہو (غریب ہو) اور عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو نہ چرنے دے ف تو خیر اُن کے جانور اگر تباہ بھی ہو جائیں تو دوسری جائیداد ہے، باغات، زراعت۔ اس سے کام چلا سکتے ہیں اور تھوڑی اونٹنیاں اور تھوڑی بکریاں والے ان کے جانور اگر تباہ ہو جائیں گے تو اپنے بال بچے میرے پاس لائیں گے، کہیں گے امیرالمومنین، امیرالمومنین (ان کو پالو تیرا باپ نہ ہو ف۲ کیا میں ان کو چھوڑ دوں گا ؟) وہ مرتے

أَبَا لَكَ؟ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ، إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

رہیں) پھر پانی گھاس دینا مجھ پر سہل ہے سونا چاندی دینے سے عہ خدا کی قسم یہ جانور والے سمجھتے ہیں کہ میں نے (سرکاری رمنہ محفوظ کرکے) ان پر ظلم کیا ہے، شہر اُن کے، ملک اُن کا زمین ان کی جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانے میں بھی انہی کی رہی۔ بے شک اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد کے جانور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدین کو سوار کرتا ہوں تو میں بالشت برابر زمین ان کی محفوظ نہ کرتا ف۳

ف۱ یہ دونوں صاحب مالدار تھے۔ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو مقدم نہ کرو بلکہ غریبوں کے جانوروں کو پہلے چرنے دو۔ ف۲ یہ محاورہ عرب خفگی کے وقت کہتے ہیں لا ابالک۔ ف۳ بلکہ جیسے پہلے کوئی رمنہ سرکار کی طرف سے محفوظ نہ تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ باب کا ترجمہ اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی انہی کی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد غیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اسی کی ملک میں رہتی ہے گووہ کافر دار الحرب میں رہے۔ عہ یعنی جب ان کے جانور مر جائیں گے تو بیت المال سے نقد روپیہ دینا ہوگا۔

## بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ۔

## باب: لوگوں کی اسم نویسی کرنا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ، فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے حذیفہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں جس نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اس کا نام لکھو۔ حذیفہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھے ف۱ تو ایک ہزار پانچ سو مرد تھوڑے پاس وقت ہم کہنے لگے اب ہم کو کیا ڈر ہے ہم اب ایک ہزار پانسو ہیں حذیفہ نے کہا یا ایک زمانہ یہ ہوکہ ہم اپنے تئیں دیکھتے ہیں بلا میں گرفتار ہیں ہم میں ڈرتے ڈرتے کوئی اکیلے نماز پڑھ لیتا ہے ف۲

ف۱ کہتے ہیں یہ اسم نویسی جنگ اُحد کے وقت کی گئی یا جنگ خندق کے وقت یا صلح حدیبیہ میں۔ ف۲ حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورا ہونے پر بے ڈر ہو گئے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں، پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کوئی کوئی تو ڈر کے مارے اپنی نماز

اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکتا۔ یہ حذیفہ نے اس زمانے میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز میں اتنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ۔ آخر بعض متقی اول وقت اکیلے نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہو جاتے۔ یہ نہ کر سکتے کہ ولید کو تنبیہ کریں اس کو اول وقت نماز پڑھنے پر مجبور کریں۔ خیر ولید کا زمانہ تو پھر غنیمت تھا وہ اخیر وقت ہی سہی نماز کے لئے آتا تو تھا۔ ہمارے زمانے میں تو ماشاء اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر ساری عمر میں نماز کا نام نہیں لیتے۔ البتہ ان کے مرنے پر جنازے کی نماز تو ان پر ادا کی جاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اسی قسم کے ناہنجار بد دین بادشاہوں کو مسلمان مزے مزے سے ظل اللہ اور ظل سبحانی اور خلیفۂ رحمانی پکارتے ہیں۔ خاک پڑے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی پر۔

---

٢٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ: فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ.

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے پھر یہی حدیث نقل کی۔ اس میں یہ ہے کہ پانسو مرد ہوئے۔ ابو معاویہ کی روایت میں یوں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک ف

ف معاویہ کی روایت کو امام مسلم اور امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا۔

---

٢٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ، قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں ف جہاد میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے مگر میری جورو حج کو جا رہی ہے (آپ کیا فرماتے ہیں؟) آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی جورو کے ساتھ (پہلے) حج کر۔

ف اس سے اسم نویسی کا جواز نکلا اور یہی ترجمۂ باب ہے۔

---

بَابٌ - إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

باب: کبھی گناہ گار آدمی سے اللہ دین کی مدد کراتا ہے ف

ف گنہگار سے یہاں کافر مراد ہے۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح-

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، دوسری سند

۲۹۷- وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ-

اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے ف۱ آپؐ نے ایک شخص (نام نامعلوم) کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا یہ دوزخی ہے۔ جب لڑائی کا سامنا ہوا تو یہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو آپؐ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا۔ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں پہنچ گیا۔ اس پر بعضے لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھا ف۲ وہ انہی باتوں میں مصروف تھے کہ اتنے میں خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا۔ رات کو اس سے رہا نہ گیا۔ زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خودکشی کر لی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپؐ نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے لوگوں میں منادی کی، دیکھو بہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور (کبھی) اللہ اس دین کی گنہگار شخص سے مدد کرائے گا ف۳۔

ف۱ کہتے ہیں یہ واقعہ جنگِ احد کا ہے اور اس شخص کا نام قزمان تھا جو ظاہر میں مسلمان پر دل میں منافق تھا مگر ابوہریرہ رضہ تو جنگِ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے وہ جنگِ احد میں کیسے ساتھ ہو سکتے ہیں تو ضرور اور کوئی جہاد مراد ہوگا۔ بعضوں نے کہا غزوۂ خیبر مراد ہے مگر غزوۂ خیبر میں بھی ابوہریرہ رضہ لڑائی ختم ہونے کے بعد آئے تھے۔ ف۲ کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سچ فرماتے ہیں یا کیا یہ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور بظاہر یوں بہکایا کہ ایک ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں اس طرح لڑ کر مارا جائے کیونکر دوزخی ہو سکتا ہے۔ ؏ اکثم بن ابی الجون نے۔ ؏ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہ لیں گے کیونکہ وہ خاص ہے ایک موقع سے اور جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ تھے وہ مشرک تھے دوسرے یہ کہ یہ شخص بظاہر تو مسلمان تھا مگر آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ بُرا ہو گا۔

بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ۔

باب: دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص فوج کی سرداری کرے، امام سے اذن نہ لیوے تو جائز ہے

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا، وَقَالَ: إِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا کہ (جنگ موتہ میں) سرداری کا جھنڈا زید بن حارثہ نے سنبھالا، وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا وہ شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا، وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا) پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ ان کی سرداری کا حکم نہیں دیا گیا تھا (وہ آپ ہی ضرورت دیکھ کر سردار بن گئے) اللہ نے ان کو فتح دی اور یوں فرمایا مجھ کو یا جو لوگ شہید ہوئے ؏ ان کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس دنیا میں رہتے ؏ آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

؏ یہ راوی کی شک ہے۔ ؏ کیونکہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک آرام تھا۔

بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ۔

باب: کمکی فوج روانہ کرنا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے اور سہل بن یوسف نے ان دونوں نے

عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلاَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ۔

سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان (قبیلے) کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم مسلمان ہوگئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ ان کے مقابل ہم کو مدد دیجئے۔ آپؐ نے (ان کی مدد اور تعلیم کے لئے) ستر انصاریوں کو بھیجا۔ انسؓ نے کہا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے (کیونکہ قرآن بہت پڑھا کرتے تھے) دن کو (جنگل سے) لکڑیاں لاتے (اور بیچ کر فقیروں کو کھلاتے) رات کو نماز پڑھتے رہتے خیر جب یہ لوگ قاریوں کو لے کر بئر معونہ پہنچے (جو ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان) تو اُن سے دغا کی اور ان کو مار ڈالا ف تو آپؐ ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان کے لئے بددعا کرتے رہے۔ قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ صحابہ ان لوگوں کے باب میں قرآن کی یہ آیت (ایک مدت تک) پڑھتے رہے۔ ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش۔ پھر بعد میں اس کا پڑھنا موقوف ہوگیا۔

ف کہتے ہیں کہ یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو عامر بن طفیل نے قتل کیا اس نے بنی سلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رعل اور ذکوان اور بنی لحیان نے عاصم اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا خبیب کو بھیجا جس کا قصہ اوپر گزر چکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں واقعوں کی خبر شاید ایک ساتھ پہنچی اس لئے آپؐ نے دونوں پر بددعا کی ؛ امام بخاریؒ نے اس کو بیان کیا اس لئے کہ قتادہ کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے ؛

---

## بَابُ مَنْ غَلَبَ العَدُوَّ، فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا۔

باب : جو شخص دشمن پر غالب ہو ان کے ملک میں تین دن ٹھہرا رہے۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے رُوح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے ابوطلحہ رضؓ سے نقل کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو اُن کے مقام میں تین رات ٹھہرے رہتے۔ روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبدالاعلی نے بھی روایت کیا۔ انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

## بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ، وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ۔

باب: سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا اور رافع ابن خدیج نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے اونٹ اور بکریاں پائیں آپؐ نے (تقسیم میں) ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں ف

ف اس روایت کو امام بخاریؒ نے کتاب الذبائح میں وصل کیا۔

۳۰۱- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے، انہوں نے قتادہ سے، ان سے انس رضؓ نے بیان کیا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ (ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان) سے عمرے کا احرام باندھا جہاں آپؐ نے حنین کی لوٹ بانٹی ف

ف حنین ایک وادی ہے مکہ سے تین میل پر جہاں بڑی لڑائی ہوئی تھی۔ ترجمۂ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپؐ نے جعرانہ میں، عین سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا۔

## بَابٌ- إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ

باب: اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ لے جائیں پھر مسلمان غالب ہوں اور کوئی اپنا مال پائے، اور عبداللہ بن نمیر نے کہا ف ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے، انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضؓ کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا۔ اس کو کافر پکڑ لے گئے۔ پھر مسلمان اُن پر غالب ہوئے تو عبداللہؓ کا گھوڑا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ملا) وہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ رضؓ کو دلایا گیا اور عبداللہ کا ایک غلام (یرموک کی لڑائی میں) بھاگ گیا روم کے کافروں سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام پکڑا گیا) خالدؓ بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ غلام عبداللہ کو دلا دیا ف۲

ف۱ اس کو ابوداؤد نے وصل کیا؛ ف۲ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہل حدیث یہی کہتے ہیں کہ کافر مسلمان کے کسی مال کے مالک نہیں ہو سکتے اور جب کسی مسلمان کا مال ان کے پاس ملے وہ اس مسلمان کو دلایا جائے گا، خواہ مال تقسیم ہو چکا ہو یا نہ ہو چکا ہو اور امام احمدؒ اور مالکؒ کے نزدیک تقسیم کے بعد اس کو نہیں دلایا جائے گا اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کافر جب مال لوٹ لے جائیں اور اپنے ملک پہنچ جائیں تو وہ اس مال کے مالک ہو جاتے ہیں امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: اشْتُقَّ عَارَ مِنَ الْعَيْرِ وَهُوَ حِمَارُ الْوَحْشِ، أَيْ هَرَبَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، انہوں نے عبیداللہ عمری سے، انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم کے کافروں میں مل گیا۔ پھر خالدؓ بن ولید ان کافروں پر غالب ہوئے تو وہ غلام عبداللہ کو پھیر دیا۔ اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا، روم کے کافروں میں جا ٹھہرا۔ خالدؓ ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا عبداللہ کو پھیر دیا۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں اور روم کے کافروں میں جنگ ہوئی، ان دنوں خالدؓ بن ولید فوج کے سردار تھے جن کو ابوبکر صدیقؓ نے مامور کیا تھا۔ خیر وہ گھوڑا دشمن نے لے لیا۔ جب دشمن کو شکست ہوئی (گھوڑا پھر ملا) تو خالدؓ نے وہ

فَرَسَهُ۔ گھوڑا عبداللہ کو پھیر دیا۔

بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ، وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ۔

باب: فارسی یا اور کوئی عجمی زبان بولنا ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ روم) میں فرمایا یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے کہ تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں اور سورۂ ابراہیم میں فرمایا ہم نے جو پیغمبر جس قوم کی طرف بھیجا وہ اسی کی زبان والا ف۲

ف امام بخاری کا اس باب کے لانے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک زبان کا سیکھنا اور بولنا درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں۔ بعض لوگوں نے جو یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے ششکنات ورو میکندیہ موضوع اور باطل ہے ؛ ف۲ اور دوسری آیت میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان پیغمبر کی زبان ہے کیونکہ اس قوم میں جو پیغمبر آیا ہوگا وہ انہی کی زبان بولتا ہوگا۔ ان آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ انگریزی یا تلنگی یا مرہٹی یا روسی یا فرانسیسی یا جرمن زبانیں سیکھنا اور بولنا درست ہیں اور جس نے کوئی زبان سیکھنے سے منع کیا اس کا قول غلط ہے ؛

٣٠٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے سنا انہوں نے (جنگ خندق میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پاکر چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے، آپ اور دو چار آدمی اور تشریف لے چلیں (کھالیں) کیونکہ سب آدمیوں کو تو کھانا کافی نہ ہوگا۔ یہ سن کر آپؐ نے زور سے پکار دیا خندق والو جابرؓ نے تمہارے لئے سُور (ضیافت) تیار کی ہے ف اُو چلو جلدی چلو

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے سُور فارسی لفظ ہے اس کے معنی دعوت، مہمانی ؛

٣٠٥۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن عمرو سے انہوں نے امّ خالد بنت خالد بن سعید سے انہوں نے کہا میں اپنے باپ خالد بن سعید کے ساتھ زرد کرتہ پہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپؐ نے فرمایا سنہ سنہ!

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَنَہْ سَنَہْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: وَھِیَ بِالْحَبَشِیَّۃِ: حَسَنَۃٌ، قَالَتْ: فَذَھَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعْھَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: فَبَقِیَتْ حَتّٰی ذَکَرَ۔

عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ حبشی زبان ہے یعنی اچھی ہے اچھی۔ ام خالد نے کہا پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی) کھیلنے لگی۔ میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا۔ آپ نے فرمایا (بچی ہے) کھیلنے دے۔ پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر اور جونا کر (یا دوسرا کپڑا پہن) پھر پرانا کر اور جونا کر پھر پرانا کر اور جونا کر (یعنی تیری عمر دراز ہو) عبداللہ بن مبارک نے کہا ام خالد اتنا زندہ رہیں کہ ان کا ذکر مذکور ہونے لگا ف

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی زبان ہے بعضے نسخوں میں حتی وکن ہے یعنے ام خالد اتنے دنوں زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا۔

---

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَۃً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِي فِیہِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِیَّۃِ: کَخْ کَخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَۃَ؟

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں اٹھا کر رکھ لی۔ آپ نے فارسی زبان میں کہا کخ کخ ف (یعنی چھی چھی) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ کا مال) نہیں کھاتے۔

ف کخ کخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے لئے کہتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کریں۔

---

## بَابُ الْغُلُولِ، وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَمَنْ یَغْلُلْ یَأْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

باب: لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چرا لینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو کوئی لوٹ کے مال میں چوری کرے گا وہ چوری کی چیز قیامت کے دن لئے ہوئے آئے گا (اپنے اوپر لادے ہوئے)

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ أَبِي حَیَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابو حیان (یحییٰ بن سعید) سے انہوں نے

أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَقَالَ أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ: فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ۔

کہا مجھ سے ابوزرعہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوہریرہ رض نے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا، اس کو بڑا گناہ فرمایا، اس کی سزا بڑی فرمائی۔ آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو اپنی گردن پر قیامت کے دن بکری لادے دیکھوں۔ وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تو (دنیا میں اللہ کا حکم) تجھ کو پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو بڑبڑا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری فریاد سنیئے (اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑا دیجئے) میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا میں نے تو تجھ کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور (مجھ سے) کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں جواب دوں میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تو تم کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا (کہ چوری نہ کیجیو) یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہو جو (ہوا سے) اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری خبر لیجئے میں کہوں میں اب تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ ایوب سختیانی نے بھی ابوحیان سے یہی روایت کیا ہے گھوڑا لادے دیکھوں جو ہنہنا رہا ہو ف

ف ایوب کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔

---

## بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ۔

باب: لوٹ کے مال میں ذرا سی چوری کرنا اور عبداللہ بن عمرو (صحابی) نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (اس روایت سے

جس میں جلانے کا ذکر ہے۔ ف۱

ف۱ اس کو ابوداؤد نے حضرت عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے لوٹ کے مال میں چوری کی تو اس کا سامان جلا دو اور امام بخاریؒ نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر ایک شخص متعین تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ حبشی تھا تھامہ کے حاکم نے آپؐ کو تحفہ بھیجا تھا) وہ مرگیا تو آپؐ نے فرمایا دوزخ میں گیا۔ لوگوں نے اس کو جاکر دیکھا (اس کے اسباب کی تلاشی لی) تو لوٹ کے مال میں کی ایک کملی اس میں پائی جو اس نے چرائی تھی ف۱ امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے (ابن عیینہ سے نقل کیا) اور کہا یہ لفظ کرکرہ ہے بفتح کاف اور اسی طرح منقول ہے ف۲

ف۱ معلوم ہوا لوٹ کے مال میں ایک ذرا سی چیز کی بھی چوری حرام ہے اور اس کے سبب سے آدمی دوزخ میں جائے گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائے گا۔ ف۲ یعنی اس شخص کا نام کرکرہ تھا بفتح کاف اوّل و ثانی اور بعضوں نے کرکرہ بکسر کاف اول و ثانی نقل کیا ہے بعضوں نے بفتح کاف اول و کسر کاف ثانی۔

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ۔

باب: لوٹ کے اونٹ یا بکریاں (تقسیم سے پہلے) ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۳۰۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے، انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے، انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج (صحابیؓ) سے، انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگ بھوکے تھے۔ ہم نے لوٹ میں اونٹ بکریاں حاصل کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے) پچھلے حصے میں تھے لوگوں نے (بھوک کے مارے)

فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ،
ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ،
فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ،
فَطَلَبُوْهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ
بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: هٰذِهِ الْبَهَائِمُ
لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ
فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ جَدِّيْ: إِنَّا
نَرْجُوْ أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا
وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟
فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ فَكُلْ۔ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ،
وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ
فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

جلدی کی (جانور کاٹ کر) ہانڈیاں چڑھادیں۔ آپؐ جب تشریف لائے تو حکم دیا ہانڈیاں اوندھادی گئیں (شوربا بہادیا گیا گوشت تقسیم کر دیا ہوگا) پھر آپؐ نے تقسیم شروع کر دی۔ ایک اونٹ کے بدلے دس بکریاں رکھیں۔ اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ ان کا تعاقب کرتے) لوگ اس کے پیچھے چلے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نام نامعلوم یا خود رافع) نے ایک تیر مارا۔ اللہ نے اُس کو روک دیا۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا دیکھو ان گھریلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں جب کوئی اس طرح بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو (تیر مار کر گرا دو) (عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا رافع نے عرض کیا کل ہم کو امید ہے یا ڈر ہے دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی۔ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں ف۱ کیا ہم کھپانچ ف۲ سے کاٹ لیں۔ آپؐ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور (ذبح کے وقت) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو ایسا جانور کھالے مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں اس کی وجہ میں بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے (وہ جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے نجس ہو جائے گی) اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں ف۳

ف۱ رافع کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ تلوار سے ہم جانوروں کو اس لئے کاٹ نہیں سکتے کہ کل پرسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تلواریں کند (منڈ) ہو جائیں تو کیا ہم کھپانچ سے کاٹ لیں اس میں بھی دھار ہوتی ہے۔ ف۲ یعنی بانس کی کھپانچ جس سے تیر بنتا ہے۔ ف۳ حبشی اس وقت کافر تھے تو آپؐ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا۔

## بَابُ الْبَشَارَةِ فِي الْفُتُوْحِ۔

### باب: فتح کی خوشخبری دینا۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذوالخلصہ (یمن کے کعبے) کو تباہ کر کے مجھ کو خوش نہیں کرتا؟ اس گھر کو خشعم قبیلے نے (کعبے

ذِی الْخَلَصَةِ؟ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ وَقَالَ مُسَدَّدٌ: بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ۔

کے مقابل بنایا تھا اس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے خیر میں اپنے قبیلے کے ڈیڑھ سو سوار لے گیا۔ وہ سب کے سب اچھے سوار تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (سواری میں کچا ہوں) آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔ آخر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو توڑ کر جلا دیا پھر آپ کو خوشخبری کہلا بھیجی۔ جریر کا پیغام جو لایا تھا (حصین بن ربیعہ) وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں اس وقت آپ کے پاس چلا جب میں نے خارشتی اونٹ کی طرح ف۱ اس کو بنا کر چھوڑ دیا۔ آپ نے احمس کے سواروں کو پانچ بار دعا دی۔ مسدد نے حدیث میں یوں کہا ذوالخلصہ خثعم قبیلے میں ایک گھر تھا ف۲

ف۱ خارشتی اونٹ بال وغیرہ جھڑ جانے کے باعث کالا اور دبلا پڑ جاتا ہے اسی طرح ذوالخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ سب گر کر کالا پڑ گیا تھا۔ ف۲ باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ جریر نے کام پورا کر کے آپ کو خوش خبری بھیجی۔

---

## بَابُ مَا يُعْطَى لِلْبَشِيرِ، وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ۔

باب: خوشخبری دینے والے کو انعام (بخشش) دلانا اور کعب بن مالک کو جب توبہ قبول ہونے کی خوشخبری ف سنائی گئی تو انہوں نے (خوش ہو کر) دو کپڑے انعام میں دیئے۔

ف یہ خوش خبری سلمہ بن اکوع یا حمزہ بن عمرو اسلمی نے دی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا۔

## بَابٌ۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

باب: مکہ فتح ہوئے بعد وہاں سے ہجرت فرض نہ رہی ف

ف امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ہر شہر کا حکم مکہ کا سا ہے جب مسلمان اس کو فتح کر لیں تو پھر وہاں سے ہجرت فرض نہ رہے گی۔ اب رہا کافروں کا ملک تو جس ملک میں مسلمان اپنے دین کے فرائض اور واجبات آزادی سے ادا نہ کر سکیں اور ہجرت پر قادر ہوں تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب ہے۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں

عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے فرمایا اب ہجرت نہ رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت رہے مثلاً علم حاصل کرنے کو ہجرت کرنا اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

---

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی، انہوں نے خالد سے، انہوں نے ابو عثمان نہدی سے، انہوں نے مجاشع سے انہوں نے کہا مجاشع اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا مکہ فتح ہوئے بعد ہجرت کہاں رہی لیکن میں اسلام پر اس سے بیعت لینا چاہتا ہوں۔

---

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ، فَقَالَتْ لَنَا: انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رض کے پاس گیا۔ وہ ثبیر پہاڑ پر (جو مزدلفہ میں ہے) ٹھہری ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرایا ہجرت موقوف ہو گئی۔

---

بَابٌ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ۔

باب: ذمی یا مسلمان عورتوں کے ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح ان کا ننگا کرنا جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ:

مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب طائفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم ابن بشیر نے کہا ہم کو حصین

أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا، فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ، وَكَانَ عَلَوِيًّا: إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ: ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا: الْكِتَابَ، قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكَ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ، وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، فَقَالَ: مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ۔

بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے جو عثمانی تھے (حضرت عثمان رضؓ کو حضرت علی رضؓ سے افضل جانتے تھے) انہوں نے حبان بن عطیہ سے کہا جو علوی تھے (حضرت علی رضؓ کو حضرت عثمان رضؓ سے افضل جانتے تھے) ف۱ تمہارے صاحب (یعنی حضرت علی رضؓ) کی اس قدر خونریزی کرنے کی جرأت جس وجہ سے ہوئی ہے اس کو میں جانتا ہوں ف۲ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر رضؓ بن عوام کو روانہ کیا، فرمایا روضۂ خاخ میں جاؤ وہاں ایک عورت تم کو ملے گی (سارہ جو ذمیؔ کافر تھی) حاطب نے ایک خط اس کو دیا ہے (وہ خط لے آؤ) خیر ہم روضۂ خاخ میں پہنچے (وہ عورت ملی) اس سے پوچھا کہنے لگی حاطب نے مجھ کو کوئی خط نہیں دیا ہم نے کہا تو خط نکال کر دے نہیں تو ہم تجھ کو ننگا کریں گے۔ آخر اس نے اپنے نیفے میں سے وہ خط نکال کر دیا ف۳ (ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے) آپؐ نے حاطب کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ جلدی نہ فرمائیے میں کافر نہیں ہوں اور اسلام کی محبت تو میرے دل میں اور بڑھ گئی ہے (پھر کیا کفر کی رغبت ہو) بات یہ ہے کہ آپؐ کے جتنے اصحاب ہیں ان کے حمایتی مکہ میں موجود ہیں جو اُن کا گھر یا مال اسباب بچاتے ہیں میرا حمایتی وہاں کوئی نہ تھا تو میں نے مناسب یہ سمجھا کہ مکہ کے کافروں پر کوئی احسان ہی کر کے اپنا گھر بار بچا لوں آپؐ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا حکم دیجیے میں اس کی گردن مار دوں یہ منافق ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا عمر رضؓ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے شاید بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہو چکی) ابو عبدالرحمٰن نے کہا حضرت علی رضؓ کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو) خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے ف۴

ف۱ سلف اہلسنت اس میں مختلف تھے کہ حضرت علی رضؓ اور عثمان رضؓ دونوں میں کون افضل ہیں۔ اکثر نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ

افضل ہیں۔ ایک جماعت نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہیں لیکن شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت تو بالاتفاق مسلّم تھی کذا قیل میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اصولِ دین میں سے نہیں ہے اور بعض علماء اور پچھلے متکلمین نے زبردستی اس کو اصول اور عقائد میں شریک کر دیا محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام صحابہؓ میں افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ ہیں اور ہر ایک کے فضائل احادیثِ صحیحہ میں سے ثابت ہیں اور اکثر فضائل تو حضرت علیؓ ہی کے لئے ہیں۔ جتنی حدیثیں ان کی فضیلت میں وارد ہیں اتنی کسی صحابی کے لئے نہیں ہیں۔ اب ان چاروں کی افضلیت بمعنی کثرتِ ثواب ایک دوسرے پر تو اس کا علم اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کو ہے۔ ہم لوگوں کو اس کے پہچاننے کی یا فیصلہ کرنے کی خواہ مخواہ کوئی تکلیف نہیں دی گئی گو صحابہؓ سے اس باب میں روایتیں ہیں اور خود حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا جو کوئی مجھ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دے میں اس کو مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا مگر شارع علیہ السلام سے اس باب میں کوئی نص صریح نہیں ہے اور حضرت علیؓ کا قول انکسار پر محمول ہو سکتا ہے دوسرے کسی صحابیؓ کے قول یا فعل سے عقاید کا مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ فروعات میں صحابی کا قول حجت ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے تو اصولِ عقاید میں کیونکر حجت ہوگا۔ رہا اجماع کا دعویٰ تو اس کا ثبوت دشوار ہے ہاں اکثر اہلسنت کا اتفاق کہہ سکتے ہیں۔
حق تو یہی ہے کہ یوں کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ چاروں خلفاء خیر الناس ہیں۔ بعد ان چاروں کے پھر باقی عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے، پھر اصحابِ بدر کا، پھر اصحاب بیعۃ رضوان کا پھر دوسرے صحابہ کا رضی اللہ عنہم۔ ف۲ ابوعبدالرحمٰن سلمی کا یہ کلام صریح بے ادبی ہے حضرت علیؓ سے۔ آپ نے خوارج اور باغیوں کو قتل کیا وہ بموجب امرِ الٰہی تھا نہ اس وجہ سے کہ آپؓ کو اپنے بہشتی ہونے کا یقین تھا اور اس یقین کے بھروسے پر آپ خلافِ شرع کام کرتے رہے اللّٰھم اغفر لابی عبدالرحمٰن۔ ف۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اپنے جوڑے میں سے نکال کر دیا یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ شاید جوڑے میں سے نکال کر نیفہ میں رکھ لیا یا بالعکس پھیر دیا ہو یا جوڑا اس کا اتنا نیچا ہو کہ نیفے کے تلے پہنچتا ہو اور اس نے خط وہاں چھپایا ہو۔ ف۴ ابوعبدالرحمٰن کا کلام محض لغو ہے۔ حضرت علیؓ کی خدا ترسی اور پرہیزگاری سے وہ شاید زیادہ واقف نہ تھے۔ بھلا وہ خونِ ناحق کرتے۔ یہ ان کی شان سے بعید ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ضرورت کے وقت عورت کی تلاشی لینا اس کا برہنہ کرنا درست ہے۔

---

## بابُ اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ۔

باب: غازیوں کے استقبال کو جانا (جب وہ جہاد سے لوٹ کر آئیں)

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ: ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ۔

سے یزید بن زریع نے اور حمید بن اسود نے انہوں نے حبیب بن شہید سے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا تم کو وہ قصّہ یاد ہے جب ہم تم اور عبداللہ بن عباسؓ تینوں آگے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے (آپ جہاد سے لوٹے آ رہے تھے) عبداللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابن عباسؓ کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہ سائب بن یزید کہتے تھے ہم سب بچے ثنیۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لینے گئے (جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے)

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ۔

باب: جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب جہاد سے) لوٹتے تو تین بار اللہ اکبر کہہ کے یوں فرماتے اللہ چاہے تو ہم لوٹنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، اپنے مالک کی تعریف کرنے والے، سجدہ کرنے والے۔ اللہ نے اپنا وعدہ فتح و نصرت کا پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کے لشکر کو اسی نے اکیلے شکست دی ف

ف ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کرشمے ہیں۔ وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ سامان سے کچھ ہوتا ہے نہ اسباب سے نہ کثرت فوج سے ۱۲

٣١٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ عسفان سے لوٹے ف۱ (غزوہ بنی لحیان میں جو سنہ ۶ ہجری میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھالیا تھا۔ اس کا پاؤں پھسلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے۔ یہ حال دیکھ کر ابوطلحہ جھٹ اونٹ پر سے (کود پڑے) اپنے تیئں گرادیا اور کہنے لگے میں آپ کے صدقے (آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی) آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے۔ ابوطلحہ اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر آئے ف۲ اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال دیا پھر دونوں کے لئے سواری درست کی دونوں سوار ہوئے اور ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے برابر یہی (کلمے) مدینہ پہنچنے تک فرماتے رہے۔

ف۱ یہ راوی کی غلطی ہے۔ صحیح یوں ہے کہ جب آپ خیبر سے لوٹے کیونکہ حضرت صفیہ آپ کو جنگ خیبر میں ملیں جو سنہ ۷ ہجری میں ہوئی۔ بنی لحیان سنہ ۶ ہجری میں، حضرت صفیہ آپ کے ساتھ کہاں سے آئیں۔ ف۲ اس سے یہ غرض تھی کہ حضرت صفیہ پر نظر نہ پڑے۔

---

٣١٩- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا وہ اور ابوطلحہ (جنگ خیبر سے لوٹتے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے۔ آپ کے ساتھ ام المومنین صفیہ بھی تھیں۔ آپ ان کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے۔ رستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا (ٹھوکر کھائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

الدَّابَّةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: أَحْسِبُ قَالَ: اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا، وَلَكِنْ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ، فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

آپ کی بی بی ام المومنین دونوں نیچے آ رہے۔ ابو طلحہؓ (راوی) نے یوں کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا نبی اللہ! اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت کی خبر لو۔ ابو طلحہؓ کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہؓ کی طرف گئے اور وہی کپڑا ڈال دیا ان کو چھپانے کو، پھر وہ کھڑی ہوئیں۔ ابو طلحہؓ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان مضبوط باندھی) دونوں سوار ہوئے اور چلے۔ جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (یہ راوی کی شک ہے) تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے۔ برابر مدینہ تک یہی (کلمے) فرماتے رہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔

باب جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے (مسجد میں جا کر) نماز پڑھے ف

ف یعنی ایک دوگانہ شکریہ کا کہ اللہ تعالیٰ سفر سے مع الخیر لایا۔ افسوس کہ لوگوں نے سنت پر چلنا چھوڑ دیا اور واہیات خرافات میں پھنس گئے۔ کوئی سفر سے آتے وقت تیل ماش بھیجتا ہے تو کوئی بھینسا صدقہ نکالتا ہے۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جابرؓ مسجد میں جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے، انہوں نے اپنے باپ اور چچا عبید اللہ بن کعب سے، انہوں نے کعبؓ بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے لوٹ کر آتے تو (پہلے) مسجد میں جاتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے۔

بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ۔

باب، جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو لوگوں کو کھانا کھلائے (دعوت کرے) اور عبد اللہ بن عمر مہمانوں کی خاطر روزہ نہ رکھتے تھے ف

ف جب سفر سے لوٹ کر آتے تو لوگ ان کو مبارکباد دینے کے لئے آتے، ان کے ساتھ کھانے پینے کے لئے عبد اللہ چند روز تک روزہ نہ رکھتے۔ عبد اللہ کا قاعدہ تھا کہ سفر میں مطلق روزہ نہ رکھتے نہ فرض نہ نفل اور حضر میں اکثر نفلی روزہ رکھا کرتے۔ رات کو بہت کم سوتے، ہمیشہ تہجد ادا کرتے۔ اتباع سنت کا وہ شوق تھا کہ سرمو سنت سے تجاوز نہ کرتے۔ بدعت سے اس قدر نفرت تھی کہ ایک مسجد میں گئے وہاں کسی نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاری جیسے اس زمانے میں بھی بعض بدعتیوں کا قاعدہ ہے جماعت کھڑی ہوتے وقت "الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب العید" پکارتے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا اس بدعتی کی مسجد سے نکل چلو۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً، زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأُوقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ،

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوۂ تبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ نحر کیا یا ایک گائے کاٹی۔ معاذ بن معاذ عنبری ف نے شعبہ سے یوں روایت کی۔ انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم کے بدل خریدا جب آپ صرار میں پہنچے (جو

فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے ایک گائے کاٹنے کا حکم دیا ۔ سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر جب مدینہ میں پہنچے آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں نماز پڑھ اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھ کو دلوا دی۔

ف اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ محارب کا سماع جابر رض سے معلوم ہو جائے معاذ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا اور یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔

---

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، صِرَارٌ: مَوْضِعٌ بِالْمَدِينَةِ.

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے، انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میں سفر سے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نفل پڑھ ف صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک جانب (مدینہ سے تین میل پر پورب کی طرف)

ف اس حدیث کی ترجمۂ باب سے مناسبت مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلے ہی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کا ذکر کر دیا۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# کتاب فرض الخمس

## خمس کے فرض ہونے کا بیان ف۱

ف۱ خمس کہتے ہیں پانچویں حصے کو۔ کافروں کے مال میں سے جو لوٹ ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتیموں وغیرہ کے لئے نکالا جاتا ہے جس کا بیان اس آیت میں ہے واعلموا ان ما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول اخیر تک۔

٣٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے، ان کو امام حسین علیہ السلام نے، انہوں نے کہا جناب امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب نے کہا بدر کی لوٹ میں سے جو حصہ مجھ کو ملا، اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس ف۱ میں سے ایک جوان اونٹنی مجھ کو عنایت فرمائی ف۲ جب میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؑ سے صحبت کروں تو میں نے بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے ایک سنار سے (نام نامعلوم) یہ ٹھہرایا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں۔ اس کو سناروں کے ہاتھ

وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ
مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ،
وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ
رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَرَجَعْتُ حِينَ
جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ
قَدْ أُجُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ
خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا وَلَمْ
أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ
الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ
هَذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ
فِي شَرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى
أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ
فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا
وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ،
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ
فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ
أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ
الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ،
فَأَذِنُوا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ
فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً

بیچ کر نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا۔ خیر میں اپنی
اونٹنیوں کا سامان جمع کر رہا تھا جیسے پالان، تھیلے، رسیاں
وغیرہ اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے حجرے
کے بازو میں بیٹھی تھیں جب میں سامان فراہم کر کے لوٹا تو کیا
دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے
ہیں اور کوکھیں پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ حال
دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں بے اختیار رو دیا۔ میں نے
پوچھا یہ کس کا کام ہے۔ لوگوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب
کا۔ وہ اس گھر میں موجود ہیں انصار کے ساتھ (شراب)
پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا اور (سیدھا) آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت
آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر تاڑ لیا کہ میں
بڑے صدمے میں ہوں۔ آپ نے پوچھا علیؑ! کہہ تو
کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج
کا سا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری
دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا، ان کے کوہان کاٹ ڈالے،
ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور بیٹھے اس گھر میں کئی یاروں
کے ساتھ شراب اڑا رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے
چادر منگوائی اور اوڑھ کر پا پیادہ چلے۔ میں اور زید بن
حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے، اس گھر پر پہنچے جہاں
حمزہ تھے۔ آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی۔
گھر والوں نے اجازت دی۔ وہ لوگ شراب پی
رہے تھے۔ آپ نے حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت
کرنا شروع کیا، دیکھا تو وہ بالکل متوالے، آنکھیں سرخ۔
حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر نگاہ
اٹھا کر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا۔ پھر نگاہ اٹھا کر آپ

عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

کی ناف کو دیکھا۔ پھر نگاہ اٹھا کر آپؐ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا۔ پھر کیا کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو ف۴ یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہ بالکل متوالے ہیں (ان کو ہوش نہیں)، اور آپؐ وہاں سے الٹے پاؤں لوٹے۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ لوٹ آئے ف۵ ؛

ف۱ ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے ؛ ف۲ اونٹنی اس مال کی تھی جو عبداللہ بن جحش کی ماتحت فوج نے حاصل کی تھی یہ بدر کی جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت تک خمس کا حکم نہیں اترا تھا لیکن عبداللہ بن جحش نے لوٹ کے چار حصے تو فوج والوں میں تقسیم کئے اور پانچواں حصہ اپنی رائے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کو یہی بات پسند آئی اور قرآن شریف میں ایسا ہی حکم اترا ؛ ف۳ یعنی اونٹنیاں کاٹ ڈالنے پر ؛ ف۴ حضرت حمزہ رضؓ اس وقت بالکل نشے میں تھے اور شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوا تھا۔ نشہ میں آدمی کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اس لئے بے ادبی کا کلام ان کے منہ سے نکل گیا۔ یہ جو کہا میرے باپ کے غلام ہو یہ اس لئے کہا کہ حضرت حمزہ رضؓ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور عبدالمطلب عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ ماجد اور ابوطالب حضرت علی رضؓ کے والد کے باپ تھے بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ؛ ف۵ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ رضؓ سے اونٹنیوں کا تاوان دلایا علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حلال چیز سے اگر کسی کو نشہ ہو جائے تو اس کا حکم مجنون کا سا ہے اور اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا لیکن اگر کسی کا مال تلف کر ڈالے تو تاوان لازم ہوگا ؛

---

۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اُن کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کی صاحبزادی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: اعْتَرَاكَ: افْتَعَلْتَ، مِنْ عَرَوْتُهُ فَأَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي۔

علیہا حضرت فاطمہ زہرا رضؓ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگنے لگیں یعنی اپنا حصہ، اس ترکے میں سے دلایا جائے یعنی ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپؐ کو دلا دیئے۔ (جیسے فدک وغیرہ) ابوبکر صدیق رضؓ نے یہ جواب دیا (میں کیونکر تمہارا حصہ تقسیم کر سکتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر حضرت فاطمہ رضؓ غصے ہوئیں اور انہوں نے ابوبکر رضؓ سے ترکِ ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں ف۱ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا حضرت فاطمہ رضؓ اپنا حصہ اس مال میں سے مانگتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا خیبر اور فدک ف۲ اور مدینہ کے صدقہ میں سے ف۳ ابوبکر رضؓ نے نہ دیا، وہ کہنے لگے میں کوئی بات چھوڑنے والا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جیسا آپؐ کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرتا رہوں گا۔ میں ڈرتا ہوں آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں ف۴ پھر حضرت عمر رضؓ نے (اپنی خلافت میں) مدینہ کا صدقہ تو حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کے حوالے کر دیا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضؓ نے روک رکھا اور کہا کہ یہ دونوں جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی حقوق اور مصارف کے لئے جو آپؐ کو پیش آتے رکھی تھیں۔ یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ف۵ ہو۔ زہری نے کہا آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائیدادیں حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں، امام بخاری نے کہا اعتراک جو قرآن (سورۂ ہود) میں آیا ہے وہ باب افتعال سے ہے اس کا مجرد عروتہ یعنی میں نے اس کو پا لیا، اسی سے یعروہ اور اعترانی نکلا

ہے ف

ف۱ بعد اس کے اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وفات کے وقت بشارت دی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ کو مل جاؤ گی۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس لئے اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہ رضؓ کی ناراضی اس پر مبنی تھی کہ ان کو اس حدیث کی خبر نہ تھی۔ وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے یہ خیال کرتی تھیں کہ پیغمبروں کے لوگ وارث ہوتے ہیں جیسے فرمایا وَوَرِثَ سلیمان داوٗد اور فرمایا فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من اٰل یعقوب۔ حدیث شریف کی رُو سے یہ وراثت علم اور نبوت کی ہوگی نہ مال و دولت کی۔ بعضوں نے کہا حضرت فاطمہ رضؓ کی ناراضی بوجہ نازک مزاجی اور صاحبزادگی کے تھی اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ پدر بزرگوار کا سایہ ابھی ابھی اٹھا تھا اس کا صدمہ بے حد تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مرتے تک انہوں نے ابوبکر رضؓ سے بات نہیں کی۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ترکے کے مقدمہ میں انہوں نے مرتے تک پھر گفتگو نہیں کی۔ حافظ نے کہا یہ تاویل صحیح نہیں ہے فغضبت کا لفظ یہ کہتا ہے کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رضؓ سے بوجہ غصہ کے پھر بات ہی نہیں کی۔ بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت فاطمہ رضؓ کی بیماری میں ابوبکر صدیق رضؓ ان کی عیادت کو گئے اور حضرت فاطمہ رضؓ کو راضی کیا وہ راضی ہوگئیں ؛ ف۲ فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر۔ وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے رکھی تھی ؛ ف۳ خاص مدینہ میں یہ جائیدادیں آپ کی تھیں۔ بنی نضیر کے کھجور کے باغات مخیریق کے سات باغات انصار کی دی ہوئی اراضی، وادی القریٰ کی تہائی زمین وغیرہ ؛ ف۴ تو ابوبکر رضؓ نے جائیداد کی تقسیم کر دینے سے انکار کیا اگر حضرت فاطمہ رضؓ کا حصہ اس میں سے الگ کر دیتے تو پھر آپؐ کی بی بیوں کا حصہ اور حضرت عباس رضؓ کا بھی حصہ الگ الگ کر دینا پڑتا اور وہ طرز عمل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جائیداد کے بارے میں تھا اس کا پورا کرنا ممکن نہ رہتا۔ ابوبکر صدیق رضؓ کا مطلب یہ تھا کہ سب کام اور مصارف اسی طرح جاری رہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتِ دنیوی میں کیا کرتے تھے اور یہ ان کی کمال احتیاط اور پرہیزگاری تھی ؛ ف۵ حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ اپنی خلافت میں ان جائیدادوں سے آپؐ کی بی بیوں کے اور دوسرے ضروری مصارف کرتے رہے۔ لیکن حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت میں فدک بطور مقطعہ کے مروان کو دے دیا۔ حضرت عثمان رضؓ بہت غنی تھے، ان کو یہ حاجت نہ تھی کہ فدک سے اپنے مصارف چلاتے تو انہوں نے مروان کو جو اُن کا عزیز تھا یہ جائیداد دے دی ؛ ف۶ چونکہ اس حدیث میں تعروہ کا لفظ آیا تھا لہٰذا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اس لفظ کی تفسیر کر دی جو اس سے نکلا تھا ؛

---

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ

ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن انس نے، انہوں نے ابن شہاب سے،

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ، إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي، قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ،

انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے زہری نے کہا پہلے محمد بن جبیر نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب دن چڑھ گیا (اور دھوپ گرم ہوگئی) تو حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا میرے پاس آیا کہنے لگا امیرالمومنین تجھ کو بلاتے ہیں چل۔ میں اس کے ساتھ روانہ ہوا حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا۔ وہ ایک تخت پر بوریا بچھائے، بوریئے پر کوئی بچھونا نہ تھا، ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیئے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، انہوں نے کہا تمہاری قوم میں سے وا چند گھر والے ہمارے پاس (مدینہ میں) آئے ہیں۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلایا ہے تم ان کو بانٹ دو، میں نے عرض کیا امیرالمومنین یہ کام کسی اور سے لے لیجئے تو بہتر ہے انہوں نے کہا (بھلے آدمی! لے د بانٹ دے اس میں کیا قباحت ہے؟) خیر میں انہی کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کا دربار یرفا آیا اور کہنے لگا، عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ بن عوام اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے ہیں، آپ کی اجازت چاہتے ہیں، انہوں نے کہا آنے دے خیر وہ آئے، انہوں نے سلام کیا، بیٹھے۔ یرفا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علیؓ اور عباسؓ آئے ہیں۔ انہوں نے کہا آنے دو۔ وہ بھی آئے۔ دونوں نے سلام کیا اور بیٹھے حضرت عباسؓ کہنے لگے یا امیرالمومنین میرا اور ان کا (حضرت علیؓ کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجئے دونوں صاحب اس جائیداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے مال میں سے دلائی تھی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی کہنے لگے

فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، قَالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا اللهَ، أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ- وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ -إِلَى قَوْلِهِ- قَدِيرٌ- فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ:

ہاں امیرالمومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے (ٹنٹا چکا کر) بے فکر کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو دم لو۔ میں تم سے اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں قسم دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے (یا نہیں) ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی بولے بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ اس وقت حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اب میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے (یا نہیں) انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب میں اس معاملہ کی شرح بیان کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص رعایت رکھی ہے جو اور کسی کے لئے نہیں رکھی۔ پھر (سورۂ حشر کی) کی یہ آیت پڑھی۔ و ما افاء اللہ علی رسولہ منہم اخیر آیت علی کل شیٔ قدیر تک تو یہ جائیدادیں (بنی نضیر، خیبر، فدک وغیرہ) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں مگر قسم خدا کی یہ جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر اپنے لئے جوڑ نہیں رکھیں نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں۔ یہ جو جائیداد بچ رہی اس میں سے آپؐ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ کیا کرتے ف۲ بعد اس کے جو باقی رہتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے حاضرین (یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی) تم کو خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے؟ (انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت علیؓ اور عباسؓ سے مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو ص ص

ص ص خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے؟ پھر حضرت عمرؓ نے یوں کہا اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو دنیا

أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ أَنَا وَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هٰذَا، يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ:

سے اٹھا لیا تو ابوبکر صدیق رض کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ جایدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمدنی سے کرتے رہے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے کہ ابوبکر رض سچے، نیک، سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ پھر اللہ نے ابوبکر رض کو بھی اٹھا لیا۔ میں ابوبکر رض کا جانشین بنا۔ میں نے اپنی حکومت کے شروع شروع میں دو برس تک ان جایدادوں کی نسبت سچا، نیک، سیدھی راہ پر حق کے تابع رہا۔ پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے تم دونوں ایک تھے عباس رض تم نے یہ کہا کہ میرے بھتیجے کے مال سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی علی رض نے یہ کہا میری بی بی کا حصہ ف۳ اپنے باپ کے مال میں سے مجھ کو دو۔ میں نے تم دونوں سے یہ کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جایدادوں کو تمہارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو اگر تم چاہو تو میں یہ جایدادیں تمہارے سپرد کئے دیتا ہوں لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو جو کام میں اپنی حکومت کی ابتدا سے کرتا رہا تم نے (اس شرط کو قبول کر کے) درخواست کی کہ یہ جایدادیں ہم کو دے دیں۔ حاضرین (یعنی حضرت عثمان رض اور ان کے ساتھی) کہو میں نے یہ جایدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک اسی شرط پر تم نے دی ہیں۔ پھر حضرت عمر رض علی رض اور عباس رض کی طرف متوجہ ہوئے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں، میں نے یہ جایدادیں تم کو حوالہ کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک۔ حضرت عمر رض نے کہا تو پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو۔

أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا۔

دکیا جایئداد یں تقسیم کرانا چاہتے ہو؟) قسم خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں، میں تو اس کے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو۔ میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا۔

ف۱ یعنی بنی نضیر میں سے جو ہوازن کی قوم میں سے تھے ان کے ملک میں قحط سالی ہوئی تھی تو کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ میں آئے تھے؛ ف۲ یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ وفات کے وقت آپؐ کی زرہ اس جو کے بدلے گروی تھی جو آپؐ نے اپنی بی بیوں کے خرچ کے لئے لیا تھا کیونکہ آپؐ سال بھر کا خرچہ ان جائیدادوں سے نکالتے پھر دوسرے مصارف پیش آتے تو بی بیوں کا خرچہ اس میں صرف کر ڈالتے اس لئے قرض لینے کی ضرورت پیش آتی؛ ف۳ یعنی حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمہ زہرؓہ کا حصہ مانگا جو اپنے والد بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچتا تھا اگرچہ حضرت فاطمہ رضؓ کے وارث امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بھی تھے مگر صغرسنی کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علی رضؓ ہی تھے؛ ف۴ یہاں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابوبکر صدیق رضؓ نے اسی حدیث کی بنا پر یہ جائیداد حضرت فاطمہ رضؓ کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ ناراض بھی ہوئیں تو پھر حضرت عمر رضؓ نے حدیث شریف کے خلاف کیونکر کیا اور ابوبکر صدیق رضؓ کے طریق کو کیونکر موقوف کیا کیونکہ حضرت عمر رضؓ نے جائیداد کو تقسیم نہیں کیا بلکہ اس کا منتظم اپنے بدل حضرت علی رضؓ اور حضرت عباسؓ کو کر دیا حضرت عمر رضؓ اس کو مناسب سمجھے اس لئے کہ خلافت کے کام بہت ہو گئے تھے ان جائیدادوں کی نگرانی کی فرصت نہ تھی دوسرے حضرت علیؓ اور حضرت عباس رضؓ کو خوش کر دینا بھی مقصود تھا اور حضرت بی بی فاطمہ صاحبہؓ نے ابوبکر صدیق رضؓ سے تقسیم کی درخواست کی تھی جو حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابوبکر صدیق رضؓ نے منظور نہ کی تھی اور کیسے منظور کر سکتے تھے؛

---

## بَابُ أَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ۔

باب: لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (ایمان) میں داخل ہے۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا:

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ابوحمزہ ضبعی سے، انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے سُنا وہ کہتے تھے عبدالقیس قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول

يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ تَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللهِ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ۔

اللہ ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں۔ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کا فر بستے ہیں تو ہم صرف ادب والے مہینے میں (رجب میں لوٹ مار نہیں ہوتی) آپ تک پہنچ سکتے ہیں ہم کو ایسی ایک بات بتلایئے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں ہیں) ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں (جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) آپ نے انگلیوں پر ان کو گنا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ نماز درستی سے ادا کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ جو مال لوٹ میں پیدا کرو اس میں سے پانچواں حصہ (حاکم اسلام کو) ادا کرنا ف۱ اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے ف۲

ف۱ یہ پانچ باتیں ہو گئیں اور شاید توحید کی شہادت کو چھوڑ کر جو باتیں مذکور ہیں وہ مراد ہیں، وہ چار ہی ہیں ؛

ف۲ یہ حدیث پہلے پارے میں معہ شرح گزر چکی ؛

---

## بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بی بیوں کے خرچہ کا بیان۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک اشرفی بھی نہ بانٹیں (میراث تقسیم نہ کریں) میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میرے کارندوں اور بی بیوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

---

۳۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ،

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے، انہوں نے اپنے

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی، اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو کوئی جگر والا (جاندار) کھا کر بسر کرے البتہ میان پر (یا محراب یا موکھے پر) آدھے وسق جَو پڑے تھے، میں اسی میں سے کھاتی رہی، ایک مدت گزر گئی تو میں نے ان کو ماپا جب وہ ختم ہو گئے ف۱

ف۱ اللہ نے اس جَو میں برکت دی تھی، جب حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو ماپا تو گویا توکل میں فرق آیا برکت جاتی رہی۔ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ غلہ ماپو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی، اس سے مراد یہ ہے کہ خریدتے وقت یا لیتے وقت جتنا اس میں سے نکالو وہ ماپ لو سب کو مت ماپو، اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اس حدیث کی ترجمۂ باب سے مناسبت اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کو یہ جو کچھ ترکے میں نہیں ملے تھے بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا۔ اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمے نہ ہوتا تو آپؐ کی وفات کے بعد وہ جَو اُن سے لے لئے جاتے۔

---

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحٰق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جائیداد نہیں چھوڑی (یعنی نقد روپیہ پیسہ وغیرہ) مگر اپنے ہتھیار اور نقرہ خچر اور کچھ زمین، اس کو بھی آپؐ فرما گئے تھے کہ صدقہ ہے ف۱

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ کی بی بیوں کا خرچہ اسی زمین سے دیا جاتا تھا جس کو آپؐ صدقہ فرما گئے تھے۔

---

بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ۔ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ۔

باب: آپؐ کی بی بیوں کے گھروں کا بیان اور گھروں کا اُن کی طرف نسبت دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا اپنے گھروں میں عزت سے رہو اور (اسی سورۃ میں) فرمایا مسلمانو! پیغمبرؐ کے گھروں میں بے اذن لئے نہ جاؤ ف۱

ف پہلی آیت میں گھروں کی نسبت بی بیوں کی طرف فرمائی اور دوسری آیت میں انہی گھروں کو پیغمبر کے گھر فرمایا اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو جیسے آپ کی وفات کے بعد اپنے حرجہ کا حق تھا ویسے ہی اپنے اپنے حجروں پر بھی ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے دیا اور کسی اور سے ان کا نکاح حرام کر دیا۔

۳۳۱۔حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ۔

ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ان سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری بی بیوں سے آپ نے اجازت چاہی بیماری میں میرے گھر رہیں ف۔ انہوں نے اجازت دی۔

ف یہیں سے ترجمہ باب کا نکلتا ہے۔

---

۳۳۲۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میں میرے حلق اور سینے کے بیچ میں ہوئی۔ اللہ نے مرتے وقت میرا اور آپ کا تھوک بھی ملا دیا۔ ہوا یہ کہ عبدالرحمن ف ایک مسواک لے کر آئے۔ آپ بیماری کے ضعف سے اس کو چبا نہ سکے۔ میں نے چبا کر آپ کے دانتوں پر ملی۔

ف حضرت عائشہ رضؓ کے بھائی۔

---

۳۳۳۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے، انہوں

ابْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

نے ابن شہاب سے، انہوں نے امام علی بن حسین زین العابدینؒ سے ان سے حضرت صفیہؓ نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مسجد آئیں۔ آپ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف میں تھے۔ جب وہ لوٹ جانے کے لئے اُٹھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ (ان کو گھر پہنچانے کے لئے) کھڑے ہوئے۔ مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے جہاں ام المومنین ام سلمہؓ کا دروازہ تھا تو وہاں دو انصاری مرد (اسید ابن حضیر اور عباد بن بشیر) ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کر کے آگے نکل گئے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو (یہ عورت میری بی بی ہے) وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ۔ اور آپؐ کا فرمانا ان پر شاق گزرا ف۱ آپؐ نے فرمایا (بات یہ ہے) کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں (ہر رگ و پے میں) پہنچتا ہے۔ میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (وسوسہ) نہ ڈالے ف۲

ف۱ کیونکہ وہ دونوں سچے مومن تھے ان کو یہ رنج ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا کہ ہم آپؐ پر بدگمانی کریں گے۔ ف۲ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک بیگانہ عورت کو ساتھ لئے کیسے جا رہے ہیں۔ اس وسوسے کی وجہ سے وہ تباہ ہو جاتے۔ آپؐ نے ان کا ایمان بچا لیا۔ پیغمبروں کی نسبت ایک ذرا سی بدگمانی کرنا بھی کُفر اور باعث زوالِ ایمان ہے۔ افسوس ہمارے زمانے میں ایک شخص نے جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی طرف کیا کیا باتیں منسوب کیں اور اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنایا۔ ظاہر میں وہ نصاریٰ کا بہانہ کرتا ہے یہ عجب ردّ ہے وہی مثل ہوئی پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی۔ ایسے ہی بعضے مولوی جو اپنے تئیں سنت جماعت کہتے ہیں رافضیوں کے ردّ کا بہانہ کر کے حضرت علی رضؓ اور اہلبیت کرام کے نسبت وہ کلمے زبان سے نکالتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ۔ وہ سنی کاہے کو رہے پکے خارجی مردود ہیں۔ اللہ بچائے۔ اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے

نکالا کہ دروازے کو ام المومنین ام سلمہ کا دروازہ کہا۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے، انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ ابن حبان سے، انہوں نے واسع بن حبان سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین حفصہؓ کے گھر پر چڑھا ف۔ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف پیٹھ کئے شام کی طرف منہ کئے حاجت پوری کر رہے ہیں۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی ف (اوپر دیواروں پر) نہ چڑھتی۔

ف یہ حدیث باب المواقیت میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لئے لائے کہ حجرے کو حضرت عائشہؓ کا حجرہ کہا۔ تو اس باب کا مطلب ثابت ہوا۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ: هَا هُنَا الْفِتْنَةُ، ثَلَاثًا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا ف (یعنی پورب کی طرف) تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے۔ یہیں سے

شیطان کے سر کا نمود ہوگا۔

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلا کہ اکثر دین کے فساد مشرقی ممالک سے نکلے ہیں، دجال بھی وہیں سے نکلے گا۔

۳۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ: الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، ان سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہ رضہ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا ف میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کوئی مرد ہے جو آپ کے گھر میں جانا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہ رض کا دودھ چچا (نام نامعلوم) دودھ سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو خون (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ، وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان اور آپ کے بعد جو خلیفہ گزرے انہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں، ان کو تقسیم نہیں کیا اور آپ کے موئے مبارک اور نعلین اور برتنوں کا بیان جن کو آپ کے اصحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے بعد متبرک سمجھا ف

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل چیزیں متبرک تھیں۔ اس باب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبروں اور اولیاء کی چیزوں سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ امر خلافِ شرع نہیں ہے۔ خود قرآن شریف سے ثابت ہے فیه سکینة من ربکم و بقیة مما ترک ال موسیٰ وال ھارون گو ہم کو یہ سند صحیح ثابت نہ ہو کہ یہ بال اور جوتا یا کوئی اور چیز فلاں پیغمبر یا فلاں ولی کی ہے مگر جب ایک جم غفیر اس کے ناقل ہوں تو اس کی اہانت یا تذلیل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ نے، انہوں نے ثمامہ سے کہا ہم سے انس رض نے کہ جب ابوبکر رض خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر مہر لگائی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں، ایک سطر میں محمد، ایک میں رسول، ایک سطر میں اللہ ف

ف یہ مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اس کا نقش اس طرح تھا محمد رسول اللہ باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت ابوبکر رض استعمال کرتے رہے۔ ابوبکر صدیق رض کے بعد حضرت عمر رض کے پاس رہی، ان کے بعد حضرت عثمان رض کے پاس پھر اُن کے ہاتھ سے اریس کنوئیں میں گر پڑی ہر چند ڈھونڈا مگر نہ ملی اسی روز سے خلافت کے کام میں فرق آنے لگا:

---

۳۳۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انس رض نے دو پرانی جوتیاں ہم کو نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے تھے۔ پھر ثابت نے مجھ سے بعد میں بیان کیا انس رض کہتے ہیں وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں ف

ف اس حدیث کا بیان انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گا:

---

۳۴۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَقَالَتْ: فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض نے ہم کو ایک پیوندی کی ہوئی کملی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ف سلیمان

وَزَادَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ۔

بن مغیرہ نے حمید سے، انہوں نے ابو بردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہؓ نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کملی، انہی کملوں سے جن کو تم ملبدہ (موٹا یا پیوند دار) کہتے ہو۔

ف قسطلانی نے کہا شاید آپؐ نے بنظرِ تواضع یا اتفاقاً اس کملی کو اوڑھ لیا ہوگا نہ یہ کہ آپؐ قصداً پیوند کی ہوئی کملی اوڑھا کرتے کیونکہ عادت شریف یہ تھی کہ جو کپڑا میسر آتا اس کو پہنتے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ اچھے کپڑے ہوتے ہوئے پرانی پھٹی کملی اوڑھے رہنا جیسے ہمارے زمانے کے بعضے درویشوں کا شعار ہے سنت کے موافق نہیں۔ سنت یہ ہے کہ جو کپڑا اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے اس کو پہنے اور شکر حق بجالائے ؎ فقری بجز خدمت خلق نیست ❊ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست۔ مولانا فضل الرحمٰن قدس سرہ فرماتے تھے اچھا کھاؤ، اچھا پہنو تاکہ لوگ تم کو دنیادار سمجھیں کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ؟ اور دل خدا کی یاد میں مصروف رکھو ؎ اندروں با یار باش و در بیروں بیگانہ باش ❊ ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں ❊

---

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَحَ، وَشَرِبْتُ فِيهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (پانی پینے کا) پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے جہاں سے ٹوٹا تھا وہاں سے چاندی کی زنجیر سے جوڑ لیا۔ عاصم کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ دیکھا اور (تبرکاً) اس میں پانی پیا۔

---

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے باپ نے، ان سے ولید بن کثیر نے، انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دُئلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے ان سے زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے بیان کیا جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے تو ان سے مسور بن مخرمہؓ ملے اور

مسور کہنے لگے آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمائیے میں بجا

لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ؟ وَأَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا، حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا۔

لاؤں؟ میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ تب مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تلوار آپ کے پاس ہے وہ آپ مجھ کو دے دیجئے۔ میں ڈرتا ہوں کہیں یہ لوگ (بنی امیہ ظالم) زبردستی آپ سے چھین نہ لیں خدا کی قسم اگر آپ مجھ کو دے دیں گے تو جان جائے تک تو اس کو کوئی مجھ سے نہ لے سکے گا (پھر مسور نے ایک قصہ بیان کیا) حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپؐ اسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں میں جوان ہو گیا تھا کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے (جگر ہے) مجھے ڈر ہے وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے ف پھر آپؐ نے بنی عبدشمس قبیلے کے ایک داماد (یعنی عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اس کے رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ جو وعدہ کیا پورا کیا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام کردوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطلب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ (ایک مرد کے پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہوں گی ف۲

ف یعنی علیؓ دوسری جورو لائیں اور حضرت فاطمہؓ سوکن پنے کی عداوت سے، جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں، ان کی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہہ بیٹھیں۔ ف۲ دوسری روایت میں یوں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ جب حضرت علیؓ نے آپؐ کا یہ ارشاد سنا تو فوراً یہ ارادہ ترک کر دیا اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ رہیں انہوں نے دوسری بی بی نہیں کی۔ قسطلانی نے کہا آپؐ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے مسور بن مخرمہ نے یہ قصہ اس لئے بیان کیا کہ امام زین العابدین کی فضیلت معلوم ہو کہ وہ کس کے پوتے ہیں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بدن کا ایک ٹکڑا فرمایا۔ اس

حدیث سے علماء نے جناب فاطمہ زہرا رضؓ کو سارے جہاں کی عورتوں سے افضل کہا ہے۔ بعضوں نے کہا حضرت مریمؑ کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہ رضؓ ان سے افضل ہیں۔

---

٣٤٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ بِهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا. وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي: خُذْ هَذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے منذر بن یعلی سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا اگر حضرت علی رضؓ، حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہنے والے ہوتے تو اس روز کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان رضؓ کے عاملوں کی (جو زکوٰۃ تحصیلتے ہیں) شکایت کرنے ان کے پاس آئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا عثمان رضؓ کے پاس جا (یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا) کہہ یہ پروانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (لکھا ہوا) ہے تم اپنے عاملوں کو حکم دو اس کے موافق عمل کریں۔ جب وہ پروانہ لیکر میں حضرت عثمان رضؓ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) میں نے جاکر حضرت علی رضؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا وہیں اس کو رکھ دے ف۱ حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے کہا میں نے منذر ثوری سے سنا انہوں نے محمد بن حنفیہ سے کہ والد نے مجھ کو پروانہ دے کر حضرت عثمان رضؓ کے پاس بھیجا اور کہا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ کا بیان ہے۔

ف۱ ہوا یہ تھا کہ محمد بن حنفیہ کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہا۔ انہوں نے کہا خاموش! لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے باپ یعنی حضرت علی رضؓ حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہتے تھے؟ تب محمد بن حنفیہ نے یہ قصہ بیان کیا یعنی اگر حضرت علی رضؓ ان کو بُرا کہنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے یہ ہے کہ آپؐ کا لکھوایا ہوا پروانہ حضرت علی رضؓ کے پاس رہا، انہوں نے اس سے کام لیا۔ امام بخاریؒ نے زرہ، عصا اور بالوں کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کیں حالانکہ ترجمۂ باب میں ان کا ذکر ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ اور انس رضؓ کی حدیثوں کی طرف جو دوسرے بابوں میں مذکور ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث یہ ہے کہ وفات کے وقت آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو تھی۔ ابن عباس رضؓ کی حدیث یہ ہے کہ

آپؐ حجر اسود کو ایک لکڑی سے چومتے تھے۔ انس رضؓ کی حدیث کتاب الطہارت میں گزری، اس میں ابن سیرین کا یہ قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں اور پیالہ پر باقی برتنوں کو قیاس کر سکتے ہیں ؛ ف۲ اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے اور محمد بن سوقہ کا منذر سے بصراحت معلوم ہو جائے ؛

---

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَسَاكِينِ، وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالأَرَامِلِ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللهِ۔

باب، اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں (جیسے ضیافت، سامانِ جہاد کی تیاری وغیرہ) اور محتاجوں کے لئے تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ والوں (محتاجوں) اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہ رضؓ کے آرام پر مقدم رکھی جب انہوں نے قیدیوں میں سے ایک خدمتگار آپؐ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا جو آٹا گوندھنے اور پیسنے میں ہوتی تھی آپؐ نے ان کا کام خدا پر رکھا۔

٣٤٤- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي الحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو حکم نے کہا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا کہا مجھ سے حضرت علی رضؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضؓ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت ہوئی۔ پھر ان کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں۔ وہ آپؐ کے پاس تشریف لائیں۔ ایک لونڈی یا غلام آپؐ سے خدمت کے لئے مانگتی تھیں۔ اتفاق سے آپؐ نہ ملے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا (جب آپؐ تشریف لائے) حضرت علی رضؓ کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (رات ہی کو) ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر ہم نے اٹھنا چاہا آپؐ نے فرمایا لیٹے رہو (آپؐ میرے اور حضرت فاطمہ رضؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ آپؐ نے فرمایا

ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ۔

میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی؟ (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم مانگتے ہو وف

وف اللہ تم کو ان کلمات کی وجہ سے ایسی طاقت دے گا کہ تم کو طاقت کی احتیاج نہ رہے گی اپنا کام آپ کر لو گی۔ بظاہر یہ حدیث ترجمۂ باب کے مطابق نہیں ہے۔ یہ کہاں بیان ہے کہ آپ نے صفہ والوں اور بیواؤں کو مقدم کیا لیکن امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو دوں اور صفہ والوں کو محروم کروں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیچ کھا رہے ہیں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو اُن پر خرچ کروں۔ ان قیدیوں کو بیچ کر ان کی قیمت ان پر خرچ کروں گا۔ سبحان اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی کہ بیٹی جو سارے جہان میں سب سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک کا خیال نہ کیا اور محتاجوں کی آسائش اور خبرگیری اس پر مقدم رکھی۔ حضرت امام سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن رہے تھے۔ لوگوں نے کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے کپڑے پہن کر عیدگاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکرا لئے پھل چن رہے ہیں۔ یہ ہے کیا معاملہ؟ انہوں نے جواب دیا میں بھی کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی نماز کے لئے نکلا تھا مگر راہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا۔ اس کا یتیم بچہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی ماں سے یہ ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچوں کے لئے مٹھائیاں کھلونے آ رہے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا، مٹھائی دلا۔ بیوہ ماں اس کو تسلی دیتی جاتی ہے لیکن وہ نہیں مانتا۔ یہ دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی عیدگاہ جانا بالائے طاق رکھا اور جنگل میں اس درخت کے تلے ایک ٹوکرا لے کر آ گیا ہوں یہ پھل چن کر بیچوں گا اور اس کی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مٹھائی اس بچہ کے لئے خرید دوں گا۔ سبحان اللہ! انسانی ہمدردی اس کا نام ہے:

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - فَإِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ - يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ، وَاللّٰهُ يُعْطِي، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتَادَةَ: أَنَّهُمْ سَمِعُوا سَالِمَ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ تم لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے ہے یعنی رسول اس کو تقسیم کرے گا وف (کیونکہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو بانٹنے والا ہوں خزانچی اور دینے والا اللہ ہے وف۲

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اور منصور اور قتادہ سے ان سبھوں نے سالم بن ابی الجعد سے

ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، وَقَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ: أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

سنا، انہوں نے جابرؓ بن عبداللہؓ سے، انہوں نے کہا ہماری قوم انصار میں ایک شخص (انسؓ بن فضالہ) کے لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا۔ شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچہ کو اپنی گردن پر اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور سلیمان کی روایت میں یوں ہے اس انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو ؎۲ کیونکہ میں اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لئے میری کنیت ابوالقاسم ہے) میں تم کو تقسیم کرتا ہوں حصین کی روایت میں یوں ہے میں قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ تم میں تقسیم کروں عمرو بن مرزوق نے کہا ؎۴ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے سالم سے سنا، انہوں نے جابرؓ سے کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اس کے باپ کو ابوالقاسم کہیں) آپؐ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

؎۱ قرآن شریف میں لوٹ کے مال کے مصارف چھ مذکور ہیں اللہ اور رسول اور ناطے والوں اور یتیم اور مسکین اور محتاج علماء کا مذہب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کے لئے ہے اور خمس کے پانچ ہی حصے کئے جائیں گے ایک اللہ اور رسول کا جو حاکم وقت لے گا اور باقی چار حصے ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کی خدمت میں خرچ ہوں گے اور ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ چھ حصے کئے جائیں گے، اللہ کا حصہ کعبہ میں رکھ دیا جائے گا جو وہاں کی خدمت میں صرف ہوگا۔ بعضوں نے کہا بیت المال میں رکھا جائے گا اب پھر اس میں اختلاف ہے کہ رسولؐ اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں۔ امام بخاریؒ کا مذہب یہ ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی تقسیم آپؐ کی طرف منفوض ہے ؛ ؎۲ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ؛ ؎۳ اس میں کئی مذہب ہیں ایک یہ کہ آپؐ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً اہل ظاہر کا یہی قول ہے۔ امام مالک کہتے ہیں آپؐ کی حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی۔ بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابوالقاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت ؛ ؎۴ یہ بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ؛

۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، فَسَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ-

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں (یعنی انصار) میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار کہنے لگے ہم تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے ف۱ یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے۔ آپؐ نے فرمایا: انصار نے اچھا کہا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں ف۲

ف۱ یعنی ابوالقاسم پکار کر تجھ کو خوش نہیں کرنے کے جیسے تو چاہتا ہے کہ لوگ مجھ کو ابوالقاسم کہیں اسی لئے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے ۔ ف۲ امام بخاریؒ نے سفیان ثوری کی روایت لا کر اس امر کو قوت دی کہ انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا۔ اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے جیسے ابوالولید کی روایت اوپر گزری۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ انصاری نے محمدؐ نام رکھنا چاہا تھا۔

---

۳۴۶- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے، انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے معاویہؓ سے سنا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں بانٹنے والا اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) اور وہ غالب ہی ہونگے ف۱ دوسری سند ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے

فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

ہلال نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جس کے لئے حکم ہوتا ہے اس کو دیتا ہوں۔

ف اس حدیث کا ذکر اوپر کتاب العلم میں ہو چکا ہے مگر الفاظ میں کچھ فرق ہے۔ یہ جو فرمایا یہ امت یعنی اسلامی امت ہمیشہ غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دو تین صدیوں سے مسلمان برابر مغلوب ہو رہے ہیں اور نصارٰی اور دوسرے مخالفین ان پر غالب ہو رہے ہیں۔ اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً نصارٰی کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب یا افغانستان کے چند جنگل اور پہاڑ ایسے رہے ہوں کہ جہاں نصارٰی کا زور نہ ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اب بھی ایک جماعت اہلحدیث کی بلادِ عرب اور نواحی افغانستان میں ہے جو اپنے دشمنوں پر غالب ہے کسی کی محکوم نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمشیر و سناں سے ہو خواہ حجت اور زبان سے مسلمان گو آجکل جنگ میں مغلوب ہو رہے ہیں پر حجت اور تقریر میں کسی مخالف فریق سے مغلوب نہیں ہیں بلکہ سب پر غالب ہیں تیسرا جواب یہ ہے کہ جو مغلوب ہیں وہ پکے مسلمان نہیں ہیں اور جو پکے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ امر الٰہی سے وہ وقت مراد ہے جب نصارٰی کا غلبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس وقت تک برابر مسلمان غالب رہے واللہ اعلم؛

---

۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ، عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے ابن ابی عیاش سے ان کا نام نعمان تھا انہوں نے خولہ بنت قیس انصاریہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو (جو مسلمانوں کا حق ہے) بے جا اجاڑتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے ف

ف جیسے ہمارے زمانے کے بادشاہ اور نواب جو غریب رعایا کی محنت کا پیسہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور نفسانی حظوظ میں صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن بڑا محاسبہ دینا ہوگا۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے

ہیں گنہگار مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں اپنا خیال یہی لکھا ہے واللہ اعلم؛

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الغَنَائِمُ، وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَعَدَكُمُ اللهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا. الآيَةَ. فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تمہارے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا اللہ نے تم سے بہت لوٹوں کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی تم کو دلادی تو یہ لوٹ کا مال (قرآن کی رُو سے) سب لوگوں کا حق ہے ... مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کون کون اس کے مستحق ہیں ف

ف یعنی قرآن مجمل ہے اس کی رُو سے تو ہر لوٹ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہوگئی کہ ہر لوٹ کا مال ان لوگوں کا حق ہوگا جو لڑے اور یہ لوٹ حاصل کرے۔ اس میں سے پانچواں حصہ حاکم وقت مسلمانوں کے عمومی مصالح کے لئے نکال لے گا۔ امام بخاریؒ کی اس تقریر سے اُن لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کو عمل کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں، کہتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں؛

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ البَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حُصین نے، انہوں نے عامر سے انہوں نے عروہ بارقی رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر اور برکت (آخرت میں) اور لوٹ (دنیا میں) بندھی ہوئی ہے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھے گا (بلکہ اس کی سلطنت تم لے لوگے) اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے

فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

گا تو اس کے بعد دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے ف

ف مجاہدین کرو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے ایران اور روم دونوں سلطنتیں چھین لیں اور ان کا خزانہ لوٹا۔

---

۳۵۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: سَمِعَ جَرِيرًا: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر سے سنا انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ مر جائے گا تو اب کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر مر جائے گا تو دوسرا قیصر کوئی نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

---

۳۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے خبر دی کہا ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے ف

ف اور اگلی امتوں کے لئے حلال نہ تھی۔ پادری جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے مال لوٹے اور ان کو لونڈی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے۔ جب آپؐ کی پیغمبری ہزاروں دلیلوں سے ثابت ہے اور آفتاب سے زیادہ روشن ہے تو اللہ نے ایک حکم خاص آپؐ کو دیا۔ اس میں کون سا استبعاد ہے۔ خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ اگلی شریعتوں میں متعدد بی بیاں کرنا جائز تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ انجیل شریف میں کہیں دوسری بی بی کرنا منع نہیں ہے اور اگر مان لیا جائے تو جیسے اگلا حکم اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کی شریعت میں منسوخ کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صاحبؐ کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے نہ ماننے کی، اس پر طعن کرنے کی کیا وجہ ہے؟

---

۳۵۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

سے امام مالکؒ نے، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد ہی کی نیت سے نکلے اللہ کے کلام (اس کے وعدے کو سچ جان کر) تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ یا تو اس کو شہید کر کے) بہشت میں لے جائے گا ف۱ یا اس کو ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹائے گا۔

ف۱ یعنی بلا حساب و کتاب اور بلا موازنہ اعمال یہ شہید کی خصوصیت ہے۔

٣٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا آخَرُ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام بن منبہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (یوشع علیہ السلام) نے جہاد کیا انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص (جہاد کے لئے) نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے صحبت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں ان کے چھت نہ پائے ہوں (دیواریں تیار نہ کی ہوں) یا جس نے گابھن (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں ان کے جننے کا منتظر ہو۔ خیر وہ جہاد کے لئے گئے اور ایک گاؤں (اریحا) کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا یا نزدیک تھا۔ انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے، کہا تو بھی خدا کا تابع فرمان ہے میں بھی اسی کا تابعدار ہوں۔ (پھر یوں دعا کی) یا اللہ سورج کو روک دے ف۱ وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے فتح حاصل کی اور لوٹ کے مالوں کو اکٹھا کیا۔ (آسمان سے) آگ آئی پر ان کو نہ جلایا ف۲ انہوں نے کہا تم میں

فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ ثُمَّ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا۔

کسی نے (مالِ غنیمت میں) چوری کی ہے۔ اب تم میں ہر قبیلے میں سے ایک شخص مجھ سے ہاتھ ملائے (ایسا ہی ہوا) ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ انہوں نے کہا تیرے ہی قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کو لاؤ ہاتھ ملائیں (ایسا ہی ہوا) تو دو یا تین شخصوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گئے (آخر مجبور ہو کر چوری کا مال) گائے کے سر کے برابر سونا لے کر آئے اس کو رکھا۔ تب آگ آئی اور سب کو جلا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کی کم طاقتی اور عاجزی ملاحظہ فرما کر ہمارے لئے لوٹ کے مال درست کر دیئے ؎

ف اس کی حرکت موقوف کر دے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد حرکت کرتا ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا۔ حال کے حکیم یہ کہتے ہیں کہ سورج مرکز عالم ہے اور زمین اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں۔ اگر یہ مذہب صحیح ہو تو سورج کو روک دینے سے یہ مطلب ہو گا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سورج کا روک دینا ہے کیونکہ سورج ایک ہی مقام پر نظر آئے گا اور زمین کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہے گی۔ ف نسائی اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے وہ لوگ جب کچھ لوٹ کا مال حاصل کرتے تو اللہ اس پر ایک آگ بھیجتا وہ آگ اس مال کو کھا لیتی (یعنی جلا دیتی) ؛ ف کم طاقتی اور عاجزی سے یہ مراد ہے کہ مسلمان مفلس اور نادار تھے اور خدا کی بارگاہ میں فروتنی سے عاجز ہوتے تھے۔ پروردگار کو ان کی عاجزی پسند آئی اور یہ سرفرازی ہوئی کہ لوٹ کے مال ان کے لئے درست کر دیئے گئے۔ ہم ان بے وقوف پادریوں سے پوچھتے ہیں جو لوٹ کا مال لینا بڑا عیب جانتے ہیں کہ تمہارے مذہب والے نصاریٰ تو دوسروں کے ملک کے ملک اور خزانے ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ جس ملک کو فتح کرتے ہیں وہاں سب معزز کاموں پر اپنی قوم والوں کو مامور کرتے ہیں اہل ملک کا ذرا لحاظ نہیں رکھتے پھر یہ لوٹ نہیں ہے تو کیا ہے؟ لوٹ سے بدتر ہے لوٹ تو گھڑی بھر ہوتی ہے اور ظلمی انتقام تو صدہا برس تک ہوتا رہتا ہے معاذ اللہ ان کی تو وہی مثال ہے اپنی آنکھ کا تو شہتیر نہیں دیکھتے اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں؛

---

## بَابٌ ۔ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَاقِعَةَ

باب: لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی نے کہا

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح کرتا' فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا ف

ف معلوم ہوا کہ جو ملک مسلمان فتح کریں وہ فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور ابو حنیفہؒ یہ کہتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ خواہ تقسیم کر دے خواہ خراجی ملک کے طور پر رہنے دے لیکن یہ خراج اسلامی قاعدے کے موافق مسلمانوں پر ہی خرچ کیا جائے یعنی محتاجوں' یتیموں کی خبر گیری' جہاد کے سامان اور اسباب کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل بادشاہ کی ملک نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے۔ بادشاہ بھی بطور ایک سپاہی کے اس میں سے اپنا خرچ لے سکتا ہے۔ یہ شرعی انتظام اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج ان کو یہ روز بد دیکھنا کیوں نصیب ہوتا؟

---

## بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ، هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

باب، اگر کوئی لوٹ کا مال حاصل کرنے کے لئے لڑے دمگر ترقی دین کی بھی نیت ہو) تو کیا ثواب کم ہوگا؟ ف

ف امام بخاریؒ کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ جہاد میں اگر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت ہو اور ضمناً یہ غرض بھی ہو کہ لوٹ کا مال بھی ملے تو اس سے ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا جیسے جنگ بدر میں صحابہ قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے۔ البتہ اگر صرف لوٹ مار ہی کی نیت ہو دین کی ترقی مقصود نہ ہو تو ثواب کم کیا بلکہ کچھ ثواب نہ ملے گا۔

۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، مَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا ہم سے ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا ایک گنوار (لاحق بن ضمرہ باہلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی شخص لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا تذکرہ کریں (ناموری کے لئے) کوئی اس لئے کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں تو اللہ کی راہ میں کونسا لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے ف

ف گو ضمناً لوٹ کا بھی خیال ہو۔

بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ۔

باب : امام کے پاس جو کافر لوگ تحفہ بھیجیں اس کا بانٹ دینا اور اس میں سے کسی کے لئے جو حاضر نہ ہو چھپا رکھنا۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْمِسْوَرِ، خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ، رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیبا کی (ریشمی) قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے تحفہ آئیں۔ آپؐ نے اپنے چند اصحابؓ کو تقسیم کر دیں اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لئے اٹھا رکھی پھر مخرمہ اپنے بیٹے مسور کو لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو رہے (آپؐ اندر تھے) انہوں نے اپنے بیٹے مسور سے کہا (اندر جا) آپؐ کو میرے نام سے بلا لا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی آواز سن لی آپؐ وہ قبا لئے ہوئے اس کے گھنڈی تکمے سامنے کئے ہوئے ف۱ باہر آئے اور فرمانے لگے ابو المسور میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اے ابو مسور میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اور مخرمہ کے مزاج میں ذرا تیزی تھی ف۲ اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے ف۳ اور حاتم بن وردان نے کہا ف۴ ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (پھر یہی حدیث ذکر کی) ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

ف۱ گھنڈی تکمے سامنے اس لئے کئے کہ مخرمہ ان کو دیکھ کر خوش ہوں ۔ ف۲ غصہ تھا جلدی سے گرم ہو جاتے جیسے اکثر تنگ مزاج لوگ ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ امام یا بادشاہِ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں ان کا لینا امام کو درست ہے اور اس کو اختیار ہے جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے ۔ ف۳ اس کو خود امام بخاریؒ نے ادب میں وصل کیا ۔ ف۴ حاتم بن وردان کی روایت کو خود امام بخاری نے باب شہادت الاعمیٰ میں وصل کیا ۔

بَابٌ - كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ؟ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذَلِكَ مِنْ نَوَائِبِهِ۔

باب: بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیداد آپ نے کیونکر تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا؟

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی اسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے، انہوں نے اپنے باپ سلیمان سے۔ انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا آپؓ فرماتے تھے (انصار میں) کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپؐ کے لئے خاص کرتا تھا گزرانتا تھا جب آپؐ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی تو یہ درخت پھیرنے لگے ف ۱

ف ۱ اس کو خود امام بخاریؒ نے باب الہبہ میں وصل کیا ؟

بَابُ بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ۔

باب: اللہ تعالیٰ نے غازی لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے بادشاہانِ اسلام کے ساتھ ہو کر لڑے کیسی برکت اور فراغت دی تھی اس کا بیان۔

۳۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ: دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ: إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ، يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں عبداللہ بن زبیر نے کہا جب جمل کے دن ف ۱ حضرت زبیرؓ نے (میدانِ جنگ میں) کھڑے ہوئے مجھ کو بلایا۔ میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوا۔ انہوں نے کہا آج جو مارا جائے گا وہ یا ظالم ہوگا یا مظلوم ہوگا ف ۲ اور میں تو سمجھتا ہوں میں آج مارا جاؤں گا مظلوم ہو کر مجھے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے تو کیا سمجھتا ہے کیا قرض ادا کر کے میرے مال میں سے کچھ بچے گا؟ خیر بیٹا ایسا کیجیو میرا مال بیچ کر قرض ادا کر دیو۔ تہائی مال کی انہوں نے وصیت کی اور تہائی کی تہائی عبداللہ کے بیٹوں (یعنے اپنے پوتوں) کو دلائی (جو نکہ عبداللہ کثیر الاولاد تھے) انہوں نے کہا قرض کے ادا کے

يَقُولُ: ثُلُثُ الثُّلُثِ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ: يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ مِنْهُ عَنْ شَيْءٍ، فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللَّهُ، قَالَ فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ، قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لَا، وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ

بعد جو بچ رہے اس کی تہائی (یعنی تہائی کی تہائی) اپنی اولاد کو دے دیجیے۔ ہشام راوی کہتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ کے بعضے بیٹے اپنے چچاؤں (یعنی زبیر کے بیٹوں) کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور زبیر کے مرتے وقت سب نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں ف۳ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا زبیر مجھ کو اپنے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے بیٹا! اگر قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو میرے مالک کی مدد چاہنا۔ عبداللہ نے کہا میں نہیں سمجھا تو میں نے پوچھا مالک کون باوا؟ انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ۔ عبداللہ کہتے ہیں قسم خدا کی جب بھی میں زبیر کا قرض ادا کرنے میں کسی مشکل میں پھنس گیا تو میں نے یوں ہی دعا کی زبیر کے مالک اس کا قرضہ ادا کر دے۔ اللہ نے ادا کرا دیا پھر ایسا ہی ہوا زبیرؓ (اس دن) مارے گئے ف۴ اور نقد روپیہ اشرفی انہوں نے نہیں چھوڑا۔ البتہ زمینیں چھوڑیں۔ ایک زمین غابہ کی تھی اور گیارہ گھر مدینے میں دو گھر بصرے میں ایک گھر کوفہ میں، ایک گھر مصر میں۔ عبداللہ کہتے ہیں زبیر پر جو قرضہ ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال امانت رکھواتا تو وہ کہتے امانت نہیں اس کو قرض سمجھ کیونکہ میں ڈرتا ہوں تیرا مال تلف ہو جائے تو قرض کی صورت میں اس کا تاوان ملے گا امانت میں تجھ کو کچھ نہیں ملے گا ف۵ اور زبیرؓ نے زندگی بھر حکومت نہیں قبول کی نہ تحصیلدار ہونا منظور کیا۔ البتہ یہ تو تھا کہ لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے یا ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے (تو جو کچھ مال ان کے ہاتھ آیا وہ غنیمت کا مال تھا) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا (ان کے شہید ہونے کے بعد) میں نے ان کا کل قرضہ جوڑا (حساب کیا) تو وہ بائیس ۲۲ لاکھ نکلا۔ حکیم بن حزام (صحابیؓ) عبداللہ بن زبیرؓ سے ملے اور پوچھنے لگے

أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ، قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمَهُ فَقَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَكَ مِنْ هَا هُنَا إِلَى هَا هُنَا، قَالَ: فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِائَةُ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ

میرے بھتیجے! میرے بھائی (یعنی زبیرؓ) پر کتنا قرضہ نکلا؟ عبداللہ نے (کسی مصلحت کے تحت اظہار مناسب نہ جانا) چھپایا اور کہا ایک لاکھ۔ حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ تمہاری جایداد سے یہ قرضہ ادا ہو سکے عبداللہؓ نے کہا اگر بائیس لاکھ کا قرضہ ہُوا تب کیا ہوگا؟ حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم اتنا قرضہ ادا کر سکو گے۔ خیر اگر تم سے ادا نہ ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا۔ عبداللہؓ کہتے ہیں زبیرؓ نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستّر ہزار میں لی تھی۔ عبداللہ نے سولہ لاکھ پر اس کو بیچا اور کھڑے ہو کر کہا دیکھو جن جن لوگوں کا قرض زبیرؓ پر ہو وہ غابہ میں آکر ہم سے ملیں۔ عبداللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیرؓ پر قرض تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کئے دیتا ہوں (عبداللہ بن جعفرؓ بے حد سخی تھے) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا ہم معاف کرانا نہیں چاہتے۔ عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہُوں۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا۔ تب عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا (میرے قرض کے بدل) غابہ کی کچھ زمین مجھ کو دے دو۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا اچھا اتنی زمین یہاں سے وہاں تک لے لو۔ خیر عبداللہ نے غابہ کی زمین وہاں کے گھر سب بیچے اور پُورا قرض ادا کر دیا۔ ساڑھے چار حصے غابہ کی جایداد میں سے بچ رہے۔ اس وقت عبداللہ بن زبیرؓ معاویہ کے پاس گئے۔ ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیرؓ اور عبداللہ بن زمعہ بیٹھے تھے۔ معاویہؓ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت آئی؟ عبداللہ نے کہا ہر حصّے کی ایک لاکھ انہوں نے پوچھا اب کتنے حصّے باقی ہیں؟ عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصّے۔ منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ روپے کو میں لیتا ہوں

أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ
الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ،
قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا
بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ:
كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفٌ، قَالَ:
أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ:
وَبَاعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ
مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ:
اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا
أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ
أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ
دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ
كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى
أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: وَكَانَ
لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الثُّلُثَ
فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا
أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ
وَمِائَتَا أَلْفٍ۔

عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ کو۔ عبداللہ
بن زمعہ نے کہا ایک میں لیتا ہوں لاکھ کو۔ معاویہؓ نے کہا
اب کیا باقی رہا؟ عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ رہ گیا۔
معاویہؓ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کو وہ میں نے لیا۔ عبداللہ بن
جعفر نے جو حصہ لیا تھا وہ معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ کو
بیچا۔ غرض جب عبداللہ زبیر کا سارا قرض ادا کر چکے
تو اب زبیر کے بیٹے ان سے کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم
کرو۔ عبداللہ نے کہا خدا کی قسم ابھی تو میں تقسیم نہیں
کرنے کا جب تک حج کے چار موسم نہ گزر جائیں اور
ہر موسم میں یہ منادی نہ کرلوں کہ زبیر پر جس کا قرضہ ہو
وہ ہمارے پاس آئے، اب دیتے ہیں۔
اور ہر سال عبداللہ (حج کے موسم پر) ایسے ہی
منادی کرتے رہے۔ جب چار برس گزر گئے
(اور کوئی قرض خواہ نہ آیا) تو عبداللہ نے
ترکہ تقسیم کر دیا۔ زبیر کی چار بی بیاں تھیں۔ باوجودیکہ
تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا جب بھی، ہر
بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آگئے اور کل جائیداد
زبیرؓ کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی ف

ف جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور محتاج تھے۔ انصار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت گزارتے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات لڑے بھڑے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپؐ کا مال تھے مگر آپؐ نے ان میں سے کئی باغ مہاجرین پر تقسیم کئے اور ان کو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تم کو دیئے تھے ان کو واپس کر دو اور کئی باغات آپؐ نے خاص اپنے لئے رکھے اس میں سے جہاد کا سامان کیا جاتا اور دوسری ضروریات مثلاً آپؐ کی بی بیوں کا خرچہ وغیرہ پورے کئے جاتے۔ امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کر کے اس پورے قصے کی طرف اشارہ جس سے باب کا مطلب بخوبی نکلتا ہے۔ ف۲ جس دن حضرت علی رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کے ساتھیوں میں بڑی جنگ

ہوئی اس جنگ میں حضرت زبیرؓ حضرت عائشہ رضؓ کے ہمراہ تھے۔ یہ واقعہ ۳۶ھ ہجری میں ہوا...... ہر فریق یہ سمجھتا تھا کہ وہ حق پر ہے اور دوسرا فریق ناحق پر۔ تو جو حق پر مارا گیا وہ مظلوم ہوا جو ناحق پر وہ ظالم ٹھہرا۔ بعضوں نے کہا ہر شخص اپنے خیال میں مظلوم تھا اور اپنے دشمن کے خیال میں ظالم ہوا یہ تھا کہ حضرت عثمان رضؓ کے قاتل حضرت علی رضؓ کے لشکر میں شریک ہو گئے تھے۔ حضرت عائشہؓ اور ان کے ساتھ والے یہ چاہتے تھے کہ بلا تحقیق اور بلا دریافت یہ قاتل حوالے کر دیے جائیں تاکہ ان کو قتل کی سزا دی جائے۔ حضرت علی رضؓ یہ فرماتے تھے کہ جب تک اچھی طرح دریافت اور تحقیق نہ ہو لے میں اسی طرح تمہارے نام لینے پر لوگوں کو کیونکر حوالے کر دوں۔ تم ان کا ناحق خون کرو۔ یہی جھگڑا تھا جو سمجھانے سے طے نہ ہوا۔ دونوں طرف والوں کو جوش تھا آخر نوبت بہ شمشیر پہنچی۔ باقی خلافت کی کوئی تکرار نہ تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ کے ساتھ جو صحابہ رضؓ تھے وہ سب حضرت علی رضؓ کی خلافت تسلیم کر چکے تھے بلکہ ان سے بیعت کر چکے تھے۔ ف۳ بیٹوں کے نام یہ تھے عبداللہؓ عروہ، منذر، عمرو، خالد، مصعب، حمزہ، عبیدہ، جعفر۔ پہلے تین بیٹے اسماء بنت ابی بکر کے بطن سے تھے باقی اور بی بیوں کے بطن سے۔ بیٹیوں کے نام یہ تھے خدیجہ، ام الحسن، عائشہ رضؓ، حفصہ، زینب، حبیبہ سودہ، ہند، رملہ۔ پہلی تین بیٹیاں اسماء کے بطن سے تھیں باقی اور بی بیوں سے۔ ف۴ جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت علی رضؓ نے زبیر کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد دلائی کہ زبیر ایک دن ایسا ہو گا تم علی رضؓ سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے۔ زبیرؓ یہ حدیث سنتے ہی میدان جنگ سے لوٹ گئے، رستے میں ایک مقام پر سو گئے۔ عمرو بن جرموز مردود نے وادی السباع میں سوتے میں ان کو قتل کر دیا اور ان کا سر حضرت علی رضؓ کے پاس لایا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے زبیرؓ کا قاتل جہنمی ہے۔ ف۵ یہ ان کی کمال خیر خواہی تھی مسلمانوں کے ساتھ۔ امانت کا مال اگر امین کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ ف۶ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے کہ ہر بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ملے کیونکہ اس صورت میں آٹھواں ......۴۸ ہو گا اور وصیت اور قرض کو ملا کر کل جائیداد کی مقدار پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ ہوتی ہے تو صحیح یہ ہے کہ ہر بی بی کو دس دس لاکھ ملے۔ اس صورت میں حساب برابر آجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا بارہ لاکھ صحیح ہیں اور ۹۶ لاکھ جو بڑھ گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور آمدنی کے بابت تھے کیونکہ کئی سال تک تقسیم میں دیر ہوئی۔

---

## بَابٌ - إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ؟

باب: اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا اپنے شہر ہی میں، ٹھیرے رہنے کا حکم دے تو اس کو (لوٹ کے مال میں، حصہ ملے گا یا نہیں؟

۳۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے کہا حضرت عثمانؓ جو بدر

إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ۔

کی لڑائی میں شریک نہ تھے تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (چلتے وقت) ان سے فرمایا تھا تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اسکو ملیگا جو جنگ بدر میں شریک ہو اور اتنا ہی حصہ بھی ملے گا ف

ف امام ابوحنیفہ رہ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا ٹھہر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور شافعیؒ اور مالکؒ اور امام احمدؒ اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں لوٹ کے مال میں وہی لوگ حصہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوں اور اس حدیث کے باب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا حضرت عثمان رضؓ کے لیے ؛

---

بَابٌ۔ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ، مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ، وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ، وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ۔

باب: اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمانوں کی ضرورت کے لئے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے دودھ ناتے کی وجہ سے جو اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ف آپ سے درخواست کی کہ ان کے مال قیدی واپس ہوں) آپ نے لوگوں سے معاف کرایا ف کہ اپنا اپنا حق چھوڑ دو) اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو اس مال میں سے دینے کا وعدہ کرتے جو بلا جنگ ہاتھ آیا تھا اور خمس میں سے انعام دینے کا ف۲ اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ نے خمس میں سے انصار کو دیا اور جابر رضؓ کو خیبر کی کھجور دی۔

ف وہ ناطا یہ تھا کہ حلیمہ سعدیہ آپ کی انّا ہوازن کی قوم میں سے تھیں اور گو امام بخاری نے جو یہ قصہ نقل کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے مگر ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا کہ ہوازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ نے پیا ہے ؛ ف معلوم ہوا مال غنیمت لوٹ حاصل کرتے ہی غازیوں کی ملک ہو جاتا ہے جب تو آپ نے ان سے معاف کرایا کہ اپنا حق چھوڑ دو ؛ ف۲ یعنی نفل جس کی جمع انفال ہے وہ یہ ہے کہ امام کسی غازی سے کوئی نمایاں خدمت ظاہر ہونے پر حصے سے زیادہ کچھ وعدہ کرے یا دلائے ؛

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ

ہم سے سعید بن عُفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہ

ابن شهاب قال: وزعم عروة أن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة
أخبراه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حين جاءه وفد هوازن مسلمين
فسألوه أن يرد إليهم أموالهم
وسبيهم، فقال لهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم: أحب الحديث إلي أصدقه
فاختاروا إحدى الطائفتين: إما السبي
وإما المال، وقد كنت استأنيت بهم
وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
انتظر آخرهم بضع عشرة ليلة
حين قفل من الطائف، فلما تبين
لهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين
قالوا: فإنا نختار سبينا، فقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين
فأثنى على الله بما هو أهله، ثم قال: أما
بعد، فإن إخوانكم هؤلاء قد جاءونا
تائبين، وإني قد رأيت أن أرد إليهم
سبيهم من أحب أن يطيب فليفعل
ومن أحب منكم أن يكون على حظه
حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله
علينا فليفعل، فقال الناس: قد طيبنا
ذلك يا رسول الله لهم، فقال لهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنا لا
ندري من أذن منكم في ذلك ممن
لم يأذن، فارجعوا حتى يرفع إلينا

عروہ بن زبیر نے کہا ان سے مروان بن حکم اور مسور
بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ
مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ
سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی (دونوں) واپس
کئے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا دیکھو سچی بات مجھے
بہت اچھی لگتی ہے تم دونوں میں ایک اختیار کرو، یا تو اپنے
قیدی واپس لے لو یا مال اسباب پھیر لو اور میں نے تو ہوازن
کے لوگوں کا انتظار کیا تھا۔ ہُوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دس پر کئی راتوں تک جب طائف سے
لوٹ کر آئے ان کے (مسلمان ہو کر آنے کے) منتظر رہے
(قیدی تقسیم نہیں کئے) جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں تو
(مجبور ہو کر) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی دے دیجئے
اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے
ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر
فرمایا اما بعد (مسلمانو) دیکھو تمہارے بھائی (ہوازن
کے لوگ) توبہ کرکے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب
سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو پھیر دوں جو کوئی خوشی
سے یہ چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ
برقرار ہی رکھنا چاہتا ہو وہ ٹھیرا رہے۔ پہلے جو
اللہ تعالیٰ ہم کو لوٹ کا مال عنایت کرے گا ہم اس
میں سے اس کو معاوضہ دیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم خوشی سے راضی ہیں آپ ان کے قیدی
ان کو پھیر دیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے کیونکر معلوم ہو تم میں
کون راضی ہے کون نہیں (کیونکہ مسلمان بہت تھے) تو ایسا کرو
اپنے نقیبوں سے اپنی اپنی مرضی کہلا بھیجو۔ یہ سن کر لوگ لوٹ
گئے اور نقیب لوگ اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کرکے آنحضرت

عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ لوگ خوشی سے راضی ہیں انہوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی۔ ابن شہاب نے کہا، ہوازن کے قیدیوں کی یہی کیفیت ہم کو پہنچی۔

ل مروان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے نہ آپ کی صحبت اٹھائی ہے اس کے اعمال بہت خراب تھے اور اسی وجہ سے لوگوں نے امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ امام بخاری نے اکیلے مروان سے روایت نہیں کی بلکہ مسور بن مخرمہ کے ساتھ جو صحابی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضا بُرا شخص حدیث کی روایت میں سچا اور با احتیاط ہوتا ہے تو محدثین اس سے روایت کرتے ہیں اور بعضا شخص بہت نیک اور صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دوسرے کسی علم میں مصروف رہنے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور سند کا خوب خیال نہیں رکھتا تو محدثین اس سے روایت نہیں کرتے یا اس کی روایت کو ضعیف جانتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف سب کے سب فقیہ تھے لیکن امام بخاری ان سے روایت نہیں کرتے کیونکہ حدیث کے ضبط اور اتقان میں یہ لوگ قاصر تھے اور رات دن فقہی مسائل کے اخراج اور استنباط میں مصروف رہتے تھے۔ البتہ مجتہدین میں سے امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مبارک اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ ایسے کامل گزرے ہیں کہ فقیہ بھی تھے اور محدث بھی۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے ان سب میں افضل اور اعلیٰ اور اعلم بالحدیث امام احمد بن حنبل تھے جن کے اکثر اصول اور فروع میں ہم لوگ پیرو ہیں اور وہ پیشوا تھے اہلِ سنت اور جماعت کے۔ اللہ ہم کو ان کے تابعداروں میں حشر کرے آمین۔

---

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے ابوقلابہ سے ایوب نے کہا اور مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے بھی بیان کیا اور مجھ کو قاسم کی روایت سے ابوقلابہ کی روایت —— زیادہ یاد ہے۔ خیر قاسم اور ابوقلابہ دونوں نے زہدم بن مضرب سے روایت کی انہوں نے کہا ہم ابوموسیٰ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں مرغی کا ذکر آیا (یا کھانے میں مرغ سامنے آیا) وہاں بنی تیم اللہ کا ایک شخص (نام نامعلوم) سُرخ رنگ بھی حاضر

فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

تھا شاید یہ موالی دروم کے قیدیوں میں سے تھا۔ ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے پر بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھ کو نفرت آئی میں نے قسم کھالی ہے مرغی نہیں کھانے کا۔ ابوموسیٰ نے کہا ادھر آؤ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں ف۱ میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ سے سواری مانگتا تھا (غزوۂ تبوک میں جانے اور سامان لادنے کو) آپؐ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری کہاں (پھر ایسا ہوا) آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپؐ نے پوچھا یہ اشعری لوگ کدھر گئے؟ (ہم حاضر ہوئے) آپؐ نے نہایت عمدہ موٹے تازے سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہم کو دلوائے ہم اونٹ لیکر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا (ہم نے اچھا نہیں کیا) اس کام میں ہم کو بھلائی نہیں ہونے کی ف۲ ہم پھر آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے سواری مانگی تو آپؐ نے قسم کھالی تھی میں سواری نہیں دینے کا شاید آپؐ بھول گئے۔ فرمایا (نہیں میں بھولا نہیں، بات یہ کہ) میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ نے دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) اور میں تو بخدا اللہ چاہے تو اگر کسی بات کی قسم بھی کھالوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو اس کام کو کروں اور قسم کا کفارہ دے ڈالوں ف۳

ف۱ قسم سے باہر آنے کا اور قسم کے خلاف کرنے کا طریق سکھلاتا ہوں ف۲ ابوموسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں نے خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور ہم نے آپؐ کو یاد نہیں دلایا گویا فریب سے ہم یہ اونٹ لے آئے۔ ایسے کام میں بھلائی کیونکر ہو سکتی ہے ف۳ ابوموسیٰ رضؓ کا مطلب یہ تھا کہ تو نے بھی جو قسم کھالی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قسم اچھی نہیں ہے۔ مرغی حلال جانور ہے فراغت سے کھا اور قسم کا کفارہ دے ڈال۔ باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کو اپنے حصے میں سے یعنی خمس میں سے یہ اونٹ دیئے۔

---

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ وہاں

عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا۔

بہت سے اونٹ لوٹ میں ملے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ اور انعام میں ملا ف

ف اور ظاہر ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام خمس میں سے دیا ہوگا گویا فعل لشکر کے سردار کا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا آپ نے سنا ہوگا اور اس پر سکوت فرمایا تو حجت ہوا ۔

---

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے فوجیوں میں جن کو روانہ کرتے بعضے خاص لوگوں کو کچھ زیادہ انعام دلواتے عام لشکر کے حصول کے علاوہ۔

---

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ، إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے، انہوں نے کہا ہم یمن میں تھے جب ہی ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) سے نکل کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے پاس ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے۔ میں تھا اور میرے دو بھائی اور تھے اور میں سب میں چھوٹا تھا۔ میرے بھائیوں کا نام ابوبردہ (عامر بن قیس) اور ابورہم (مجدی بن قیس) تھا اب راوی کو شک ہے کہ ابوموسیٰ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے یا یوں کہا ترپن یا باون آدمی اور تھے، خیر ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اتفاق سے ہماری کشتی حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچی وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفرؓ نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیج دیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔

ہے اور فرمایا ہے یہیں ٹھہرے رہو۔ تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو۔ ہم ان کے ساتھ رہے۔ پھر ہم سب مل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ہم کو بھی حصہ دلوایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلایا جو خیبر کی جنگ میں نہ تھا، انہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے۔ مگر ہمارے کشتی والوں کو جعفر اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصّہ دیا ف ۔

ف ظاہر یہ ہے کہ یہ حصہ آپ نے مالِ غنیمت میں سے دلوایا نہ کہ خمس میں سے پھر باب کی مناسبت کیونکر ہوگی مگر جب امام کو مالِ غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے ایسا تصرف کرنا جائز ہوا تو خمس میں بطریق اولیٰ جائز ہوگا جو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے پس باب کا مطلب حاصل ہو گیا ۔

---

۳۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَلَمْ يَجِيءْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا بحرین سے اگر روپیہ آئے گا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا (تین بار لپ بھر کر) دوں گا۔ وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہو گئی (ابو بکرؓ کی خلافت میں) جب بحرین کا روپیہ آیا تو ابو بکرؓ نے منادی کا حکم دیا اس نے یوں منادی دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب میں نے جا کر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابو بکرؓ نے مجھے تین لپ بھر کر روپے دیئے۔ علی بن مدینی نے کہا سفیان، جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے دونوں لپ سے تلا دیا۔ پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے

الْمُنْكَدِرِ، وَقَالَ مَرَّةً، فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، قَالَ: قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ: فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، قَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ۔

ہم سے ایسا ہی بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا کہ جابرؓ نے کہا میں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا ان سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا روپیہ) مانگا انہوں نے نہ دیا۔ پھر مانگا پھر نہ دیا۔ پھر میں تیسری بار ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میں نے ایک بار تم سے مانگا تم نے نہ دیا۔ دوسری بار مانگا تم نے نہ دیا تیسری بار مانگا تم نے نہ دیا ف اب یا تو دو یا یوں کہہ دو میں بخیل کرتا ہوں (نہیں دیتا) ابوبکرؓ نے کہا تو مجھ کو یوں کہتا ہے میں بخیلی کرتا ہوں۔ میں نے جو تجھ کو پہلے ہی بار میں نہیں دیا (اس کی کوئی وجہ تھی) میری نیت دینے کی تھی۔ سفیان نے کہا اور ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے امام محمد بن باقر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے مٹھی بھر کر مجھ کو روپے دیئے اور کہا ان کو گن لے میں نے گنا تو پانچ سو نکلے انہوں نے کہا یہ پانسو اور لے ابن منکدر کی روایت میں یوں ہے ابوبکرؓ نے کہا بخیلی سے بدتر کونسی بیماری ہے؟

ف حضرت ابوبکرؓ کا پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تاکہ جابرؓ کو معلوم ہو جائے کہ اس کا دینا کچھ ان پر بطور قرض کے لازم نہیں ہے بلکہ بطور احسان کے دینا ہے۔

---

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ، فَقَالَ: لَقَدْ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپؐ سے کہا انصاف کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بدبخت ہوا (یا میں بدبخت ہوا) ف۔

ف شقیت کا لفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضر اور بصیغہ متکلم پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد اور مطبوع عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانا اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی۔ باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم

زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخویصرہ نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو مجاہدین میں برابر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

---

بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ۔

باب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان رکھ کر مفت قیدیاں کو چھوڑ دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا ف

ف باب کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے۔ اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیر دے یا ان کے قیدی مفت آزاد کر دے اور اس سے مالکیہ اور حنفیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم کے بعد مجاہدین کی ملک ہوتا ہے۔ امام شافعی رح نے کہا لوٹتے ہی ان کی ملک ہو جاتا ہے۔

٣٦٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا کہ ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم رض سے جب بدر کے قیدی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو اس کی سفارش پر چھوڑ دیتا ف

ف یہ مطعم بن عدی ایک شخص تھا جو بدر کی جنگ سے پہلے کفر کی حالت میں مر گیا تھا۔ اس نے کوشش کر کے قریش کی اس کتاب کو توڑا دیا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ خرید و فروخت۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں۔ غرض اس قسم کا کوئی احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا۔

---

بَابٌ۔ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ، وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ

باب، خمس امام کا ہے اس کو اختیار ہے جس رشتہ دار کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور دوسرے

خُمُسِ خَيْبَرَ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجَ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أُعْطِيَ لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ، وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ، مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ۔

قریش کے خاندانوں کو نہ دیا ۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی نزدیکی رشتہ دار کو اس پر مقدم کیا جو زیادہ محتاج تھا اگر وہ دور کا رشتہ دار ہو اگرچہ آپؐ نے جن لوگوں کو دیا وہ یہی دیکھ کر کہ وہ محتاجی کا آپؐ سے شکوہ کرتے تھے اور یہ بھی دیکھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانبداری اور طرفداری میں ان کو نقصان اپنی قوم والوں اور ہم قسموں سے پہنچا ف۲

ف۱ اس کو عمر بن شبیہ نے اخبار مدینہ میں وصل کیا ؛ ف۲ یہ عبارت ذرا مغلق ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قرابت کو باعث ترجیح نہیں سمجھا بلکہ قرابت بعید رکھنے والا بھی اگر زیادہ محتاج تھا تو اس کو دیا اور قرابت قریب رکھنے والے کو جو اتنا محتاج نہ تھا نہ دیا ۔ گو آپؐ نے جن لوگوں کو دیا وہ دو باتیں دیکھ کر ایک یہ کہ وہ محتاجی کی شکایت آپؐ سے کرتے ہیں یا نہیں ، دوسرے ان کے نقصان اور ضرر پر نظر ڈال کر جو اسلام کی وجہ سے کافروں اور ان کے ہم عہدوں کے ہاتھ سے ان کو پہنچا یعنی جس کا کافروں نے بہت نقصان کیا تھا ، اس کو زیادہ دیا ، جس کا کم نقصان ہوا تھا اس کو کم دیا ؛

---

۳۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ، قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ: قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ، وَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے ، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمانؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے بنی مطلب کو دلوایا اور ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپؐ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب کو ہے ف۱ آپؐ نے فرمایا ہاں (یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے ف۲ لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اسی حدیث کو ، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا ۔ ابن اسحاق نے کہا ف۳ عبد شمس اور ہاشم اور مطلب تو حقیقی بھائی

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ۔

تھے۔ان کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی اور نوفل ان کا علاتی بھائی تھا (ماں دوسری)

ف۱ حضرت عثمانؓ عبدشمس اور جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور عبدشمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب یہ چاروں عبدمناف کے بیٹے تھے ؛ ف۲ وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبدشمس اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن رہے، ان کو ستاتے رہے ؛ ف۳ یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی۔اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ؛

---

بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ، وَحُكْمُ الْإِمَامِ۔

باب، مقتول کے بدن پر جو سامان ہو (کپڑے ہتھیار وغیرہ) وہ تقسیم میں شریک نہ ہوگا نہ اس میں سے خمس لیا جائیگا بلکہ قاتل کو ملے گا اور امام کا ایسا حکم دینے کا بیان ف۱

ف۱ یہ شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے۔حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سب سامان تقسیم میں شریک ہوگا الّا جبکہ امام ایسا حکم دے کہ جو کوئی جس کو مارے وہ اس کا سامان لے لے ؛

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ، هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے، انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے داہنے اور بائیں جو نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں دو انصاری لڑکے ہیں کم سن (معاذ بن عمرو اور معاذ بن عفراء) میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا خیر ان میں سے ایک نے مجھ کو اشارہ سے، یہ پوچھا چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو ف۱؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے مگر تجھے اس سے کیا غرض ؛ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے (گالیاں دیتا ہے، ستاتا ہے) قسم پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہوگا

حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ: أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: كِلَاكُمَا قَتَلَهُ، سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، وَكَانَا مُعَاذَ ابْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ قَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا، وَسَمِعَ إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ۔

یا اِدھر یا اُدھر جس کی موت پہلے آئی ہو اس کے مرنے تک۔ مجھے اس کی یہ (بہادرانہ) گفتگو سن کر تعجب آیا۔ اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے یہی پوچھا۔ خیر تھوڑی دیر نہیں گزری کہ ابوجہل کو میں نے دیکھا لوگوں میں گھستا پھر رہا ہے۔ میں نے ان بچوں سے کہا دیکھو وہ آن پہنچا جس کو تم چاہتے تھے یہ سنتے ہی دونوں تلواریں لیکر جھپٹے اور تلواروں سے اسے گرا دیا (مار ڈالا) اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا، ہر ایک کہنے لگا میں نے مارا میں نے مارا۔ آپ نے پوچھا تم نے ابھی اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا اور اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ ان دونوں بچوں کا نام معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھا [۳]

امام بخاری نے کہا یوسف نے صالح سے سنا اور ابراہیم نے اپنے باپ عبدالرحمٰن بن عوف سے ؛

[۱] عبدالرحمٰن نے خیال کیا یہ بچے ہیں ناتجربہ کار، معلوم نہیں جنگ کے وقت ٹھہر سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر یہ بھاگے تو معلوم نہیں میرے دل کی بھی کیا حالت ہو ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں بلیشہ شجاعت کے شیر اور بوڑھوں سے زیادہ دلیر ہیں ؛ [۲] ہوا یہ تھا کہ ان انصاری بچوں نے لوگوں سے ابوجہل مردود کا حال سنا تھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی ایذائیں دی تھیں۔ چونکہ یہ مدینے والے تھے لہٰذا ابوجہل کی صورت نہیں پہچانتے تھے۔ ایمان کا جوش ان کے دلوں میں تھا۔ انہوں نے یہ چاہا کہ ماریں تو بڑے موذی کو ماریں، اسی مردود کا کام تمام کر دیا ؛ [۳] ہوا یہ تھا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے اس مردود کو بے دم کیا تھا تو اصل قاتل وہی تھے انہی کو آپ نے سامان دلایا اور معاذ بن عفراء کا دل خوش کرنے کے لئے آپ نے یوں فرمایا تم دونوں نے مارا۔ طحاوی نے اس حدیث سے اپنے مذہب پر دلیل لی اور کہا کہ اگر سامان قاتل کا حق ہوتا تو آپ دونوں کو دلاتے ؛

---

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے،

ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَاهَا اللهِ، إِذَنْ لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

انہوں نے عمرو بن کثیر بن افلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی جنگ ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو (بعضے) مسلمان آگے پیچھے ہو گئے (ان کو شکست ہوئی) میں نے ایک مشرک کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا ہے (اس پر غالب ہو گیا ہے) میں گھوم کر پیٹھ کے پیچھے سے گیا اور اس کے مونڈھے کی ایک نس پر ایک تلوار ماری وہ کمبخت (اس مسلمان کو چھوڑ کر) مجھ پر آیا اور مجھ کو ایسا دبایا (مرنے کے قریب کر دیا) کہ موت کی بو میری ناک میں آ گئی پھر خود ہی مر گیا مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمرؓ سے جا کر ملا میں نے کہا یہ لوگوں (مسلمانوں) کو کیا ہو گیا (جو اس طرح بھاگ نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم۔ پھر (حضرت عباسؓ کے آواز دینے سے) مسلمان (دوبارہ) لوٹے (اور کافروں پر حملہ کیا ان کو بھگا دیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اور گواہ رکھتا ہو اس کا سامان وہی لے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کوئی میری گواہی دیتا ہے؟ اور بیٹھ گیا آپؐ نے پھر فرمایا جو کوئی کسی کافر کو مارے اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان وہی لے میں پھر کھڑا ہوا میں نے کہا میرے لئے گواہی کون دیگا؟ اور بیٹھ گیا۔ آپؐ نے تیسری بار یہی فرمایا میں پھر کھڑا ہوا اس وقت آپؐ نے پوچھا ابو قتادہ کا کیا حال ہے؟ (بار بار تو کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے) میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ اس وقت ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں (انہوں نے ایک کافر کو بیشک مارا ہے) میرے پاس اس کا سامان ہے آپ ابو قتادہ کو (سمجھا کر یا کچھ دے کر) راضی کر دیجئے (وہ سامان مجھ سے نہ لیں) یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا واہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے لڑے (جس کو مارے اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ، فَأَعْطَاهُ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلَامِ۔

کا سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس کو نہ دیں) مجھ کو دے دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں۔ آخر آپؐ نے اس کافر کا سامان مجھ کو دلا دیا میں نے (اس میں کی) ایک زرہ (سات اوقیہ کو) بیچی اور بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ لیا۔ اسلام کے زمانہ میں پہلی جائیداد ہے جو میں نے حاصل کی۔

ف۱ نہ مشرک کا نام معلوم ہوا نہ مسلمان کا ۔ ف۲ مراد ابوقتادہ ہیں ۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ، رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: تالیف قلوب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعضے کافروں وغیرہ (نومسلموں یا پرانے مسلمانوں) کو خمس میں سے دینا۔ اس کو عبدالرحمٰن بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۱

ف۱ اس کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی) ؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روپیہ مانگا۔ آپؐ نے دیا، پھر مانگا پھر دیا۔ آپؐ نے فرمایا (سنتا ہے) حکیم یہ (دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں) ہرا بھرا (نوالقہ میں) شیریں (میوے کی طرح) ہے۔ جو کوئی اس کو دل کی سیرچشمی (بے طمعی) سے لے اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر (مانگ مانگ کر امید رکھ کر) لے اس کو برکت نہ ہوگی۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے (مگر بیماری کی وجہ سے) اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا یارسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپؐ کو سچا کلام (قرآن) دے کر بھیجا آپؐ کے بعد میں کسی شخص

أَبُوبَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ۔

کا پیسہ مرتے تک اس سے کچھ لیکر) کم نہیں کرنے کا۔ پھر ایسا ہوا کہ ابو بکرؓ (اپنی خلافت میں) حکیم کو ان کی تنخواہ (جو سب مسلمانوں کے لئے بیت المال سے مقرر تھی) دینے کیلئے بلاتے، وہ لینے سے انکار کرتے۔ حضرت عمرؓ نے بھی (اپنی خلافت میں) انکو تنخواہ دینے بلایا انہوں نے نہ لی آخر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے) فرمایا دیکھو مسلمانو (تم گواہ رہنا) میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے ان کا حصہ رکھا ہے دیتا ہوں، وہ نہیں لیتے غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے مرنے تک کسی سے کچھ نہیں لیا (بلکہ محنت مشقت سے کما کر اس پر گزر کیا) ف۲

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کیونکہ حکیم نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کی تالیفِ قلب کے لئے ان کو دوبارہ روپیہ دیا ف۲ واہ رے ہمت مردانہ اسی کا نام ہے۔ اگرچہ حکیم کو اپنی تنخواہ کا جو بن مانگے ملتی تھی لینا درست تھا مگر چونکہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ میں آپؐ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا تو اسی پر کھڑے رہے اور مرتے تک کسی سے مفت کوئی روپیہ پیسہ نہ لیا۔ یہ کمال احتیاط اور ورع کی بات ہے۔ حکیم کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں پھر کسی سے روپیہ لوں گو بن مانگے ہاتھ آئے جب بھی شاید نفس کو لینے کی عادت ہو جائے اور حرص پیدا ہو کر مانگنے لگے تو اس کی جڑ ہی کاٹ دینا بہتر ہے۔ حضرات صوفیہ اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر بن مانگے اللہ کسی بندے کے ہاتھ سے اس کو کچھ پہنچائے تو اس کا لے لینا افضل ہے یا نہ لینا اور اپنی محنت مشقت سے کمانا۔ اور اصل یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت اور موقع اور وقت کے اعتبار سے اس میں حکم دینا چاہیئے۔ اگر حاجت اور ضرورت ہو اور قلب یہ کہے کہ یہ مال حلال میں سے لایا ہے تب لے لینا افضل ہے۔ اگر حاجت نہ ہو یا قلب یوں کہے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ کے پاس فیروز جنگ نے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ بھیجا، سب واپس کر دیا۔ اس نے عرض کیا آپ نہیں لیتے تو خیر فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دیجئے۔ فرمایا کیا میں تمہارا داروغہ تھوڑا ہی ہوں کہ تمہارا مال تقسیم کروں۔ یہاں سے اپنے گھر تک فقیروں کو بانٹتے جاؤ سب تقسیم ہو جائے گا۔ بادشاہِ دہلی نے جاگیر کی سند مرتب کر کے مرزا صاحب کے پاس بھیجی، سند کو چاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ لکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل اور تمہارے پاس دنیا کا ساتواں حصہ یعنی ایک اقلیم ہے۔ تم بیچارے مجھ کو کیا دیتے ہو۔ پھر ایسا خیال نہ کرنا باوجود اس کے مرزا صاحب اپنے بعض مریدوں کے جو غریب ہوتے روپیہ آٹھ آنہ نذرانہ قبول کر لیتے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب کوئی کچھ نذرانہ لاتا ہے تو میں خدا کی طرف رجوع ہوتا ہوں حکم ہوتا ہے تو لے لیتا ہوں ورنہ واپس کر دیتا ہوں ؏

۳۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ، قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ، انْظُرْ مَا هَذَا؟ قَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ، قَالَ نَافِعٌ: وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللهِ، وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: وَقَالَ: مِنَ الْخُمُسِ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت (کفر) کے زمانے میں یہ منّت (نذر) مانی تھی کہ ایک دن اعتکاف کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اپنی منّت پوری کر۔ نافع نے کہا ایسا ہوا حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملیں ؎۱ انہوں نے مکہ میں ایک گھر میں ان کو رکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ وہ گلی کوچوں میں (قید سے چھوٹ کر) دوڑنے لگے حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا دیکھ تو یہ کیا معاملہ ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھڑوا دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا تو بھی جا ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے نافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام نہیں باندھا ؎۲ اگر باندھتے تو عبداللہ کو ضرور معلوم ہوتا۔ جریر بن حازم نے جو ایوب سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ یہ دونوں لونڈیاں خمس میں سے حضرت عمرؓ کو ملی تھیں اور معمر نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے نذر کا قصہ روایت کیا اس میں ایک دن کا لفظ نہیں ہے ؎۳

؎۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپؐ نے حضرت عمرؓ پر احسان کیا۔ ان کو خمس میں سے دو لونڈیاں دیں ۔ ؎۲ دوسرے بہت لوگوں نے نقل کیا ہے کہ آپؐ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔ ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو اس کی خبر ہوا اور انہوں نے نافع سے بیان نہ کیا ہو ۔ ؎۳ بلکہ اتنا ہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانی تھی ۔

٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا، وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَاءِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ، زَادَ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا مجھ سے عمرو بن تغلبؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال یا قیدیوں میں سے) بعضوں کو دیا بعضوں کو نہ دیا۔ ان کو ناگوار ہوا۔ آپؐ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بگڑ جانے (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے اور بعضے لوگوں کو اس بھلائی اور سیرچشمی پر جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے، بھروسا کر کے چھوڑ دیتا ہوں (نہیں دیتا) عمرو بن تغلب ایسے ہی (عمدہ اور بے طمع) لوگوں میں سے ہے۔ عمرو بن تغلب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے بدل سرخ سرخ اونٹ ملتے تو میں خوش نہ ہوتا۔ ابو عاصم نے جریر سے انہوں نے حسن سے یوں روایت کی کہ ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے۔ پھر یہی حدیث بیان کی۔

---

٣٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ.

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش کے لوگوں کو ان کا دل ملانے کے لئے دیتا ہوں کیونکہ ان کی جاہلیت (کفر) کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے۔

---

٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو زہری نے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن (قوم) کا مال و اسباب جو دلانا تھا دلایا اور

أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ
يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ
الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا
وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ: قَالَ
أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ
فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا
غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا
كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَقَالَ لَهُ
فُقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا فَلَمْ يَقُولُوا
شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ
فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ،
وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي
لَأُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ،
أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ
وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَاللهِ مَا تَنْقَلِبُونَ
بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ، قَالُوا: بَلَى يَا
رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ

آپ نے قریش کے بعضے آدمیوں کو لوٹ اس میں سو سو اونٹ
دینا شروع کئے تو بعضے انصاری لوگ کہنے لگے اللہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے، آپ قریش کے لوگوں
کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ابھی تک ہماری تلواروں
سے ان کا خون ٹپک رہا ہے (قریش کے لوگوں کو حال میں
ہم ہی نے مارا، ان کے شہر کو ہم ہی نے فتح کیا) انسؓ نے
کہا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی کہ انصار ایسا کہہ
رہے ہیں۔ آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک
ڈیرے میں ان کو اکٹھا کیا۔ انصار کے سوا اور کسی کو نہ بلایا (اس
کے اندر نہ رہنے دیا) جب وہ (سب) اکٹھے ہو گئے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پوچھا یہ کیا بات ہے
جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی۔ ان میں جو فقیہ اور سمجھدار لوگ تھے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جو عقل والے ہیں انہوں نے
تو کچھ نہیں کہا لیکن چند نو عمروں نے (ایک بیوقوفی کی بات کہی)
یوں کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے
لوگوں کو دے رہے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے
ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ سن کر فرمایا میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کا کفر کا زمانہ
ابھی گزرا ہے (روپیہ دے کر ان کا دل ملاتا ہوں) کیا تم لوگ
(انصاری) اس پر خوش نہیں ہوتے کہ وہ لوگ (اپنے اپنے
گھروں کو) دنیا کا مال واسباب لیکر لوٹیں اور تم اللہ کے رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیکر اپنے گھروں کو لوٹو۔ خدا کی قسم تم جس کو
لے کر لوٹتے ہو وہ (کہیں) اس سے بہتر ہے جس کو وہ لے کر
لوٹتے ہیں۔ انصاریوں نے یہ سن کر عرض کیا بیشک یا رسول اللہ
ہم اس پر خوش ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے گئے (ان کو حکومتیں
سرداریاں ملیں گی تم محروم رہو گے) تم اس وقت تک صبر کئے رہنا

نَصْبِرْ۔

دو لنگا فساد نہ کرنا) یہاں تک کہ (آخرت میں) حوضِ کوثر پر مجھ سے ملو۔ انسؓ نے کہا پھر ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

ف یہ لوگ قریش کے سردار اور رئیس تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کے دل ملانے کے لئے ان کو بہت سا سامان دیا۔ ان لوگوں کے نام یہ تھے ابوسفیان معاویہ بن ابی سفیان حکیم بن حزام حارث بن حارث، حارث بن ہشام، سہل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ اعلاء بن حارثہ ثقفی، عیینہ بن حصن صفوان بن امیہ، اقرع بن حابس، مالک بن عوف۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ (میرے باپ) محمد بن جبیر نے کہا مجھ کو جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی ایک بار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ بھی تھے۔ آپؐ حنین سے لوٹے آ رہے تھے اتنے میں گنوار لوگ آپؐ سے لپٹ گئے (لوٹ کا مال) آپؐ سے مانگتے تھے، ایسے لپٹے کہ آپؐ کو ایک ببول کے درخت کی طرف دھکیل لے گئے آپؐ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپؐ ٹھہر گئے۔ آپؐ نے فرمایا (ارے بھائیو) میری چادر تو دے دو اگر مجھ کو ان جنگلی درختوں کے شمار میں اونٹ ملیں، تب بھی میں وہ سب تم کو بانٹ دوں گا ف تم (ہرگز) مجھ کو بخیل یا جھوٹا یا کچ دلا نہ پاؤ گے

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ امام کو اختیار ہے مال غنیمت جن لوگوں کو چاہے تقسیم کرے۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے کہا میں آنحضرت

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) چل رہا تھا آپ ایک موٹے حاشیے کی نجرانی ف۱ چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار نے آپ کو گھیر لیا ف۲ اور زور سے آپ کو کھینچا۔ میں نے آپ کے شانے کو دیکھا اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا ایسا کھینچا۔ پھر کہنے لگا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر حکم دیا اس کو کچھ دلوا دو ف۳

ف۱ نجران ایک بستی تھی یمن میں وہاں کی چادریں مشہور تھیں۔ اب تک یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں۔ ایسی کھری اور موٹی کمبل کی طرح کہ اگر بدن پر زور سے رگڑی جائیں تو کھال چھل جائے؛ ف۲ اس کا نام معلوم نہیں ہوا؛ ف۳ سبحان اللہ! اس حسنِ اخلاق کا کیا کہنا؛

---

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، قَالَ رَجُلٌ: وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابسؓ ان کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصین کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا۔ اس وقت ایک شخص (معتب بن قشیر) منافق کہنے لگا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف نہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوا۔ میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر کروں گا اور میں آپ کے پاس گیا آپ کو خبر کی۔ آپ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا۔ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو لوگوں کے ہاتھوں

بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔ سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن صبر کیا ف

ف آپؐ نے اس منافق کو سزا نہ دلوائی کیونکہ وہ مُکر گیا ہوگا یا صرف ایک شخص یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی بات سنی تھی اور ایک آدمی کی گواہی پر جرم ثابت نہیں ہوسکتا یا آپؐ نے اسے سزا دینا مصلحت نہ سمجھا ہو غرض خدا ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے۔ ان مردودوں نے پیغمبر صاحب کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ ایسا انصاف کرنے والا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہ ہوا۔

---

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهُوَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے، انہوں نے کہا میں اپنے سر پر اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر زبیر کو دی تھی گٹھلیاں لاد کر لاتی یہ زمین میرے گھر سے (دو میل) فرسخ کے دو تہائی پر تھی۔ ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ سے (مرسلاً) روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو بنی نضیر کے اراضی میں سے ایک زمین مقطعہ کے طور پر دی تھی ف

ف حافظ نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا اس کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابوحمزہ نے ابو اسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نہ موصولاً۔

---

۳۸۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی، انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے باہر کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو آپؐ نے بھی چاہا تھا کہ یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں۔ اس وقت وہاں کی (کچھ) زمین یہود کے قبضے میں ہی تھی اور (اکثر) زمین پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کے

لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَتْرُكُكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ أَوْ أَرِيحَا۔

قبضے میں تھی۔ پھر یہودیوں نے آپؐ سے یہ درخواست کی کہ آپؐ زمین ان کے قبضے میں رہنے دیں (بطور رعیت کے) محنت مزدوری (کاشت کی) وہی کر لیں گے آدھی پیداوار لیں گے (آدھی مسلمانوں کو دیں گے) آپؐ نے فرمایا اچھا اس شرط پر ہم تم کو رکھتے ہیں تو وہ رہ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو تیما یا اریحا کی طرف نکال دیا ف

ف یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں۔ تیما ایک بندر ہے اور اریحا شام میں ہے ؎

## بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

## باب: اگر کھانے کی چیز کافروں کے ملک میں ملے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے، انہوں نے کہا ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اوپر سے کسی شخص ف نے ایک تھیلا پھینکا جس میں چربی بھی تھی میں اس کے لینے کو لپکا۔ دیکھتا کیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرما گیا (کہ آپؐ فرمائیں گے عجب ندیدہ ہے) ف۲

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا ؎ ف۲ یہیں سے ترجمۂ باب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبداللہ کو منع نہیں کیا ؎

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اس کو اسی وقت کھا لیتے (تقسیم کے لئے) اٹھا نہ رکھتے ف

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے

پہلے کوئی قباحت نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، قَالَ: وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ، وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے سنا، وہ کہتے تھے خیبر کی راتوں میں ہم کو بہت بھوک لگی جب دن ہوا (لڑائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو گدھوں ہی پر گر پڑے، ان کو کاٹ ڈالا (ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا) جب ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی، ہانڈیاں اوندھا دو۔ گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی کہتے ہیں بعضے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا کہ ابھی ان کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعضوں نے کہا نہیں آپ نے گھریلو گدھوں کو قطعاً حرام کر دیا شیبانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا آپ نے اس کو قطعی حرام کر دیا ف

۔

ف اسی لئے مجتہدوں کا بھی گھریلو گدھوں کے گوشت میں اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی اس کا بیان آگے آئے گا۔

## بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْحَرْبِ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ- قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ- إِلَى قَوْلِهِ- وَهُمْ صَاغِرُونَ- يَعْنِي وَالْمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ الْمِسْكِينِ، فُلَانٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ أَحْوَجُ مِنْهُ، وَلَمْ يَذْهَبْ أَذِلَّاءُ

باب جزیہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کا (ان کو چھوڑ دینے کا) بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براۃ میں) فرمایا اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں میں ان سے لڑو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا اس کو حرام نہیں جانتے اور سچا دین (اسلام) قبول نہیں کرتے۔ آیت میں صاغرون کے معنے ذلیل ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور پارسی اور اعرب کے

إِلَى السُّكُونِ، وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ؟ قَالَ: جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ.

سوا) ہر ملک والوں سے جزیہ لینے کا بیان اور سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی نجیح سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا شام کے کافروں سے تو (سال میں) چار اشرفیاں ف جزیہ کی لی جاتی تھیں اور یمن کے کافروں سے ایک ہی اشرفی لی جاتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا شام کے کافر زیادہ مالدار ہیں ف۲

ف دینار: ف۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ معلوم ہوا کہ جزیہ کی کمی بیشی کے لئے امام کو اختیار ہے لیکن کم سے کم ایک سال میں ایک دینار لینا چاہیے اگر غریب آدمی ہے، اور متوسط سے دو اور مالدار سے چار۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ اب جزیہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ہر ایک کافر عجمی سے لے سکتے ہیں، اہل کتاب ہو یا مشرک اور امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جزیہ انہی کافروں سے قبول کیا جائے گا جو اہل کتاب ہوں یا ان کے اہل کتاب ہونے میں شبہ ہو لیکن عام مشرکین جیسے بت پرست یا سورج پرست لوگوں سے جزیہ قبول نہ کیا جائے جیسے مرتد سے بلکہ ان کو قتل کیا جائے۔

---

۳۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ، سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ، عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الْأَحْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس بیٹھا تھا ۷۰ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرے والوں کے ساتھ حج کیا ہے بجالہ (تابعی) نے ہم سے حدیث بیان کی کہنے لگا میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا جو احنف کا چچا تھا ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا ایک خط آیا ان کے مرنے سے سال بھر پیشتر (۲۲ہجری میں) کہ جس پارسی نے اپنی محرم عورت کو اپنی جورو بنایا ہو تو دونوں کو جدا کر دو اور حضرت عمرؓ نے پارسیوں سے جزیہ قبول نہیں کیا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے پارسیوں سے جزیہ لیا تھا ف

ھَجَرٍ۔

ف٭ تو معلوم ہوا کہ پارسیوں کا حکم بھی اہلِ کتاب جیسا ہے اور پارسی عورت سے نکاح کرنا اسی طرح پارسیوں کا ذبیحہ بھی درست ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور اہلِ حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی اور عبدالرزاق نے حضرت علیؓ سے نکالا ہے کہ پارسی اہلِ کتاب تھے پھر ان کے سردار نے بدتمیزی کی اپنی بہن سے صحبت کی اور دوسروں کو سمجھایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ آدم علیہ السلام اپنی بیٹیوں کا نکاح اپنے بیٹوں سے کر دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کا کہنا سنا اور جو اس کے خلاف تھے ان کو مار ڈالا۔ آخر ان کی کتاب مٹ گئی اور ان کے دلوں سے بھی اٹھ گئی اور موطا میں مرفوع حدیث ہے کہ پارسیوں سے اہلِ کتاب کا سا سلوک کرو۔

---

٣٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَقَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان سے عمرو بن عوف انصاری جو بنی عامر بن لوئے کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کے لئے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لے کر آئے۔ انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شریک ہوئے۔ جب آپؐ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹنے لگے انصار سامنے سے آئے (بخشش طلب کے طور پر) آپؐ ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے فرمایا اس وقت میں سمجھتا ہوں تم ابوعبیدہ کی خبر کر وہ کچھ مال لے کر آئے ہیں اس کو سن کر آئے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا خوش رہو اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم

بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ اگر تم کو دنیا کی کشائش ایسی ہی ہو جائے جیسے تم سے پہلے اگلے لوگوں کو ہو چکی ہے تو ایسا نہ ہو تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو اور یہ جلنا تم کو بھی ان کی طرح تباہ کر دے ؎

؎ سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت فرمائی مسلمانوں کی جبتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں وہ اسی آپس کے رشک و حسد اور نااتفاقی کی وجہ سے اور اب تک مسلمان اس سے باز نہیں آئے۔ اگر اب بھی اتفاق سے نہ رہیں گے اور اسی طرح ایک دوسرے سے جلتے کٹتے اپنی زندگی گزاریں گے تو رہا سہا بھی دشمن لے لیں گے اور یہ روٹیوں کے محتاج ہو جائیں گے ؎

---

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبیداللہ ثقفی نے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انہوں نے جبیر بن حیہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں میں بھیجا کہ کافروں سے لڑیں پھر ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لایا ؎ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان زمین مقاموں (فارس، اصفہان اور آذربائیجان) میں سے کہاں لڑائی شروع کی جائے۔ اس نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں بستے ہیں انکی مثال ایک پرندے کی سی ہے جس کا ایک سر دو بازو، دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ دیں تو وہ پرندہ دونوں پاؤں اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کرے گا دوسرا بازو توڑیں تو بھی ایسا ہی ہوگا البتہ اگر سر کچل دیا جائے نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں گے نہ بازو نہ سر تو دیکھیے ان دشمنوں کا سر کسریٰ (بادشاہ ایران) ہے اور

كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ
فَارِسُ، فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى
كِسْرَى، وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا: عَنْ
جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: فَنَدَبَنَا عُمَرُ
وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ،
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، وَخَرَجَ
عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا،
فَقَامَ تُرْجُمَانٌ فَقَالَ: لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ
مِنْكُمْ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَلْ عَمَّا
شِئْتَ، قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ أُنَاسٌ
مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ
شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ،
وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ
وَالْحَجَرَ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ، تَعَالَى
ذِكْرُهُ، وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ، إِلَيْنَا نَبِيًّا
مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا
نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ
تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ، وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ
مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا
قَطُّ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ،
فَقَالَ النُّعْمَانُ: رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ
الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ایک بازو قیصر (بادشاہ روم) ہے، دوسرا بازو فارس ہے آپ مسلمانوں کو یہ حکم دیجئے کہ پہلے کسریٰ پر حملہ کریں ف۱ اور بکر اور زیاد دونوں نے جبیر بن حیہؓ سے یوں روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ہم کو (جہاد کے لئے) بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرنؓ کو سردار مقرر کیا۔ جب ہم دشمن کے (کافروں کے) ملک میں پہنچے اور کسریٰ کا ایک افسر (بندار) چالیس ہزار فوج لے کر آیا اس کی طرف سے ایک مترجم کھڑا ہوا (جو عربی زبان جانتا تھا) اور (مسلمانوں سے) کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا پوچھ کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم ہو کون لوگ؟ مغیرہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں (ایک زمانہ سے) ہم سخت بدنصیبی (کفر) اور سخت مصیبت (افلاس) میں گرفتار تھے۔ بھوک کے مارے کھالیں اور کھجور کی گٹھلیاں تک اڑا جاتے اور اون اور بال پہنا کرتے اور جھاڑ (درخت) پہاڑ کا پوجا پاٹ کیا کرتے۔ ہم لوگ اسی حال میں مبتلا تھے کہ زمین اور آسمان کے مالک پروردگار نے ایک پیغمبر ہماری ہی قوم کا ہمارے پاس بھیجا جس کے ماں باپ کو ہم پہچانتے تھے۔ اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ جب تک تم اکیلے خدا کو نہ پوجو یا جزیہ نہ دو اس وقت تک تم سے لڑیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہم کو یوں خبر دی ہے کہ جو کوئی ہم سے جہاد میں مارا جائے گا وہ جنت میں ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھیں اور جو کوئی ہم میں جیتا بچ رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا (تم اس کے غلام لونڈی بنو گے) مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کرکے نعمان سے کہا لڑائی شروع کرو۔ نعمان نے کہا تم کو تو اللہ ایسی کئی لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تم کو (لڑائی میں دیر کرنے پر) نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل (یا نہ رنجیدہ) اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ۔

کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا۔ آپؐ کا قاعدہ تھا اگر صبح سویرے لڑائی شروع نہ کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو پھر اس وقت تک ٹھہرے رہتے (کہ سورج ڈھل جائے) ہوائیں چلنے لگیں، نماز کا وقت آن پہنچے ؎۱

؎۱ ہوا یہ کہ لشکرِ اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی طرف چلا۔ جب قادسیہ میں پہنچا تو یزدجرد بادشاہِ ایران نے ایک فوج گراں اس کے مقابلہ کے لئے روانہ کی ۱۴ سنہ ہجری میں یہ جنگ سخت واقع ہوئی جس میں مسلمانوں کے نامی گرامی شخصوں میں سے کئی شخص مارے گئے جیسے طلیحہ اسدی اور عمرو بن معدی کرب، ضرار بن خطاب وغیرہ لیکن اللہ نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی۔ ان کے ڈیرے خیمے سب اکھڑ گئے۔ ادھر سے مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ان کا نامی گرامی پہلوان رستم ثانی مارا گیا اور مسلمان فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پہنچی۔ وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا۔ آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا۔ ابوموسیٰ اشعریؓ نے جو فوج کے سردار تھے اس کو حضرت عمرؓ کے پاس روانہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو عقلمند اور صاحب تدبیر پا کر اس سے رائے لی ؎ ؎۲ اس کو مغلوب کریں تو گویا کافروں کا سر ٹوٹ گیا۔ ہرچند کسریٰ روم کا بادشاہ نہ تھا مگر اس زمانہ میں کسریٰ کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ تھا۔ سب بادشاہ اس کو تحفہ تحائف بھیجتے تھے، اس کو بڑا سمجھتے تھے ؎ ؎۳ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھلی لگے اور اللہ کی مدد اترے۔ کہتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے بعد کافروں کو ہزیمت ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کی فوج کا سردار تھا خچر پر سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ یہ واقعہ ۱۹ سنہ یا ۲۱ سنہ ہجری کا ہے ؎

---

## بَابٌ - إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ؟

باب: اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے بھی صلح سمجھی جائے گی۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس ساعدی سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے، انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آپؐ کے لئے ایک نقرہ خچر تحفہ گزرانا۔ آپؐ نے اس کو ایک چادر (بطور خلعت کے) اوڑھائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا ؎۱

؎۱ یعنی وہی وہاں کا حاکم ہے۔ بظاہر اس حدیث کی ترجمۂ باب سے مطابقت مشکل ہے لیکن امام بخاری رح

نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ جب آپؐ تبوک کو جا رہے تھے تو یوحنا بن روبہ ایلہ کا حاکم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے جزیہ دینا قبول کیا۔ آپؐ نے اس سے صلح کرلی اور یہ سند لکھ دی یہ امان ہے اللہ اور محمدؐ پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ایلہ والوں کو۔ اس روایت سے ترجمۂ باب صاف نکل آتا ہے کیونکہ آپؐ نے یوحنا سے صلح کی لیکن جب اس سے صلح کی تو سارے ایلہ والے امن اور صلح میں آ گئے۔

---

بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالذِّمَّةُ: الْعَهْدُ وَالإِلُّ الْقَرَابَةُ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی (اپنے ذمّہ میں لیا) ان کے امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا۔ ذمہ کہتے ہیں عہد اور اقرار کو اور اِلّ کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے اس کے معنی رشتہ داری کے ہیں۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْنَا: أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوجمرہ نے کہا میں نے جویریہ ابن قدامہ تیمی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا (جب وہ زخمی ہوئے) ہم کو کچھ وصیت کیجئے، انہوں نے کہا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمّہ قائم رکھو وہی پیغمبرؐ کا ذمہ ہے (ذمیوں کو نہ ستاؤ) اور تمہارے بال بچوں کا خرچ ہے۔ (جزیہ کے روپے سے تمہارے بال بچے پلتے ہیں۔)

---

بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ؟

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے معاشین دینا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اس کا بیان اور اس کا کہ جو مال کافروں سے بن لڑے ہاتھ آئے یا جزیہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ ان کو بحرین میں (معاش کی سندیں) لکھ دیں، انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس وقت تک (معاشین) انہیں لینے کے

مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَقَالَ: ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلَى ذٰلِكَ يَقُولُونَ لَهُ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

جب تک آپ ہمارے بھائی قریش والوں کو بھی ویسی ہی معاشین نہ لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ کو یہ منظور رہے یہ معاش ان کو (یعنی قریش والوں کو) بھی ملتی رہیں گی لیکن انصار یہ اصرار کرتے رہے کہ قریش والوں کیلئے بھی (سندیں) لکھ دیجئے تب آپ نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے جاتے ہیں تو تم (آخرت میں) مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا (جنگ اور فساد نہ کرنا)

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَقَالَ لِي: احْثُهْ، فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو روح بن قاسم نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا دوں گا (تین لپ) جب آپ کی وفات ہو گئی اور بحرین کا روپیہ آیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ میں ان کے پاس گیا۔ میں نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ایک لپ لے لے۔ میں نے ایک لپ لے لیا۔ پھر کہنے لگے ان کو گن۔ میں نے گنا تو وہ پانچ سو نکلے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک ہزار پانچ سو (کل) دیئے (یہ تین لپ ہو گئے) اور ابراہیم بن طہمان نے عبدالعزیز بن صہیب سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے (خراج کا) روپیہ آیا۔ آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ یہ ان سب روپوں سے

فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: خُذْ، فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ: أُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ۔

زیادہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اب تک آچکے تھے۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوایئے (میں زیر بار ہوں، میں نے جنگِ بدر میں) اپنا فدیہ دیا، عقیل کا فدیہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ میرا اٹھا دے۔ آپؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا تو ذرا آپؐ خود ہی اٹھا دیجئے آپؐ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر اٹھانے لگے تو بھی نہ اٹھا کہنے لگے یا رسول اللہ کسی سے کہیئے ذرا یہ اٹھا دے آپؐ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہنے لگے تو آپؐ خود ہی اٹھا دیجئے آپؐ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے تھوڑے روپے اور نکال ڈالے پھر باقی روپیہ اٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لئے اور چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابران کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے آپؐ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا پھر آپؐ اس جگہ سے جب تک نہ اٹھے جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا (سب بانٹ کر اُٹھے) ف۲

ف اس کو حاکم نے مستدرک میں اور ابن مندہ نے امالی میں اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔ ف۲ یہ تعلیق باب تعلیق القنو فی المسجد میں گزر چکی ہے۔

---

## بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ۔

## باب: کسی ذمی کافر کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے؟

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے حسن بن عمرو نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا جو کوئی ذمی کافر کو (ناحق) مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا......

إِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔ اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ تک پہنچتی ہے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ۔

باب: یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال باہر کرنا اور حضرت عمرؓ نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا میں تم کو یہاں جبتک رہنے دیتا ہوں جب تک اللہ تم کو یہاں رکھے ف

ف ا یعنی جب تک اللہ کو منظور ہے۔ یہ تعلیق کتاب المزارعہ میں موصولاً گزر چکی ہے۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَالَ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے، انہوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم مسجد (نبوی) میں بیٹھے تھے اتنے میں آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو، ہم لوگ نکلے ان کے مدرسہ پر پہنچے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہوجاؤ (تمہارے جان اور مال) بچے رہیں گے اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں ف پھر تم میں سے اگر کسی کی جائیداد کی قیمت آئے تو اس کو بیچ ڈالے۔ اگر نہ بکے (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے

ف ا یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپؐ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کرلی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپؐ کی وفات ہوگئی حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ،

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احول سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے (سنا) انہوں نے ابن عباسؓ سے، وہ کہتے تھے جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن (کیا مصیبت کا دن ہے) پھر اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں۔ سعید نے کہا میں نے پوچھا ابن عباسؓ جمعرات کے دن

مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا لَهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، فَقَالَ: ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ، فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ، وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا: قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

کیا مطلب ہے؟ (جو تم اتنا رو دئے) انہوں نے کہا اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی، آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو (اگر اس پر چلتے رہے) اس پر لوگوں نے (صحابہؓ نے جو وہاں موجود تھے) جھگڑا شروع کیا ف۱ اور پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں دوسرے لوگ (جو کتاب لکھی جانا مناسب سمجھتے تھے) کہنے لگے بھلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیہودہ باتیں بتائیں گے؟ اچھا پھر پوچھ لو۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا مجھے معاف کرو (میرا پیچھا چھوڑ دو) میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جدھر تم مجھ کو بلاتے ہو۔ پھر آپؐ نے ان کو تین باتوں کا (زبانی) حکم دے دیا مشرکوں کو عرب کے جزیرے ف۲ سے نکال دینا۔ باہر والے پیغام لے کر جو آتے ہیں ان کی ایسی ہی خاطر داری کرنا جیسے میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بھلی سی تھی یا تو سعید نے اس کا بیان نہ کیا یا میں بھول گیا سفیان نے کہا یہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان احول کا قول ہے ف۳

ف۱ کسی نے کہا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ۔ ف۲ باب میں مشرکوں کا ذکر ہے لیکن مشرکوں سے مراد کافر ہیں ان میں یہودی بھی آگئے۔ ف۳ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے روانہ کر دینا یا نماز کی محافظت کرنا یا لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا۔

---

## بَابٌ۔ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ۔

## باب: اگر کافر مسلمان سے دغا کریں تو یہ معاف ہو سکتی ہے یا نہیں؟

۳۹٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ يَهُودَ، فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ:

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے، انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (بھنی) بکری تحفہ بھیجی گئی (زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی) اس میں زہر ملا ہوا تھا۔ آپؐ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں ان کو اکٹھا کرو۔ وہ سب اکٹھا کئے گئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم سے ایک

إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ فَقَالَ: كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں بتائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے ایک نام لیا۔ آپؐ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے۔ انہوں نے کہا بے شک آپؐ سچ کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا میں اور ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے؟ جی ہاں ابوالقاسمؐ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپؐ پہچان لیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں جیسے باپ کے مقدمے میں آپؐ نے ہمارا جھوٹ پہچان لیا۔ خیر آپؐ نے پوچھا دوزخ میں ہمیشہ کون لوگ رہیں گے؟ وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لئے دوزخ میں جائیں گے پھر تم مسلمان لوگ وہاں ہماری جگہ آجاؤ گے۔ آپؐ نے فرمایا دت مردودو، خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا بھلا ایک بات اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم۔ آپؐ نے پوچھا دیکھو تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ (یا نہیں) انہوں نے کہا ہاں ملایا تو تھا۔ آپؐ نے پوچھا سبب؟ انہوں نے کہا ہم نے سوچا اگر آپؐ جھوٹ موٹ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں تو آپؐ کے ہاتھ سے چھٹ کر آرام پائیں گے اور اگر آپؐ سچے پیغمبر ہیں تو یہ زہر آپؐ کو نقصان نہیں کرنے کا۔

ف ترجمۂ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپؐ نے اس یہودن کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزا نہ دی۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی ذات کا بدلہ ان سے نہ لیا معاف کر دیا مگر بشر بن براءؓ صحابیؓ نے جنہوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا مر گئے تو آپؐ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا۔ زہری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی لہٰذا آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا۔

## بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا۔

## باب: جو عہد شکنی کرے اس کے لئے بد دعا کرنا۔

۳۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ:

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ إِنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ، يَشُكُّ فِيهِ، مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے کہا میں نے انس رضؓ سے پوچھا قنوت کب پڑھنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلانا شخص (محمد بن سیرینؒ) تو کہتا ہے کہ تم نے رکوع کے بعد کہا۔ انہوں نے کہا وہ غلط کہتا ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھتے رہے۔ آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر بددعا کرتے تھے۔ ہُوا یہ تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر شک ہے قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا دین کی باتیں سکھانے کو یہ بنی سلیم کے لوگ دین کا سردار عامر بن طفیل تھا اُن کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا حالانکہ ان لوگوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عہد تھا لیکن انہوں نے دغا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا رنج کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا آپ نے ان قاریوں پر کیا ف ا

ف ا کیونکہ یہ لوگ قاری اور عالم تھے اگر یہ زندہ رہتے تو اُن سے بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچتا۔ بزرگوں نے کہا ہے عالم کی موت ایک بڑی مصیبت ہے۔ اگر جاہل ہزارہا مر جائیں تو اتنا صدمہ نہیں ہوتا۔

---

## بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ،

## باب: عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں؟

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے، ان سے ابو مرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے، انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب (حضرت علیؓ کی بہن) سے سُنا۔ انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہُوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ زہراؓ (آپ کی صاحبزادی) آپ پر آڑ کئے ہوئے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں،

فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى۔

ابوطالب کی بیٹی۔ آپؐ نے فرمایا آؤ اچھی آئیں ام ہانی جب غسل سے فارغ ہوئے تو ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر آپؐ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں کہ ہبیرہ کا فلانا بیٹا (جعدہ) اس کو میں قتل کر ڈالوں گا حالانکہ میں اس کو پناہ دے چکی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی۔ ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔

ف ہبیرہ ام ہانی کے خاوند تھے جعدہ ان کے بیٹے تھے —— یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علیؓ اپنے بھانجے کو کیوں مارتے بعضوں نے کہا فلاں بن ہبیرہ سے حارث بن ہشام مخزومی مراد ہیں۔ غرض حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کا پناہ دینا درست ہے ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے۔ بعضوں نے کہا امام کا اختیار ہے چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے۔

---

## بَابٌ - ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ۔

باب: مسلمان مسلمان سب برابر ہیں۔ اگر ایک ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیے۔

۲۹۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَقَالَ: فِيهَا الْجِرَاحَاتُ، وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم تیمی سے، انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا: ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ف جس کو ہم پڑھتے ہیں ایک یہ کتاب ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا (جو دیت میں دیئے جاتے ہیں) کا بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر (پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے جو کوئی اس جگہ دین میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ، فرشتوں، سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور یہ بیان ہے کہ جو کوئی (لونڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار اور مسلمان مسلمان برابر ہیں۔ ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے

مِثْلُ ذٰلِكَ۔ اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار۔

ف معلوم ہوا کتاب الجفر والجامع یا اور دوسری کتابیں جو حضرت علی رضؓ کی طرف نسبت دی جاتی ہیں ان کا کوئی اصل نہیں۔ حضرت علی رضؓ بھی اسی قرآن کو پڑھتے تھے جو ہم سب لوگ پڑھتے ہیں۔ اگر سورتوں کی ترتیب یعنی تقدیم تاخیر میں فرق ہو تو یہ اور بات ہے۔ باقی جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علی رضؓ یا اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا جو کامل تھا اور یہ قرآن جو رائج ہے ناقص ہے یا اس قرآن کو بیاضِ عثمانی قرار دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار یہ حدیث اوپر بھی باب حرم المدینہ میں گزر چکی ہے ؛

---

بَابٌ۔ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ، وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ مَتَرْسْ فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا، وَقَالَ: تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ۔

باب: اگر کافر لڑائی کے وقت (گھبرا کر) اچھی طرح یوں نہ کہہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین بدل دیا تو کیا حکم ہے۔ عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا ف خالد بن ولید نے (بنی جذیمہ کی جنگ میں) کافروں کو مارنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے دین بدلا دین بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال سُنا تو فرمایا یا اللہ میں خالد کے کام سے بیزار ہوں حضرت عمر رضؓ نے کہا ف۲ جب کسی مسلمان نے کافر سے کہا مترس (یعنی ڈرو نہیں) تو اس کو امن دے چکا (اب اس کو مارنا درست نہیں) اللہ تو سب زبانیں جانتا ہے اور حضرت عمر رضؓ نے (ہرمزان فارسی سے) کہا بات کر کچھ ڈر نہیں ف۳

---

ف اس حدیث کا پورا قصہ غزوہ فتح میں آئے گا جہاں امام بخاریؒ نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے ؛ ف۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ؛ ف۳ اور یہ کلام حضرت عمر رضؓ کا ہرمزان کے لئے امن دینا ٹھیرا اس کو ابن ابی شیبہ اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں باسنادِ صحیح وصل کیا۔ کہتے ہیں جب صوابر نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان حضرت عمر رضؓ کے حکم پر اترا۔ جب اس کو حضرت عمر رضؓ کے پاس لے کر آئے تو وہ مارے ڈر کے صاف بات نہ کر سکا۔ اس وقت حضرت عمر رضؓ نے یہ فرمایا گویا اس کو امان دی ؛

بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ، وَقَوْلِهِ۔ وَإِنْ جَنَحُوا

باب: مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا لڑائی چھوڑ دینا اور کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال) میں، یہ فرمانا اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ ۔ جَنَحُوا: طَلَبُوا السَّلْمَ ۔ فَاجْنَحْ لَهَا ۔

۳۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: كَبِّرْ كَبِّرْ، وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ: تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ، قَالَ: فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ، فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ ۔

جھک جا) اخیر آیت تک)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے، انہوں نے بشیر بن یسار سے، انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے، انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے۔ ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی۔ خیبر پہنچ کر یہ دونوں شخص الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے پاس آئے دیکھا تو وہ خون میں لوٹ رہا ہے کسی نے اس کو قتل کر ڈالا۔ خیر محیصہ نے اس کو دفن کیا۔ پھر مدینہ میں آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل (عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی) اور محیصہ اور ان کے بھائی، حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے دے، بڑے کو بات کرنے دے۔ عبدالرحمٰن تینوں میں کمسن تھے۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو رہے تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کر لو ف۱ انہوں نے عرض کیا ہم کیونکر قسم کھائیں ہم نے تو آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی برائت کر لیں گے۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں پر کیسے اعتبار کریں۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کی دیت اپنے پاس سے ادا کی ف۲

ف۱ اس کے لوگوں کو دیت دینا ہو گی۔ اگر وہ قتل کا اقرار کرے تو اس سے بھی قصاص لیا جا سکتا ہے۔ یہ قسامت کی صورت ہے۔ اس کا حکم دوسرے معاملات سے جداگانہ ہے اس میں مدعی سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلانے شخص پر ہے، اسی نے مارا ہے۔ ف۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر کے یہود سے صلح قائم رکھی۔ اکثر اماموں کے نزدیک ایسی صلح جائز نہیں کہ مسلمان بادشاہ کافروں کو کچھ مال دے مگر بعضوں نے ضرورت شدید کے وقت جائز

رکھا ہے۔ باب کا یہ ترجمہ جو کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکلتا اور شاید امام بخاریؒ کو اس باب میں کوئی حدیث لکھنا منظور تھا مگر اتفاق نہ ہُوا یا اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس مضمون کی نہیں پائی۔

## بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ۔

## باب: عہد پورا کرنے کی فضیلت۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی، ان کو ابوسفیان بن حرب نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے اور قریش کے کئی سواروں کے ساتھ ان کو بلایا۔ وہ شام کے ملک میں سوداگری کرنے گئے تھے۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے قریش کے کافروں کے معتدمیں صلح کی تھی ف

ف یعنی صلح حدیبیہ جو ۶ھ ہجری میں ہوئی۔ یہ حدیث مفصل اوپر گزر چکی ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہرقل نے کہا پیغمبروں کا شیوہ عہد شکنی نہیں ہے اسی سے امام بخاریؒ نے باب کا مطلب نکالا کہ عہد کا پورا کرنا انبیاء کی عادت ہے جو بڑی خصلت رکھتا ہے اور عہد توڑنا اور دغابازی کرنا ہر شریعت میں منع ہے۔

## بَابٌ۔ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ؟

## باب: اگر ذمی کافر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے یا نہیں؟

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سُئِلَ: أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

عبداللہ بن وہب نے کہا ف مجھ کو یونس نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے، ان سے پوچھا گیا کیا ذمی اگر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے؟ انہوں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (ایک ذمی کافر لبید بن اعصم یہودی نے کیا تھا) آپؐ نے جادوگر کو قتل نہیں کیا۔ وہ اہل کتاب میں سے تھا ف

ف یہ عبداللہ بن وہب کی موصول ہے۔ ف ظاہراً ابن شہاب کی دلیل پوری نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔ دوسرے اس کے جادو سے آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

تھا۔ایک ذراتخیل پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی خبر دیکر یہ آفت آپ پر سے دور کر دی ؂

٤٠٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا۔ آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا ف

ف اس کا پورا قصہ باب الطب میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہو گا ؂

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ۔ الْآيَةَ۔

باب: دغا بازی کیسا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا اگر کافر یہ چاہتے ہیں کہ تجھ سے فریب کریں تو اللہ تجھ کو بس کرتا ہے (اخیر آیت تک)

٤٠١۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زید نے کہا میں نے بسر بن عبیداللہ سے سنا انہوں نے ابوادریس سے کہا میں نے عوف بن مالک (اشجعی صحابی) سے انہوں نے کہا میں تبوک کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ڈیرے میں تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن رکھ ایک تو میری وفات، دوسرے بیت المقدس کی فتح، تیسرے تم میں مری پڑنا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے (یعنی طاعون کی بیماری) چوتھے مال کی کثرت اتنی کہ کسی شخص کو سو اشرفیاں دیں گے جب بھی ناراض رہے گا۔ پانچویں ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی۔ چھٹے تم میں اور نصاریٰ میں صلح، پھر نصاریٰ کا دغا کرنا۔ وہ اسّی جھنڈے لئے تم سے لڑنے آئیں گے۔ ہر جھنڈے کے تلے بارہ

تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. ہزار (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج) ہوگا ف

ف پہلی دوسری نشانی تو پوری ہو چکی، تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہو چکی یعنی طاعون عمواس جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں آیا جس میں ہزاروں مسلمان مر گئے، چوتھی نشانی بھی ہو چکی مسلمان روم اور ایران کی فتح سے مالدار ہو گئے تھے۔ پانچویں نشانی کہتے ہیں ہو چکی یعنی حضرت عثمانؓ اور بنی امیہ کا فتنہ۔ چھٹی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا، دجال کا نکلنا یہ سب چھ مہینے کے اندر ہوں گی۔ اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ دغا بازی کرنا کافروں کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

---

بَابٌ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ؟ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ﴾ الْآيَةَ.

باب: عہد کیونکر واپس کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا اگر تو ڈرے کسی قوم سے کہ وہ دغا دیں گے تو اُن کا عہد معقول طور سے ان کو واپس کر دے (اخیر آیت تک) ف

ف معقول طور سے یہ مراد ہے کہ ان کو کہلا بھیجا جائے بھائی ہمارا عہد ٹوٹ گیا۔ یہ نہیں کہ دفعۃً ان پر حملہ کر بیٹھے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب سلطنتیں انہی قاعدوں کی پابند ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ، فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا ہم کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو دسویں تاریخ ذی حجہ کی منا میں منادی کرتے تھے لوگو! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دسویں تاریخ ذیحجہ کی یہی حج اکبر کا دن ہے۔ حج کو حج اکبر اس لئے کہتے ہیں کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں ف۔ خیر ابوبکر صدیق رضؓ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس کر دیا اور (دوسرے) سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو کوئی مشرک شریک نہ ہوا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

ف معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو پڑے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بعض ضعیف روایتیں اس باب میں آئی ہیں کہ جس حج میں عرفہ کا دن جمعہ کو آئے وہ دوسرے حجوں سے افضل ہے مگر یہ روایتیں قابلِ اعتماد نہیں ؛

---

بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ اَلَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ۔

باب، عہد کرکے دغا دینے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) فرمانا (یہود کے باب میں) جن سے تو عہد کرتا ہے پھر ہر بار عہد کرکے توڑ ڈالتے ہیں اور (دغابازی سے) باز نہیں آتے ۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جن میں ہوں گی وہ تو پکا نرا منافق ہوگا: جب بات کہے تو جھوٹ اور جب وعدہ کرے تو خلاف اور جب عہد کرے دغا دے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے اور جس میں ان خصلتوں میں ہر کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی خصلت ہے جب تک اس کو چھوڑ نہ دے ف

ف اس حدیث کی شرح اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس کو امام بخاری نے لاکر ثابت کیا کہ عہد شکنی اور دغابازی نفاق کی خصلت ہے۔ ایماندار آدمی ہرگز ایسا نہیں کرنے کا ؛

---

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم تیمی سے، انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے، انہوں نے کہا ہم نے تو آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. قَالَ أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا؟ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، قَالُوا: عَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے بس یہی قرآن لکھا اور جو اس ورق میں ہے ف۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر (پہاڑ) سے کدیٰ پہاڑ تک حرم ہے جو کوئی (یہاں دین کی) نئی بات نکالے یا نکالنے والے کو جگہ دے، اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمان مسلمان سب پناہ دینے میں برابر ہیں۔ ادنیٰ مسلمان (جیسے غلام یا عورت) بھی (کسی کافر کو) پناہ دے سکتے ہیں اور جو کوئی مسلمان کا کیا ہوا عہد توڑ ڈالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار۔ نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور جو (غلام لونڈی) اپنے مالک کے بے اذن دوسرے لوگوں کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار۔ نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور ابوموسیٰ (محمد بن مثنیٰ) نے کہا ف۲ (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحٰق بن سعید نے، انہوں نے اپنے باپ (سعید بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ بھی تم کو نہ ملے گا۔ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ تم کیا سمجھتے ہو، ایسا کیونکر ہوگا۔ انہوں نے کہا اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضؓ کی جان ہے میں نے تو یہ اس سچے سے معلوم کیا ہے جو سچے تھے اور ان سے سچی ہی بات کہی گئی تھی لوگوں نے کہا بیان تو کرو کس وجہ سے ایسا ہوگا۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذمہ توڑ دیا جائے گا (مسلمان دغابازی کریں گے) اللہ تعالیٰ کافروں کے دل مضبوط کر دے گا وہ جزیہ نہ دیں گے (لڑنے کو مستعد ہوں گے) ف۳

ف۱ کہتے ہیں حضرت علی رضؓ نے یہ ورق اپنی تلوار کے غلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا۔ اس میں یہ مضمون لکھا تھا۔
ف۲ اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ہے۔ ف۳ ہمارے زمانہ میں یہی حال ہے۔ کافروں سے جزیہ وصول کرنا

تو دور کنار، کافر مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ہزاروں طرح کے ٹیکس ان سے لے رہے ہیں، ان کو رعایا بنا رکھا ہے

---

## بَابٌ :-

۴۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هَذَا۔

باب:

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابووائل سے پوچھا تم نے جنگ صفین میں (جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں ہوئی) حاضر تھے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف صحابیؓ سے سنا وہ کہتے تھے تم اپنی رائے غلط سمجھو (جو آپس میں لڑتے مرتے ہو) میں نے اپنے تئیں دیکھا جس دن ابوجندل (یعنی حدیبیہ کے دن) آیا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پھیر سکتا تو پھیر دیتا ف اور ہم نے اپنی تلواریں کسی ڈر اور خوف سے اپنے کندھوں پر نہیں رکھیں سوائے اس کے کہ ہم کو ایک کام کے اچھے انجام کی امید تھی لیکن اس معاملہ (جنگ صفین) میں ہم [illegible]

ف یعنی قریش سے خوب لڑتا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنا مناسب نہ جانا اور ہم آپ کے حکم کے تابع رہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے۔ کیونکر مسلمانوں کو ماروں۔ یہ سہل نے اس وقت کہا جب لوگوں نے ان کو ملامت کیا کہ صفین میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔

---

۴۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یزید بن عبدالعزیز نے انہوں نے اپنے باپ (عبدالعزیز بن سارہ) سے کہا ہم سے حبیب ابن ابی ثابت نے بیان کیا کہا مجھ سے ابووائل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم صفین میں تھے، اتنے میں سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو دیکھو ہم حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (حالانکہ کافروں کا مقابلہ تھا)

قِتالًا لَقاتَلْنا فَجاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطّابِ فَقالَ: يا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَسْنا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْباطِلِ؟ فَقالَ: بَلٰى، فَقالَ: أَلَيْسَ قَتْلانا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاهُمْ فِي النّارِ؟ قالَ: بَلٰى، قالَ: فَعَلامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنا؟ أَنَرْجِعُ وَلَمّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقالَ: يا ابْنَ الْخَطّابِ، إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقالَ لَهُ مِثْلَ ما قالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ: إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَها رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ إِلٰى آخِرِها، قالَ عُمَرُ: يا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قالَ: نَعَمْ۔

پھر حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سچے دین پر اور یہ کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں بے شک۔ پھر انہوں نے کہا ہمارے جو لوگ مارے جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور ان کے جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک تو حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اس قتال سے کیوں نہیں جبتک اللہ ہمارا ان کا فیصلہ نہ کردے۔ آپؐ نے یہ سن کر فرمایا خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اللہ مجھ کو کبھی تباہ نہیں کرے گا (جو میں کر رہا ہوں اسی میں مصلحت ہے) حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی جو آنحضرتؐ سے کی تھی ابوبکرؓ نے کہا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ ان کو ہرگز تباہ نہیں کرنے کا اس کے بعد سورۂ فتح اتری تو آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو اخیر آیت تک پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ (در حقیقت) فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! ف۱

ف۱ سہل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے مقابلہ میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کرلی تو تم مسلمانوں سے لڑنے کے لئے کیوں پلے پڑتے ہو۔ خوب سوچ لو یہ جنگ جائز ہے یا نہیں اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ جنگ صفین جب ہوئی تو تمام جہان کے کافروں نے یہ خبر سن کر شادیانے بجائے کہ اب مسلمانوں کا زور آپس میں خرچ ہونے لگا ہم سب بال بال بچے رہیں گے۔

---

۴۰۷۔ حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنا حاتِمُ بْنُ إِسْماعِيلَ، عَنْ هِشامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْماءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، إِذْ عاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میری ماں جو مشرک تھی (قتیلہ) اپنے باپ (حارث بن مدرکہ) سمیت اس زمانہ میں میرے پاس آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں صلح تھی تو میں نے

وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِيهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میری ماں آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں سلوک کر واـ

ف سہل کی حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا۔ اسماء کی حدیث کی مطابقت یوں ہے کہ ان کی والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح تھی لہٰذا آپ نے اسماء کو اجازت دی کہ وہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں۔

---

## بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ۔

## باب: تین دن یا ایک معین مدت کے لئے صلح کرنا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ، وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَتَابَعْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحٰق نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں سے اجازت چاہی مکہ میں آنے کی، انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں۔ اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں۔ یہ شرطیں حضرت علیؓ نے لکھنا شروع کیں اور صلحنامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول نے فیصلہ کیا۔ اس پر قریش کے کافر کہنے لگے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ کے تابع فرمان بن جاتے۔ یوں لکھئے یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں محمد عبداللہ کا بیٹا

عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَنَا وَاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَا وَاللهِ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: وَكَانَ لَا يَكْتُبُ، قَالَ: فَقَالَ: لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا، قَالَ: فَأَرِنِيهِ، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ براء کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو لکھنا نہ جانتے تھے آپ نے حضرت علی رض سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو حضرت علی رض نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اس کو کبھی نہیں مٹاؤں گا ف۱ آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے؟ انہوں نے دکھلایا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا۔ خیر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گزر چکے تو مشرک لوگ حضرت علی رض کے پاس آئے اور کہنے لگے اب اپنے صاحب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں حضرت علی رض نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا بہتر ہے۔ پھر آپ نے مکہ سے کوچ کیا ف۲

ف۱ یہ فرمانا حضرت علی رض کا عدول حکمی اور مخالفت کے طور پر نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیر خواہی اور جوشِ ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے کوئی گناہ حضرت علی رض پر نہ ہوا۔ یہاں سے شیعہ کو سبق لینا چاہیئے کہ جیسے حضرت علی رض نے محض محبت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے خلاف کیا ویسا ہی حضرت عمر رض نے بھی قصہ قرطاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب لکھی جانے میں مخالفت کی۔ دونوں کی نیت بخیر تھی کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ ایک جگہ حسن ظن کرنا اور دوسری جگہ بدظنی صریح بے ایمانی اور بدنفسی ہے۔ ف۲ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے مکہ میں تین دن رہنے پر صلح کی۔

---

بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ۔

باب: غیر معین مدت کے لئے صلح کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تم کو یہاں جب تک رہنے دیں گے جب تک اللہ تم کو رکھے ف

ف یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔

بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ، وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ۔

باب: مشرکوں کی لاشیں کنوؤں میں پھنکوا دینا، لاش کی قیمت نہ لینا ف (تشریح حدیث ۴۰۹ کے آخر میں دیکھیں)

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ

ہم سے عبدان بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ وَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ،

باپ نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عمرو بن میمون سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا ایسا ہوا، ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس (سجدے میں تھے) آپ کے گرد قریش کے کئی مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) اونٹنی کا بچہ دان لے کر آیا اور آپ کی (مبارک) پشت پر رکھ دیا آپ نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اور انہوں نے آپ کی پیٹھ پر سے اٹھا لیا اور جس نے یہ کام کیا تھا اس کے لئے بد دعا کرنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ! اس قریش کے گروہ سے سمجھ لے یا اللہ! ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے سمجھ لے (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ایک کنوئیں میں پھینک دیئے گئے سوا امیہ یا ابی کے، وہ کمبخت) موٹا آدمی تھا اس کی لاش وغیرہ کو کھینچنے لگے تو اس کے جوڑ جوڑ کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی الگ الگ ہو گئے۔

ف امام بخاری نے باب کی حدیث سے دوسرا مطلب اس طرح نکالا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بدر کے مقتولین کی لاشیں مکّہ کے کافروں کے ہاتھ بیچ سکتے تھے کیونکہ وہ مکّہ کے رئیس تھے اور ان کے ورثا مالدار تھے مگر آپ نے ایسا ارادہ کیا اور لاشوں کو اندھے کنوئیں میں ڈلوا دیا۔ بعضوں نے کہا امام بخاریؒ دوسرے مطلب کی حدیث کو اپنی شرط نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے لیکن انہوں نے اس طرف اشارہ کر دیا جس کو ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا کہ مشرکین نوفل بن عبداللہ کی لاش کے بدل جو خندق میں گھس آیا تھا اور وہیں مارا گیا۔ آنحضرت کو روپیہ دینے کی کوشش کی لیکن آپ نے فرمایا ہم کو اس کی قیمت درکار نہیں نہ اسکی لاش۔ زہری نے کہا کہ مشرک دس ہزار درہم لاش کے بدل دینے پر راضی تھے۔

## بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

باب: جو شخص عہد شکنی کرے نیک ہو یا بد کسی سے اس کا گناہ۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ، وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ۔

نے سلیمان اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ اور ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا ایک راوی کہتا ہے جو کھڑا کیا جائیگا اور دوسرا یوں کہتا ہے اس بندے کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ یہ دغا باز تھا ف

ف ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا ان کی مقعد پر لگایا جائے گا۔ غرض یہ ہے کہ اس کی دغا بازی سے تمام اہلِ محشر مطلع ہوں گے اور لعن کریں گے+

---

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَدْرَتِهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر دغا باز کے لئے اس کی دغا بازی کے موافق قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔

---

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا یوں فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت (قیامت تک) باقی ہے اور اسی دن یہ بھی فرمایا اس شہر (مکہ) کو جس دن آسمان اور زمین بنائے وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہی رہے گا اور وہاں لڑنا مجھ کو پہلے کسی کے لئے درست نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی درست ہوا پھر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہو گیا۔ نہ وہاں کا کانٹا (جس سے تکلیف نہ ہو) کاٹا

مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

جائے نہ وہاں شکار کو ستایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کو مشہور کرتا پھرے اس کے مالک کو دریافت کرتا رہے جب وہ آئے گا دینا ہوگی کبھی پانے والا اس کا مالک نہ ہوگا۔ نہ وہاں کی ہری گھاس کاٹی جائے۔ اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کی اجازت دیجئے اسلئے کہ یہ لوہار کے کام اور گھروں کی چھتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا اجازت ہے۔

ف یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔ اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں اللہ نے لڑنا کسی کے لیے درست نہیں کیا مگر چونکہ مکہ والوں نے دغا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عہد باندھا تھا وہ توڑ ڈالا بنی بکر کی مدد کی بنی خزاعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں ان کا مارنا اپنے پیغمبر کے لئے درست کیا۔ اس سے یہ نکلا کہ دغا بازی بڑا گناہ اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔

بارھواں پارہ ختم ہوا، اب تیرھواں پارہ اللہ چاہے تو شروع ہوگا۔

# تیرھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# کتاب بدء الخلق

## کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر ہوئی

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَهُوَ الَّذِي يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ: كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ، وَهَيِّنٌ وَهَيْنٌ مِثْلُ لَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَمَيِّتٍ وَمَيْتٍ، وَضَيِّقٍ وَضَيْقٍ، أَفَعَيِينَا؟ أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ، لُغُوبٌ: النَّصَبُ، أَطْوَارًا، طَوْرًا كَذَا، وَطَوْرًا كَذَا، عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ -

باب۔ اللہ تعالیٰ نے جو (سورۂ روم میں) فرمایا: وہی خدا تو ہے جو پہلے پہل پیدا کرتا ہی پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا اور دوبارہ پیدا کرنا اس کیلئے زیادہ آسان ہے اس کی تفسیر۔ اور ربیع بن خثیم ف۱ اور امام حسن بصریؒ ف۲ نے کہا اللہ پر سب آسان ہے (پہلے پہل پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ھین کا کلمہ بہ تشدید اور بہ سکون دونوں طرح آیا ہے جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق ف۳ اور سورۂ قٓ میں جو افعیینا آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کیا ہم کو پہلی بار بنانے نے عاجز کر دیا جب اس خدا نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے مادے کو اسی سورت میں جو لغوب کا لفظ ہے اس کے معنی تھکن اور ماندگی اور (سورۂ نوح میں) جو فرمایا اطوارًا ف۴ یعنی مختلف صورتوں میں کبھی ایسے نطفہ کبھی ایسے خون کی پھٹکی پھر گوشت پھر ہڈی پوست۔ عرب لوگ کہتے ہیں فلان عدا طورہ یعنی فلاں شخص اپنے رتبے سے بڑھ گیا۔ یہاں اطوار کے معنی رتبے کے ہیں۔

---

ف۱ اس کو طبری نے وصل کیا منذر ثوری سے، انہوں نے ربیع بن خثیم سے ۔ ف۲ اس کو بھی طبری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا۔ ف۳ قرآن شریف میں سورۂ مریم میں وھو ھین آیا ہے۔ امام بخاری نے اس مناسبت سے کہ ربیع اور حسن کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اس کی بھی تفسیر کر دی۔ ف۴ امام بخاری نے سورۂ قٓ اور سورۂ نوح

کے لفظوں کی جو اس باب میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسمان، زمین، آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ باب بھی اسی بیان میں ہے۔

٤١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا بَنِي تَمِيمٍ، أَبْشِرُوا، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْيَمَنِ، اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَبِلْنَا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہوں نے جامع بن شداد سے، انہوں نے صفوان بن محرز سے، انہوں نے عمران بن حصینؓ سے، انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ نے فرمایا بنی تمیم تم خوش ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا جب آپؐ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلوایئے۔ آپؐ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا ف پھر یمن کے لوگ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے فرمایا یمن والو تم اس خوشخبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا۔ وہ کہنے لگے ہم نے قبول کی پھر آپؐ (عالم کی) ابتدائے آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے۔ اس وقت ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا اجی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی۔ عمران کہتے ہیں کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا۔

ف آپؐ نے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے، انہوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپؐ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اٹھے۔ آپؐ کو ان کی یہ کم ظرفی اور نادانی دیکھ کر رنج ہوا۔ آپؐ کا چہرہ بدل گیا۔ کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقرع بن حابس تھا، جو ذرا جنگلی آدمی تھا۔

---

٤١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ، فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ:

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے جامع بن شداد نے، انہوں نے صفوان بن محرز سے، انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی۔ کچھ لوگ بنی تمیم کے آپؐ کے پاس آئے، آپؐ نے فرمایا بنی تمیم خوشخبری قبول کرو، انہوں نے دو بار کہا آپؐ نے خوشخبری دی تو کچھ روپیہ

اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالُوا: جِئْنَا نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، قَالَ: كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ، فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا، وَرَوَى عِيسَى، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔

دلوایے پھر یمن والے کچھ لوگ آپؐ کے پاس آئے آپؐ نے ان سے بھی یہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے (بخوشی) قبول کی۔ پھر کہنے لگے ہم آپؐ کے پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے۔ آپؐ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی، اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی ف۱ اس کا عرش پانی پر تھا ف۲ لوحِ محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کئے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چل دی میں جو گیا تو دیکھا کہ وہ سراب کی آڑ میں ہے (میرے اور اس کے بیچ میں سراب حائل ہے یعنی وہ ریت جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کہ کاش اونٹنی کو میں نے دھتا بتایا ہوتا (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتا رہتا) اس حدیث کو عیسیٰ بن موسیٰ نے رقبہ سے انہوں نے ف۳ قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہوئے اور شروع عالم کی پیدائش سے لیکر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوں گے کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا۔

ف۱ یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں۔ عرش فرش آسمان زمین سب۔ اتنی بات ہے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے۔ بغرض خداوند کریم کی ذات اور صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ عرش گو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ جل وعلاء کے ساتھ ہے۔ اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روحِ انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ہیں ف۲ تو عرش اور پانی کا وجود آسمان و زمین کے پہلے سے ہوا مگر ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ بعضے فلاسفہ کے چوزے یہ شبہ کرتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ

کہاں سے آگیا اور انہوں نے اپنی دانست میں ایک غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی موجود چیز بالکل معدوم ہوسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدے انسانی قدرت اور طاقت پر چل سکتے ہیں نہ خدائی قدرت پر قطع نظر اس کے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہوسکتی۔ اگر تم ازل سے پروردگار کے ساتھ ہوتے اور دیکھتے رہتے تو البتہ تمہارا کہنا کچھ التفات کے لائق ہوتا اَشْہَدْتُّمْ خَلْقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ قطع نظر اس کے ساری مخلوقات معدوم محض نہ تھی بلکہ ایک طرح کا وجود اس کے علم میں رکھتی تھی صرف وجودِ خارجی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ان کو وجود خارجی کا بھی لباس پہنا دیا اور جب چاہے گا یہ وجودِ خارجی ان سے چھین لے گا صرف وجود علمی رہ جائیگا گویا سب اشیاء کا وجودِ خارجی اس کے وجود کا ایک سایہ ہے۔ وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ ڈالتا ہے، پھر جب وہ چاہتا ہے سایہ اٹھا لیتا ہے۔ وحدتِ وجود کے یہی معنے ہیں کہ اصل اور مستقل وجود اللہ سبحانہٗ ہی کا ہے دوسری مخلوقات اس کے پرتو سے موجود ہیں اور سایہ اور پرتو ہمیشہ اس چیز کا غیر ہوتا ہے جس کا سایہ ہو مثلاً آدمی کا عکس جو آئینے میں پڑتا ہے وہ آدمی کا غیر ہے بخود آدمی اس آئینے میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق ہے اور خدا خدا ہے دونوں میں اتحاد نہیں ہے جیسے ملحد اور زندیق سمجھتے ہیں۔ جو صوفیہ وجودیہ اہلِ اسلام میں گزرے ہیں ان سب کی وحدتِ وجود سے یہی غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خداوندِ کریم کا وجود باقی سب وجودات اسی وجود کے عکس اور ظل ہیں لیکن حقیقتیں جدا جدا ہیں مالِلتراب وربّ الارباب صوفیہ وجودیہ میں سے حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی نے فتوحاتِ مکیہ میں جا بجا اس مطلب کو کھول دیا ہے اور اہلِ حدیث کے ساتھ بڑے زور سے اتفاق کیا ہے کہ پروردگارِ عالم کی ذاتِ مقدس عرشِ معلّیٰ پر ہے اور اس کے تمام صفات جیسے نزول اور استوا اور ید اور وجہ سب کو اہلِ حدیث کے موافق تسلیم کیا ہے فصوص الحکم میں جو بعضے الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ ان کے قلم سے نکلے ہیں ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ وجود ہمارا من وجہ وجودِ الٰہی کا عین ہے یعنی اسی وجود کا سایہ ہے دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں ورنہ ہم اپنی بقاء میں معاذ اللہ خدا سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ ان کا یہ مطلب نہیں ہے جو اس زمانہ کے ملحد اور جاہل درویش پکارتے پھرتے ہیں کہ خدا اور بندہ ایک ہیں اور برے اور اچھے سب برابر ہیں کیونکہ ایسا وہی کہے گا جو پیغمبروں کی شریعت کا منکر ہو۔ اس کو دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو۔ شیخ محی الدین سے یہ گمان نہیں ہوسکتا وہ تو مسلمان اور پھر اہلحدیث میں سے تھے۔ اگر بالفرض شیخ کے کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو تو ہم اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف ہرگز التفات نہ کریں گے۔ اور آدمیوں کی طرح شیخ بھی ایک عالم تھے کچھ معصوم تھوڑا ہی تھے۔ ہم کو دین کے مسائل اور اعتقادات قرآن شریف اور صحیح بخاری سے نکالنا چاہیئں نہ فصوص سے نہ فتوحات سے ؛ ف۱۳ اس کو طبری نے وصل کیا ؛

۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، وَيُكَذِّبُنِي، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ، أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے ابواحمد سے، انہوں نے سفیان ثوری سے، انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا (دیکھی کیا بے ادب ہے) مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا اور مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا۔ گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) جھٹلانا یہ ہے کہتا ہے اللہ دوبارہ مجھ کو پیدا نہیں کرے گا جیسے پہلی بار پیدا کیا۔

---

۴۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے، انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

---

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ: وَالسَّمَاءِ، سَمْكَهَا: بِنَاءَهَا، وَالْحُبُكُ: اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا، وَأَذِنَتْ: سَمِعَتْ

باب: سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق) میں فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی یعنی سات) زمینیں، اللہ کا حکم ان پر اترتا ہے یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ملا اور (سورۂ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورہ والنازعات میں) جو رفع سمکہا ہے سمک کے معنی بناء (عمارت) اور (سورۂ والذاریات) میں جو حبک کا لفظ آیا ہے اس کا معنی برابر ہونا یعنی ہموار اور

وَأَطَاعَتْ، وَأَلْقَتْ: أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتَى، وَتَخَلَّتْ أَيْ عَنْهُمْ، طَحَاهَا: دَحَاهَا، بِالسَّاهِرَةِ: وَجْهُ الْأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ۔

خوبصورت ہونا اور (سورۂ انشقت میں) جو اذنت ہے اس کا معنی سن لیا اور مان لیا والقت کا معنی جتنے مردے تھے ان کو نکال باہر کیا خالی ہو گئی اور (سورۂ واللیل میں) جو ہے طحٰہا اس کا معنی بچھایا اور (سورۂ والنازعات میں) جو ساہرہ کا لفظ ہے اس کا معنے روئے زمین۔ وہیں جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے۔

ف اس سے باطل ہوا وہ قول جو زمین کے بارہ میں ہے کہ وہ ایک ہی بیہقی نے ابن عباسؓ سے بسند صحیح نکالا موقوفاً کہ ہر زمین میں آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح، نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح، ابراہیم ہیں عیسیٰ ہیں اور ایک نبی ہیں تمہارے نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح۔

ف۲ امام احمد نے ابوہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہاری اس زمین تلے کیا ہے دوسری زمین ہے۔ دونوں میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ آپؐ نے اس طرح سات زمینیں گنیں۔ حافظ نے کہا اس سے اہل ہیئت کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آسمان اور اسی طرح زمینیں (پیاز کے پوست کی طرح) ایک سے ایک لپٹی ہوئی ہیں۔

---

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ، اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے علی بن مبارک سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ ان کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے، ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ابوسلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) ان کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

---

(الف) ۴۱۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ.

باب (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

---

٤١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ.

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضؓ سے انہوں نے ابوبکرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر آگیا ف جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ان میں چار حرام مہینے ہیں۔ تین تو پے در پے ذی قعدہ، ذی حجہ، محرم اور ایک (چوتھا) رجب جس کی مضر کافر بہت تعظیم کرتے تھے، جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں۔

ف ہوا یہ تھا کہ عرب لوگوں کی جہالت اور بے ایمانیں تھیں وہاں یہ بھی تھا کہ محرم کو صفر کر دیتے کہیں ذیحجہ کو محرم غرض کچھ عجب خبط مچا رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صحیح مہینہ بتلا دیا زمانہ کے گھوم آنے سے یہی مطلب ہے۔ جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کئے تھے اسی حساب سے اب صحیح مہینہ قائم ہوا۔

---

٤٢٠- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہ اروی بنت ابی اوس نے ان سے ایک زمین میں جھگڑا کیا۔ وہ کہتی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے۔ یہ مقدمہ مروان کے پاس گیا (وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا بھلا میں اس کا حق دبالوں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ: عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی۔ ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (پھر یہی حدیث بیان کی)

---

بَابٌ۔ فِي النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ۔ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَشِيمًا: مُتَغَيِّرًا، وَالْأَبُّ، مَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ، وَالْأَنَامُ: الْخَلْقُ، بَرْزَخٌ: حَاجِبٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْفَافًا، مُلْتَفَّةً، وَالْغُلْبُ: الْمُلْتَفَّةُ. فِرَاشًا: مِهَادًا، كَقَوْلِهِ۔ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ، نَكِدًا: قَلِيلًا۔

باب: ستاروں کا بیان اور قتادہ (تابعی) نے (سورۂ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں۔ اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں کے لئے بنایا۔ ایک ۱ تو آسمان کی آرائش، دوسرے ۲ شیطان پر مار، تیسرے ۳ رستہ پہچاننے کے نشان۔ اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے اس نے غلطی کی۔ اپنا حصہ تباہ کیا (اپنا وقت ضائع کیا یا اپنا ایمان کھویا) اور جو بات غیب کی معلوم نہیں ہو سکتی اس کو معلوم کرنا چاہا ۱ ابن عباسؓ نے کہا (سورۂ کہف میں) جو ہشیما کا لفظ ہے اس کا معنی بدلا ہوا اور (سورۂ عبس میں جو ابا کا لفظ ہے تو اَبّ جانوروں کے چارے کو کہتے ہیں اور انام کا لفظ (جو سورۂ رحمٰن میں ہے) اس کا معنے خلقت اسی سورت میں برزخ کا لفظ ہے اس کا معنی پردہ ۲ اور مجاہد (تابعی) نے کہا ۳ (سورۂ نبا میں) جو الفافا کا لفظ ہے اس کے معنے گھنے لپٹے ہوئے اسی طرح (سورۂ عبس میں) جو غلبا کا لفظ ہے اس کے بھی یہی معنے ہیں اور (سورۂ لقرہ میں) جو فراشا کا لفظ ہے اس کا معنی بچھونا ۴ جیسے اسی سورت میں ہے) ولکم فی الارض مستقر لیعنی زمین میں تمہارا بچھونا ہے اور سورۂ اعراف میں جو نکدا کا لفظ ہے اس کا معنی تھوڑا ۵

۱ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ اس قول سے منجمین کا پورا رد ہو گیا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے، ملکوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں، آفتیں اور نعمتیں آتی ہیں۔ ان کا خبط یہاں تک بڑھ گیا کہ ہر شخص کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں۔ ایسے مردود واستارے کیا کر سکتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے

حکم سے اپنے اپنے کام میں مسخر ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے کوئی چھری کو دیکھے اور چھری چلانے والے ہاتھ کو نہ دیکھے اور غلطی سے یہ خیال کرے کہ چھری میں خود تاثیر ہے۔ وہ جس کو چاہتی ہے کاٹ ڈالتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا؟ ف۲ اس کو اسمٰعیل بن ابی زیاد اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیروں میں وصل کیا؛ ف۳ اس کو طبری نے قتادہ سے وصل کیا؛ ف۴ اس کو ابن ابی حاتم نے سدی سے نکالا؛

---

## بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحَى، وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا، حُسْبَانٌ: جَمَاعَةُ الْحِسَابِ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ، ضُحَاهَا: ضَوْءُهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ: لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ، سَابِقُ النَّهَارِ: يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَانِ، نَسْلَخُ: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلٌّ مِنْهُمَا، وَاهِيَةٌ، وَهْيُهَا: تَشَقُّقُهَا، أَرْجَائِهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهُوَ عَلَى حَافَتَيْهَا كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ، أَغْطَشَ وَجَنَّ: أَظْلَمَ، وَقَالَ الْحَسَنُ: كُوِّرَتْ، تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا، وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ: أَيْ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ، اتَّسَقَ: اسْتَوَى، بُرُوجًا: مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، فَالْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرُؤْبَةُ: الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ، يُقَالُ: يُولِجُ: يُكَوِّرُ، وَلِيجَةً: كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ۔

باب (سورۂ رحمان کی) اس آیت کی تفسیر کہ سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں۔ مجاہد نے کہا یعنی چکی کی طرح گھومتے ہیں ف۱ اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا یعنی حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے ف۲۔ حسبان حساب کی جمع جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورۂ الشمس میں جو ضحٰہا آیا ہے ضحٰی کہتے ہیں روشنی کو ف۳ اور سورۂ یٰسین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو ماند نہیں کر سکتی ف۴۔ نہ ان کو یہ بات سزاوار ہے اور اسی سورت میں جو یہ ہے ولا اللیل سابق النہار ف۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات ہر ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپکے جا رہے ہیں اور (اسی سورۃ میں) نسلخ کا معنی یہ ہے کہ دن کو رات سے اور رات کو دن سے ہم نکال لیتے ہیں اور ہر ایک کو (دوسرے کے عقب میں) چلاتے رہتے ہیں اور سورۂ حاقہ میں) جو واہیہ کا لفظ ہے وہی کا معنی پھٹ جانا اور (اسی سورت میں) جو یہ ہے والملک علی ارجائہا یعنی فرشتے آسمان کے کناروں پر ہوں گے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں وہ کنوے کے ارجاء پر ہے یعنی کناروں پر اور (سورۂ والنازعات میں) جو اغطش اور (سورۂ انعام میں) جن کا لفظ ہے اس کا معنی اندھیاری ف۶ کی اور اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصریؒ ف نے کہا (سورۂ اذا الشمس میں) جو کورت کا لفظ ہے اس کا معنی یہ ہے جب لپیٹ کر تاریک کر دیا جائے اور (سورۂ انشقت میں) جو ما وسق کا لفظ

ہے اس کا معنی اجو اکٹھا کرے (اسی سورت میں اتسق کا معنی سیدھا ہوا اور (سورۂ فرقان میں) جو بروجا کا لفظ ہے بروج کہتے ہیں سورج اور چاند کی منزلوں کو اور سورۂ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اس کا معنی دھوپ کی گرمی اور ابن عباسؓ اور رؤبہ نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور (سورۂ فاطر میں) جو یولج کا لفظ ہے اس کا معنی لپٹنا یا گھسیڑتا ہے اور (سورۂ توبہ میں) جو ولیجہ کا لفظ ہے اس کا معنی اندر گھسا ہوا یعنی رازدار دوست)

ف۱ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا۔ ف۲ اس کو عبد بن حمید نے ابو مالک غفاری سے نکالا۔ ف۳ یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا۔ ف۴ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے وصل کیا۔ ف۵ یہ تفسیر فریابی نے مجاہد سے نقل کی۔ ف۶ یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے اور ابو جلید سے نکالا۔ ف۷ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

---

۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، فَيُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى - وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ -

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم تیمی سے، انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جب سورج ڈوب رہا تھا، تو جانت ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار سے) اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائیگی بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (پچھم سے) آیا ادھر ہی لوٹ جا پھر وہ پچھم سے نکلے گا اور (سورۂ یٰسین میں) یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھہراؤ پر جانے کے لئے چل رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا یہی

مطلب ہے ف ۱

ف ۱ اس حدیث سے ظاہر بینوں نے کئی اشکال کئے ہیں ایک یہ کہ سورج زمین کے نیچے جاتا ہے نہ عرش کے نیچے اور دوسری آیت میں یہ مضمون موجود ہے تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ کہ وہ کیچڑ کی ایک ندی میں ڈوب رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ زمین اور آسمان سب گول کروی ہیں تو سورج ہر وقت عرش کے تلے ہے پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا معنے۔ تیسرے سورج ایک جسم ہے بے روح اور بے عقل، اس کا سجدہ کرنا اور اس کو اجازت ہونا کیا معنے، چوتھے سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے جیسے اکثر حکیموں نے اخیر زمانہ میں مشاہدہ سے معلوم کیا ہے تو سورج کے چلنے کا کیا معنے؟ پہلے اشکال کا جواب یہ ہے کہ زمین کروی ہوئی تو ہر طرف سے عرش کے نیچے ہوئی اس لئے عرش کے نیچے ہوئی اس لئے غروب کے وقت یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج زمین کے نیچے گیا۔ دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر نقطے اور ہر مقام پر سورج عرش کے تلے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کے لئے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن چونکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے، اس لئے طلوع اور غروب کے وقت کو خاص کیا۔ تیسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سورج بے جان اور بے عقل ہے، بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے سورج اور چاند اور زمین اور آسمان سب کا صاحب روح اور صاحب ادراک ہونا ثابت ہے اور خود حکیموں نے بھی افلاک کے لئے نفوس ثابت کئے ہیں۔ چوتھے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بہت سے حکیم اس امر کے بھی قائل ہیں کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے اور دوربین کا مشاہدہ جو حال کے حکیم بیان کرتے ہیں کچھ حجت نہیں ہے کیونکہ مشاہدہ اکثر مقاموں میں غلطی کرتا ہے مثلاً ریل پر چڑھو تو درخت پہاڑ وغیرہ سب چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اس کے دوربین کو دیکھو تو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہ دوربین کے شیشے کی خاصیت ہو کہ اس میں کچھ اور طرح دکھائی دیتا ہو۔ بہر حال یہ مسئلہ ابھی تک عقل کی رو سے خوب حل نہیں ہوا کہ واقع میں کون حرکت کر رہا ہے سورج یا زمین اور طرفین کے دلائل متعارض ہیں اور ظاہر قرآن و حدیث سے تو سورج اور تاروں کی حرکت نکلتی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

---

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز الداناج نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائیں گے ف ۱

الْقِيَامَةِ۔

ؐ اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کر کے مشرکوں کو تنبیہ کرے گا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو؛

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپؐ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے۔ وہ تو دونوں اللہ (کی قدرت) کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کے گہن دیکھو تو نماز پڑھوؐ

ؐ یعنی گہن کی نماز۔ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے؛

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان کو گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے جس دن سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

وسلم کھڑے ہوئے (نماز شروع کی) تکبیر کہہ کر لمبی قرات کی پھر رکوع بھی لمبا کیا، پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے۔ پھر لمبی قرارت کی لیکن پہلی قرأت سے کچھ کم۔ پھر لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم۔ پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ پھر سلام پھیرا۔ اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا۔ لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لئے لپکو۔

٤٢٦۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے، انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ تو دونوں اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ - وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ۔

قَاصِفًا: تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ، لَوَاقِحَ، مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً، إِعْصَارٌ: رِيحٌ عَاصِفٌ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (سورۂ بنی اسرائیل میں) قاصفاً کا جو لفظ ہے اس کے معنی سخت ہوا جو ہر چیز کو روند ڈالے (سورۂ

تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، صِرٌّ: بَرْدٌ، نُشُرًا: مُتَفَرِّقَةً۔

حجر میں) جو لواقح ہے اس کا معنی ملاقح جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنی حاملہ (پیٹ کر دینے والی) ف (سورۂ بقرہ میں) جو اعصار کا لفظ ہے تو اعصار کہتے ہیں بگولے کو جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے۔ اس میں آگ ہوتی ہے (سورۂ آل عمران میں) صِرّ کا لفظ ہے اس کا معنی پالا (سردی) نشر کا معنی جدا جدا متفرق ف۲

ف یہ ابوعبیدہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ لواقح جمع ہے لاقحہ کی یعنی وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گویا حاملہ ہیں۔ مولانا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی کا معنی اصول نباتات کی رُو سے ٹھیک بنتا ہے کیونکہ علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا از درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے اور اسی وجہ سے درخت پھلتا پھولتا ہے۔ گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے یعنی پیٹ رکھاتی ہے۔

ف۲ یہ ایک قرات ہے وہوالذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ جو سورۂ اعراف میں ہے بعضوں نے بشرا کے بدل نشرا پڑھا ہے یعنی ہر طرف سے جدا جدا چلنے والی ہوائیں۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حکم سے، انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا (مشرقی ہوا) سے مدد ملی اور عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی۔

---

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے، انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رض سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آتے جاتے (جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا۔ جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہ رض نے آپ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لئے ڈرتا ہوں) شاید وہ بادل

قَالَ قَوْمُ: فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ - الآيَةَ -

نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ اُن کے میدانوں کی طرف آرہا تھا ف۱ اخیر آیت تک۔

ف۱ یہ آیت سورۂ احقاف میں ہے ؎

---

## بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ، وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُّونَ: الْمَلَائِكَةُ۔

باب: فرشتوں کا بیان ف۱ اور انس نے کہا عبداللہ بن سلام نے (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام انکے بڑے دشمن ہیں ف۲ اور ابن عباس نے (سورۃ الصّافات کی) اس آیت کی تفسیر میں (انا لنحن الصافون) کہا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں ف۳

ف۱ اللہ تعالیٰ نے سورہ والصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ ہم قطار باندھنے والے ہیں، اللہ کی پاکی بولنے والے ہیں۔ اس اثر کو طبرانی نے وصل کیا ہے ؎

ف۲ منجملہ اصول ایمان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔ ان کے جسم لطیف ہیں۔ وہ ہر ایک شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں۔ جنوں میں اچھے بُرے، مومن کافر سب طرح کے ہوتے ہیں مگر فرشتے سب اللہ کے نیک اور تابعدار بندے ہوتے ہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ نکاح کرتے ہیں نہ جنتے ہیں۔ نیچری مردودوں نے جن اور ابلیس کا انکار کیا ہے ان کی تاویل کی ہے فرشتوں کا بھی انکار کیا ہے جو صراحتہً کفر ہے ؎ ف۳ یہودی اپنی عداوت سے جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے اور کہتے کہ وہی ساری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سناجاتا ہے یا ہمیشہ عذاب لے کر وہی اترا کرتا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب الہجرہ میں وصل کیا ہے ؎

٤٢٩ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی اروبہ اور ہشام دستوائی نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت

النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ يُوسُفَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ:

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ سوتا ف۱ نہ جاگتا اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا ف۲ آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا۔ پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے جو سونے کے طشت میں لائے تھے پیٹ بھر دیا گیا اس کے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبرائیلؑ کے ساتھ چلا۔ پہلے آسمان پر پہنچا وہاں کے چوکیدار ف۳ نے پوچھا کون؟ جبرائیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرائیل۔ پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں آدمؑ کے پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ پیارے بیٹے اور پیارے پیغمبر وہاں سے ہم (اور اوپر چڑھے) دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا (چوکیدار نے پوچھا) کون ہے؟ جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا اچھا کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ دونوں نے کہا آؤ بھئی صاحب اور پیغمبر صاحب پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرئیل پوچھا تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے، اچھے آئے۔ پھر میں یوسف پیغمبرؑ کے پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبرئیل نے

مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟
قِيلَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ:
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ:
مَرْحَبًا بِهِ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ
عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ:
مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ
قَالَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ:
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ:
مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،
فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ:
مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا عَلَى
السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ:
جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،
فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ:
مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَلَمَّا
جَاوَزْتُ بَكَى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ؟ قَالَ:
يَا رَبِّ، هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا
يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ
السَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ،
قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ

کہا میں ہوں (جبرئیل)۔ پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں
نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں
نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے اور خوب آئے۔
پھر میں ادریس پیغمبر کے پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا
آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے
وہاں بھی پوچھا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تیرے
ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے
ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ
آئے خوب آئے۔ پھر ہم ہارونؑ پیغمبر کے پاس پہنچے میں نے
ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب
پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے؟
جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل۔ پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے؟
انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے
کہا ہاں تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے
پھر میں موسیٰ کے پاس پہنچا، میں نے سلام کیا انہوں
نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے
بڑھا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ انہوں
نے کہا (اپنے پروردگار سے یوں معروض کیا) پروردگار!
اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری
امت سے زیادہ بہشت میں جائے گی۔ پھر ہم ساتویں
آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیلؑ نے
کہا میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا تیرے ساتھ کون ہے؟
انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے
کہا ہاں تب کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے۔
پھر میں ابراہیم پیغمبر کے پاس پہنچا۔ میں نے ان کو سلام کیا۔
انہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے) پیغمبر۔ پھر
بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھ کو دکھایا گیا۔ میں نے جبرئیل

ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرٍ، وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ، فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: فَسَلَّمْتُ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا، وَقَالَ هَمَّامٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر اخیر تک (دوبارہ) وہاں لوٹ کر نہیں آتے ف۴ اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا مقدس درخت) بھی مجھ کو دکھلایا گیا۔ میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں ف۵ کے برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان۔ اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی ہوئی (دبی ہوئی)، دو کھلی۔ میں نے جبریل سے ان کا حال پوچھا، انہوں نے کہا چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جا رہی ہیں (سلسبیل اور کوثر) کھلی ندیاں نیل اور فرات ہیں ف۶ اس کے بعد (پروردگار کی بارگاہِ معلّٰی سے) مجھ پر (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں ف۷۔ انہوں نے کہا بھائی میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی) جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کر سکے، بھلا تمہاری امت میں اتنی طاقت کہاں (کہ وہ پچاس نمازیں ہر روز پڑھ سکے) بہتر یہ ہے کہ تم پھر اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ اور کچھ تخفیف کراؤ۔ پھر میں لوٹا بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا (موسیٰؑ کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہی کہا اور تخفیف کراؤ) تو تیس رہ گئیں۔ پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں۔ پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ٹھہرا؟ میں نے کہا پروردگار نے ہر روز پانچ نمازیں کر دیں۔ موسیٰؑ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے) میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا (اس وقت بارگاہِ الٰہی سے) آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ۔

اپنا ٹھہراؤ پورا کر دیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھوں گا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کر دیا (پچاس سے پانچ کر دیں) اور ثواب دس کا دوں گا اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا ف

ف شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ معراج آپؐ کو جاگتے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے۔ بعضوں نے کہا آپؐ کو دو بار معراج ہوا ایک بار خواب میں دوسری بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا۔ ف۲ ہوا یہ تھا کہ آپؐ جعفر بن ابی طالبؓ اور حمزہؓ کے بیچ میں لیٹے تھے۔ فرشتے جب آپؐ کو لینے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو۔ انہوں نے آپؐ کو لے لیا۔ امام مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔ ف۳ یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہرہ دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبریلؑ نے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ جبریلؑ نے جواب دیا میں جبریل اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس نے دروازہ کھولا۔ اسی طرح ہر آسمان پر ہوا۔ نیچریوں کے منہ میں خاک۔ ان میں کا ایک مہدی (غیر مہدی) یوں لکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں۔ ضرور سنتری ہی وہاں کھولنے بند کرنے کو کھڑے ہوں گے اور اسی قسم کے بہت سے کفریات بکتا ہے اور عام مسلمانوں کو بہکاتا ہے۔ نہ پڑھا نہ لکھا اور دعویٰ یہ کہ میں ریفارمر اور مصلح قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ کیا۔ ایسے تو تو انگریزوں اور جاپانیوں کو سمجھ لے اور خوش ہو جا۔ ف۴ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے امام بخاریؒ اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے۔ یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت بھر جگہ خالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو۔ ف۵ ہجر ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ف۶ دوسری حدیث میں ہے کہ جیحون اور سیحون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپؐ کا یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے اور شیریں پانی کی نہریں سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی ہیں۔ وہاں سے نکل کر زمین میں گئی ہیں۔ ف۷ معراج کی حدیث بیان نہیں کی۔ مطلب امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھسیر دیا جو علیحدہ مروی ہے۔ گویا ہمام کی روایت زیادہ صحیح ہے مگر حسن بصریؒ نے ابو ہریرہؓ سے سنا یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ ترمذی اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور آپؐ سچے تھے جو وعدہ آپؐ سے کیا گیا وہ بھی سچا تھا تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے ف۱ پھر چالیس دن تک وہ خون کی پھٹکی رہتا ہے۔ پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا پھر اللہ تعالیٰ (اس کے پاس) ایک فرشتے کو بھیجتا ہے چار باتیں لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے۔ اس کے اعمال، روزی، عمر، نیک بخت ہے یا بد بخت پھر اس میں روح (انسانی جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں) پھونکی جاتی ہے ف۲ پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو (ساری عمر) نیک کام کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتی ہے ف۳ پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے (دوزخ میں جاتا ہے) اور کوئی بندہ (ساری عمر) بُرے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرتا ہے (بہشت میں جاتا ہے) ف۴

ف۱ دوسری روایت میں ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے تو مرد کا پانی عورت کی ہر رگ و پے میں سما جاتا ہے۔ ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صورت جوڑتا ہے۔ ف۲ تو نفس ناطقہ چوتھی چلہ میں یعنی چار مہینے کے بعد اس سے متعلق ہوتا ہے۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے مجھ سے اعتراض کیا اور کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے چار مہینے سے پہلے ہی حمل میں جان پڑ جاتی ہے میں نے اس کو جواب دیا ارے بیوقوف حدیث میں جو روح کا لفظ ہے اس سے مراد روح انسانی ہے یعنی نفس ناطقہ مدرکہ جس کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانات سے امتیاز رکھتا ہے نہ روح حیوانی، وہ تو نطفہ کے اندر موجود رہتی ہے۔ ف۳ یہ تشبیہ کے طور پر مجازاً فرمایا یعنی بالکل بہشت میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہشت سے ایک ہاتھ فاصلہ پر ہو۔ قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند۔ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا۔

ف۱ معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے۔ آدمی کیسے ہی اچھے کام کر رہا ہو مگر حسن عمل پر مغرور نہ ہونا چاہیئے اور خرابی خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے اور خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔ میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ حدیث شریف سے محبت رکھتے ہیں اور حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے اور خاتمہ بھی بخیر ہوتا ہے اللّٰھم اجعل عاقبۃ امری رشدا۔

٤٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن زید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی اور مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابو عاصم نبیل نے بھی روایت کیا ف۱ ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے میں فلاں شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ فلانے شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو۔ وہ سب اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔ ف۲ ۳۴۴

ف۱ اس روایت کو خود امام بخاری نے ادب میں نکالا۔

٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ

ہم سے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بیان کیا (یہ فربری کا کلام ہے) کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے عبید اللہ ابن ابی جعفر نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے

الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب، فتذكر الأمر قضي في السماء، فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه إلى الكهان، فيكذبون معها مائة كذبة من عند أنفسهم۔

ہیں اور آسمان پر اللہ کے جو حکم احکام (اس دن ہوئے) ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان (کیا کرتے ہیں چپکے سے بادل پر جا کر) فرشتوں کی باتیں اڑا لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ پوجاری (کمبخت) ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے) بیان کرتے ہیں۔

---

٤٣٣ - حدثنا أحمد بن يونس: حدثنا إبراهيم بن سعيد: حدثنا ابن شهاب، عن سلمة والأغر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة، يكتبون الأول فالأول، فإذا جلس الإمام طووا الصحف وجاءوا يستمعون الذكر۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعید نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابوسلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا۔ پھر کون آیا۔ جہاں امام خطبہ پڑھنے کے لئے (منبر پر) بیٹھا انہوں نے اپنے رجسٹر لپیٹے اور مسجد میں آن کر خطبہ سننے لگے ف۱

ف۱ یہ حدیث کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔ یہاں امام بخاریؒ اسے فرشتوں کے اثبات کے لئے لائے ہیں۔

---

٤٣٤ - حدثنا علي بن عبد الله: حدثنا سفيان: حدثنا الزهري، عن سعيد بن المسيب قال: مر عمر في المسجد وحسان ينشد فقال: كنت أنشد فيه وفيه من هو خير منك، ثم التفت إلى أبي هريرة فقال: أنشدك بالله، أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: أجب عني، اللهم أيده بروح القدس؟ قال: نعم۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمرؓ خفا ہوئے) حسان نے جواب دیا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا ان کو قسم دی (سچ کہنا) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا

(جب میں یہ شعر پڑھ رہا تھا) حسان (میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا) جواب دے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سنا ہے ف۔

ف ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ ہے کہ اس میں روح القدس کا اثبات ہے یعنی حضرت جبرئیلؑ کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں۔

---

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ، وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر یا توان کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبرئیل تیرے ساتھ ہیں ف

ف پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کے دھوئیں اکھڑ گئے، ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی۔ ایک شعر حسان کا یہ ہے ولنا فی کل یوم من معد ٭ سباب او قتال او ھجاء "ہم تو ہر روز سامان کی تیاری میں مصروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تم سے جنگ کرنے میں یا تمہاری ہجو کرنے میں معلوم ہوا کہ مسجد میں وہ اشعار جن میں اللہ اور رسولؐ کی تعریف ہو یا مشرکوں اور فجار فساق اہلِ بدعت کا رد ہو یا جہاد اور ارکانِ اسلام کی ترغیب و تحریض ہو پڑھنا ثواب ہے۔

---

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے دوسری سند۔

۴۳۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ، زَادَ مُوسَى: مَوْكِبِ جِبْرِيلَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ (جریر بن حازم) نے کہا میں نے حمید بن ہلال سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم ف کی گلی میں وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی۔ موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنی حضرت جبرئیل کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا)

ف بنی غنم خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے جو انصار میں سے تھے ابوایوب انصاریؓ اسی شاخ میں سے تھے

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ قَالَ: كُلُّ ذَاكَ يَأْتِينِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی ہے؟ آپ نے فرمایا کئی طرح سے۔ کبھی فرشتہ ایسی آواز میں آتا ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کا کہا یاد کر لیتا ہوں ف

ف یہ حدیث اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے ؛

---

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: أَيْ فُلُ، هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا دے (مثلاً دو روپیہ دو کپڑے، دو گھوڑے) اس کو قیامت کے دن بہشت کے چوکیدار پکاریں گے ارے میاں ادھر آؤ ادھر آؤ ہر دروازے والے کہیں گے ادھر سے بہشت میں داخل ہو۔ ابوبکر صدیق رضہ نے عرض کیا اس شخص کو تو کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں سے ہو گے۔

---

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى، تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا عائشہؓ دیکھو یہ جبریلؑ کھڑے ہیں، تم کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپؐ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھ کو تو نہیں دیتے۔ حضرت عائشہؓ نے تری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھا۔

---

٤٤١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح، قَالَ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ- وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ-

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے دوسری سند: امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے عمر بن ذر سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملتے جتنا ملتے ہو اس وقت (سورۂ مریم) کی یہ آیت اتری۔ ہم تو تیرے مالک کا حکم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں (اخیر تک)

---

٤٤٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ-

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریلؑ نے پہلے ایک محاورے پر قرآن پڑھایا میں ان سے کہتا رہا دوسرے محاوروں پر بھی پڑھنے کی اجازت دو۔ آخر سات محاوروں کی اجازت ہوئی ف

ف اس حدیث کی شرح انشاء اللہ آگے آئے گی۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی بولیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب کی ایک ہے یعنی عربی پر بعضے الفاظ کے اور بعضوں کے حروف میں کچھ کچھ اختلاف ہے۔ حجاز کا ایک محاورہ ہے تو بنی تمیم کا دوسرا محاورہ ہے۔ بنی طے کا کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی

کرنے کے لئے قرآن کو سات عرب کے محاوروں پر پڑھنے کی اجازت دی ۔

٤٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب حضرت جبرئیلؑ آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے۔ حضرت جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا کرتے اور قرآن کا دور کرتے غرض جب آپ کی اور جبرئیلؑ کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں سخی رہتے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی اسی سند سے (یعنی زہری سے اخیر تک) ایسی ہی روایت کی اور ابوہریرہ رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرائیل آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے ف۱

ف۱ یعنی ہر سال ایک بار۔ جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو بار دور کیا۔ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے۔ حضرت فاطمہ رضؓ اور ابوہریرہ رضؓ کی روایتوں کو خود امام بخاریؒ نے باب علامات النبوۃ اور فضائل قرآن میں وصل کیا ۔

٤٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اعْلَمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی ۔ عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی۔ عمر نے یہ سن کر

مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ ابْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

کہا عروہ سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو۔ عروہ نے کہا (لو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے حضرت جبریلؑ اترے انہوں نے میری امامت کی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسری نماز پڑھی، پھر تیسری نماز، پھر چوتھی نماز، پھر پانچویں نماز۔ ابو مسعودؓ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے تھے۔

---

٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَإِنْ.

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے زید بن وہب سے، انہوں نے ابو ذرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ نے مجھ سے کہا تمہاری امت میں جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ ایک نہ ایک روز بہشت میں جائے گا یا یوں فرمایا دوزخ میں (اس طبقے میں جہاں مشرک رہتے ہیں) نہ جائے گا۔ ابو ذرؓ نے کہا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپؐ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو۔

---

٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ: مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ:

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں، کچھ رات کے فرشتے کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ پروردگار ان سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے (کیونکہ وہ ہر چیز کو دیکھ اور سن

كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَقَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

رہا ہے اتم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا۔ وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ؎۱ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دونوں آمینیں آپس میں ملا جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ؎۱

؎۱ یہ حدیث امام بخاریؒ نے اسی سند سے روایت کی جو اگلی حدیث میں مذکور ہوئی اور کتاب الصلوٰۃ میں بھی موصولاً گزر چکی ہے۔

٤٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ، فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ الْوِسَادَةِ؟ قُلْتُ: وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا، قَالَ: أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے، ان سے نافع نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں جیسے نقشین تکیہ ہوتا ہے۔ آپؐ تشریف لائے تو دروازے کے چوکھٹوں پر کھڑے رہے، اندر نہ آئے اور آپؐ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے (جو آپ غصے ہوئے) آپؐ نے فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا؟ میں نے کہا آپؐ کے آرام فرمانے کے لئے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں مورت ہوتی ہے اس گھر میں فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی مورت بنائے گا قیامت کے دن عذاب میں پڑے گا اور اس سے کہا جائیگا مورت تو تو نے بنائی اب اس میں جان بھی ڈال۔

۴۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ، سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتے جہاں کتّا ہو اور اس میں (بھی) نہیں جہاں مورت ہو۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ: أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حِجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ: لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ، أَلَا سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن اشج نے بیان کیا ان سے بسر بن سعید نے ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے اور بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کو پوچھنے گئے دیکھا تو ان کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر مورتیں تھیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تم ہم سے مورتوں کے باب میں ایسی حدیث بیان کی تھی (اب خود انہوں نے یہ مورت والا پردہ کیسے لٹکایا) انہوں نے کہا زید نے حدیث میں یہ بھی بیان کیا تھا مگر ان مورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں۔ عبیداللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے یہ نہیں سنا میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا میں نے تو سنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا ۔

ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے مگر جمہور علماء جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جانتے ہیں بشرطیکہ وہ کپڑے یا عمامہ یا پردہ پر بنی ہو۔ اگر فرش پر بنی ہو تو شک یا تکیہ پر جس کو لوگ روندتے ہیں تو حرام نہیں ہے لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روکیں گے۔ غرض سایہ دار اور بے سایہ دار مورت میں کوئی فرق نہیں مگر بعضے سلف اس کے قائل ہوئے ہیں کہ سایہ دار تصویر منع ہے یعنی مجسم اور بے سایہ منع نہیں قسطلانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے اور یہ حدیثیں مطلق ہیں اور حضرت عائشہ رضؓ کے پردے کو جو آپ نے بُرا جانا اس سے بھی اس مذہب کا رد ہوتا ہے۔

---

٤٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے ف انہوں نے سالم سے انہوں نے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی تو کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا۔

ف بعضوں نے ان کو عمرو بن حارث سمجھا ہے یہ غلط ہے۔ انہوں نے سالم کو نہیں پایا کشمیہنی کے نسخہ میں عمر ہے جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اور یہی ٹھیک ہے۔

---

٤٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لئے ٹھہرا ہے اس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے ہیں یااللہ اس کو بخش دے یااللہ اس پر رحم کر جبتک وہ اپنی جگہ پر جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے سرکے نہیں یا اس کو حدث نہ ہو۔

---

۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ. قَالَ سُفْيَانُ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے، انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ بن امیہ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ منبر پر سورۃ زخرف کی، اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یا مال ف

ف یہ مالک کی ترخیم ہے۔ ترخیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو۔ مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ وہ بھی ایک فرشتہ ہیں تو باب کا مطلب یعنی فرشتوں کا ثبوت نکل آیا۔

---

۴۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا، ان سے حضرت عائشہ رض نے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپؐ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن زیادہ سخت آپؐ پر گزرا ہے؟ آپؐ

أَحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

نے فرمایا عائشہؓ میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گزرا ہے ف۱ جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا) اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ منہ سے سامنے چلتا ہوا وہاں ف۲ سے لوٹا مجھ کو ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں، جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام کا نام ہے) پہنچا تو ذرا ہوش آیا۔ میں نے اوپر سر اٹھایا دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبریلؑ موجود ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے تم سے کہا تم کو جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو۔ اتنے میں اس فرشتے نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمدؐ اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو کہو میں کر ڈالوں۔ اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں ف۳ ان کو ملا دوں (وہ سب کچل کر چور ہو جائیں) آپؐ نے فرمایا (نہیں ایسا مت کر) مجھ کو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کو پوجیں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے ف۴

ف۱ عقبہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف شوال ۱۰ نبوی میں ابو طالب کی وفات کے بعد آپؐ وہاں تشریف لے گئے تھے۔ پہلے وہاں کے لوگوں نے آپؐ کو بلا بھیجا تھا۔ بعد اس کے مخالف ہو گئے۔ آپؐ وہاں سے بصد رنج و غم لوٹے تو ان مردودوں نے پتھر مارے۔ ایک پتھر آپؐ کی مبارک ایڑی پر لگا۔ آپؐ زخمی ہو گئے ف۲ یعنی سیدھا جدھر میرا منہ تھا ادھر ہی چلتا ہوا۔ رستہ کا بھی مجھ کو ہوش نہ تھا ف۳ حدیث میں اخشبین وہ پہاڑ جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنی ابو قبیس اور قیقعان۔ بعضوں نے کہا ثور اور دہ ہو ف۴ سبحان اللہ ایسا شفیق پیغمبر کس امت کو ملا ہے۔ انہوں نے ایسا ستایا مگر آپؐ نے ان کی تباہی گوارا نہ کی

۴۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ -

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے کہا میں نے زرّ بن حُبیش سے پوچھا اللہ تعالیٰ جو (سورہ نجم میں) فرماتا ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى - اس سے مراد کیا ہے، انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو (ان کی اصلی صورت میں) دیکھا تھا، ان کے چھ سو پنکھ تھے۔

---

۴۵۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى - قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ -

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے (سورہ نجم کی) اس آیت کی تفسیر میں لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بچھونا دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا (اس پر حضرت جبرئیلؑ بیٹھے تھے یا ان کے پر تھے)

---

۴۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقِهِ سَادًّا مَا بَيْنَ الْأُفُقِ -

ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے محمد ابن عبداللہ انصاری نے، انہوں نے عبداللہ ابن عون سے کہا ہم کو قاسم بن محمد نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ف اس نے بڑی (جھوٹ) بات کہی البتہ آپ نے جبرئیلؑ کو ان کی (اصلی) صورت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہے گو جمہور کا قول ہے کہ آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔

۴۵۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ- ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى- قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ-

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے، انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا (تم جو کہتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کو نہیں دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد ہے فکان قاب قوسین او ادنی- انہوں نے کہا یہ تو جبرئیلؑ کا ان کی (اصلی شکل میں دیکھنا مراد ہے) جبرئیلؑ ایک مرد کی صورت میں آیا کرتے۔ اس بار جس کا ذکر اس آیت میں ہے اپنی (اصلی) صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانک لیا۔

---

۴۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، قَالَا: الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهٰذَا مِيكَائِيلُ-

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء نے، انہوں نے سمرہ بن جندب سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ پھونک رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں ف۱

ف۱ یہ حدیث بہت لمبی ہے جو اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے؛

---

۴۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ، تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَأَبُو حَمْزَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد (صحبت کے لئے) اپنی بیوی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند رات بھر اس پر غصے رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابو حمزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے روایت

عَنِ الْأَعْمَشِ۔ کیا ف

ف شعبہ کی روایت خود مؤلف نے نکاح میں وصل کی اور ابو حمزہ کی روایت موصولاً نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی بڑی مسند میں وصل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی :

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي۔ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجْزُ: الْأَوْثَانُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی کہا مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جو جبرئیلؑ مجھ کو دکھائی دیئے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا۔ ایک بار ایسا ہوا میں (رستے میں) جا رہا تھا۔ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ آنکھ اٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آ کر میں نے گھر والوں سے کہا مجھے کچھ اوڑھا دو مجھے کچھ اوڑھا دو۔ اس وقت یہ آیتیں (سورۂ مدثر کی) اتریں یا ایھا المدثر سے فاھجر تک۔ ابو سلمہ نے کہا رجز سے اس سورت میں بت مراد ہیں۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت

مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ، قَالَ أَنَسٌ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک گندم گوں گھونگریلے بالوں والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن سرخ سفید سیدھے بال والے آدمی ہیں اور میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجّال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں اپنی قدرت کی اللہ نے مجھ کو دکھلائیں (سورۂ سجدہ) میں جو ہے تو اس سے ملنے میں شک نہ کر یعنی موسیٰؑ سے ملنے میں۔ انسؓ اور ابوبکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت، جب دجّال نکلے گا، فرشتے کریں گے ف۔

ف ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُصَاقِ، كُلَّمَا رُزِقُوا أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ۔ قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ۔ أُتِينَا مِنْ قَبْلُ۔ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا۔ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ، قُطُوفُهَا: يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا، دَانِيَةٌ: قَرِيبَةٌ، الْأَرَائِكُ: السُّرُرُ، وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَلْسَبِيلًا: حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ، غَوْلٌ: وَجَعُ الْبَطْنِ، يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا: مُمْتَلِئًا، كَوَاعِبَ: نَوَاهِدَ،

باب: بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے ف اور ابوالعالیہؒ نے کہا (سورۂ بقرہ میں) جو ازواج مطہرہ آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ بہشت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں) سے پاک صاف ہوں گی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا من ثمرۃ رزقا اخیر تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ آئے گا پھر دوسرا میوہ تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو ہم کو پہلے مل چکا تھا۔ متشابہا کا معنی صورت اور رنگ میں ملتے جلتے لیکن مزے میں جدا جدا (سورۂ حاقہ میں) جو قطوفہا دانیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہوں گے کہ بہشتی لوگ کھڑے بیٹھے جس طرح چاہیں گے ان کو توڑ لیں گے۔ دانیہ کا معنی نزدیک، ارائک تخت ف امام حسن بصریؒ نے کہا نضرہ منہ کی تازگی کو اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا سلسبیلا

الرَّحِيقُ: الخَمْرُ، التَّسْنِيمُ: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الجَنَّةِ، خِتَامُهُ: طِينُهُ مِسْكٌ، نَضَّاخَتَانِ: فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ: مَنْسُوجَةٌ، مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ، وَالكُوبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ، وَالأَبَارِيقُ ذَاتُ الآذَانِ وَالعُرَى، عُرُبًا: مُثَقَّلَةً، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ وَأَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ، وَأَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ، وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ، وَالمَنْضُودُ: المَوْزُ، وَالمَخْضُودُ: هُوَ المُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا الَّذِي لَا شَوْكَ لَهُ، وَالعُرُبُ: المُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ، وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، لَغْوًا: بَاطِلًا، تَأْثِيمًا: كَذِبًا، أَفْنَانٌ: أَغْصَانٌ، وَجَنَى الجَنَّتَيْنِ دَانٍ، مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ، مُدْهَامَّتَانِ: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ۔

کے معنی تیز بہنے والی، غول کا معنی پیٹ کا درد ف۵ ینزفون کا معنی ف۶ ان کی عقل میں فتور نہیں آئے گا (جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے) اور ابن عباسؓ نے کہا ف۷ (سورۂ نبأ میں) جو دھاقا کا لفظ ہے اس کا معنی لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا معنی پستانیں ف۸ اٹھی ہوئیں۔ رحیق بہشت کی شراب ف۹ تسنیم وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر ڈالا جائے گا ف۱۰ بہشتی اس کو پئیں گے ختام کے معنی مہر کی مٹی ف۱۱ (مشک پر اس کی مہر لگی ہوگی) نضاختان ف۱۲ کا معنی وہ جوش مارتے ہوئے چشمے موضونہ ف۱۳ کا معنی جڑاؤ بنا ہوا اسی سے وضین الناقہ نکلا ہے یعنی اونٹنی کی جھول (وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے) کوب ف۱۴ کا معنی جس کی جمع اکواب ہے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) کوزہ جس میں نہ کان ہو نہ کنڈا اور اباریق ابریق کی جمع ف۱۵ وہ کوزہ جو کان اور کنڈہ رکھتا ہو عربہ بضمہ را جمع ہے عروب کی جیسے صبور کی جمع صبر ف۱۶ مکہ والے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ یعنی وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو) اور مجاہد نے کہا ف۱۷ روح کا معنی (جو سورۂ واقعہ میں ہے) بہشت اور فراخی رزق۔ ریحان کا معنی (جو اسی سورت میں ہے) رزق ف۱۸ منضود کا معنی (جو اسی سورۃ میں ہے) موز کیلا ف۱۹ مخضود کا معنی (جو اسی سورت میں ہے) میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا۔ بعضے کہتے ہیں مخضود وہ بیر جس میں کانٹا نہ ہو۔ عُرب ف۲۰ (جو سورۂ واقعہ میں ہے) اس کا معنی وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی محبوبہ ہوں ف۲۱ مسکوب (جو اسی سورت میں ہے) کا معنی بہتا پانی۔ وفرش مرفوعہ ف۲۲ (جو اسی سورۃ میں ہے) اس کا معنے بچھونے اونچے یعنی اوپر تلے بچھے ہوئے۔ لغوا ف۲۳ جو اسی سورت میں ہے اس کا معنی غلط، جھوٹ۔ تاثیما ف۲۴ (جو اسی سورۃ میں ہے) اس کے معنی جھوٹ۔ افنان ف۲۵ (جو سورۂ رحمان میں ہے)

اسکا معنی شاخیں ڈالیاں ٹہنیاں ۴۳ وجنا الجنتین دان کے معنی دونوں باغوں کے میوے قریب دھیک رہے ہیں۔ مدھامتان من ری کے معنی تازگی اور شادابی کی وجہ کالے ہو رہے ہونگے ۴۴

ف۱ اسی طرح دوزخ دونوں موجود ہیں، اہل سنت کا یہی قول ہے۔ بعضے معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بہشت قیامت کے دن پیدا ہو گی ۞ ف۲ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۞ ف۳ یہ عبد بن حمید نے ابن عباس سے نکالا ۞ ف۴ یہ عبد بن حمید نے نکالا ۞ ف۵ جو دنیا کے شراب سے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے قول کو عبد بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۞ ف۶ یہ آیت سورۃ الصافات میں ہے لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون۔ اس کو عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۞ ف۷ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۞ ف۸ اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ۞ ف۹ یہ لفظ سورہ مطففین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۞ ف۱۰ یہ لفظ بھی سورہ مطففین میں ہے، اس کو عبد بن حمید نے ابن عباس سے نقل کیا ۞ ف۱۱ یہ بھی سورہ مطففین میں ہے یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابو درداء سے یوں نقل کیا کہ ختام سے مراد یہاں وہ شراب ہے جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائے گا چاندی کی طرح سفید ہو گا اور سعید بن جبیر سے مروی ہے ختام کا معنے اس کا آخری مزا ۞ ف۱۲ یہ سورہ رحمٰن میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے وصل کیا ۞ ف۱۳ یہ لفظ سورہ واقعہ میں ہے علی سرر مرفوعۃ متکئین علیہا متقابلین اس کو ابن ابی حاتم نے ضحاک سے نکالا ۞ ف۱۴ یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے نکالا ۞ ف۱۵ یہ فرا نحوی سے منقول ہے اباریق کا لفظ سورہ واقعہ میں آیا ہے ۞ ف۱۶ یہ بھی سورہ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے عکرمہ اور بریدہ سے نکالا ۞ ف۱۷ اس کو فریابی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نکالا ۞ ف۱۸ یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۞ ف۱۹ یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۞ ف۲۰ یہ بھی فریابی اور بیہقی نے مجاہد سے نکالا۔ ف۲۱ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۞ ف۲۲ یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۞ ف۲۳ اس کو فریابی نے مجاہد سے نکالا۔ کہتے ہیں یہ بچھونے اتنے اونچے ہوں گے کہ بعضوں کی بلندی پانسو برس کی راہ ہو گی ۞ ف۲۴ اس کو بھی فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۞ ف۲۵ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۞ ف۲۶ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۞ ف۲۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا

۴۴ امام بخاری نے اس باب میں ان اکثر الفاظ کے معنی بیان کر دیئے جو بہشت کی تعریف میں قرآن میں آئے ہیں۔

---

۴۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام (دہر روز) اس کو (دو وقت) اس کا ٹھکانا (جہاں آخرت میں رہے گا) دکھلایا جاتا ہے۔ اگر بہشتی ہے

الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ۔

تو بہشت میں، اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں۔

٤٦٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابورجاء نے، انہوں نے عمران بن حصینؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا جو دنیا میں، محتاج تھے (انہی) لوگوں کو زیادہ پایا اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت پائیں۔

٤٦٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا۔ ایک عورت محل میں کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا۔ مجھے اُن کی غیرت کا خیال آیا، میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے: یا رسول اللہ کیا میں آپؐ پر غیرت کروں گا؟ ف

ف معلوم ہوا کہ بہشت موجود ہے پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشتی کے مکانات اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں۔ حضرت عمرؓ کا قطعی بہشتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے۔ حضرت عمرؓ خوشی کے مارے رو دیئے اور یہ جو کہا کیا میں آپؐ پر غیرت کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ تو میرے بزرگ اور میرے مربی ہیں میری بی بیاں سب آپؐ کی لونڈیاں ہیں غیرت تو برابر والے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مربی سے۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: سِتُّونَ مِيلًا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے ابو عمران جونی سے سنا وہ ابو بکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے وہ اپنے باپ سے (یعنی ابو موسیٰ اشعری سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے اس کے ہر کونے میں مسلمان کو ایسی بی بیاں ملیں گی جن کو ان کے سوا کوئی نہ دیکھ سکے گا ف اس حدیث کو عبدالصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا ہے اس میں تیس میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہے ف۲

ف کیونکہ اس ڈیرے کے اندر دوسرے مرد نہیں جائیں گے اور جائیں بھی تو ڈیرے کی وسعت کے سبب سے یہ عورتیں نظر نہ پڑیں گی ۔ ف۲ عبدالصمد کی روایت خود مؤلف نے تفسیر سورۂ رحمٰن میں وصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۔

---

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد نے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں)، وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ف جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گزریں۔ اگر تم چاہو تو (سورۂ سجدہ) کی یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔

ف یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ۔

---

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے ہمام

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائے گا۔ ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی، ان لوگوں کو نہ تھوک آئے گا نہ رینٹ نہ پاخانہ پھریں گے، ان کے برتن سونے (چاندی) کے ہوں گے، کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ف۱ اور انگیٹھیوں میں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی ف۲ پسینے میں سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی اور ہر بہشتی کے پاس دو بی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت ہوں گی جن کے پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دے گا۔ بہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض، سب ایک دل ہونگے صبح و شام اللہ کی تسبیح کہیں گے (بطور لذت کے نہ عبادت کے)

ف۱ کنگھیاں اس لئے نہیں کریں گے کہ بالوں میں میل کچیل جمع ہوگا کیونکہ بہشت میں میل کچیل نہیں بلکہ محض لذت کے لئے۔ ف۲ بے آگ کے عود میں سے خوشبو کا دھواں نکلے گا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس سے ایذا نہ ہوگی بلکہ راحت۔

---

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائے گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتی) ہوگی، ان کے بعد جو لوگ جائیں گے، وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہی آدمی کے دل کی وضع پر ہوں گے، کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ہر ایک کو دو دو بی بیاں ملیں گی، ایسی جن کی پنڈلی کا مغز گوشت کے پرے سے دکھائی

سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبْصُقُونَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ، قَالَ أَبُو الْيَمَانِ: يَعْنِي الْعُودَ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْأَبْكَارُ: أَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ أُرَاهُ تَغْرُبَ۔

دے گا (ایسی حسین اور لطیف) ہوں گی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتی رہیں گی، نہ بیمار ہوں گے، نہ رینٹ نکالیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے، کنگھیاں بھی سونے کی۔ ان کی انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہے گا۔ ابوالیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں اور ان کا پسینہ مشک کی خوشبو دے گا۔ مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی والابکار (سورۂ بقرہ میں)، تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو۔

٤٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے، انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہوں گے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔

٤٧١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے، انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جبہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس نے گزرانا تھا) اور آپؐ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس جبہ کی عمدگی اور بناوٹ دیکھ کر تعجب کیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ لَأَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیں (جو بہشت میں ان کو دی گئی ہیں) اس سے عمدہ ہیں

---

۴۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا (اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو) سعد بن معاذ کی بہشت میں تولیں تو اس سے عمدہ ہیں۔

---

۴۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے، انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے (افضل ہے)

---

۴۷۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔

ہم سے روح بن عبدالمؤمن نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے)۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ- وَظِلٍّ مَمْدُودٍ- وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ-

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے تم چاہو تو (سورۂ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور کمان برابر جگہ بہشت میں ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جس پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے۔

---

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ، لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ-

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے، انہوں نے ہلال بن ہلال عامری سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا آدمیوں کا گروہ جو بہشت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ جو لوگ ان کے پیچھے جائیں گے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے، نہ بغض ہوگا نہ حسد، ہر آدمی کو دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملیں گی جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے دکھائی دے گا۔

---

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ عدی بن ثابت نے مجھ کو خبر دی کہا

أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

میں نے براء بن عازبؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب ابراہیم (آپؐ کے صاحبزادے) گزر گئے، بہشت میں ان کو ایک انّا ملی ہے (جو اُن کو دودھ پلاتی ہے)۔

---

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ: تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک بن انسؓ نے بیان کیا، انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا بہشتی لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اوپر اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے تارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچھم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں سے ایک دوسرے سے افضل ہوگا ف۱ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو پیغمبروں کے مقام ہوں گے اور کوئی ایسے (بلند) مقاموں میں کہاں پہنچ سکے گا۔ فرمایا پیغمبر بھی ہوں گے اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا ف۲

ف۱ تو جس کا درجہ زیادہ ہے وہ کم درجے والے سے اتنے دُور اوپر دکھائی دے گا جیسے روشن ستارہ صبح کے وقت دکھائی دیتا ہے، صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے۔ ف۲ یہ لوگ اپنے اپنے پیغمبروں کے طفیل میں ایسے بلند مقاموں میں پہنچیں گے۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد پر بعضے لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کئے ہیں جو پیغمبروں سے بھی اعلیٰ معلوم ہوتے ہیں اس کا جواب اس حدیث سے نکل آتا ہے کیونکہ اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور اولش خوار ہیں اور خادم اپنے مخدوم کی طبیعت اور طفیل میں کبھی ایسے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے جو اس سے بڑے درجے والوں کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی حجام یا چرن بردار، نہلانے والا، پاؤں دبانے والا بادشاہ کے ایسے قریب پہنچ جاتا ہے کہ وہاں وزیر امیر جو اس سے نہایت عالی درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچ پاتے۔

## بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ۔

٤٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ، فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب: بہشت کے دروازوں کا بیان

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا جوڑا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے گا وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائے گا اس باب میں عبادہ بن صامت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف ۱۔

ف ۱ اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصیام میں وصل کیا ہے۔

---

## بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

غَسَّاقًا: يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ، غِسْلِينَ: كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ، فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ: حَصَبُ جَهَنَّمَ: حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: حَاصِبًا: الرِّيحُ الْعَاصِفُ، وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ: يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، هُمْ حَصَبُهَا، وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ: ذَهَبَ، وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ، صَدِيدٌ: قَيْحٌ وَدَمٌ، خَبَتْ: طَفِئَتْ، تُورُونَ: تَسْتَخْرِجُونَ

## باب: دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے (موجود ہے)

(سورہ نبا میں) جو غساقا ہے اس کا معنے پیپ لہو عرب لوگ کہتے ہیں غسقت عینہ اس کی آنکھ بہی یغسق الجرح زخم بہہ رہا ہے غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنی ہیں غسلین ف ۲ کا لفظ جو سورۂ حاقہ میں ہے، اس کا معنے دھوون یعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا ہو یا اونٹ کا جو نکلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکرمہ نے کہا حصب کا جو سورۂ انبیاء میں ہے) معنے ایندھن ف ۳ یہ حبشی لفظ ہے۔ دوسروں نے کہا ف ۴ حاصبا کا معنی (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے)، تند ہوا (آندھی) اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اسی سے نکلا ہے حصب جہنم (سورۂ انبیاء میں) یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے جھونکن ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنی زمین میں چلا گیا حصب حصباء

أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ ، لِلْمُقْوِيْنَ: لِلْمُسَافِرِيْنَ ، وَالْقِيُّ: الْقَفْرُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صِرَاطُ الْجَحِيْمِ: سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ، لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ: يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ، زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ: صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ ، وِرْدًا: عِطَاشًا، غَيًّا: خُسْرَانًا، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُسْجَرُوْنَ: تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ، وَنُحَاسٌ: الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوْسِهِمْ، يُقَالُ ذُوْقُوْا: بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ، مَارِجٌ: خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، مَرَجَ الْأَمِيْرُ رَعِيَّتَهُ: إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، مَرِيْجٍ: مُلْتَبِسٌ، مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ: اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ، مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا۔

سے نکلا ہے یعنی پتھریلی کنکریاں۔ صدید کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اس کے معنی پیپ اور لہو ف۵ خبت کا لفظ (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) اس کا معنی بجھ جائے گی تورون کا لفظ (جو سورۂ واقعہ میں ہے) اس کا معنے نکالتے ہو کہتے ہیں اوریت یعنی میں نے سلگائی ف۶ مقوین کا لفظ اسی سورت میں ہے یعنی مسافر ف۷ یہ قی سے نکلا ہے قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو اور ابن عباس نے صراط الجحیم ف۸ کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) جہنم کے بیچا بیچ لشوبا من حمیم (جو اسی سورۃ میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملایا جائے گا ف۹ زفیر و شہیق (جو سورہ ہود میں ہے) یعنی آواز سے رونا اور آہستہ رونا ف۱ وردا (جو سورہ مریم میں ہے) یعنی پیاسے ف۱۱ غیا (جو اسی سورت میں ہے) یعنی ٹوٹا نقصان ف۱۲ اور مجاہد نے کہا یسجرون (جو سورہ مومن میں ہے) یعنی آگ کا ایندھن بنیں گے ف۱۳ نحاس (جو سورہ رحمان میں ہے) اس کا معنی تانبہ جو پگھلا کر ان کے سروں پر ڈالا جائے گا ف۱۴ ذوقوا (جو کئی سورتوں میں ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے ف۱۵ مارج (جو سورۂ رحمٰن میں ہے)، یعنی خالص آگ ف۱۶ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنی بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ مریج (جو سورۂ ق میں ہے) یعنی ملا ہوا مشتبہ ف۱۷ کہتے ہیں مرج امر الناس اختلط یعنی لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہو گیا مرج البحرین (جو سورہ رحمٰن میں ہے) مرجت دابتک سے نکلا یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

ف۱ جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گا یہ طبری نے قتادہ اور ابراہیم اور عطیہ بن سعد سے نکالا۔ امام بخاری نے ان اکثر الفاظ کی تفسیر بیان کر دی جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ؛ ف۲ طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے نکالا غسلین دوزخیوں کی پیپ ۔ ف۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۔ ف۴ یعنی ابو عبید نے ۔ ف۵ یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۔ ف۶ یہ بھی ابو عبیدہ کا قول ہے ۔ ف۷ اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۔ ف۸ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۔ ف۹ یہ طبری نے سدی سے نکالا ۔ ف۱۰ یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے نکالا ۔ ف۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۔ ف۱۲ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۔ ف۱۳ اس کو عبد بن حمید نے نکالا ۔ ف۱۴ یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۔ ف۱۵ یہ امام بخاری کی خالص رائے ہے آیت میں ذوق کے معنی چکھنے ہی کے ہیں۔ چکھنا دو طرح کا ہے ایک تو ظاہری یعنی زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو بمعنی علم اور ادراک اور تجربہ کے ہوتا ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابو برزہ سے اور طبری نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا۔ دوزخیوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی سخت نہیں اتری دیکھو سورۂ نبا میں ہے فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ۔ ف۱۶ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۔ ف۱۷ یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو طبری نے نکالا ۔ ف۱۸ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ابن عباس رض نے کہا بحرین جو اس آیت میں زمین اور آسمان کے دریا مراد ہیں جو ہر سال ملا کرتے ہیں۔ قتادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے سمندر ۔

---

۴۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَبْرِدْ، ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي التُّلُولَ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابوالحسن سے، انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوذر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے۔ یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا۔ پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

---

۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ذکوان سے، انہوں نے ابوسعید رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے ۔

٤٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے کہ (گرمی کی شدت سے) میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں۔ اس وقت اس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی۔ ایک سانس (اندر کو) جاڑے میں اور ایک سانس (باہر کو) گرمی میں، تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا بھی یہی سبب ہے۔

---

٤٨٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، هُوَ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمَّى فَقَالَ: أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هِيَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ، أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، شَكَّ هَمَّامٌ.

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر (عبدالملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے، انہوں نے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس کے پاس مکہ میں بیٹھا کرتا تھا مجھے بخار آ گیا تو انہوں نے کہا زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر (یعنی اس سے نہا کر) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنی صفراوی بخار) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوئی۔

---

٤٨٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ

مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

---

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

---

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

---

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک (حصہ) گرم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لئے) کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہتر ۶۹ حصے اس سے زیادہ گرم ہے، ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر۔

---

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ عَطَاءً

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ.

عطاء سے سنا وہ صفوان بن یعلی سے بیان کرتے تھے وہ اپنے باپ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر (سورۂ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک ف ۱

ف ۱ مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے۔

٤٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ، إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ: وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابووائل سے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں صاحب (حضرت عثمان) کے پاس جاؤ تو اچھا ہے ان سے گفتگو کرو (یہ فساد دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی بات کرتا ہوں۔ میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں، اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرے اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے لوگوں نے پوچھا وہ کونسی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن لائیں گے۔ اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی انتڑیاں لئے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا۔ سارے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہوں گے، کہیں گے ارے فلانے یہ کیا معاملہ ہے تو تو (دنیا میں اچھا تھا) ہم کو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات سے منع کرتا۔ وہ کہے گا بے شک میں تم کو تو اچھی بات کا حکم کرتا پر خود نہ کرتا۔ اور تم کو بری بات سے منع کیا کرتا پر خود

بری بات کیا کرتا۔ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا ف۱

ف۱ اس روایت کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہو گی۔

---

## بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ،

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَيُقْذَفُونَ: يُرْمَوْنَ، دُحُورًا: مَطْرُودِينَ، وَاصِبٌ: دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَدْحُورًا، مَطْرُودًا، وَيُقَالُ مَرِيدًا: مُتَمَرِّدًا، بَتَّكَهُ: قَطَّعَهُ، وَاسْتَفْزِزْ: اسْتَخِفَّ، بِخَيْلِكَ: الْفُرْسَانُ: وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ، لَأَحْتَنِكَنَّ: لَأَسْتَأْصِلَنَّ، قَرِينٌ: شَيْطَانٌ۔

باب: ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان ف۱ اور مجاہد نے کہا (سورہ الصافات میں) یقذفون کا معنی پھینکے جاتے ہیں ف۲ اسی سورت میں دحورا کے معنی دُتکارے ہوئے (اسی سورت میں) واصب کا معنی ہمیشہ کا اور ابن عباس نے کہا (سورۂ اعراف میں) مدحورا کا معنی دھتکارا ہوا (مردود) ف۳ اور (سورۂ نساء میں) مریدا کا معنی متمرد و شریر (اسی سورۃ میں فلیبتکن) بتک سے نکلا ہے یعنی (چیرا) کاٹا (سورۂ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنے ان کو ہلکا کر دے (بہکا کر) اسی سورۃ میں خیل کے معنے سوار اور رجل یعنے پیادے ف۴ رجالہ۔ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور تجر کا مفرد تاجر (اسی سورۃ میں) لاحتنکن کا معنے جڑ سے اکھاڑ دوں گا (سورۂ صافات میں) قرین کے معنے شیطان ف۵

ف۱ یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے نیچریوں کا رد کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا النفس ہی شیطان ہے باقی ابلیس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہے۔ قسطلانی نے کہا ابلیس ایک شخص ہے روحانی جو آگ سے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے جیسے آدم آدمیوں کے باپ تھے بعضوں نے کہا وہ فرشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردود ہو گیا اور جنوں کی فہرست میں داخل کیا گیا۔ ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ ف۳ اس کو طبری نے وصل کیا۔ ف۴ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ف۵ یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا۔

---

۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب حدیبیہ سے لوٹے تو آپ) پر جادو کیا گیا اور لیث بن سعد ف۱ نے کہا مجھ کو ہشام نے لکھا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سُنا اور یاد رکھا، انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہُوا کہ آپؐ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپؐ (واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے تھے ف۲ آخر ایک روز آپؐ نے دُعا کی (اللہ اس جادو کا اثر دفع کر دے) پھر فرمانے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہُوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے میں اچھا ہو جاؤں۔ ہُوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص (فرشتے جبرائیل اور میکائیل) آئے۔ ایک میرے سرہانے بیٹھا دوسرا پائنتی۔ یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو (یعنی پیغمبر صاحبؐ کو) کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا اس پر جادو ہُوا ہے۔ پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے۔ پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور (آپؐ کے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے پوست میں کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ ۔ دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں ف۳ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب وہاں سے پلٹے تو حضرت عائشہ رض سے فرمایا اس کنوئیں پر درخت ایسے (ڈراونے) ہیں جیسے شیطانوں کے سر حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے اس کو (یعنی جادو کے سامان کو) نکالا کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا۔ اب میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں ف۴۔ پھر وہ کنواں داب دیا گیا (مٹی ڈال کر بھر دیا گیا)

ف۱ اس کو عیسٰی بن حماد نے وصل کیا؛ ف۲ ایک روایت میں ہے آپؐ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے صحبت

کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت اس وقت کچھ نہ کرتے تھے غرض اس سحر کا اثر صرف آپؐ کے بعض خیالات پر ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت پر اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ اتنا سا جو اثر ہوا اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی۔ یہ دکھلانا منظور تھا کہ آپؐ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر سحر کا مطلق اثر نہیں ہوتا ۔ ف۲ بیر زروان ایک کنواں تھا مدینہ میں بنی زریق کے باغ میں ۔ ف۳ اگر آپؐ اس کو نکلواتے تو سب میں یہ خبر مشہور ہو جاتی مسلمان اس یہودی مردود کو مار ڈالتے معلوم نہیں کیا فساد ہوتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کو نکلوا کر دیکھا لیکن اس کو کھلوانے کا منتر نہیں کرایا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مورت موم کی بنا کر اس میں سوئیاں گھونپی تھیں اور تانت میں گیارہ گرہیں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے معوذتین کی سورتیں اتاریں۔ آپؐ ایک ایک آیت ان کی پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی اسی طرح جب اس پتلی میں سے سوئی نکالتے تو آپؐ کو تکلیف ہوتی اس کے بعد آرام ہو جاتا ۔

---

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے، انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے ابھی بڑی رات پڑی ہے سوتا رہ۔ پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی) تو تیسری گرہ کھل کر سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور صبح کو خوش مزاج دل خوش رہتا ہے ورنہ بدمزاج سست (کاہل وجود) ف۱

---

ف۱ یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے تجربہ سے بھی ایسا ہی ثابت ہوا ہے جو لوگ تہجد کے وقت سے یا صبح سویرے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزرتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور سست کاہل رہتے ہیں۔ تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا

اور صبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کے لئے بے حد مفید ہے۔ میں کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بے حد برکت اور خوشی رہتی ہے اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے، دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر افلاس اور بیماری میں مبتلا رہتے ہیں ان کے گھر میں نحوست پھیل جاتی ہے۔ اگرچہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشی اس سے حاصل ہوتی ہے۔

---

۴۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے ف

ف شیطان کا پیشاب کانوں کی راہ سے اس کی رگوں میں سما گیا ہے تو آنکھ نہیں کھلتی۔

---

۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَ وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے، انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو، اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے یا اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے بچائے رکھ۔ پھر اس کی اولاد ہو تو شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

---

۴۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ، وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوِ الشَّيْطَانِ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر اس وقت نماز پڑھا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سر یا شیطانوں کے سر کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے۔ ف عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے شیطان کا سر کہا یا شیطانوں کا۔

ف ہوتا یہ ہے کہ شیطان طلوع و غروب کے وقت اپنا سر سورج پر رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پوجنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو۔

---

٤٩٥ـ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ،

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان بن ہیثم ف نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا وہ لپ بھر بھر کر لینے لگا۔ میں نے اس کو (چور سمجھ کر) پکڑا اور کہا میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا پھر اخیر تک حدیث بیان کی ف تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں (جب تو سونے کو) اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ برابر تیری نگہبانی کرے گا

لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

اور صبح تک تیرے پاس شیطان نہیں پھٹکنے کا (میں نے یہ جاکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا (آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کی (وہ آدمی نہیں) شیطان تھا ۳

ف ۱ اس کو اسمٰعیلی اور نسائی نے وصل کیا؛ ف ۲ جو اوپر باب الوکالۃ میں گزر چکی ہے؛ ف ۳ جو آدمی کی صورت بن کر آیا تھا؛

۴۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (اس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے پیدا کیا، وہ کس نے پیدا کیا؟ اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا ف ۱ (ارے مردود خدا تو سب کا پیدا کرنے والا اور اپنی ذات سے موجود ہے) جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

ف ۱ شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دُنیا میں سب چیزیں علل اور معلولات اور اسباب اور مسببات ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے، وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً بیٹا باپ سے، باپ دادا سے، دادا پردادا سے۔ اخیر خدا تک ہوتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے تو پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی۔ اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے۔ اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر یونہی برابر علل اور معلولات کا سلسلہ چلا جائے اور کسی پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ غیر متناہی کا وجود عقل میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ اگر سب موجود بالغرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ عرض بغیر ذات کے موجود ہو اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کی انتہا ایک ایسی ذاتِ مقدس پر ہے جو علتِ محض ہے اور وہ کسی کی معلل نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہیں۔ وہی مقدس خدا ہے۔ ایسے ڈھکوسلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا وسوسہ رد کر دیا جائے گا جیسے فرمایا ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یعنی وہ جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر نہیں ہے تیرا زور۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع بن انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا اس سے اس کے باپ نے اس نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کس دیے جاتے ہیں ف

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

---

۴۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ۔ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ۔ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا (نوف بکالی) کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے انہوں نے کہا غلط کہتا ہے اور پھر یہ حدیث بیان کی مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ تو انہوں نے کہا جب ہم صخرہ کے قریب پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول گیا شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا ف میں تم سے اسکا ذکر کر سکا۔ غرض موسیٰؑ کو اسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں ان کو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

ف ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ شیطانوں کا وجود ثابت ہوا۔

---

۴۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے فساد اسی طرف سے نکلے گا، فساد اسی طرف سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

---

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں ؎ جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ کہہ، چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کہہ (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اس پر آڑی رکھ دے۔

؎ شیطان سے مراد یہاں شریر جن ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں۔ اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں:

---

۵۰۱۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے انہوں نے ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) میں رات کو آپؐ سے ملنے آئی۔ کچھ باتیں کر کے میں اٹھ

مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔

کھڑی ہوئی اُٹھنے لگی تو آپؐ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ کو پہنچانے چلے (ان دنوں حضرت صفیہؓ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھیں۔ رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) ملے۔ انہوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو (لحاظ کے مارے کہ آپؐ کے ساتھ زنانہ تھا) جلدی سے چل دیئے۔ آپؐ نے ان کو پکارا ذرا ٹھہرو فرمایا یہ (عورت) جو میرے ساتھ ہے صفیہ ہے حیی کی بیٹی (میری بیوی) کوئی غیر عورت نہیں، انہوں نے سن کر یہ کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپؐ پر ہم ایسی بدگمانی کریں گے) آپؐ نے فرمایا (نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر) میں نے یہ خیال کیا کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے، میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے ف

ف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو ایک غیر عورت کو لیئے جا رہے ہیں ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ پیغمبر کے ساتھ ایسا گمان کرنا کفر ہے۔ چونکہ یہ دونوں پکے اور سچے مسلمان تھے اس لئے آپؐ کو ان کا بڑا خیال تھا۔ آپؐ نے پیش بندی کر دی۔ شیطان کے وسوسے کا بندوبست کر دیا۔ اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپؐ زیادہ خیال نہ فرماتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو لوگ دیندار اور متقی پرہیزگار ہوتے ہیں شیطان انہی کے زیادہ پیچھے لگتا ہے۔ وہ تو نوع انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو خراب کرنے کی فکر میں رہتا ہے، بُرا تو خود خراب ہے ہی۔

---

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ:

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے سلیمان بن صرد سے، انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (نام نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا، گردن کی رگیں پھول گئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا یوں کہے "اعوذ باللہ من

| | |
|---|---|
| أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ؟ | الشیطان تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ۔ وہ کہنے لگا میں دیوانہ ہوں ف |

ف وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے۔ ارے غصہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے۔ قسطلانی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہوگا۔

| | |
|---|---|
| ۵۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔ | ہم سے آدم ابن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے کریب سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یوں کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی۔ پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا، نہ اس پر قابو پائے گا۔ شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم سے، انہوں نے کریب سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی ف |

ف مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو منصور اور اعمش دونوں سے سنا ہے یہ تعلیق نہیں ہے۔

| | |
|---|---|
| ۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، فَذَكَرَهُ۔ | ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے ایک نماز پڑھی۔ بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر لگا زور کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ دے۔ اللہ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا۔ پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک ف |

ف جو اوپر گزر چکی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں اور تم سب دیکھو پھر مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی دعا یاد آگئی تو اس کو چھوڑ دیا

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى لَا يَدْرِيَ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا بھاگتا ہے۔ اذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے، تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے، تکبیر ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے تو آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے فلانی بات یاد کر۔ ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار (جب یہ یاد نہ رہے) تو سہو کے دو سجدے کرے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ، فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں سے کوچتا ہے (اسلئے روتے ہیں) مگر عیسیٰ بن مریم کو اس نے کوچنا چاہا (وہ کوچ نہ سکا) تو پردے کو کوچا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے اس کی رسائی نہ ہوئی)۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے، انہوں نے مغیرہ سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا۔ لوگوں نے کہا ابودرداء آئے، انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر (یعنی فرمانے سے)

نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا۔

شیطان سے بچار کھا ہے؟ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے مغیرہ سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کی زبان پر محفوظ رکھا وہ عمارؓ ہے ف

ف مطلب یہ ہے کہ عمار شیطانی اغواء میں نہیں آنے کے۔ ایسا ہی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق حضرت علی رضہ کے ساتھ رہے اور باغیوں میں شریک نہیں ہوئے۔ اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار تھے رضی اللہ عنہ؛

---

۵۰۸۔ قَالَ: قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ: أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ، وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ، بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ۔

امام بخاری نے کہا: لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، ان کو ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، ان کو عروہ نے، انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں۔ زمین میں جو باتیں ہونے والی ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی کوئی بات سن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشے کا منہ ملا کر اس میں کچھ چھوڑتے ہیں ف وہ کاہن کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے ملاتے ہیں)

ف شیشے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس ظرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق، پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے تاکہ باہر نہ گرے۔ اسی طرح شیطان کاہنوں کے کان سے منہ لگا کر یہ بات ان کے کان میں چپکے سے پھونک دیتے ہیں؛

---

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے، انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور امتلا کی نشانی ہے)، جب کوئی تم میں

تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ : هَا ، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نہ نکلنے دے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے۔ لہ

---

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ : أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ : أَيْ عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي ، فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : غَفَرَ اللهُ لَكُمْ ، قَالَ عُرْوَةُ : فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلّایا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو۔ یہ سن کر آگے والے لوٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو جو مسلمان تھے کافر سمجھا ول اور دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) نے نگاہ کی دیکھا تو ان کے باپ یمان کو مسلمان مارے ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو یہ کیا غضب کر رہے ہو) میرا باپ ہے میرا باپ ہے (لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے (گھبراہٹ میں) اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا۔ آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مار ڈالا) وٹ عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ مرتے تک اپنے باپ کے مارنے والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے (کیونکہ انہوں نے غلطی سے کافر سمجھ کر مارا تھا)

ول مردود شیطان نے دھوکا دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں ۔ وٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہ رضہ کو ان کے باپ کی دیت دلانے لگے لیکن حذیفہ رضہ نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی ۔ سبحان اللہ صحابہ رضہ کی ایک ایک نیکی ہماری عمر بھی کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۔

---

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ سلیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان کی اچک ہے

الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ.

وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے ف

ف ادھر ادھر التفات کرا کے نماز کا ثواب کم کرا دیتا ہے۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند:۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا پریشان (ڈراونا) خواب شیطان کی طرف سے ہے ف جب تم میں سے کسی کو بُرا خواب لگے جس سے وہ ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

ف شیطان چاہتا ہے مسلمان کو رنج ہو اور اپنے مالک کی طرف سے اس کو بدگمانی ہو۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے سُمّی سے جو ابوبکرؓ کے غلام تھے، انہوں نے ابوصالح ذکوان سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر تو اس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور وہ سارے دن شام تک شیطان دکے

وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اس سے بھی زیادہ کلمہ پڑھے ؎

؎ یعنی دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا یہ کلمہ ہر روز سو بار پے در پے پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کر کے ہر حال میں وہی ثواب ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات شروع ہوتے ہی سو بار پڑھ ڈالے تاکہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔

---

۵۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ:

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید ابن عبدالرحمٰن بن زید نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ اس وقت آپؐ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (آپؐ کی بی بیاں) اکٹھی تھیں۔ آپؐ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی (ان کی آواز کان میں پہنچی) تو سب کی سب کھڑی ہو کر پردے میں بھاگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی۔ آپؐ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپؐ کو ہمیشہ ہنستا رکھے (یعنی خوش و خرم) آپؐ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑا کر رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی بھاگیں، پردہ میں چل دیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کو آپؐ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا۔ پھر حضرت عمرؓ

أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے جواب دیا بے شک تم اکل کھرے (اجڈ) آدمی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (تم کو کیا نسبت آپ نرم دل، ملنسار) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے عمرؓ! جب شیطان کسی رستے سے چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے ف

ف دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ رافضیہ نے اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عمرؓ سے بہت اعلیٰ تھا پھر شیطان کا آپؐ سے نہ ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ اعتراض سراسر جہالت اور حماقت پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمۃ للعالمین تھے اور بادشاہوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا ہے کہ بدمعاشوں کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ کوتوال کی طرح تھے۔ کوتوال کا اصلی فرض یہی ہوتا ہے کہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور سخت سزا دے چور اور بدمعاش جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے۔

---

۵۱۶ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو کر جاگے اور وضو کرے تو تین بار ناک سن کے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے ف۔

ف گویا دل اور دماغ میں جانے کا وہی رستہ ہے۔

---

## بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ لِقَوْلِهِ۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ

باب: جنوں کا بیان اور ان کو ثواب اور عذاب ہونا ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انعام میں) فرمایا جنو اور آدمیو

وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي. الآيَةَ، بَخْسًا: نَقْصًا، قَالَ مُجَاهِدٌ. وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا. قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: الْمَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ، قَالَ اللَّهُ. وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ. سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ، جُنْدٌ مُحْضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ

کیا تمہارے پاس تمہارے ہی پیغمبر نہیں آئے جو میری آئتیں تم کو سناتے رہے۔ اخیر تک (سورہ جن میں) جو بَخْسًا کا لفظ ہے اس کا معنی نقصان ف۱۔ مجاہد نے کہا ف۲ (سورہ والصافات میں جو یہ ہے کہ) کافروں نے پروردگار اور جنات میں ناتا لگایا ہے تو قریش کے کافر کہتے تھے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لئے حاضر ہونا پڑے گا۔ (سورہ یٰسین میں جو ہے وھم لھم جند محضرون) یعنی حساب کے وقت حاضر کئے جائیں گے۔

ف نیچریوں اور دہریوں نے جہاں فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے۔ ان سے تعجب نہیں تعجب ان لوگوں سے ہے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور پھر جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں۔ قسطلانی نے کہا جنوں کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے اور فلسفہ اور نیچریوں کا انکار قابل اعتبار نہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا۔ ف۱ یہ تفسیر فرا سے منقول ہے۔ اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ف۲ اس کو فریابی نے وصل کیا۔

---

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے ان سے ابوسعید خدری ؓ نے کہا میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور بکریوں میں رہو اور نماز کی اذان دو تو بلند آواز سے اذان دو، اس لئے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے دن اس کے گواہ بنیں گے۔ ابوسعید ؓ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ف

ف بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باب کا لفظ نہ ہو کیونکہ امام بخاری رح نے اس میں کوئی حدیث بیان نہیں کی ۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ - إِلَى قَوْلِهِ - أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ - مَصْرِفًا: مَعْدِلًا، صَرَفْنَا أَيْ وَجَّهْنَا -

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جن میں) فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیج دیا اخیر آیت اُولٰئِکَ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تک (سورۂ کہف میں) جو مصرفا کا لفظ ہے ف اس کے معنی لوٹنے کا مقام (سورۂ جن میں) صرفنا کا معنی متوجہ کیا (بھیج دیا)

ف یہ لفظ جنوں سے متعلق نہ تھا مگر صرفنا کی نسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الثُّعْبَانُ: الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ، يُقَالُ صَافَّاتٍ: بُسُطٌ أَجْنِحَتُهُنَّ، يَقْبِضْنَ: يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ -

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا، میں نے ہر قسم کے جانور پھیلائے ۔ ابن عباس نے کہا ف ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں، جان (جو سفید باریک ہو) افاعی (زہر دار سانپیں) اسود (کالا ناگ ف۲) (سورۂ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھامے ہیں یعنی ہر جانور اس کی ملک اور اس کی حکومت میں ہے (سورۂ ملک میں جو) صافات کا لفظ ہے اس کا معنی اپنے پر پھیلائے ہوئے اسی سورۃ میں یقبضن کا معنی سمیٹتے ہیں ۔

ف اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۔ ف۲ یہ سب سانپوں سے بدتر ہے ۔ اس کا زہر ایسا سخت ہے کہ دم بھر میں آدمی مر جاتا ہے کہتے ہیں سانپ کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے ۔ ہر سال میں کینچلی بدلتا ہے ۔ اگر غذا نہ ملے تو صرف ہوا پر گزارہ کرتا ہے ۔ پانی کی احتیاج نہیں رکھتا لیکن جب پانی دیکھتا ہے تو اس کو پی کر مست ہو جاتا ہے ۔ کبھی مست ہو کر مر جاتا ہے ۔ ننگے برہنہ آدمی سے بھاگتا آگ کو پسند کرتا ہے، دودھ کا عاشق ہے ۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم سے معمر نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے، فرما رہے تھے سانپ جہاں دیکھو، مار

يَقُولُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ مَعْمَرٍ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ ابْنُ الْخَطَّابِ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ، وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

ڈالو اور دو (سفید) دھاری والے اور دُم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو۔ یہ آنکھ کی بینائی میٹ دیتے ہیں۔ پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کے مار ڈالنے کو اتنے میں ابولبابہؓ (صحابی) نے مجھ کو پکارا کہنے لگے مت مار ڈالو، میں نے کہا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا بے شک، مگر اس کے بعد آپؐ نے گھریلو سانپوں کو جو جنّ ہوتے ہیں (دفعتاً) مار ڈالنے سے منع فرمایا ف اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ نے دیکھا یا (میرے چچا) زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی نے بھی (زہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے، انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ اور زید ابن خطاب دونوں نے دیکھا ف۲

ف مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ایسے گھریلو سانپوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ کہ ہمارے گھر سے چلے جاؤ ہم کو مت ستاؤ۔ اگر پھر بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو۔ ف۲ عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا۔ اسحاق کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے۔ صالح کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔ ابن ابی حفصہ کی روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے۔ ابن مجمع کی روایت کو بغوی اور ابن السکن نے وصل کیا۔

## بَابٌ۔ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ۔

باب: مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کو چرانے کے لئے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھرتا ہے۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں

ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہو گا کہ چند بکریاں رکھ لے، ان کو پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقام پر چراتا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے۔

---

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی پورب کی طرف ہے اور بڑ مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اور اونٹ والوں، زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں ف

ف کیونکہ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے۔ پورب میں کفر کی چوٹی فرمائی کیونکہ عرب کے ملک سے ایران، توران یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔

---

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا، انہوں نے عقبہ بن عمرو ابو مسعود سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے اس طرف ف سن رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

ف یمن والے بغیر جنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے بہ نسبت اور ملک والوں کے یمن میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور عاملین بالحدیث گزرے ہیں اور اب تک عمل بالحدیث وہاں جاری ہے۔ تقلید ناجائز کی ظلمت وہاں بالکل کم ہے۔ اخیر زمانہ یمن میں قاضی محمد بن علی شوکانی یمنی حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں۔ اسی طرح ان سے پہلے علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر وغیرہ۔

---

٥٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ: عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے ف

ف حافظ نے کہا اس حدیث سے مرغ کی فضیلت نکلی ابو داؤد نے بہ سند صحیح نکالا مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے بلاتا ہے یعنی نماز کے وقت جگا دیتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ قبول کی امید زیادہ ہوتی ہے۔

---

٥٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا

ہم سے اسحٰق (ابن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (جدھر چاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لے کر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دو

مُعَلَّقًا، وَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ۔

کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا پھر وہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہے اس میں یہ نہیں ہے اللہ کا نام لے کر

---

۵۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ، فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا، فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہوگئے (ان کی صورتیں مسخ ہوگئیں) میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے چوہے کی عادت ہے اونٹ کا دودھ ان کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں کہہ اٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تو پھر کس سے کیا میں تورات پڑھا کرتا ہوں؟ ف

ف بخاری طرح کہ میں نے اس میں دیکھ کر کچھ علم حاصل کیا ہو اس میں اختلاف ہے کہ مسوخ لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں ابن عربی اور بعضوں کا قول ہے کہ رہتی ہے۔ جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور آپؐ کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ اس وقت تک آپؐ پر وحی نہ آئی ہوگی اس لئے آپؐ نے گمان کے طور پر بیان فرمایا۔

---

۵۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ، وَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپؐ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

زَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

---

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے، ان سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

---

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَطْمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے (اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا)ف

ف اس کو امام احمدؒ نے وصل کیا۔

---

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ، وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے۔

---

۵۲۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے، انہوں نے ابو یونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے کہا

عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ، فَقَالَ: انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ؟ فَنَظَرُوا فَقَالَ: اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ، فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سانپوں کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے سے منع کرنے لگے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی۔ وہاں سانپ کی کینچلی پائی۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے لوگوں نے اس کو دیکھ پایا۔ آپؐ نے فرمایا مار ڈالو۔ اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو لبابہ سے ملا انہوں نے کہا نیلے یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو، البتہ بے دُم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے ف1

ف1 پہلے جو حدیث گزری اس میں بے دم کے سانپ کو مارنے کا حکم فرمایا یہاں اس کے مارنے کا حکم دیا جس میں یہ دونوں باتیں ہیں (دھاریاں اور دم بریدہ) اور جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں گی اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا پس اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں تو اس کو مار ڈالو۔

---

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے۔ پھر ان سے ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ نے گھروں کے پتلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا تو انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔

---

## بَابٌ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَخَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ۔

باب: اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی (یا کھانے) میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں شفا اور پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں مار ڈالنا درست ہے

---

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَارَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

نے کہا ہم سے معمر نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا پانچ بد ذات جانور ہیں جن کو حرم میں مار سکتے ہیں (تو حل میں بطریق اولیٰ ان کا مارنا جائز ہوگا) چوہا، بچھو، چیل، کوا، کٹنا کتا۔

---

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں، ان کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں، بچھو، چوہا، کٹنا کتا، کوا، چیل۔

---

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ، فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد ابن زید نے، انہوں نے کثیر سے، انہوں نے عطاء سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے پینے کے) برتنوں کو ڈھنکا رکھو، مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازوں کو بند کر دو، اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل کر اچکتے پھرتے ہیں، چراغوں کو سوتے وقت بجھا دو۔ چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے بھربری (منہ میں دبا کر) کھینچ لے جاتی ہے، سارا گھر جلا دیتی ہے۔ ابن جریج اور حبیب نے بھی ولے اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا، اس میں جنات کے بدلے شیطان مذکور ہیں۔

ف ابن جریر کی روایت کو خود امام بخاریؒ نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ. وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا. فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا، وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ قَالَ: وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انہوں نے اسرائیل سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے کہا ہم (منا میں) ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں سورہ والمرسلات اتری۔ ہم آپؐ کے منہ سے اس کو سن رہے تھے۔ اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا۔ ہم اس کے مارنے کے لئے جھپٹے، وہ آگے بھاگ کر بل میں گھس گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آفت سے بچ گیا! جیسے تم اس کی آفت سے بچ گئے۔ یحییٰ نے اسرائیل سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی۔ اس میں یوں ہے ہم اس سورت کو تازی تازی آپؐ کے منہ سے سن رہے تھے۔ اسرائیل کے ساتھ ابو عوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے اسود سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ف

ف ابو عوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الحج میں اور ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا سلیمان بن قرم کی روایت کو حافظ نے کہا میں نے موصولاً نہیں پایا۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي

ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ ابن عمر نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔ اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا، نہ تو اس

هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خُشَاشِ الأَرْضِ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ بے چاری زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔ عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عُبید اللہ نے انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ؎

---

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا، فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً؟

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اُترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ کھایا۔ انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان درخت کے تلے سے اٹھا لیا گیا۔ پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا۔ اللہ نے ان کو وحی بھیجی تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اسی کو جلانا تھا۔

؎ ان کی شریعت میں شاید جلانا جائز ہوگا۔ ہماری شریعت میں تو چیونٹی کا قتل بھی منع ہے۔ لعضوں نے کہا بڑی چیونٹی کا قتل منع ہے لیکن چھوٹی چیونٹی کا مارنا جائز ہے۔ امام مالکؒ نے اس کو مکروہ رکھا ہے مگر جب ایذا دے اور بغیر قتل کے دوسرا علاج نہ ہو۔ کہتے ہیں ان پیغمبر صاحب نے اللہ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ نے ایک سارے گاؤں کو تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے عورتیں اور معصوم لوگ بھی تھے۔ صرف قصور والوں کو سزا ہونا تھی، اس وقت یہ قصہ واقع ہوا اور ان کو تنبیہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چیونٹی کے قصور پر ساری چیونٹیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ دارقطنی اور حاکم نے ابوہریرہ رضؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چیونٹی کو نہ مارو۔ ایک دن حضرت سلیمانؑ استسقاء کے لئے نکلے، ایک چیونٹی کو دیکھا اپنے دونوں پاؤں اٹھائے دعا کر رہی تھی، انہوں نے لوگوں سے کہا اب گھر لوٹ چلو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا ؎

---

## بَابٌ۔ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الأُخْرَى شِفَاءً۔

باب: اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی دیا کھانے، میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہ رضی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں ابن ماجہ) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفا (اور وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے کی چیز میں ڈالتی ہے)۔

---

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور ابن سیرین سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ اس نے کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا، پیاس کے مارے مرنے کو تھا، اپنا موزہ اتارا، اس کو دوپٹے سے باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اللہ نے اس کو اس نیکی کے بدل بخش دیا ف۔

ف یہ پروردگار کی کریمی اور نکتہ نوازی ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو کام خلوص سے کیا جاتا ہے وہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے۔ یہ عورت گو فاجرہ اور فاسقہ تھی مگر یہ کام یعنی کتے پر رحم کرنا، اس کو پانی پلانا اس نے خالصاً للہ کیا تھا ریا کی نیت نہ تھی اس لئے مقبول ہو گیا۔ کبیرہ گناہ تک اس کی وجہ سے معاف ہو گئے۔ ایک اور بزرگ سے منقول ہے ان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال ہوا، انہوں نے کہا جب پروردگار کے سامنے پہنچا تو ارشاد ہوا اے فلانے تو کونسی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے۔ میں نے عرض کیا پروردگار میں نے ستر حج پاپیادہ کئے ہیں۔ ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا پروردگار ستر جہاد کئے ہیں، ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا۔ جب تو میں گھبرایا کہ اب کیا کروں، اب دوزخ میں بھیجا جاؤں گا لیکن صدقے اس کی رحیمی اور کریمی کے خود ہی

ارشاد فرمایا کہ البتہ تیری ایک نیکی ہے جو ہم نے قبول کی۔ تو ایک دن رستے سے جارہا تھا تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندۂ خدا کو صدمہ نہ پہنچے۔ یہ کام تو نے خالص ہماری رضامندی کے لئے کیا تھا ہم اس کے بدل تجھے بخش دیتے ہیں۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ضعیف اور آفت زدہ مخلوق پر رحم کرنا کس قدر اجر رکھتا ہے۔ جب کتے پر ترحم کرنے اور اس کی جان بچانے سے بدکار عورت بخش دی گئی تو جو کوئی آدمیوں اور اللہ کے نیک بندوں پر رحم کرے گا وہ کیوں نہیں بخشا جائے گا

---

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) مورت ہو۔

---

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کو مار ڈالو ف

ف صحیح مسلم میں ہے پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں اور شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دی اس لئے علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم خاص ہے ان کتوں سے جو لوگوں کو کاٹتے ہوں ان کو مار ڈالنا چاہیئے۔ اب وہ کتے جو کسی کو نقصان نہ پہنچائیں ان کا قتل بعضوں نے منع کیا ہے، بعضوں نے مکروہ تنزیہی رکھا ہے۔ شافعیؒ نے اُم میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ؎

---

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا مگر کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لئے جو کتا ہو تو مضائقہ نہیں، ف

ف قسطلانی نے کہا ان پر وہ کتا بھی قیاس کیا گیا ہے جو گھر یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالا جائے مثلاً چوروں کا اندیشہ ہو یا اور کچھ غرض یہ کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب کی کمی نہ ہوگی؛

---

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنِّيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ، فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ تعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا مجھ کو سائب بن یزید نے، انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنّی ف سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائے گا۔ سائب نے سفیان سے کہا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ انہوں نے کہا ہاں قسم اس قبلے کے پروردگار کی ف۲

ف شنوئی یا شنّی نسبت ہے شنوءہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے؛ ف۲ الحمد للہ کتاب بدء الخلق تمام ہوئی۔ اب کتاب الانبیاء یعنی پیغمبروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے۔ اس باب میں امام بخاری نے بہت سی حدیثیں ایسی بیان کر دی جن کا تعلق ترجمۂ باب سے معلوم نہیں ہوتا۔ کرمانی نے یہ توجیہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری رح نے بعض مخلوقات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا، کوا، چوہا وغیرہ واللہ اعلم۔؛

---

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# كِتَابُ اَحَادِيْثِ الْاَنْبِيَاءِ

## کتاب پیغمبروں کے حالات کے بیان میں[1]

### بَابُ خَلْقِ آدَمَ وَ ذُرِّيَّتِهِ:

صَلْصَالٌ: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يَقُولُونَ: صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ، فَمَرَّتْ بِهِ: اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ، أَنْ لَا تَسْجُدَ: أَنْ تَسْجُدَ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ـ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ: إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، فِي كَبَدٍ: فِي شِدَّةِ خَلْقٍ، وَرِيَاشًا: الْمَالُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُونَ: النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَلَى

باب: آدم اور ان کی پیدائش کے بیان میں۔ (سورۂ رحمن وغیرہ میں جو) صلصال کا لفظ ہے اس کا معنے گارا جس میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکری کی طرح آواز دیتی ہو کھنکھناتی ہو۔ بعضوں نے کہا صلصال کا معنے بدبودار اصل میں صَلّ سے نکلا ہے (فا کلمہ مکرر کر دیا) جیسے صرّ، صرصر سے عرب لوگ کہتے ہیں صرالباب یا صرصرالباب جب بند کرنے کے وقت دروازے میں سے آواز نکلے جیسے کبکبتہ کبّ سے نکلا ہے (سورۂ اعراف) میں فَمَرَّتْ بِهِ کا معنے چلتی پھرتی رہی حمل کی مدت پوری کی (سورۂ اعراف میں) اَنْ لَا تسجد کا معنے ان تسجد یعنی تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا (لا کا لفظ زائد ہے)، اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں)، فرمانا (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک قوم جانشین بنانے والا ہوں (ایک کے بعد دوسرے ان کے قائم مقام ہوں گے ف[2] ابن عباس نے کہا ف[3] (سورۂ طارق میں) جو لمّا علیہا حافظ ہے یہاں لمّا اِلّا کے معنے میں ہے (یعنی

رَجْعِهِ لَقَادِرٌ: النُّطْفَةُ فِي الإِحْلِيلِ، كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالْوَتْرُ: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ: فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ، أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ، خُسْرٍ: ضَلَالٍ، ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ، لَازِبٌ: لَازِمٌ، نُنْشِئَكُمْ: فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ، نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ: نُعَظِّمُكَ، قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ. فَهُوَ قَوْلُهُ: رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا. فَأَزَلَّهُمَا: فَاسْتَزَلَّهُمَا، وَيَتَسَنَّهْ: يَتَغَيَّرْ، آسِنٌ: مُتَغَيِّرٌ، وَالْمَسْنُونُ: الْمُتَغَيِّرُ، حَمَإٍ جَمْعُ حَمْأَةٍ: وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ، يَخْصِفَانِ: أَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ، سَوْآتِهِمَا: كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا، وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ: الْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ، وَهُوَ هَاهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَبِيلُهُ: جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

کوئی جان نہیں مگر اللہ کی طرف سے اس پر ایک نگہبان مقرر ہے) (سورۂ بلد میں جو) فی کبد ہے کبد کا معنی سختی (سورۂ اعراف میں) جو ریاشا کا لفظ ہے ریاش اس کی جمع ہے یعنی مال یہ ابن عباس کی تفسیر ہے۔ دوسروں نے کہا ریش اور ریاش کا ایک ہی معنے ہے یعنی ظاہری لباس (سورۂ واقعہ میں) جو تمنون ہے اس کا معنی نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (سورہ طارق میں ہے) انہ علی رجعہ لقادر مجاہد نے اس کے معنے یہ کہے ہیں ف۴ وہ خدا منی کو پھر ذکر میں لوٹا سکتا ہے ف۵ (سورۂ سجدہ میں) کل شیئ خلقہ یعنی ہر چیز کا اللہ نے جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے (جن آدمی کا، سورج چاند کا) اور طاق اللہ کی ذات ہے جس کا کوئی جوڑ نہیں ف (سورۂ تین میں) فی احسن تقویم یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل سافلین إلَّا مَنْ آمَنَ یعنے پھر آدمی کو ہم نے پست سے پست کر دیا (دوزخی بنا دیا) مگر جو ایمان لایا (سورہ عصر میں) فی خسر کا لفظ یعنی گمراہی میں۔ پھر ایمان والوں کو مستثنٰے کیا (فرمایا الا الذین امنو) سورۂ (والصافات میں لازب کا معنی لازم یعنی چپکی السیدار (سورۂ واقعہ میں) نُنْشِئَكُمْ فیما لا تعلمون یعنے جونسی صورت میں ہم چاہیں تم کو بنا دیں (سورۂ بقرہ میں) نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ یعنی ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا..... اسی سورت میں جو فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ (ربہ) میں ہے لم یتسنہ یعنی بگڑا نہیں اسی سے ہے (سورۂ محمد میں) آسن یعنی بگڑا ہوا (بدبودار پانی)، اسی سے ہے (سورۂ حجر میں) مسنون یعنی بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورت میں) حما کا لفظ ہے جو حماۃ کی جمع ہے یعنی بدبودار کیچڑ (سورۂ اعراف میں) یخصفان یعنی دونوں نے بہشت کے پتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک رکھ کر (اپنا ستر چھپانے کو) سوآتھما سے مراد شرمگاہ ہے۔ متاع الی حین

۴۳؎ کلمات وہ ہیں جو ربنا ظلمنا انفسنا الآیۃ سورت اعراف میں [illegible]

حِینٍ سے مراد قیامت ہے عرب لوگ ایک گھڑی سے لے کر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں۔ قَبِیلُهُ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے۔

---

ف ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے۔ ان میں رسول یعنی صاحب شریعت اور کتاب تین سو تیرہ ہیں۔ ان سب پیغمبروں کے اخیر یعنی خاتم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور ابن عباس کے اثر میں جو یہ وارد ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح تو اول تو یہ اثر شاذ ہے، دوسرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اور زمینوں کے پیغمبر ہمارے پیغمبر صاحب سے پہلے آچکے ہوں اور ہمارے پیغمبر صاحب ان کے بعد آئے ہوں تو وہ سب پیغمبر اپنی اپنی زمینوں کے خاتم الانبیاء ہوئے اور ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں کے خاتم ہوئے واللہ اعلم۔ ف۲ یعنی آدمی کی قوم جو قیامت تک قائم رہے گی۔ جو مریں گے ان کے قائم مقام دوسرے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا خلیفہ سے صرف آدم مراد ہیں۔ وہ پروردگار کی زمین میں خلیفہ ہوئے۔ ف۳ اس کو عیینہ نے تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک میں وصل کیا۔ ف۴ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ف۵ اس کو فریابی نے وصل کیا۔ اکثر لوگوں نے اس کے یہ معنے کئے ہیں وہ خدا ان کے لوٹانے پر یعنی قیامت میں بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ف۶ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا۔ ف۷ اس کو طبری نے باسناد حسن وصل کیا۔

---

۵۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں۔ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا آدم نے کہا السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ ورحمۃ اللہ کا لفظ انہوں نے بڑھایا خیر جو لوگ قیامت کے دن (بہشت) میں داخل ہوں گے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہوں گے) آدم کے بعد پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے ف۱

ف۱ چھوٹے ہوتے ہوتے اس حد کو پہنچے جس حد پر یہ امت ہے۔ اب اس سے چھوٹے نہ ہوں گے۔ ابنِ قتیبہ نے کہا ہے کہ آدم امرد بے ریش و بروت یعنی گھونگریالے بال اور نہایت خوبصورت تھے۔ قسطلانی نے کہا بہشتی بھی سب انہی کی صورت اور حسن و جمال کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو رنگ کی سیاہی اور بدصورتی ہے وہ جاتی رہے گی۔

٥٤٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ، الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ، وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ آدمیوں کا جو بہشت میں جائے گا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کی طرح (حسن اور چمک میں) ہوں گے۔ پھر جو اُن کے بعد جائیں گے وہ بہت چمکتے تارے کی طرح جو آسمان میں ہے۔ یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سے رینٹ نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کے پسینے سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا)، لیے کا یعنی خوشبودار عود۔ ان کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی۔ سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ کی قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے ف۱

ف۱ ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

٥٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ:

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے، انہوں نے امّ سلمہ سے کہ امّ سلیم (انس کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیئے جب اس کو احتلام

نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ، فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ؟

ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے۔ یہ سن کر ام سلمہؓ ہنس دیں اور تعجب سے کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اس کی منی نکلتی ہے؟ آپ نے فرمایا منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟ ف۱

ف۱ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کیونکہ اس میں بچے کی پیدائش کا ذکر ہے۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان فزاری نے خبر دی، انہوں نے حمید سے، انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں۔ وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں ف۱ پوچھتا ہوں، پیغمبر کے سوا اور کوئی ان کو نہیں جان سکتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کیا کھائیں گے؟ اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننہیال کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی جب تو نے پوچھا) جبرائیلؑ نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں عبداللہؓ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے (ان کے زعم میں) آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جائے گی ف۲ اور پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا (نہایت لذیذ ہوتا ہے) بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے مسلم) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے) تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ سن کر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہودی لوگ انتہا کے جھوٹے فریبی دلپوٹا ہیں۔ آپ ان سے پہلے

رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ۔

میرا حال پوچھیے۔ پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لپاٹیا کہیں گے (کبھی میری تعریف نہیں کرنے کے) آخر یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھری میں چلے گئے (چھپ گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے سب سے افضل، سب سے افضل کے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟) انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ ان کو مسلمان ہونے سے بچائے رکھے۔ یہ سن کر عبداللہ کوٹھری سے نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ! یہودی (شرمندہ ہو کر) کیا کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے، سب سے برے شخص کا بیٹا ہے لگے اس کو سخت سست کہنے

ف۱ عبداللہ بن سلام نے امتحاناً یہی تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھیں۔ یہ جو بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سوال کیے تھے یہ غلط ہے۔ اسی طرح ہزار مسئلہ رسالہ بالکل جھوٹ اور مصنوعی ہے اور تعجب ہے کہ مسلمان لوگ ایسے جھوٹے رسالوں کو پڑھیں اور حدیث کی صحیح کتابیں نہ دیکھیں۔ اسی طرح سے صبح کا ستارہ، دقائق الاخبار اور مشبہات اور دلائل الخیرات کی اکثر روایتیں محض بے اصل اور موضوع ہیں۔ ف۲ اکثر علماء نے اس کا مطلب آگ ہی رکھا ہے یعنی بقدرت خدا ایک آگ ایسی نکلے گی کہ لوگ اس سے ڈر کر پورب سے پچھم (مشرق سے مغرب) کو بھاگیں گے وہ ان کے پیچھے دوڑے گی۔ آخر لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے تو وہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ میں کہتا ہوں اللہ خوب جانتا ہے اس آگ سے ریل گاڑی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل جاری ہو جائیگی جو ریل روس نے سائبیریا سے چین تک نکالی ہے اس نے مشرق کو مغرب سے ملا دیا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مغربی تہذیب یا یورپین کفر و الحاد کی آگ مشرق تک پھیل جائے گی اور مشرق والے مغرب والوں یعنی اہل یورپ کی رسوم اور عادات اختیار کرلیں گے، ان کی طرح کافر اور بے دین ہو جائیں گے۔

۵۴۷- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے ہمام

هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا۔

سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی ف۱ حدیث بیان کی اس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور ف۲ اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔

ف۱ یہاں کچھ عبارت محذوف ہے، شاید امام بخاریؒ نے پہلے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا، گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے خاوند سے دغابازی نہ کرتی، پھر یہ سند بیان کر کے ایسے ہی بشر نے بھی عبداللہ سے، انہوں نے معمر سے روایت کی ہ ف۲ ہوا یہ کہ بنی اسرائیل نے حکم الٰہی کے خلاف سلویٰ کا گوشت جمع کرنا شروع کیا۔ اس جرم کی سزا میں گوشت سڑنا شروع ہو گیا ہ

---

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى ابْنُ حِزَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ۔

ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی بن ولید نے، انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے، انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے، انہوں نے ابوحازم سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے ف۱ اور پسلی کا اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے عورت کی بھی زبان دراز اور تلخ ہوتی ہے، اگر تو اس کو زور سے سیدھا کرنا چاہے وہ ٹوٹ جائے گی پر سیدھی نہ ہو گی (یوں ہی) چھوڑ دے تو ٹیڑھی بنی رہے گی غرض میری نصیحت مانو عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

ف۱ یعنی حضرت حوا آدمؑ کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ بعضے لوگوں نے جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب نے عندلیب میں اس کا انکار کیا ہے اور خلق منها زوجها کے یہ معنے رکھے ہیں خلق من نوعها یعنے آدم کی جورو بھی انہی کی نوع یعنی انسان میں سے پیدا کی۔ شاید ان کو اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں وہ نہیں پہنچیں ان کا یہ اعتراض کہ اگر حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوتیں تو بیٹی جورو کیسے ہو سکتی ہے ساقط ہے کیونکہ شرع خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا تھا جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں بھائی بہن کا نکاح ہوا کرتا تھا ہ

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی (کا نطفہ) اس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کا لچھ بن جاتا ہے۔ پھر تین چلوں کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل، عمر، رزق، نیک بختی یا بدبختی۔ پھر اس میں روح انسانی پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرکے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر بہشتیوں کے کام کرتا رہتا ہے، بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے، اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے، وہ دوزخیوں کا کام کرکے دوزخ میں جاتا ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کے رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، وہ (پروردگار) سے پوچھتا ہے (پروردگار) ابھی یہ نطفہ ہے، پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا۔ پروردگار اب گوشت کا لچھ ہوا۔

أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

جب پروردگار اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد یا عورت؟ بدبخت ہو یا نیک بخت؟ اس کی روزی کیا ہے؟ عمر کیا ہے؟ تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں۔

---

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد ابن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابوعمران جونی سے، انہوں نے انس سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ف دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر اس وقت تیرے پاس دنیا بھر کا مال ہو تو اس کو دے کر تو اپنے تئیں چھڑالینا چاہے گا؟ وہ کہے گا بے شک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیو۔ تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا۔

ف بعضوں نے کہا یہ ابوطالب ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔

---

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے، انہوں نے مسروق سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے اس کے خون کے وبال کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے ف کیونکہ اس نے پہلے ناحق خون کی بنا قائم کی۔

ف اپنے بھائی ہابیل کو مارا۔ یہ قصہ قرآن شریف میں موجود ہے۔

بَابٌ- الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ،
قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا۔

باب: روحوں کے جتھے ہیں جھنڈ جھنڈ۔ امام بخاریؒ نے کہا لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ف۱ انہوں نے عمرہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے (جسم پیدا ہونے سے پہلے) روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ تھے. پھر جن روحوں میں وہاں پہچانت تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی خلاف رہتی ہیں ف۲ یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو روایت کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا اخیر تک ف۳

ف۱ اس کو خود مؤلف نے ادب مفرد میں وصل کیا؛ ف۲ بغیر مناسبت روحانی کے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ ایک بزرگ کا قول ہے اگر مومن ایسی مجلس میں جائے جہاں سو منافق بیٹھے ہوں اور ایک مومن تو وہ مومن ہی کے پاس جاکر بیٹھے گا اور اگر منافق ایسی مجلس میں جائے گا جہاں سو مومن ہوں ایک منافق تو اس کی تسلی منافق کے پاس ہی بیٹھنے سے ہوگی۔ اسی مضمون میں ایک شاعر نے کہا ہے ؎ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ٭ کبوتر با کبوتر باز با باز۔ ہرم بن حیان حضرت خواجہ اویس قرنی سے ملے انہوں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا، ملتے ہی نام لے کر پکارا۔ ہرم نے پوچھا تم نے مجھ کو کیسے پہچانا؟ انہوں نے کہا یہ روح کی معرفت ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ شیخ محی الدین بن عربی سے ملے۔ زبان سے کوئی بات نہیں ہوئی، دونوں جدا ہوگئے۔ لوگوں نے کہا آپ دونوں صاحب ملے بات تو کرنا تھی۔ انہوں نے کہا روحوں نے باتیں کرلیں اور ایک دوسرے سے اُنس حاصل کرلیا۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ دنیاداری اور ظاہرداری اور بات ہے، باقی دلی دوستی جو خالصاً اور بلاغرض ہوتی ہے بغیر اتحاد روحانی کے نہیں ہوسکتی۔ ایک بدعتی کبھی کسی موحد متبع سنت کا دوست اور اسی طرح سخت مقلد اہل حدیث کا ہواخواہ نہیں ہوسکتا۔ ایک مجلس میں اتفاق سے ایک مولوی صاحب جو جہمیہ کے ہم مشرب ہیں مجھ سے ملے اور ایک بے عمل جاہل شخص سے کہنے لگے ہم میں تم میں الارواح جنود مجندۃ اسی حدیث کی رو سے اتحاد ہے۔ میں نے ان کا دل لینے کو کہا کیا ہم کو آپ کے ساتھ یہ اتحاد نہیں ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ مجھ کو ان کی سچائی پر تعجب ہوا۔ واقع میں جہمی اور اہل حدیث میں کسی طور اتحاد نہیں ہوسکتا۔ جب سے یہ حدیث صحیح بخاری مترجم چھپنا شروع ہوئی ہے میں کیا کہوں بعضے لوگوں کے دلوں پر جو سانپ لوٹتا ہے وہ حدیث کی کتاب طبع ہوتے دیکھ کر آپ ہی آپ جلے مرتے ہیں۔ اتحاد اور اختلاف روحانی کا حال اسی سے معلوم کرلینا چاہیے حالانکہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حدیث شریف کی اشاعت ناپسند کرتے ہیں اور ناچیز مترجم پر جھوٹے جھوٹے اتہام دھر کر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ ترجمہ ناتمام رہ جائے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ف۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَادِيَ الرَّأْيِ: مَا ظَهَرَ لَنَا، أَقْلِعِي: أَمْسِكِي، وَفَارَ التَّنُّورُ: نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَجْهُ الْأَرْضِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْجُودِيُّ: جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ، دَأْبٌ: حَالٌ۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ۔ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

باب: نوحؑ کے بیان میں، اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ ابن عباس نے کہا ف۱ (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنی ظاہر میں (اسی سورت میں) أَقْلِعِي کے معنی روک لے ٹھہر جا۔ فار التنور کا معنی تنور سے پانی پھوٹ نکلا۔ عکرمہ نے کہا تنور سے سطح زمین مراد ہے ف۲۔ مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں (دجلہ اور فرات کے بیچ میں ہے) (سورۂ مومن میں) دَأْبٌ کا معنی حال ف۳ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ یونس میں) یہ فرمانا اے پیغمبر ان کافروں کو نوحؑ کا قصہ پڑھ کر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے اخیر من المسلمین تک۔ (سورۂ نوح میں) یہ فرمانا، ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اخیر سورہ تک)

ف۱ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ف۲ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ف۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ف۴ یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہو یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی حالانکہ ان کا زمانہ بہت پہلے تھا دجال سے ڈرایا مگر میں تم کو دجال کا ایک ایسا حال بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا۔ وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہٗ کانا نہیں ہے ف۱

ف۱۔ وہ ذاتِ مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہٗ

٥٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ سے، انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے دجّال کی ایسی بات نہ کہہ دوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی، وہ مردود کانا ہوگا اور بہشت اور دوزخ کی صورت دکھلائے گا ف۱ جس کو وہ بہشت بتلائے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی (اور جس کو دوزخ دکھلائے گا وہ بہشت ہوگی) اور میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں جیسے نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

ف اللہ تعالیٰ اپنے راسخ الاعتقاد بندوں کو آزمانے کے لئے دجال کو پہلے پہل بعضے کاموں کی قدرت دے گا جیسے مُردے کا جلانا، پانی کا برسانا۔ پھر اس کی عاجزی ظاہر کرے گا۔ اس کی صورت خود کہہ دے گی کہ وہ خدا نہیں ہے۔ وہ مردود کانا ہوگا۔ اگر خدا ہوتا تو پہلے اپنی آنکھ چنگی کرتا۔

٥٥٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ، فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ. وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ۔ وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے، انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوحؑ اور ان کی امّت کے لوگ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نوحؑ سے پوچھے گا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ کہیں گے، جی ہاں پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی امّت سے پوچھے گا کیوں نوحؑ نے تم کو میرا پیغام پہنچایا؟ وہ مُکر کر کہیں گے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نوحؑ سے فرمائے گا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے؟ وہ عرض کریں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امّت کے لوگ گواہ ہیں۔ پھر یہ امّت گواہی دے گی کہ نوحؑ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا ف قرآن شریف کی اس آیت سے جو سورۂ بقرہ میں ہے: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ۔ یہی مراد ہے وسط کا معنی معتدل (بہتر)۔

ف حالانکہ اس امت نے نہ تو نوح کو دیکھا نہ اُن کی امت کو مگر اللہ اور رسول کی خبر یقینی ہے اس کی بنا پر گواہی دے گی۔

٥٥٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَتْ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَنْ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابوحیّان یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو بجلی) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، بکری کا دست آپؐ کو اٹھا کر دیا گیا جو آپؐ کو بہت پسند تھا (کیونکہ بے ریشہ اور لذیذ ہوتا ہے) آپؐ نے اسے دانتوں سے نوچا۔ پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو وجہ کیا ہے (ایسا ہو گا کہ) اللہ تعالیٰ اس دن سب اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا دیکھنے والا ان کو دیکھ لے گا اور بلانے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہو گا) سورج نزدیک آجائے گا (سارے گرمی کے مارے بیتاب ہو جائیں گے) اس وقت بعضے لوگ (محشر والوں سے) یہ کہیں گے بھائی دیکھو ہم کیسے مصیبت میں گرفتار ہیں کس حد تک ہم کو تکلیف ہے اب چلو کسی ایسے شخص کو تجویز کرو جو تمہارے پروردگار کے پاس کچھ تمہاری سفارش کرے۔ وہ کہیں گے آدم تم سب کے باپ ہیں چلو اُن کے پاس چلو خیر اُن کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو، اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے بنایا ف اور اپنی روح تم میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے تم کو سجدہ کیا اور بہشت تم کو رہنے کے لئے دی اب تم ہماری سفارش پروردگار کے پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں ہم مصیبت میں گرفتار ہیں، ہماری تکلیف کہاں تک پہنچی ہے۔ وہ کہیں گے آج میرا پروردگار اتنے غصے میں ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ ہو گا ف میں ڈر رہا ہوں اس نے مجھ کو (گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا میں نے کھا لیا مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے تم ایسا کرو نوحؑ پیغمبر کے پاس جاؤ۔ وہ سب

أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا؟ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ۔

لوگ نوحؑ کے پاس آئینگے اور ان سے کہیں گے اے نوحؑ ساری زمین والوں کی طرف تم پہلے پیغمبر ہو جو بھیجے گئے[۳] اور اللہ نے تم کو شکرگزار بندہ فرمایا تم نہیں دیکھتے ہم کس قدر تکلیف میں ہیں اور ہماری مصیبت کس درجہ پر پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش کرو۔ وہ کہیں گے آج میرا مالک غصے میں ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہیں تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ سب لوگ اگلے پچھلے جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے[۴] (اور کہیں گے سب پیغمبروں کے پاس ہو آئے سب نے جواب دے دیا اب آپ ہی باقی ہیں) میں اٹھ کر چلوں گا عرش کے تلے پہنچ کر اپنے مالک کو سجدہ کروں گا اس وقت ارشاد ہوگا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور سفارش کر تیری ہم سنیں گے اور مانگ جو مانگتا ہے ہم دیں گے۔ محمد بن عبید راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی۔

ف[۱] یہاں ہاتھ کے معنی قدرت کے نہیں ہے جیسے گمراہوں نے سمجھا ہے کیونکہ قدرت سے تو سب بنے ہیں۔ پھر آدم علیہ السلام کی خصوصیت اور فضیلت کیا ہوئی بلکہ حقیقتہً ہاتھ مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں خاص اپنے دست مبارک سے بنائیں ایک آدمؑ کا پتلا، دوسرے جنت العدن کے درخت خاص اپنے ہاتھ سے گاڑے تیسرے توراۃ شریف خاص اپنے ہاتھ سے لکھی۔ ف[۲] قسطلانی نے پچھلے متکلمین کی تقلید لے کر یہاں صفت غضب کی تاویل کی کہ غضب سے مراد اس کا لازم ہے یعنی مغضوب الیہ کو سزا دینا۔ اہلحدیث ایسی تاویلوں کو جائز نہیں کہتے جیسے اوپر کئی بار گزر چکا۔ ف[۳] اگرچہ حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ اور ادریسؑ نوحؑ سے پہلے تھے مگر وہ ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے۔ ف[۴] دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ نوحؑ حضرت ابراہیمؑ پر ٹالیں گے اور حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ پر اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰؑ پر اور حضرت عیسیٰؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ شاید اس روایت میں اختصار ہے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ۔ فَهَلْ

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ قمر میں) فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا (دال مشدد سے)

مِنْ مُدَّكِرٍ - مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔ جیسے مشہور قراءت ہے۔ ف۱

ف۱ بعضوں نے مدکر کو ذال معجمہ مشددہ سے پڑھا ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ باب حضرت نوحؑ کے حالات میں ہے اور یہ آیت بھی پہلے سورۂ قمر میں حضرت نوحؑ کے قصے میں آئی ہے۔

بَابٌ - وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ - إِلَى - وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُذْكَرُ بِخَيْرٍ - سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ - يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ -

باب: الیاس پیغمبر کا بیان ف۱ (سورۃ والصافات میں) فرمایا بے شک الیاس پیغمبروں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم والوں سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتے (ترکنا علیہ فی الاخرین تک) ابن عباس نے کہا ترکنا علیہ سے یہی مراد ہے ف۲ الیاس پر ہمارا سلام ہم اچھے لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔ ابن مسعود اور ابن عباس سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہیں ف۳

ف۱ یہ الیاس بن یاسین بن ہارون تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد بھیجے گئے۔ بعضوں نے کہا الیاس سے حضرت ادریس پیغمبر مراد ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے اس آیت وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کو یوں پڑھا ہے وَإِنَّ إِدْرِيسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ امام بخاریؒ نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے ادریس کو علیحدہ آئندہ باب میں بیان کیا۔ ف۲ کہ ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔ اس کو ابن جریر نے وصل کیا۔ ف۳ ابن مسعود کی روایت کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور ابن عباسؓ کی روایت کو جویبر نے اپنی تفسیر میں وصل کیا۔

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ، وَيُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى - وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا - قَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ

باب: ادریس پیغمبر کا بیان: حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کے دادا تھے۔ بعض نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے دادا تھے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا ہم نے ادریس کو بلند مقام (چھٹے یا چوتھے آسمان پر) اٹھا لیا۔ عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، انہوں نے زہری سے دوسری سند: ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے یونس نے، انہوں نے ابن شہاب سے انس نے کہا ابوذر غفاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا میرے گھر کا چھت کھولا گیا اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرئیل اترے

فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ،
ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ
حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي
ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ
جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ
هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ؟
قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟
قَالَ: نَعَمْ فَفَتَحَ، فَلَمَّا عَلَوْنَا
السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ
وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ
يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ
بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا
جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ
الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ
بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ،
وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ،
فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا
نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، ثُمَّ عَرَجَ
بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ
لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ
مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ
أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى
وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ
مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ
فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ،

انہوں نے میرا سینہ چیرا، زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھا لے گئے۔ جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرئیل نے وہاں کے چوکیدار (سنتری) سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں محمدؐ ہیں۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے؟ جواب دیا ہاں۔ تب اس نے دروازہ کھولا۔ جب ہم اس کے اوپر پہنچے تو دیکھا ایک شخص بیٹھا ہے اس کے دائیں طرف لوگوں کے جھنڈ ہیں بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ۔ جب بھی وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو (خوشی سے) ہنس دیتا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو (رنج سے) رو دیتا ہے۔ خیر اس نے مجھ سے یوں کہا اچھے بیٹے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ ہیں کون صاحب؟ انہوں نے کہا یہ آدمؑ پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کے داہنے بائیں جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں۔ داہنی طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی۔ جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (مارے رنج کے) رو دیتے ہیں۔ پھر جبرئیل مجھ کو لئے ہوئے اوپر اوپر چڑھے، دوسرے آسمان پر پہنچے۔ وہاں کے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول۔ وہاں بھی وہی سوال و جواب ہوئے جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے۔ آخر اس نے دروازہ کھولا۔ انسؓ نے کہا ابوذرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریسؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ پیغمبروں سے ملاقات کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی۔ ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدمؑ کو پہلے آسمان پر اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر پایا۔ انسؓ

وَقَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَيَّةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ لِي مُوسَى: مَا الَّذِي فُرِضَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ

نے کہا جب جبریل ادریسؑ پیغمبر پر سے گزرے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ادریسؑ پیغمبر ہیں ؎۲ پھر میں موسیٰؑ پر سے گزرا، انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰؑ پیغمبر ہیں۔ پھر میں عیسیٰؑ پر سے گزرا، انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں۔ جبریل نے کہا یہ عیسیٰؑ پیغمبر ہیں۔ پھر ابراہیمؑ پر سے گزرا۔ انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبریل نے کہا یہ ابراہیمؑ پیغمبر ہیں۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوحیہ انصاری کہتے ہیں ؎۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار چبوترے پر پہنچا۔ وہاں میں نے قلم چلنے کی آوازیں سنیں ؎۴ ابن حزم اور انس نے روایت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر لوٹا، موسیٰؑ پر سے گزرا، انہوں نے پوچھا کہو تمہاری امت پر کیا فرض ہوا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک کے پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں۔ میں لوٹ گیا۔ پروردگار نے آدھی نمازیں معاف کر دیں۔ پھر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ (اور تخفیف چاہو) میں گیا پروردگار نے اور کچھ کم کر دیں۔ پھر موسیٰؑ کے پاس آیا، انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کراؤ۔ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں۔ میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا۔ آخر ارشاد ہوا پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں۔ میری بات نہیں

فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِي السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

بدلتی گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں، میں لوٹا اور موسےؑ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ، میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا) مجھ کو شرم آتی ہے۔ پھر جبرئیل (اور آگے) چلے، سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ وہاں طرح طرح کے رنگ نظر آئے، جنہوں نے اس درخت کو چھپا لیا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے۔ پھر میں بہشت میں گیا۔ وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی۔

ف عبدان امام بخاریؒ کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی ورنہ حدثنا عبدان کہتے۔ بعضے نسخوں میں یوں ہے وحدثنا عبدان اگر تعلیق ہو تو اس کو جوزنی نے وصل کیا ہے۔ ف۲ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ ف۳ ابن حزم کی روایت ابوحبہ سے منقطع ہے کیونکہ ابوحبہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت پہلے جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ ف۴ فرشتوں کے لکھنے کی۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا - وَقَوْلِهِ - إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ - إِلَى قَوْلِهِ - كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ - فِيهِ عَطَاءٌ وَسُلَيْمَانُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ - شَدِيدَةٍ - عَاتِيَةٍ - قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ - سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا - مُتَتَابِعَةً - فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ - أُصُولُهَا - فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ

باب: ہود پیغمبر (اور ان کی قوم عاد) کا بیان۔ اللہ تعالیٰ نے (سورت اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے ذات بھائی ہود کو بھیجا (اخیر آیت تک) اور (سورۂ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے میدانوں میں ڈرایا۔ اخیر آیت کذالک نجزی القوم المجرمین تک۔ اس باب میں عطاء بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) نافرمان آندھی ف۲ سے تباہ کئے گئے۔ ابن عیینہ نے کہا عاتیہ کا معنی اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی ف۳ یہ آندھی اللہ نے سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنی پے در

باقِيَةٍ - بَقِيَّةٍ -

پے چلتی رہی (ایک منٹ بھی نہیں رکی) اگر تو اس وقت موجود ہوتا تو عاد کے لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (مدلے ٹھونٹھ) اب تو ان میں کا بچا ہُوا کوئی بھی پاتا ہے ؟ ف۴

ف۱ عطا کی روایت کو مؤلف نے سورۂ احقاف کی تفسیر میں اور سلیمان کی روایت کو مؤلف ہی نے وصل کیا ؛ ف۲ نافرمان سے مراد یہ ہے کہ اس نے بہ حکم الٰہی اپنے داروغہ فرشتوں کی بھی ایک نہ سنی اور ایک دم نکل بھاگی جیسے امام بخاریؒ نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ وہ سب عاد والوں پر چیرہ دست ہوگئی یعنی ان کے روکے سے نہ رک سکی۔ ف۳ اس کو ابن عیینہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا۔ ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ اللہ جب ہوا بھیجتا ہے تو ایک فرشتے کے ہاتھ پر تول کر جس دن عاد پر عذاب ہُوا تو وہ بے حساب بھیج دی گئی، فرشتوں کے قابو سے جو اس کے خزانہ دار ہیں باہر ہوگئی ؛ ف۴ کوئی نہیں بچا سب مر گئے۔ آٹھویں روز اس زور کی آندھی آئی کہ ان کی لاشیں بھی اڑ کر سمندر میں جا گریں۔ پناہ پروردگار کی ؛

۵۵۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ: الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ قَالَ: إِنَّمَا

مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حکم سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا مجھ کو جنگ احزاب میں پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھیاؤ سے تباہ ہوگئی۔ امام بخاریؒ نے کہا ابن کثیر نے ف۱ سفیان ثوری سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق ثوری سے انہوں نے عبدالرحمان بن ابی نعیم سے، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے، انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے (یمن کے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا آپؐ نے وہ سونا چار آدمیوں کو اقرع بن حابس حنظلی، مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والے کو تقسیم کر دیا۔ قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصّہ آیا وہ کہنے لگے نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپؐ نے فرمایا بے شک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں نے

أَتَأَلَّفُهُمْ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَ لَا تَأْمَنُونِي؟ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ، أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

ان لوگوں کا دل ملانے کے لئے ان کو دیا کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں۔ اتنے میں ایک شخص آن پہنچا ذوالخویصرہ حرقوص بن زہیر جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی، گلے پھولے ہوئے، پیشانی بلند، داڑھی گھنی (گنجان) سر منڈا ہوا (مردود کیا) کہنے لگا اللہ سے ڈر و محمدؐ۔ آپؐ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اس کا رسول ہوں) تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ نے مجھ کو زمین والوں پر امانتدار سمجھ کر بھیجا اور تم کو میرا اعتبار نہیں۔ یہ سن کر ایک صحابی (میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے) ف۱ نے آپؐ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں آپؐ نے منع فرمایا جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپؐ نے فرمایا دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ (جھوٹے مسلمان) پیدا ہوں گے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا ف۲ یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا۔ ان مردودوں کا کام یہ ہوگا کہ) مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کافروں کو چھوڑ دیں گے ف۴ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کئے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کروں گا ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔

ف۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا وہاں یوں کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا؛ ف۲ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ تھے۔ ف۳ بس منہ سے اس کے الفاظ رٹ لیں گے اور اپنے کو انتہا کا متقی اور پرہیزگار سمجھیں گے، قرآن کے معنوں میں ذرا غور نہ کریں گے یا قرآن کا کچھ اثر ان کے دلوں پر نہیں پڑنے کا۔ دل میں تو بے ایمانی اور بدذاتی بھری ہوگی اللہ اور رسولؐ کی محبت ہو تو قرآن کا اثر ہو؛ ف۴ بلکہ ان سے دوستی رکھیں گے۔ یہ پیشینگوئی آپؐ کی سچی ہوئی حضرت علیؓ کی خلافت میں یہ لوگ پیدا ہوئے۔ کافروں کو چھوڑ کر الٹے خلیفہ برحق اور مسلمانوں سے لڑنے کو مستعد ہوئے۔ حضرت علیؓ نے ان کو خوب مارا اور قتل کیا۔ ہمارے زمانے میں بھی ان کے بقایا موجود ہیں۔ ظاہر میں داڑھی، سر گھٹا ہوا، بڑے پرہیزگار اور دل میں ذرا نور ایمان نہیں۔ نہ حدیث شریف سے الفت ہے نہ پیغمبر صاحبؐ سے محبت۔ قرآن شریف کے لفظ پڑھتے پھرتے ہیں اور ان کے دل پڑھنے سے منع کرتے ہیں، حدیث کی کتابوں اور اہلحدیث سے جلتے ہیں۔ خذلھم اللہ

۵۵۹- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ- فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ-

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے، انھوں نے ابو اسحٰق سے، انھوں نے اسود سے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے (آپ سورۂ قمر میں) فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے تھے ف

ف ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے؛

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا- وَقَوْلُهُ- كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ- الْحِجْرُ: مَوْضِعُ ثَمُودَ، وَأَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ- حِجْرًا مَحْجُورًا- وَالْحِجْرُ: كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَيُقَالُ لِلأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا حِجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ الْمَنْزِلُ-

باب- ثمود کی قوم اور حضرت صالح کا بیان، اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا ہم نے ثمود کی طرف ان کے ذات بھائی صالح ف کو بھیجا (سورۂ حجر میں) جو فرمایا حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا حجر ثمود والوں کا شہر تھا لیکن (سورۂ انعام میں) جو حرث حجر آیا ہے وہاں حجر کے معنی حرام اور ممنوع کے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حجر محجور یعنی حرام ممنوع- حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور جس زمین کو گھیر لیا جائے (دیوار یا باڑ سے) اسی لئے خانہ کعبہ کی حطیم کو حجر کہتے ہیں- حطیم محطوم سے نکلا ہے (محطوم کے معنی ٹوٹا ہوا) پہلے وہ کعبے کے اندر تھا اس کو توڑ کر باہر کر دیا اس لئے حطیم کہنے لگے جیسے قتیل مقتول سے اور مادیاں (گھوڑی) کو حجر کہتے ہیں اور حجر کے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے حجٰی بھی عقل کو کہتے ہیں- (سورۂ فجر میں ہے هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ) اور حجر الیمامہ ایک مقام کا نام ہے (حجاز اور یمن کے بیچ میں)

ف ثمود عرب کا ایک قبیلہ تھا- ان کے دادا کا نام ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح تھا اس لئے اس کو ثمود کہنے لگے- اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا؛

۵۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ: فَانْتَدَبَ لَهَا

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس (بدذات) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو مارا تھا آپؐ نے فرمایا ایک عزت دار، زوردار، جتھے والا شخص (قدار) نے اس کے مار ڈالنے کا

رَجُلٌ ذُوعِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ.

زبردست جیسے ہمارے زمانہ میں، ابوزمعہ (اسود بن مطلب) ہے۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ابْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ، وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ،

ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابوزکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھر لیں۔ آپ نے فرمایا یہ آٹا پھینک دو مشکیں بہادو اور سبرہ بن معبد اور ابوالشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے تیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم دیا اور ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو (وہ اس کو پھینک دے)۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ وَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِيَارِهَا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے، انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر میں جا کر اترے، وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں آٹا گوندھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں تھا) بہاڈالیں اور آٹا (جو اس سے گوندھا تھا) اونٹوں کو کھلادیں۔ آپ نے فرمایا اس کنوئیں کا پانی لو جس میں کا پانی (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پیا کرتی تھی۔ عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے

وَأَنْ يَعْلِفُوا الإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ.

بھی نافع سے روایت کیا ف

ف اس کو ابن المقری نے وصل کیا۔

---

٥٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر پر سے گزرے (جہاں ثمود کی قوم بستی تھی) تو یہ فرمایا گنہگاروں کی بستی میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو کہ ان کا سا عذاب تم پر بھی نہ آن پڑے۔ یہ فرما کر آپ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا۔

---

٥٦٤- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ.

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر جاؤ تو روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب ان کو ہوا تھا وہ تم پر بھی آئے ف

ف اگرچہ یہ حدیث مطلق ہے تمام بدکاروں کو شامل ہے مگر چونکہ آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حجر پر سے گزرے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی جیسے اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس لئے اس باب میں لائے۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ- إِلَى قَوْلِهِ- سَبَبًا- سَبَبًا:

باب: اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ میں اس کا کچھ قصہ

طَرِيقًا، إِلَى قَوْلِهِ:- آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ- وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ- حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ- يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْجَبَلَيْنِ، وَالسَّدَّيْنِ: الْجَبَلَيْنِ، خَرْجًا: أَجْرًا، قَالَ- انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ- آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا- أَصُبُّ عَلَيْهِ رِصَاصًا وَيُقَالُ: الْحَدِيدُ، وَيُقَالُ الصُّفْرُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النُّحَاسُ- فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ- يَعْلُوهُ، اسْطَاعَ: اسْتَفْعَلَ مِنْ طُعْتُ لَهُ فَلِذَلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ- وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا- قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ: أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ، وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ: لَا سَنَامَ لَهَا، وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ، حَتَّى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ- وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا- وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ- حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ- وَقَالَ قَتَادَةُ: حَدَبٌ أَكَمَةٌ، قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتَهُ-

تم کو سناتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اس کو عطا فرمایا ف وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک لوہے کی اینٹیں میرے پاس لاؤ زبر زبرۃ کی جمع ہے زبرہ کے معنی ٹکڑا جب اس نے دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھا دی صدفین سے پہاڑ مراد ہیں۔ یہ ابن عباس سے منقول ہے ف۲ سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرجا کے معنی محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اس دیوار کو آگ سے دھونکو جب دہکتے دہکتے اسکو آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اس پر قطر ڈال دوں یعنی سیسہ بعضے کہتے ہیں پیتل۔ ابن عباسؓ نے کہا تانبا ف۳ پھر یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے ف۴ استطاع باب استفعال سے ہے اطعت سے اسی لئے ت کو تخفیف کیلئے کبھی حذف کر کے ت کا فتحہ ہمزہ کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں اسطاع یسطیع اور بعض نے استطاع یستطیع بھی کہا ہے اور یاجوج ماجوج اس میں سوراخ بھی نہ کر سکے۔ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے بنوائی) جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو اس دیوار کو دکا کر دیگا یعنی زمین دوز کر دے گا عرب لوگ کہتے ہیں ناقۃ دکاء یعنی اس کا کوہان نہیں۔ اسی سے ہے دکداک یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہوگئی ہو اونچی نہ ہو اور میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کے لوگوں کو اس دن ہجوم کرتے ہوئے (ہر بستی پر ٹڈیوں کی طرح امنڈتے ہوئے) چھوڑ دیں گے (یا خلقت کو ان کے ڈر سے ایک پر ایک گرتے ہوئے چھوڑ دینگے) جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے (اور وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا) اور وہ ہر بلندی کا دوڑ پڑینگے قتادہ نے کہا حدب کے معنی ٹیلہ (ٹبہ) ف۵ ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ چوخانہ کی چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپؐ نے فرمایا تو نے سچ اس کو دیکھا ف۶۔

ف ابن جریر اور اموی نے مغازی میں بہ سند ضعیف نکالا کہ ذوالقرنین روم کا ایک جوان تھا۔ اسی نے شہر اسکندریہ بسایا

اور اسی کو فرشتہ آسمان پر لے گیا تھا اور جہاں سد بنائی اس مقام پر ابنِ کثیر نے کہا یہ حدیث اسرائیلی ہے اور اس میں نکارت یہ ہے کہ ذوالقرنین کو رومی کہا حالانکہ رومی اسکندر ثانی تھا اور ذوالقرنین یعنے اسکندر اول نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔ ان کے وزیر خضر علیہ السلام تھے اور اسکندر ثانی یونانی تھا اس کا وزیر ارسطو تھا جو مشہور حکیم ہے۔ میں کہتا ہوں ایک جماعت علماء اور مؤرخین نے اسی اسکندر کو ذوالقرنین کہا ہے جن کے وزیر ارسطاطالیس تھے اور مولانا نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے سد اسکندری بنائی تھی۔ گو یونانی مؤرخ ان اسکندر کو ستارہ پرست بتاتے ہیں جیسے اس وقت میں اہلِ یونان تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کونسا امر صحیح ہے۔ قسطلانی نے کہا ذوالقرنین ان کا اس لئے لقب ہوا کہ وہ دُنیا کے دونوں کنارے یعنی مشرق اور مغرب میں پھر آئے تھے یا مشرق اور مغرب دونوں کے حاکم تھے یا ان کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں یا ان کے زمانہ میں لوگوں کے دو قرن گزر گئے تھے یا ان کے سر پر تاج پر دو چیزیں تھیں سینگ کی طرح۔ واللہ اعلم۔ ؂ ف۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا علی بن طلحہ کے طریق سے۔ ؂ ف۲ اس کو ابنِ ابی حاتم نے باسناد صحیح عکرمہ سے انہوں نے ابنِ عباسؓ سے وصل کیا۔ ؂ ف۳ ہوا یہ کہ دونوں طرف دو اونچے اونچے پہاڑ تھے۔ بیچ میں رستہ کھلا تھا۔ اس رستے سے یاجوج ماجوج کے لوگ گھس آتے اور غریب رعایا کو ستاتے۔ ذوالقرنین نے یہ دیوار لوہے کی اٹھا کر ان کا رستہ ہی بند کر دیا۔ بعضے بیوقوف لوگ اس قصے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار بنی ہوتی تو آج کل ضرور اس کا پتہ لگ جاتا کیونکہ دنیا کی سیاحت آج کل بخوبی ہوگئی ہے اور کوئی ملک اور جزیرہ تقریباً ایسا باقی نہ رہا جہاں سیاح لوگ نہ پہنچے ہوں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک تک تو یہ دیوار موجود تھی۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا روزن کھل گیا بہرحال ہم نہیں کہہ سکتے کہ اب تک باقی ہے یا نہیں۔ ممکن ہے یہ دیوار گر گئی ہو یا پہاڑوں میں ایسی چھپ گئی ہو کہ سیاحوں کو اس کا پتہ نہ لگا ہو۔ جن لوگوں نے دیوارِ چین کو سد سکندری سمجھا انہوں نے غلطی کی کیونکہ چین کی دیوار بہت لمبی ہے اور لوہے کی نہیں ہے۔ اس کو تو چین کے ایک بادشاہ نے بنوایا تھا۔ ؂ ف۵ اس کو عبدالرحمٰن نے اپنی تفسیر میں نکالا۔ ؂ ف۶ اس کو ابی معمر نے وصل کیا۔

---

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابنِ شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے۔ ان سے زینب



زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ، وَحَلَّقَ بِأُصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

بنت ابی سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے، انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے۔ آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا۔ آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا۔ ام المومنین زینبؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی (بدکاری) زیادہ پھیل جائے ف۱

ف۱ اور اللہ کا عذاب نازل ہو تو اچھے بھی بروں کے ساتھ پھنس جاتے ہیں۔

---

٥٦٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هٰذِهِ، وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی۔ اور آپ نے ۹۰ کا عدد بتایا۔ ف۱

ف۱ عقد انامل میں اس کی صورت یوں ہے کہ خنصر اور بنصر کو بند کرے اور کلمے کی انگلی لمبی کر دے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھے۔ قسطلانی نے کہا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اتنا ہی سا کھلا۔ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں۔ تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کل آکر توڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے۔ جب ٹوٹنے کا وقت آن پہنچے گا اس روز یوں کہیں گے کل انشاء اللہ آن کر توڑ لیں گے۔ اس شب میں دیوار ویسی ہی رہے گی کل صبح توڑ کر نکل پڑیں گے۔

---

٥٦٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے، انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح

أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ.

نے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا آدم! وہ عرض کریں گے حاضر ہوں، مستعد ہوں۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال۔ وہ پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں؟ فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے نوسو ننانوے۔ اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائیگا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا ف اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہوں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے بیہوش ہو جائیں گے) صحابہ نے کہا یارسول اللہ! بھلا ہزار میں ایک ہم سے کون ہوگا (اب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملے گی) آپ نے فرمایا (کچھ فکر نہ کرو) خوش ہو جاؤ، تم میں سے ایک آدمی کے مقابلے میں یاجوج ماجوج (دوسرے کافروں میں) سے ہزار آدمی پڑیں گے۔ پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک چوتھائی ہوگے۔ ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے تم ایک تہائی ہوگے ہم نے پھر تکبیر کہی (خوشی کے مارے) آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہوگے (آدھے میں دوسری امتیں) ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال ف۲

ف ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل یاجوج ماجوج میں سے ہزار آدمی پڑتے ہیں کیونکہ اس سے یاجوج ماجوج کی ایسی کثرتِ نسل معلوم ہوتی ہے کہ امتِ اسلامیہ ان کافروں کی ہزارواں حصہ ہوگی ۔ اگرچہ ہمارے زمانے میں اسلام بہت پھیل گیا ہے مگر اب بھی کافر مسلمانوں کی نسبت وہ چند ہیں اور پھر ان مسلمانوں میں اکثر نام کے مسلمان ہیں۔ سچے اور حقیقی مسلمان بہت تھوڑے ہیں جو شرک سے پرہیز رکھتے ہیں ۔ ف۲ یعنی اگر بالفرض وہاں کوئی پیٹ والی ہو یا وہ عورتیں جو حاملہ مرگئیں حاملہ اٹھیں گی۔ ان کا پیٹ گر پڑے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا - وَقَوْلِهِ - إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا - وَقَوْلِهِ - إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ - وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ -

باب (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورۂ نحل میں) فرمانا بے شک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ اللہ کا فرمانبردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ میں) بے شک ابراہیم مہربان تھا بردبار وف ابومیسرہ (عمرو بن شرحبیل) نے کہا اواہ کا معنی مہربان۔ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

ف اس کو وکیع نے اپنی تفسیر میں وصل کیا۔

۵۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ- كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ - وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ - وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - الْحَكِيمُ -

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے۔ پھر آپؐ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی، جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر ہمارے پیغمبر صاحبؐ کو) وف اور ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی طرف) کھینچ لے جائیں گے۔ میں کہوں گا (فرشتو!) یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ وہ کہیں گے (تم کو معلوم نہیں) یہ لوگ جب تمہاری وفات ہو گئی تو اسلام سے پھر گئے وٹ اس وقت میں اس نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا تو ان کا حال دیکھتا رہا۔ اخیر آیت الحکیم تک۔

ف بیہقی کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ یہ ایک فضیلت جزوی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو ہمارے پیغمبر صاحبؐ پر ہو گی اس پر فضیلت کلی لازم نہیں آتی۔ وٹ مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ

کی خلافت میں مرتد ہو گئے۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے ان پر جہاد کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امت کے اعمال کی خبر پیر اور جمعہ کو دی جاتی ہے وہ اجمالی خبر ہے نام بنام ہر ایک کی خبر نہیں دی جاتی ؛

۵۶۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ أَبُوهُ: الْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ يَا إِبْرَاهِيمُ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبدالحمید نے خبر دی، انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو قیامت کے دن دیکھیں گے، منہ پر سیاہی گرد و غبار، ان سے کہیں گے میں نے دنیا میں تم سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہیں گے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا (جو تم کہو بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیمؑ (پروردگار سے) عرض کریں گے پروردگار (تو نے میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۂ شعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھ کو ذلیل نہیں کروں گا۔ اس سے زیادہ کونسی ذلت ہو گی، میرا باپ ذلیل ہوا جو تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے ف پھر ابراہیمؑ کو تسلی دینے کے لئے کہا جائے گا ذرا اپنے پاؤں تلے تو دیکھو، وہ دیکھیں گے تو (ان کے والد کا پتہ نہیں) ایک بجو ہے نجاست سے لتھڑا ہوا اس کے پاؤں پکڑ کر (فرشتے) دوزخ میں ڈال دیں۔

ف اس وجہ سے تمہارے باپ کو بہشت نہیں مل سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ حکایت محض جھوٹی ہے کہ بابا فرید گنجؒ کا دھوبی جو مشرک تھا ان کی خدمت کی وجہ سے بخشا گیا البتہ اگر وہ دھوبی مسلمان ہوگا تو اس کا بخشا جانا تعجب نہیں۔ اسی طرح یہ حکایت کہ حضرت غوث پاکؒ نے ارواح کی تھیلی حضرت عزرائیل سے چھین لی اور اس میں مومن مشرک سب کی ارواح تھیں۔ وہ سب بہشت میں داخل کئے گئے، گمراہ کن ہے کیونکہ حبیب ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے بہشت نہ دی جو اللہ تعالیٰ کے خاص دوست تھے تو اور کسی ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ کسی کافر کو بہشت میں جگہ دلا سکے ؛

۵۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ: أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، هٰذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ؟

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت بی بی مریمؑ کی مورتیں ہیں آپ نے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو۔ یہ ابراہیمؑ کی تصویر ہے۔ ان کو کیا ہوا، بھلا وہ پانسوں سے فال کھولتے تھے؟ ف ل

ف ل عرب کے مشرکوں نے حضرت ابراہیمؑ کی مورت بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دے دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا کہ تیر کو پانسہ بنانا اس سے جُوا کھیلنا یا فال نکالنا پیغمبر کی شان نہیں ہے۔ ان مورت بنانے والوں کو اتنی بھی عقل نہ آئی۔ قسطلانی نے کہا کہ کے کافر جب سفر وغیرہ کو جانے لگتے یا کوئی اور مہم سر کرنا چاہتے تو تین پانسوں پر فال کھولتے۔ ایک پر لکھا ہوتا یہ کام کر، ایک پر یہ، نہ کر۔ ایک خالی "کر" کا پانسہ نکلتا تو وہ کام کرتے۔ "نہ کر" کا نکلتا تو نہ کرتے خالی کا نکلتا تو پھر پانسہ پھینکتے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور شیعوں سے تعجب ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے برخلاف ذات الرقاع کا استخارہ کیا کرتے ہیں جو بعینہٖ اس آیت کی رُو سے حرام ہے وان تستقسموا بالازلام۔

---

۵۷۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (باہر سے) دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں رکھی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے حکم دیا، وہ تصویریں ہٹائی گئیں (یا مٹائی گئیں) آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بنائی ہیں، ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے کے) دیئے ہیں، فرمایا اللہ ان کافروں کو غارت کرے ان بزرگوں نے پانسوں پر کبھی فال نہیں کھولی۔

٥٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ، فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ؟ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنی اعمال کی رو سے) آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو (نسب اور خاندانی شرافت کے لحاظ سے) سب میں افضل یوسف پیغمبر ہیں جو خود نبی تھے، باپ نبی، دادا نبی، پردادا اللہ کے خلیلؑ (چار پشت برابر پیغمبری رہنا یہ فضیلت کسی کو نہیں ملی) انہوں نے کہا ہم اس کو بھی نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا (معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان پوچھتے ہو ان میں کون افضل ہے تو جو لوگ زمانہ جاہلیت میں شریف تھے اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف۱ اس حدیث کو ابواسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا، انہوں نے سعید سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۲

ف۱ اگر جاہل رہیں تو شرافت نسبی کچھ کام نہ آئے گی۔ مولانا جامی فرماتے ہیں ؎ بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست ؛ ف۲ تو ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں میں سعید اور ابوہریرہؓ میں سعید کے باپ کیسان ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے یحییٰ قطان کی روایت میں ہے۔ ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے قصہ یعقوب و یوسف میں وصل کیا ؛

---

٥٧٣ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا، وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابورجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر قریب تھا کہ نہ دیکھ سکوں معلوم ہوا کہ وہ (حضرت) ابراہیم پیغمبر ہیں۔

۵۷۴ - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ ك ف ر، قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نصر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا، لوگوں نے ان سے ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں یہ حروف لکھے ہوں گے 'ک ف ر' (ہر مومن ان حرفوں کو پڑھ لے گا یعنی کافر ہے) ابن عباسؓ نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا لیکن آپؐ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی حضرت محمدؐ کو) دیکھو ف اور موسیٰؑ کا بدن گٹھا ہوا ف۲ گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سوار، یہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اترے (لبیک کہتے ہوئے)

ف۱ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میری صورت سے ملتی تھی۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اگلی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیمؑ بہت لمبے تھے اور ہمارے پیغمبر صاحب لمبے نہ تھے بلکہ میانہ قامت تھے کیونکہ صورت ملنے سے یہ ضرور نہیں کہ قد بھی برابر ہو۔ ف۲ جعد کا ترجمہ یہاں یہی کرنا چاہیئے۔ بعضوں نے گھونگر والے بال کیا ہے۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان کے بال سیدھے تھے۔

---

۵۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے.... انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسّی برس کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا ف۱

ف۱ ان کو ختنہ کا حکم آیا۔ اس وقت استرہ وغیرہ ان کے پاس نہ ہوگا اور حکم الٰہی میں تاخیر مناسب نہ سمجھی بسولے ہی سے کھال اڑا دی۔ ابویعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت ہے

---

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً، تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَتَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدّوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی بسولہ) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا اور عجلان نے بھی ابوہریرہؓ سے اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا، انہوں نے ابوہریرہ رض سے ف۱

ف۱ عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمد اور محمد بن عمرو کی روایت کو ابویعلیٰ نے وصل کیا۔

---

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا۔

ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (ان کا بیان آگے آتا ہے)

---

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ۔ وَقَوْلُهُ۔ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا۔ وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار۔ دو جھوٹ تو خالص اللہ کے لئے (یعنی اس کی راہ میں جس میں ان کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا) ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور سارہ دونوں (سفر میں جا رہے تھے) اتنے میں ایک ظالم بادشاہ

جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَذَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ قَالَ: يَا سَارَةُ، لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، مَهْيَمْ قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

کے ملک میں پہنچے (صادق یا سنان یا سفیان یا عمرو اردن کا بادشاہ تھا) لوگوں نے اس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے، اس کے ساتھ عورت ہے بڑی خوبصورت۔ ظالم بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت کون ہے انہوں نے کہا میری بہن ہے ف۱ پھر حضرت ابراہیمؑ (بادشاہ کے پاس سے ہو کر) حضرت سارہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے (سب مشرک اور کافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے یہ پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا تم بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹا ہو جاؤں۔ خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو (جبراً) بلا بھیجا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے ان کے لباس پر ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی سزا ملی (زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا) اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا۔ سارہ نے دعا کی تو اچھا ہو گیا۔ پھر اس مردود نے اگلی سزا فراموش کر کے ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت میں یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا۔ انھوں نے دعا کی تو اچھا ہو گیا۔ تب اس ظالم نے اپنے خدمت گاروں میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے، یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور (ایک لونڈی) ہاجرہ سارہ کو دیکر رخصت کیا۔ وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچیں، دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا کیفیت گزری۔ سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر یا بدکار کی تدبیر نہ چلنے دی اس کا فریب اسی پر الٹ دیا اور ہاجرہ (ایک لونڈی) خدمت کیلئے دلوائی۔ ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں ف۲

ف کہتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی جورو چھین لیتا، ماں بہن وغیرہ کو چھوڑ دیتا۔ بعضوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ نے یہ سمجھا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھین لے گا اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کو اپنی بہن کہوں شاید وہ مردود مجھ سے جبراً طلاق دلوالے ۔ ف آسمان کے پانی والوں سے عربوں کو مراد لیا ہے کیونکہ یہ لوگ اکثر جنگلوں میں بسر کرتے ہیں۔ ان کے ملک میں نہریں وغیرہ نہیں ہیں، آسمان کے پانی پر ہی ان کا گزر ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا آسمان کے پانی سے زمزم کا پانی مراد ہے جو حضرت ہاجرہ کی دعا سے زمین سے پھوٹا تھا۔ زمزم گویا آسمان کا پانی ہے ۔

---

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یا محمد بن سلام نے عبید اللہ سے، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عبد الحمید بن جبیر سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ام شریک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا، فرمایا یہ (کم بخت) حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بجھا رہے تھے۔)

---

۵۸۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ - الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ، لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ، أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ - يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ -

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری - جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی - تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے۔ تم نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا اشکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک بڑا ظلم ہے ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ آیت آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم حضرت ابراہیمؑ ہی کا مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ یہ آیت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے۔ کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اس آیت کے بعد ہی حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے

وتلك حجتنا اتیناھا ابراھیم اخیر آیت تک۔

۵۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ، فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ: نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے، انہوں نے ابوحیان سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن گوشت لائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کرے گا پکارنے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان کو دیکھ سکے گا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول نہ ہوگا)، اور سورج ان کے نزدیک آجائے گا۔ پھر آپؐ نے شفاعت کا قصہ سنایا تو فرمایا لوگ (محشر والے) ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو پروردگار سے ہماری سفارش کرو۔ وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کریں گے (عمر بھر میں کل تین جھوٹ جو اوپر گزر چکے ہیں) اور کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ ابوہریرہؓ کے ساتھ اس حدیث کو انسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۱

ف۱ اس کو خود مؤلف نے کتاب التوحید میں وصل کیا۔

۵۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ

مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے، انھوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں زمزم

عَيْنًا مَعِينًا، وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ، لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ۔

کے پانی کے گرد مینڈ نہ بناتیں) تو آج وہ ایک بہتا ہوا ہوتا۔ محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباس نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر مکّہ کی سرزمین میں آئے حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں۔ ان کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی ف۱ ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا

ف۱ حضرت ابراہیمؑ یہی مشک بھر پانی ہاجرہ کو دے کر ان کو اور ان کے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ کو اس جنگل بے آب و گیاہ میں اللہ کے بھروسے پر چھوڑ گئے جب مشک کا پانی تمام ہو گیا اور حضرت اسمٰعیلؑ پیاس کے مارے بے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ گھبرا کر پانی ڈھونڈنے کے لئے نکلیں، انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا۔ آخر حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے زمین پر ایک پر مارا۔ زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا۔ حضرت ہاجرہ نے اس چشمہ کا پانی ایک مینڈ بنا کر روک دیا۔ وہ حوض کی طرح رہ گیا۔ آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ پورا کر دیتا ہے۔

---

۵۸۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ

اور مجھ سے محمد بن عبداللہ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ایوب سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر پٹہ باندھا، ان کی غرض یہ تھی کہ سارہ ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) ف۱ پھر حضرت ابراہیمؑ، ہاجرہ اور ان کے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکّہ میں لے آئے حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی

عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ الزَّمْزَمِ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ- رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ- حَتَّى بَلَغَ- يَشْكُرُونَ- وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ

تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان دونوں کو ایک بڑے درخت کے تلے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں آب زم زم ہے۔ مسجد کے بلند جانب میں۔ اس وقت مکہ میں آدمی کا نام ونشان نہ تھا، نہ وہاں پانی کا وجود تھا خیر حضرت ابراہیمؑ دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک تھیلا کھجور کا، ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام) کو چل دیئے (جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیمؑ چلنے لگے تو ہاجرہ ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے، ہم کو اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہو جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں، نہ کوئی چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیمؑ نے ادھر دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر حضرت ہاجرہ نے ان سے کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو پروردگار ہماری حفاظت کرے گا ہم کو ہلاک نہیں کرنے کا۔ یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں (سبحان اللہ! کس جگرے کی عورت تھیں) اور حضرت ابراہیمؑ چل دیئے جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے دکھائی نہیں پڑتے تھے (جس پہاڑی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تھے) تو ادھر کا رخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (وہیں ہاجرہ اور اسمٰعیل کو چھوڑ آئے تھے) اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد ایسے میدان میں چھوڑ دی ہے جہاں کچھ نہیں اگتا (کیونکہ کعبہ حضرت آدمؑ کے وقت سے تھا لیکن گر کر مٹ گیا تھا۔ ادھر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گزرا، وہ حضرت اسمٰعیل کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئیں، بچہ کو بھی پیاس لگی۔ بچہ کو دیکھا تو وہ پیاس کے مارے تلے اوپر ہو رہا ہے یا تڑپ رہا ہے ف وہ اس نیت سے سرک گئیں کہ بچہ کا یہ حال نہ دیکھیں، دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے۔ اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے (اس سے پانی مانگیں)

الوادي رفعت طرف درعها ثمّ سعت سعي الإنسان المجهود حتّى جاوزت الوادي، ثمّ أتت المروة فقامت عليها ونظرت هل ترى أحدًا فلم تر أحدًا، ففعلت ذلك سبع مرّات، قال ابن عبّاس: قال النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم: فذلك سعي النّاس بينهما، فلمّا أشرفت على المروة سمعت صوتًا فقالت صه، تريد نفسها، ثمّ تسمّعت فسمعت أيضًا، فقالت: قد أسمعت إن كان عندك غواث فإذا هي بالملك عند موضع زمزم فبحث بعقبه أو قال بجناحه حتّى ظهر الماء فجعلت تحوّضه وتقول بيدها هكذا، وجعلت تغرف من الماء في سقائها وهو يفور بعد ما تغرف، قال ابن عبّاس: قال النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم: يرحم الله أمّ إسماعيل لو تركت أو قال لو لم تغرف من زمزم لكانت زمزم عينًا معينًا، قال: فشربت وأرضعت ولدها، فقال لها الملك: لا تخافوا الضّيعة، فإنّ هذا بيت الله يبني هذا الغلام وأبوه، وإنّ الله لا يضيع أهله، وكان البيت مرتفعًا من الأرض كالرّابية تأتيه السّيول فتأخذ عن يمينه وشماله فكانت كذلك حتّى مرّت بهم رفقة من جرهم أو أهل بيت من جرهم

لیکن کوئی نہ دکھائی دیا، وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے۔ نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا۔ سات چکر انہوں نے اسی طرح مارے۔ ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبب ہی سے لوگوں نے صفا مروہ کا پھیرا (حج میں) شروع کیا۔ خیر جب (ساتویں پھیرے میں) مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی۔ اپنے تئیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی۔ اس وقت پکار اٹھیں (خدا کے بندے) میں نے تیری آواز سنی، تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے؟ تو پھر کر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے وہاں اللہ کے فرشتے (حضرت جبرئیلؑ) ملے۔ انہوں نے اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی، پانی نکل آیا۔ حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں، ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلّو سے لے کر اپنی مشک میں بھرتی جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی جاتی تھیں وہ چشمہ اور زور مارتا تھا (پانی زیادہ ہوتا جاتا تھا) ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلّو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا۔ خیر حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا۔ فرشتے (حضرت جبرئیلؑ) نے ان سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو۔ یہاں اللہ کا گھر ہے۔ یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں (مل کر) اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا۔ اس وقت کعبے کا یہ حال تھا ٹیلے (ٹبے) کی طرح زمین سے اونچا تھا دائیں اور بائیں سے (برسات کا) پانی نکل جاتا تھا۔ ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح گزاری پھر چند روز کے بعد جرہم قبیلے کے کچھ لوگ یا کچھ گھر والے جو کدا کے رستے

مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي
أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا:
إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا
بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا
جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ،
فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا،
قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ، فَقَالُوا:
أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ:
نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوا:
نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ
وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا
إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ
بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ
وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ
وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ
زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ
إِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا
تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ
فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ
امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي
لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ،
فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ
وَشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ
زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ
يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ
كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ

(مکہ کی) بلند جانب سے آ رہے تھے، ادھر سے گزرے، وہ مکہ کے نشیب میں اُترے۔ انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا۔ وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر انہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لئے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے۔ پھر اپنے لوگوں کے پاس لوٹ گئے۔ ان کو پانی کی خبر دی۔ وہ بھی آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمٰعیل کی والدہ وہیں بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں نے کہا تم ہم کو یہاں اتر پڑنے (اور سکونت کرنے) کی اجازت دیتی ہو؟ انہوں نے کہا اچھا ہو گر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں۔ ان لوگوں نے قبول کیا۔ ابن عباس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جرہم کے لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو (آدمی کی صورت) نظر آئے۔ خیر جرہم کے لوگ وہاں اتر پڑے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا۔ وہ بھی وہیں اترے۔ جب مکہ میں کئی گھر بن گئے اور اسمٰعیل جوان ہو گئے انہوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی ف۴ اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے اور جرہم کے لوگ ان سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت ان کو بیاہ دی۔ ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ) گزر گئیں۔ جب اسمٰعیل کی شادی ہو چکی تو (مدت کے بعد) حضرت ابراہیم اپنے جورو بچے کو دیکھنے آئے ف۵ اسمٰعیل اس وقت اپنے گھر میں نہ تھے۔ انہوں نے ان کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں۔ اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا تمہاری گزران کیسی ہوتی ہے؟ معاش کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہت بُری۔ بڑی تنگی سے گزرتی ہے۔ ان سے خوب شکایت کی۔ ابراہیم نے کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی زہ

مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا
وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي
كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ
وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ:
نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ
يَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي،
وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ
فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْهُمْ أُخْرَى
فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ
بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ
فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا،
قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ
وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ
وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا
طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ: اللَّحْمُ، قَالَ: فَمَا
شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: الْمَاءُ، قَالَ:
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ،
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ
يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ
لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ، قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُو
عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ،
قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ،
فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ
مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ
حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي
عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ

بدل ڈالیں ف ابراہیمؑ یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے۔ جب گھر آئے تو اپنے باپ کی خوشبو سی پائی، بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا۔ اس نے تم کو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کس طرح ہوتی ہے، میں نے کہا بڑی تکلیف اور تنگی سے، اسمٰعیل نے کہا اور بھی کچھ انہوں نے کہا؟ اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور کہا ہے اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو۔ اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھ کو چھوڑ دوں۔ اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ اسمٰعیل نے اس کو طلاق دے دی اور جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر اللہ کو جتنے دنوں منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسمٰعیل گھر میں نہ ملے وہاں کی (دوسری) جورو کے پاس گئے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گزرتی ہے؟ اچھی تو رہتی ہو؟ اس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کے ساتھ خوش گزران رہتے ہیں ابراہیمؑ نے پوچھا تم کھاتے کیا ہو؟ اس نے کہا گوشت۔ پوچھا پیتے کیا ہو اس نے کہا پانی۔ جب انہوں نے دعا کی یا اللہ! ان کے گوشت پانی میں برکت دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیمؑ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں رکھی ہے) اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گزران کریں تو بیمار کر جائیں۔ خیر ابراہیمؑ نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھو (ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ کر روانہ ہو گئے) ف جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو (باپ کی بھنک پا کر) اپنی بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا

عَيْشِنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ قَالَ: فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

ہاں ایک بوڑھے سے خوبصورت صاحب آئے تھے (ابراہیمؑ کی بہت تعریف کی) تم کو پوچھتے تھے۔ میں نے کہہ دیا (وہ باہر گئے ہیں) انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح اسمٰعیلؑ نے پوچھا اور بھی کچھ کہا۔ اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی زہ بہت اچھی ہے اس کو حفاظت سے رکھنا۔ تب اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دوں۔ پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد جو آئے تو اسمٰعیلؑ اس وقت گھر میں تھے (زمزم کے پاس ایک درخت تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ باپ بیٹے سے، بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا ف۵ اس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھ کو ایک حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا جو حکم دیا ہے بجالاؤ۔ ابراہیمؑ نے کہا تو میری مدد کرے گا۔ انہوں نے کہا میں (ضرور) مدد کروں گا۔ ابراہیمؑ نے کہا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اس کے گرد۔ اس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی۔ اسمٰعیل پتھر لائے جاتے تھے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہو گئیں (زمین پر کھڑے ہو کر تعمیر نہ ہو سکی) تو اسمٰعیل یہ پتھر (یعنی مقام ابراہیمؑ) لے کر آئے اور اس کو وہاں رکھ دیا۔ ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیلؑ پتھر دیتے جاتے اور دونوں (سورۂ بقرہ کی) یہ دعا پڑھتے تھے "مالک ہمارے تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے۔ غرض وہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے، گرد پھرتے جاتے اور یہی دعا پڑھتے جاتے۔

ف کمر پٹہ باندھنے سے عورت چالاک ہو جاتی ہے جلد چل پھر سکتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تاکہ اس کمر پٹہ سے اپنے پاؤں کے نشان جو رستے میں پڑتے ہیں مٹتے جائیں تاکہ سارہ ان کا پتہ نہ پائیں۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ

کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ اپنے شوہر کو دے دی، ہبہ کر دی۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان سے صحبت کی ان کو حمل رہ گیا۔ جب وہ جنیں تو حضرت سارہ کو جو اس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوئی۔ انہوں نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے بدن سے تین اعضاء کاٹ ڈالوں گی۔ حضرت ہاجرہ ڈر کر کمر پٹہ باندھ کر بھاگ گئیں اپنے بچے یعنی حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا آنچل زمین پر گھسیٹتی جاتیں تاکہ پاؤں کے نشان مٹ جائیں حضرت سارہ پتہ نہ لگا لیں کرمانی نے کہا کمر باندھنے سے حضرت ہاجرہ کی یہ غرض تھی کہ حضرت سارہؓ ان کو خادمہ سمجھیں اور ان سے رشک نہ کریں۔ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی قسم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھید دو اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی ۔ ف۳ دم چھوڑ رہا ہے۔ ہائے یہ مصیبت ناک نظارہ ماں مہربان کیونکر دیکھ سکتی تھی ۔ ف۴ کھانے کو وہی کھجوریں کھاتی رہی ہوں گی جو حضرت ابراہیمؑ ان کو دے گئے تھے یا زمزم کا پانی کھانے اور پینے دونوں کا کام دیتا ہوگا ۔ ف۵ جرہم یمن کا ایک قبیلہ ہے جو مکہ کے قریب رہا کرتا تھا۔ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے عربی زبان اسمٰعیلؑ نے بولی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیمؑ کی اولاد میں سب سے پہلے ۔ ف۶ اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے جیسے ابوجہم کی روایت میں ہے لیکن ایک عرصے سے نہیں آئے تھے۔ اسی عرصہ میں حضرت ہاجرہؓ گزر گئیں اور اسمٰعیلؑ کی شادی ہو گئی ۔ ف۷ یہ اشارہ تھا کہ اس جورو کو طلاق دے دو مگر جورو یہ مطلب نہ سمجھی ۔ ف۸ دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دور دراز ملک سے آئے اور ٹھہرے نہیں، حضرت اسمٰعیلؑ کا انتظار نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہؓ کا حکم نہ تھا کہ وہاں ٹھہریں بس کھڑے کھڑے دیکھ کر چلے آئیں اور حضرت ابراہیمؑ یہ شرط منظور کر کے آئے تھے۔ سبحان اللہ پیغمبروں کی سچائی اور صدق وعدہ کا کیا کہنا، کسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی جان اور لخت جگر کو ایک مدت کے بعد دیکھنے آئے اور بن دیکھے روانہ ہو جائے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلسفہ پڑھنے سے اور حکمت حاصل کرنے سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کریں صرف ریاضت اور علم اور مجاہدہ سے قلب میں ذرا صفائی آ جاتی ہے لیکن وہ بھی باہر ہی باہر سے، اندر سے قلب بھی تیرہ رہتا ہے اور نفس تو بالکل ناپاک اور نفس کی صفائی بغیر پیغمبروں کی تابعداری کے اور شریعت کی پیروی کے حاصل نہیں ہو سکتی ۔ ف۹ یعنی گلے لگانا پیار محبت باپ کی طرف سے بیٹے کی طرف سے عاجزی اور قدم بوسی ۔

---

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے، انہوں نے کثیر بن کثیر سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جب ابراہیمؑ اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ نے کہا ہاجرہ کو نکالو، تو ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ کی والدہ کو لے کر

مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ
وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ
إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ
لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا
تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى
أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا
بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا
إِبْرَاهِيمُ، إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللَّهِ،
قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ، قَالَ: فَرَجَعَتْ
فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا
عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ:
لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا،
فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ،
وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ
أَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ أَتَتِ
الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ
قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ
تَعْنِي الصَّبِيَّ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ
عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ
تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ
فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ
فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ
فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا،
ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ
فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ
عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ، قَالَ:
فَقَالَ: بِعَقِبِهِ هَكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى

نکل گئے۔ پانی کا مشکیزہ ان کے ساتھ تھا۔ اسمٰعیل کی والدہ وہی پیتی تھیں، ان کا دودھ بچے کے لئے اترتا تھا، یہاں تک کہ مکہ پہنچے۔ ابراہیمؑ نے ایک درخت کے تلے اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا۔ آپ سارہؑ کے پاس لوٹ گئے تو اسمٰعیلؑ کی والدہ ان کے پیچھے لگیں۔ ابراہیمؑ جب مکہ کی بلند ٹیکری پر پہنچے تو اسمٰعیلؑ کی والدہ نے انہیں پکارا، کہنے لگیں، ابراہیمؑ تم ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو۔ انہوں نے کہا اللہ پر۔ یہ سن کر اسمٰعیلؑ کی والدہ نے کہا اچھا میں اللہ پہ راضی ہوں اور لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ جب پانی ختم ہوگیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ مل جائے جس سے میں مدد چاہوں) ابنِ عباسؓ نے کہا پہلے اسمٰعیل کی والدہ جا کر صفا پر چڑھیں، وہاں اِدھر اُدھر خوب دیکھا، کوئی نہ دکھائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا۔ جب وہاں سے اُتر کر نالے میں آئیں (تو گھبراہٹ کے مارے) دوڑ کر چلیں اور مروہ پہاڑ پر پہنچیں۔ ایسا ہی کئی بار انہوں نے کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو دیکھوں اس کا کیا حال ہے، دیکھا تو اسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) مگر تکلیف کے مارے گویا موت کو پکار رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا۔ انھوں نے پھر اپنے دل میں یہی کہا پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں۔ بار بار اِدھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اسی طرح انہوں نے صفا مروے کے سات پھیرے کئے، پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چل کر دیکھوں اس کا کیا حال ہے۔ اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی انہوں نے جواب میں یوں کہا اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سن۔ پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ موجود ہیں ف ا

الأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ، قَالَ:
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ
تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا، قَالَ:
فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ
لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ
جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ
كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ
الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ
فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ،
أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ
مَعَكِ؟ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً،
قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ:
إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ
فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ
ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ
غَيِّرْ عَتَبَةَ بَيْتِكَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ
قَالَ: أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ، قَالَ:
ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي
مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ
إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ
يَصِيدُ، فَقَالَتْ: أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ
وَتَشْرَبَ؟ فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا
شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ
وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ
فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ: فَقَالَ

ابن عباسؓ نے کہا پھر جبریلؑ نے اپنی ایڑی زمین پر ماری۔ ابن عباسؓ نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح۔ اسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمٰعیلؑ کی والدہ ڈریں (کہیں یہ پانی غائب نہ ہو جائے) اور زمین کھودنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا۔ غرض انہوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچے کو دودھ پلانے لگیں۔ ابن عباسؓ نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اس میدان کے نشیب میں گزرے۔ انہوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت معلوم ہوا۔ وہ کہنے لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے آن کر اپنے لوگوں کو خبر کی، پھر تو سب لوگ وہاں آ گئے اور کہنے لگے اسمٰعیلؑ کی والدہ تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس مقام میں بسیں۔ (انہوں نے اجازت دی اور وہ لوگ وہیں رہنے لگے) جب اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو انہوں نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا (ایک مدت بعد) ابراہیمؑ کو (ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کا) خیال آیا انہوں نے حضرت سارہ سے کہا میں ان کے دیکھنے کو جاتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا جب وہ آئے تو اسمٰعیلؑ کی بی بی سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہے؟ اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں۔ ابراہیمؑ نے اس سے کہا جب اسمٰعیل آئیں تو ان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی زہ بدل دے۔ اسمٰعیلؑ شکار سے لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ انہوں نے کہا زہ سے تو ہی مراد ہے۔ جا اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ پھر ابراہیمؑ کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی سارہ سے کہنے لگے میں اسمٰعیلؑ کو دیکھنے جاتا ہوں۔ دوبارہ آئے جب بھی اسمٰعیلؑ نہ ملے۔ ان کی دوسری بیوی سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہے؟ اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں، آپ سواری سے تو اتریئے اور کچھ کھائیے پیجئے۔ ابراہیمؑ نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی۔ ابراہیمؑ نے یوں دعا دی،

أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ: إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا، قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقَامَ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ - قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ البِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ المَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ -

یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکّہ کے کھانے پینے میں ابراہیمؑ کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیمؑ کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا میں اسمٰعیلؑ کو دیکھنے جاتا ہوں۔ جب آئے تو اس وقت اسمٰعیلؑ موجود تھے، زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس کا گھر تیار کروں۔ اسمٰعیلؑ نے کہا بہت خوب، جو مالک کا حکم ہے بجالاؤ۔ ابراہیمؑ نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا میں تمہاری مدد کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا۔ پھر ابراہیمؑ نے بنانا شروع کیا اور اسمٰعیل پتھر لالاکر دیتے تھے اور دونوں یوں دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ کوشش قبول فرمالے بے شک تو سنتا جانتا ہے۔ یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہوگئیں اور ابراہیمؑ کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا۔ پھر وہ مقام ابراہیمؑ (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے۔ اسمٰعیلؑ ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے، مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمالے بے شک تو سنتا جانتا ہے۔

ف دوسری روایت میں یوں ہے حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں ہاجرہ ہوں ابراہیمؑ کی ام ولد، انہوں نے کہا ابراہیمؑ نے تم کو کس کے سپرد کیا؟ انہوں نے کہا اللہ کے۔ جبرئیلؑ نے کہا ایسی ذات کے سپرد کیا جو سب طرح کافی ہے۔

---

٥٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الأَقْصَى، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے، انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے زمین میں کونسی مسجد بنی ہے؟ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد؟ آپؐ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)، میں نے پوچھا ان دونوں

قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ۔

میں کتنا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا ف پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔ بڑی فضیلت نماز پڑھنا ہے۔

ف یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور مسجدِ اقصیٰ کو حضرت سلیمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کعبے کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا بلکہ پہلی بناء اس کی حضرت آدمؑ نے کی تھی تو ممکن ہو کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد انہوں نے یا ان کی اولاد نے مسجدِ اقصیٰ کی بناء ڈالی ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ؛

---

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُحد پہاڑ دکھائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام کرتا ہوں ف۲ اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۳۔

ف پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقت کیونکہ ہر چیز کو علم اور ادراک ہے بے شمار آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مجازاً مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے رہنے والے ہم سے محبت رکھتے ہیں ؛ ف۲ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے اس لئے اس باب میں لائے ؛ ف۳ اس کو خود مؤلف نے کتاب البیوع میں وصل کیا ؛

---

۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) بن ابی بکرؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سن کر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔

نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپؐ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپؐ دونوں کونوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ کی بنیاد پر نہیں ہے (یہ دونوں رکن آگے ہٹ گئے ہیں) اسمٰعیل بن اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا ہے ف

ف تو عبداللہ کو ابوبکر کا پوتا کہا ہے بعضے نسخوں میں عبداللہ بن ابی بکر ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ اس روایت میں ان کا نام عبداللہ مذکور ہے اور تنیسی کی روایت میں صرف ابن ابی بکر تھا۔ اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تفسیر میں وصل کیا ؛

---

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہو یا اللہ محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور ان کی اولاد پر اپنی رحمت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت اتاری ۔ بے شک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے ؛

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى: سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ، قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

ہم سے قیس بن حفص اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابوفروہ مسلم بن سالم ہمدانی نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سُنا انہوں نے کہا کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، میں نے کہا ضرور دو، انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیونکر درود پڑھیں کیونکہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا (یعنی تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آپ نے فرمایا (درود میں) یوں کہا کرو یا اللہ، محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحم کر جیسے تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر رحم کیا بے شک تو خوبیوں والا بڑائیوں والا ہے، یا اللہ، محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت اتاری ہے، بے شک تو خوبیوں والا بڑائیوں والا ہے۔

ف آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے بعضوں نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ بعضوں نے کہا آل میں آپ کی بی بیاں بھی داخل ہیں، بعضوں نے کہا داخل نہیں ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیحدہ مذکور ہیں۔

٥٩٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈتے تھے، فرماتے تھے تمہارے دادا ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اور اسحاق کے لئے انہیں کلموں سے پناہ ڈھونڈا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ف

ف ترجمہ یہ ہے اللہ کے پورے کلموں کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر بری (بدنظر) آنکھ سے۔

## بَابُ قَوْلِهِ۔ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۔الْآيَةَ، لَا تَوْجَلْ: لَا تَخَفْ۔ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى۔

باب، اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا اے پیغمبر ان لوگوں کو ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ سنا اور اسی سورۃ میں جو لفظ لاتوجل ہے اسکے معنی لاتخف ہے یعنی تو ڈر نہیں اور (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے عرض کیا اے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟

۵۹۱ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي۔ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ابراہیمؑ نے جو یہ سوال کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتی تو) ہم کو ابراہیمؑ سے زیادہ شک ہونی تھی ف۱ جب انہوں نے عرض کیا پروردگار مجھ کو دکھا دے تو مُردوں کو کس طرح جلائے گا ارشاد ہوا کیا تجھ کو یقین نہیں۔ انہوں نے کہا یقین کیوں نہیں پر میرا مطلب یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ زبردست رکن (یعنی خداوند کریم کی پناہ لیتے تھے اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا ہوتا جتنی مدت یوسف پیغمبر رہے (کئی برس تک) اور کوئی بلانے والا آتا تو میں فوراً چلا جاتا) ف۲

ف اگر ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیمؑ کو کیونکر شک ہو سکتی ہے کیونکہ ابراہیمؑ اللہ کے خلیل تھے۔ یہ حدیث اس وقت آپؐ نے فرمائی جب آپؐ کو معلوم نہ کرایا گیا تھا کہ آپؐ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں یا بر طریق تواضع اور فروتنی کے

فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو یہ سوال بارگاہِ الٰہی میں کیا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں کچھ شک تھی معاذاللہ۔ ادنیٰ مومن کو بھی اس میں شک نہیں ہے تو ابراہیمؑ کو جو اللہ تعالیٰ کے خاص خلیل تھے کیونکر اس میں شک ہوسکتی تھی بغرض یہ ہے کہ ابراہیمؑ کو مُردوں کے جلائے جانے پر کامل یقین تھا مگر انہوں نے چاہا کہ یقین اور بڑھ جائے یعنی مشاہدہ بھی کرلیں اس لئے کہ عین الیقین کا مرتبہ علم الیقین سے بڑھا ہُوا ہے مثلاً جن لوگوں نے مکّہ معظمہ کو نہیں دیکھا ان کو بھی خبرِ متواتر سے اس کے وجود کا یقین ہے مگر جن لوگوں نے آنکھ سے دیکھ لیا ان کا یقین اور بھی بڑھ گیا ÷ ف۲ قید سے چھوٹنا غنیمت سمجھتا۔ حضرت یوسفؑ کے صبر پر آفرین ہے کہ اتنی مدت قید رہنے پر بھی اس بلانے والے کے بلاوے پر نہ نکلے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے اپنی صفائی کے خواہاں ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تواضع کی راہ سے فرمایا اور حضرت یوسفؑ کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور استقلال کچھ کم نہ تھا ؎ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ÷

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ-

باب :- (حضرت اسمٰعیلؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ ابْنِ فُلَانٍ، قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ-

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی شخصوں پر سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں ہوگئی تھیں) آپؐ نے فرمایا اسمٰعیلؑ کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لئے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپؐ نے وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے ان سے مقابلہ کریں آپؐ تو ادھر ہوگئے۔ آپؐ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

---

بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت اسحاق کا بیان۔ اس بیان میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ل

ل ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاریؒ نے وصل کیا ہے۔ ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیمؑ کیونکہ اس میں حضرت اسحاقؑ اور ان کے کریم ہونے کا بیان ہے۔

بَابُ - أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ - إِلَى قَوْلِهِ - وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ -

باب: (حضرت یعقوب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یوں فرمانا جب یعقوبؑ مرنے لگے اس وقت تم موجود تھے اخیر آیت وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تک۔

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے معتمر بن سلیمان سے سنا، انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں عزت والا کون ہے آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے ہے تو سب سے عزت والے یوسفؑ پیغمبر ہیں جو پیغمبر کے بیٹے، پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیمؑ) کے پڑپوتے ہیں، انہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا (اچھا) تو معلوم ہوا تم عرب کے خاندان کو پوچھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ل۔

ل یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

بَابُ - وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ - إِلَى قَوْلِهِ - فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ -

باب: (حضرت لوطؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نمل میں) فرمانا ہم نے لوطؑ کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ تک۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر

شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ۔

دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوطؑ کو بخشے وہ زبردست رکن (یعنی اللہ کی) پناہ میں گھستے تھے۔

## بَابٌ۔ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ۔

بِرُكْنِهِ: بِمَنْ مَعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ، تَرْكَنُوا: تَمِيلُوا، فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ، يُهْرَعُونَ: يُسْرِعُونَ، دَابِرٌ: آخِرٌ، صَيْحَةٌ: هَلَكَةٌ، لِلْمُتَوَسِّمِينَ: لِلنَّاظِرِينَ، لَبِسَبِيلٍ: لَبِطَرِيقٍ۔

باب، اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا جب لوط والوں کے پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو انجان (اپرا ملک والے) لوگ ہو۔ (سورۂ الذاریات میں) ابرکنہ کا معنی اپنے ساتھ والوں سمیت کیونکہ وہی اس کے زور تھے ف۱ (سورۂ ہود میں) ولا ترکنوا کا معنی مت جھکو (سورۂ ہود میں) انکرہم ونکرہم واستنکرہم ف۲ ان سب کا ایک ہی معنی ہے (سورۂ الصافات میں) یہرعون کا معنی دوڑتے ہیں (سورۂ حجر میں) دابر کا معنی اخیر (سورۂ حجر میں) الصیحۃ کا معنی ہلاکت ف۳ (سورۂ حجر میں)

ف۱ یعنی قوت رکن کا معنی قوت زور۔ یہ لفظ تو حضرت موسیٰؑ کے قصے میں وارد ہے۔ چونکہ حضرت لوطؑ کے قصے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے اوأوی الی رکن شدید اس لئے امام بخاریؒ نے اس کو ذکر کر دیا۔ ف۲ حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بطور مہمان کے آئے تھے مگر چونکہ یہی فرشتے پھر حضرت لوطؑ کے پاس گئے تھے اس لئے مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر کر دیا۔ بعضوں نے کہا لوطؑ کے قصے میں بھی انکم قوم منکرون وارد ہے اور نکرھم اسی سے ہے۔ ف۳ یعنی اس آیت میں فاخذتہم الصیحۃ مشرقین جو حضرت لوطؑ کی امت کے باب میں ہے بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورۂ یٰسین میں ہے ان کانت الا صیحۃ واحدۃ مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوطؑ کے قصے سے تعلق نہیں رکھتی۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواحمد (محمد بن عبداللہ زبیری) نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ قمر میں) فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا ف۱

ف۱ یہ آیت سورۂ قمر میں حضرت لوطؑ کے بارے میں وارد ہے۔ اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب میں بھی ذکر کیا جیسے اوپر بھی کئی بار ذکر کیا۔

## بَابٌ - أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ -

۵۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

باب: (حضرت یعقوب ؑ کا بیان، اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یوں فرمانا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب مر رہے تھے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا بڑے عزت دار، عزت دار کے بیٹے، عزت دار کے پوتے، عزت دار کے پرپوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

## بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ -

باب: (حضرت یوسف کا بیان) اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) فرمایا بے شک یوسفؑ اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

۵۹۷ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ؟ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ النَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن ابی سعید نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسفؑ (عزت والے) ہیں جو خود پیغمبر، ان کے باپ پیغمبر، دادا پیغمبر، پردادا اللہ کے خلیل (یعنی حضرت ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے برا) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (شریف) تھے وہی اسلام میں بھی اچھے شریف ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں (احکام) دینی،

دوسری سند، ہم کو محمد بن سلام نے خبر دی کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

انہوں نے عبیداللہ عمری سے' انہوں نے سعید مقبری سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔

---

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَتْ: إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ، فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ: فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ۔

ہم سے بدل بن محبّر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے' انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (مرض موت میں) فرمایا ابوبکر صدیقؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے عرض کیا ابوبکرؓ تو کچھ ایسے نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو اُن پر رقّت طاری ہو گی (قرآن پڑھنا مشکل ہو گا) آپؐ نے پھر یہی فرمایا (ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہؓ نے پھر یہی معروضہ کیا شعبہ نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) آپؐ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا تم تو یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ)، ؎۱ ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔

؎۱ اس حدیث کی شرح ابواب الامۃ کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

---

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا، فَقَالَ مِثْلَهُ، فَقَالَتْ: مِثْلَهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ: رَجُلٌ رَقِيقٌ۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ البصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے' انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے' انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے' انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ تو ایسے آدمی ہیں (یعنی بالکل نرم دل) آپؐ نے پھر وہی حکم دیا حضرت عائشہؓ نے پھر وہی معروضہ کیا آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ پیغمبر کی ساتھ والیاں ہو۔ پھر آپؐ کی زندگی بھر (وفات تک) ابوبکرؓ ہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا۔ اس میں یوں ہے کہ ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں ؎۱

ف اس کو خود مؤلف نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۔

۶۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے آپؐ نے دعا کی یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھوڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں کے پاس قید تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو) یا اللہ! مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال۔ یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف پیغمبرؑ کے زمانہ میں قحط کے سال گزرے تھے۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ بْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا جو جویریہ کے بھتیجے تھے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے، انہوں نے امام مالکؒ سے، انہوں نے زہری سے، ان سے سعید بن مسیب اور ابو عبید نے بیان کیا، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسفؑ کی طرح اتنی مدت تک قید رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا آتا (حضرت یوسفؑ کی طرح صبر نہ کرتا)۔

۶۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ. حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہا ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے شقیق سے، انہوں نے مسروق سے، انہوں نے کہا میں نے امّ رومان سے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں اس بہتان کا حال پوچھا

قِيلَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ اللهُ بِفُلانٍ وَ فَعَلَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمَا ذِكْرَ الحَدِيثِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيثٍ؟ فَأَخْبَرَتْهَا، قَالَتْ: فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمًّى بِنَافِضٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قُلْتُ: حُمًّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ، فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ، وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لا تُصَدِّقُونَنِي، وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لا تَعْذِرُونَنِي، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ ـ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ـ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللهِ لا بِحَمْدِ أَحَدٍ۔

جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم دونوں (ماں بیٹی) بیٹھی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں اس کا قصور؟ اس نے کہا اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی۔ عائشہؓ نے پوچھا کونسی بات؟ جب اس نے بیان کی تو عائشہؓ نے کہا یہ بات ابوبکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی اس نے کہا پہنچ گئی۔ یہ سنتے ہی عائشہؓ بے ہوش ہو کر گر گئیں ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو (یعنی حضرت عائشہؓ کو) کیا ہوا ہے میں نے کہا اس کو وہ بات سن کر جو اس کے حق میں کہی گئی بخار آگیا ہے پھر حضرت عائشہؓ اٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں حلف کروں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہیں ماننے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور ان کے بیٹوں کی گزر چکی ہے ؎ (یعنی صبر کرنا بہتر ہے) خیر تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہؓ کی برائت میں) اتاریں (سورۂ نور کی پندرہ آیتیں) اس وقت عائشہؓ کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

؎ یعنی حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کی۔ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اثنائے گفتگو میں یوں کہا مجھ کو حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ آیا تو میں نے حضرت یوسفؑ کا باپ کہہ دیا۔

---

۶۰۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا (یہ آیت جو سورۂ یوسف میں ہے)، وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ - حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا - أَوْ كُذِبُوا - قَالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيَّةُ، لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ، قُلْتُ: فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اسْتَيْأَسُوا: اسْتَفْعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ، مِنْ يُوسُفَ - وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ - مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ، أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

تو یہ کُذِّبُوا ہے تشدید سے یا کُذِبُوا تخفیف سے، انہوں نے کہا کُذِّبُوا تشدید سے ہے عروہ نے کہا تو پھر امعنے کیسے نہیں گے، پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلایا۔ وظنوا یعنی گمان کیا یہ کیا معنے حضرت عائشہ رضی نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب خدا کی آزمائش مدت تک رہی اور مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے ناامید ہو گئے (سمجھے کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ ان کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی ان کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آن پہنچی ول امام بخاریؒ نے کہا استیاسوا باب استفعال سے ہے (سورۂ یوسف میں یئست منه سے نکلا ہے۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے لاتیاسوا من روح اللہ یعنے اللہ سے امید رکھو، مایوس مت ہو مجھ کو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی، کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمن سے، انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا عزت دار، عزت دار کے بیٹے، عزت دار کے پوتے، عزت دار کے پڑپوتے یوسفؑ ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاقؑ کے بیٹے، وہ ابراہیم کے بیٹے علیہم السلام۔

ول یہ آیت چونکہ سورۂ یوسف میں واقع تھی اس لئے امام بخاری نے اس کی تفسیر اس باب میں بیان کردی بعضوں نے کہا اسلئے وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیهم میں حضرت یوسفؑ بھی داخل ہیں :

## بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ - ارْكُضْ: اضْرِبْ، يَرْكُضُونَ: يَعْدُونَ -

باب : (حضرت ایوب کا بیان) اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انبیاء میں فرمانا اور ایوب کا ذکر کیجئے جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ بیماری لگ گئی اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (سورۂ صٓ میں) ارْكُضْ بِرِجْلِكَ کا معنی اپنا پاؤں زمین پر مار۔ يَرْكُضُونَ کا معنی (سورۂ انبیاء میں) دوڑتے ہیں۔

٦٠٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ -

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے، ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا۔ وہ اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے۔ اس وقت پروردگار نے ان کو آواز دی ف۱ کیا میں نے تجھ کو ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا؟ (تجھ کو مالدار نہیں بنایا؟) انہوں نے عرض کیا بے شک میرے مالک مگر میں تیری برکت (عنایت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں ف۲۔

ف۱ معلوم ہوا حق تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے اور باطل ہوا ان متکلمین کا قول جو حق تعالیٰ کے کلام میں آواز کے قائل نہیں۔ ف۲ تو خدا ہیں بندہ۔ بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج اور دست نگر ہے۔

---

## بَابٌ - وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا - كَلَّمَهُ يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ وَيُقَالُ خَلَصُوا: اعْتَزَلُوا، نَجِيًّا وَالْجَمْعُ أَنْجِيَةٌ، يَتَنَاجَوْنَ تَلَقَّفُ: تَلَقَّمُ -

باب : (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں موسیٰ کا ذکر کر، وہ چنا ہوا (بندہ) رسول نبی تھا اور ہم نے اس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اس سے باتیں کیں قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا یعنی اس سے کلام کیا اور ہم نے اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنایا نَجِيٌّ کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خَلَصُوا نَجِيًّا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اس کی جمع أَنْجِيَةٌ ہے (سورۂ مجادلہ میں) يَتَنَاجَوْنَ بھی اسی سے نکلا ہے۔

۶۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ، فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں نے کہا (جب حضرت جبریلؑ غارِ حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے) آپؐ وہاں سے حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس لوٹ آئے آپؐ کا دل دھڑک رہا تھا۔ وہ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، وُہ نصرانی ہو گئے تھے۔ عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ آپؐ نے بیان کیا ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰؑ پر اتارا، اور جو کہیں میں تمہاری پیغمبری کے زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا۔ ناموس کہتے ہیں محرمِ راز کو جس کو آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا - إِلَى قَوْلِهِ - بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى - آنَسْتُ: أَبْصَرْتُ - نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْمُقَدَّسُ: الْمُبَارَكُ، طُوًى: اسْمُ الْوَادِي، سِيرَتَهَا: حَالَتَهَا، وَالنُّهَى: التُّقَى، بِمَلْكِنَا: بِأَمْرِنَا، هَوَى: شَقِيَ، فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى، رِدْءًا: كَيْ يُصَدِّقُنِي، وَيُقَالُ مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا، يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ، يَأْتَمِرُونَ: يَتَشَاوَرُونَ وَالْجِذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ لَهَا لَهَبٌ، سَنَشُدُّ: سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تُو نے موسیٰؑ کا قصّہ سنا ہے آخر آیت بالوادِ المقدس طُوًی تک۔ آنست کا معنی ہیں نے آگ دیکھی (تم ٹھیرو) میں اس میں سے ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں۔ ابن عباس رضؓ نے کہا مقدّس کا معنے مبارک طوی اس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے باتیں کیں) سیرتہا یعنے پہلی حالت پر نُھیٰ یعنی پرہیزگاری بملکنا یعنے اپنے اختیار سے ھوی یعنی بدبخت ہُوا۔ فارغا یعنی موسیٰؑ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا ردأ یعنے فریاد رس یا مددگار وفک یبطُش بضمِ طاء اور یبطِش بکسر طا دونوں طرح قرأت ہے یاتمرون یعنی مشورہ کرتے ہیں جذوۃ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا (جس میں آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سنشد عضدك یعنی ہم تیری مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گویا تو نے اس کو عضد یعنی بازو دیا (یہ سب تفسیریں ابن عباسؓ سے منقول ہیں اوروں نے کہا عقدۃ کا معنے یہ

جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا، وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ، أَزْرِي: ظَهْرِي، فَيُسْحِتَكُمْ: فَيُهْلِكَكُمْ: الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ، يَقُولُ بِدِينِكُمْ، يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى، خُذِ الْأَمْثَلَ، ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ؟ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ، فَأَوْجَسَ: أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ الْحَاءِ. فِي جُذُوعِ النَّخْلِ: عَلَى جُذُوعٍ، خَطْبُكَ: بَالُكَ، مِسَاسَ: مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا، لَنَنْسِفَنَّهُ: لَنُذْرِيَنَّهُ، الضَّحَاءُ: الْحَرُّ، قُصِّيهِ: اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ، عَنْ جُنُبٍ: عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ، قَالَ مُجَاهِدٌ: عَلَى قَدَرٍ: مَوْعِدٌ، لَا تَنِيَا: لَا تَضْعُفَا، مَكَانًا سُوًى: مُنْصَفٌ بَيْنَهُمْ، يَبَسًا: يَابِسًا، مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا: أَلْقَيْتُهَا، أَلْقَى: صَنَعَ، فَنَسِيَ مُوسَى، هُمْ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ۔

ہے کہ زبان سے کوئی حرف یا تے یا فے نہ نکل سکے۔ اَزْرِي یعنی میری پیٹھ فیسحتکم یعنی تم کو ہلاک کرے مثلیٰ اَمثل کی مونث ہے یعنی اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا یعنے قطار باندھ کر آؤ (عرب لوگ) کہتے ہیں آج تو صف میں گیا نہیں؟ یعنی نماز کے مقام ہیں۔ فَأَوْجَسَ یعنی موسیٰ کا دل دھڑکنے لگا۔ خیفة کی اصل خِوْفَة تھی واوٗ بوجہ کسرہ ماقبل کے ی سے بدل گئی فی جذوع النخل یعنی علی جذوع النخل خَطْبُكَ یعنی تیرا حال مساس مصدر ہے کہتے ہیں مَاسَه لامساس (یعنی تجھ کو کوئی نہ چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے)، لَنَنْسِفَنَّهُ یعنی ہم اس کو راکھ کر کے دریا میں اڑا دیں گے لَاتضحیٰ اضحیٰ سے ہے یعنی گرمی۔ قُصِّيهِ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کا معنی بات کا بیان کرنا۔ اسی سے ہے (سورۂ یوسف میں) نَحْنُ نَقُصُّ عليك۔ عن جُنُبٍ اور عن جنابة اور عن اجتناب سب کا معنی ایک ہے یعنی دور سے۔ مجاہد نے کہا[2] علی قدر یعنی وعدے پر لَاتَنِيَا یعنی سستی نہ کرو۔ مکانا سُوًى۔ میدان جو دونوں جماعتوں میں نصفا نصف تقسیم ہو یَبَسًا یابسا یعنی خشک من زِينَةِ القوم یعنی زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے مانگ کر لئے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا یعنی میں نے اس کو ڈال دیا۔ أَلْقَى یعنے بنایا فنسی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں موسیٰ نے غلطی کی جو اس بچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا ان لایرجع الیھم قولا یعنے وہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

ف۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا؛ ف۲ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے ردأ عونا یقال أردأته علی صنعته ای اعنته علیها یعنی ردأ کا معنے مدد۔ عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کے کام پر اس کی ردء کی یعنی مدد کی۔ ف۳ اس کو فریابی نے وصل کیا؛

۶۰۶- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا۔ وہاں ہارون پیغمبرؑ سے ملا۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کر دیں۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن علی نے بھی انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ف

ف ان کی روایتوں میں مالک بن صعصعہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے۔ ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ہے۔

---

بَابٌ- وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ- إِلَى قَوْلِهِ- مُسْرِفٌ كَذَّابٌ-

باب، اور کہا ایک آدمی نے جو فرعون کے خاندان سے تھا اور جو (اب تک) اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اخیر آیت مُسْرِفٌ كَذَّابٌ تک۔ ف

ف صحیح بخاری کے اس نسخہ میں اس باب کے ذیل میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى- وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا-

باب؛ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور (سورۂ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے بول کر باتیں کیں۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک دُبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سُرخ رنگ کے آدمی ہیں (ایسے تر و تازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیمؑ سے ان کی

وُلِدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ، أَخَذْتَ الفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (حبیب پیغمبروں سے مل چکا) تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور جبرئیل نے مجھ سے کہا جو آپکا دل چاہے لیکر پیجئے میں نے دودھ کا پیالہ لیکر پی لیا اسوقت (فرشتوں نے ف۱) مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی ف۲

ف۱ ایک روایت میں یوں ہے کہ جبرائیل ؑ نے کہا؛

ف۲ حالانکہ یہ شراب جنت کا تھا مگر اس کا نمونہ دنیا میں دنیا کا شراب ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں بھی شراب حرام نہ ہونا درست رہتا۔ بعضے مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے۔ اس وقت تو سب کے سب خوب شراب اڑاتے اور مست و متوالے ہو کر صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتے کیونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے؛

---

۶۰۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا العَالِيَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ، وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ: مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ، وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجَّالَ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے تمہارے پیغمبر کے چچازاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباس ؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیئے میں یونس بن متّٰی پیغمبر سے بہتر ہوں ف۱ راوی نے یونس ؑ کے والد کا نام متّٰی بیان کیا ف۲ اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ ؑ گندمی رنگ دراز قامت (لمبے) تھے جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ گھونگریالے بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجّال کا ذکر کیا۔

ف۱ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ اپنے تئیں یونس ؑ پیغمبر سے افضل نہ سمجھے گو حضرت یونس ؑ سے ایک قصور ہو گیا تھا مگر اللہ نے معاف کر دیا۔ وہ پیغمبر تھے، پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا عوام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے، دوسرے یہ کہ مجھ کو یونس ؑ پیغمبر پر فضیلت نہ دے یعنے اس طرح سے کہ حضرت یونس ؑ کی توہین یا حقارت نکلے۔ کسی پیغمبر کی ذرا سی بھی توہین یا حقارت

کرنا کفر ہے۔ خدا اُن لوگوں کو غارت کرے جو رد نصاریٰ کے بہانے سے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتے ہیں۔ وہ اپنا ایمان آپ خراب کرتے ہیں۔ اس کی مثل وہی ہے برائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی۔ اسی طرح ان کو ہدایت کرے جو خارجیوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ کرکے حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ کی توہین کرتے ہیں ؛ ف۲ اس سے امام بخاریؒ نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں متی ان کی والدہ کا نام تھا ؛

---

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ، فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عُیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگوں کو دیکھا وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے، اسی دن اللہ نے موسیٰؑ کو نجات دی اور فرعون کو ڈبو دیا تو موسیٰؑ نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا۔ آپؐ نے یہ سن کر فرمایا میں ان سے زیادہ موسیٰؑ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپؐ نے اس دن روزہ رکھا، لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

---

## بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً - إِلَى قَوْلِهِ - وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ

يُقَالُ: دَكَّهُ: زَلْزَلَهُ، فَدُكَّتَا: فَدُكِكْنَ، جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا - وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ، أُشْرِبُوا، ثَوْبٌ مُشْرَبٌ: مَصْبُوغٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْبَجَسَتْ: انْفَجَرَتْ، وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ: رَفَعْنَا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھہراؤ کیا۔ اخیر آیت وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ تک۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَكَّهُ یعنی اس کو ہلا دیا اسی سے ہے (سورۂ حاقہ میں) فَدُكَّتَا دكتہ واحدہ تثنیہ کا صیغہ اس طرح درست ہوا کہ پہاڑوں کو ایک چیز فرض کیا اور زمین کو ایک چیز۔ قاعدے کے موافق یوں ہوتا تھا فَدُكِكْنَ بصیغہ جمع اس کی مثال وہ ہے (سورۂ انبیاء میں ہے) أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا - اور یوں نہیں فرمایا كُنَّ رَتْقًا صیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا ف۲) رتقا کے معنے جڑے ہوئے ملے ہوئے أُشْرِبُوا جو سورۂ بقر میں ہے، اس شرب سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورۂ اعراف

میں، ننتقنا کا معنے ہم نے اٹھایا ۳۔

ف ۱ امام بخاریؒ نے اس آیت کی تفسیر کی جو سورۂ اعراف میں ہے فلما تجلی ربه للجبل جعله دكاً ؛ ف ۲ کیونکہ آسمان کئی ہیں اور زمین سب مل کر جمع ہوئے نہ تثنیہ مگر آسمانوں کو ایک چیز فرض کر لیا اور زمین کو ایک چیز اور کانتا تثنیہ کی ضمیر پھیری ؛

ف ۳ یہ امام بخاریؒ نے ضمناً بیان کر دیا۔ اس کو اس باب سے کوئی تعلق نہیں ہے ؛

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ؟

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا۔ میں کیا دیکھوں گا موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے ہوش آجائے گا یا بے ہوش ہی نہ ہوں گے اس لئے کہ طورؑ پر بے ہوش ہو چکے تھے ف ۱

ف ۱ تو وہ بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہو گئی ؛

---

۶۱۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (سلویٰ کا گوشت سینت کر نہ رکھتے) تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور جو حوا نہ ہوتیں (حضرت آدمؑ سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی چوری نہ کرتی۔

---

بَابُ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ، يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ: طُوفَانٌ، الْقُمَّلُ: الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ، حَقِيقٌ: حَقٌّ، سُقِطَ: كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ۔

باب: (سورۂ اعراف میں جو آیا ہے) وارسلنا علیہم الطوفان سے مراد پانی کا بہیا ہے اور بہت مری پڑنے پر بھی طوفان کہتے ہیں۔ قمل سے مراد چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے (گوچڑی) حقیق کا معنے حق اور لازم سقط فی ایدیہم یعنی شرمندہ ہوئے عرب لوگ جو شرمندہ ہوتا ہے کہتے ہیں سُقِطَ فی یدہ -

## بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

٦١٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ۔ فَقَالَ مُوسَى۔ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا۔ فَوَجَدَا خَضِرًا

## باب: حضرت خضر اور موسیٰ علیہم السلام کا قصہ۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن عباسؓ اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں کہ موسیٰؑ کن کے پاس گئے تھے، (ان کا ساتھی جو کشتی میں سوار ہوا، ایک بچے کو مارا، ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضرؑ تھے، اتنے میں ابی ابن کعبؓ ادھر سے گزرے ابن عباسؓ نے ان کو بلایا کہنے لگے میرے اور میرے دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسیٰؑ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپؐ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے؟ ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰؑ بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی میرا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰؑ نے ان تک پہنچنے کی دعا کی۔ ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لئے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہو جائے (دریا میں چل دے) وہیں سے لوٹ آ۔ خضرؑ وہیں ملیں گے خیر موسیٰؑ برابر چلتے رہے اس مچھلی کے انتظار میں تھے کہاں وہ سمندر میں غائب ہو جاتی ہے۔ چلتے چلتے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا اجی دیکھو جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو وہاں عجب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ کر دریا میں چلدی، میں تم سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی

فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ۔

بھول گیا موسیٰؑ نے یہ سن کر کہا واہ (من مانی مراد پائی) ہم تو اسی فکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے۔ وہاں خضرؑ سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گزرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا۔

---

٦١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا مُوسَى آخَرُ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: بَلَى، لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، وَمَنْ لِي بِهِ؟ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: أَيْ رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا، فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ، وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا، فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰؑ خضرؑ سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰؑ نہ تھے انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن وا ہم سے ابی ابن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے کسی نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا میں (خدا کو ان کا یہ کہنا ناگوار ہوا) ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے اس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے) اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دو دریا فارس اور روم کے، ملے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار مجھے اس تک کون پہنچائے گا؟ اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا، میں کیونکر اس تک پہنچوں؟ ارشاد ہوا ایک مچھلی (مری نمک لگی ہوئی) لیکر اپنی پٹاری میں رکھ اور جہاں یہ گم ہو جائے تو وہیں ہوں گے۔ موسیٰ نے مچھلی لیکر پٹاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چلے جب صخرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹیکا (لیٹے) موسیٰؑ سو گئے لیکن یوشع جاگتے رہے مچھلی تڑپی اور تڑپ کر سمندر میں گری دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے پانی کی روانی اس پر سے روک دی۔ پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا۔ راوی نے طاق کی وضع تبلائی خیر موسیٰؑ اور یوشع پھر جتنا ایک دن رات میں سے باقی رہا تھا چلتے رہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو

فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ
فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ: هٰكَذَا مِثْلَ
الطَّاقِ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا
وَيَوْمَهُمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ
لِفَتَاهُ- آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ
سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا- وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى
النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ، قَالَ
لَهُ فَتَاهُ- أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ عَجَبًا- فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا
عَجَبًا، قَالَ مُوسٰى- ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ
فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا- رَجَعَا
يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى
فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ،
قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟
قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا، قَالَ: يَا مُوسٰى إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ
عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ
عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ
قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ؟ قَالَ: - إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ
عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا- إِلٰى قَوْلِهِ-
أَمْرًا- فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ
فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ
يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ

موسیٰؑ نے یوشعؑ سے کہا ابھی ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک کر چور ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا موسیٰؑ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا۔ یوشعؑ نے کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمایئے جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے تو میں مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا۔ شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا۔ مچھلی نے عجیب طور سے دریا کی راہ لی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰؑ اور یوشعؑ کو تعجب ہوا۔ موسیٰؑ نے کہا ابھی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے) اور دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے۔ جب پھر صخرہ پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا کپڑے لپیٹے ہوئے (وہی خضر تھے) موسیٰ نے ان کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے۔ موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم کو جو عمدہ (ہدایت کی) باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو بھی سکھلاؤ ۲؎ خضرؑ نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھلایا ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے ۱؎ اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جس کو میں (تمہارے برابر) نہیں جانتا۔ خیر موسیٰؑ نے کہا (اب مطلب کی بات سنو) میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ خضرؑ نے کہا تم کو میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش رہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آیت اَمْرًا تک۔ آخر موسیٰؑ اور خضرؑ (دونوں) مل کر چلے۔ سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے، ایک کشتی اُدھر سے

بِغَيْرِ نَوْلٍ- فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى، مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ؟ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا- قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا- قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ- مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا

گزری۔ انہوں نے کہا ہم کو سوار کر لو۔ کشتی والوں نے خضرؑ کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰؑ اور خضرؑ دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں۔ خضرؑ نے کہا موسیٰؑ میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر میں سے لیا۔ اس کے بعد خضرؑ نے کیا کیا ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا۔ تھوڑی دیر موسیٰؑ ٹھہرے تھے کہ خضرؑ نے ایک اور تختہ بسولے سے نکال ڈالا جب تو موسیٰؑ (سے رہا نہ گیا) کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو ہم پر احسان کیا (بن کرایہ ہم کو سوار کر لیا۔ تم نے ان کی کشتی ہی کو تاکا (جس رکابی میں کھائے اسی میں چھید) ان کو ڈبو دینے کی فکر کی کشتی پھاڑ ڈالی۔ تم نے یہ بڑا (جان جوکھم) کام کیا۔ خضرؑ نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ موسیٰؑ نے (معذرت کی) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی سچ موسیٰؑ نے یہ سوال بھولے ہی سے کیا تھا (ان کو اپنی شرط کا خیال نہ رہا تھا) جب دونوں سمندر سے خشکی میں اترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضرؑ نے اس کا سر تھاما اور اس طرح اکھاڑ ڈالا سفیان نے انگلیوں کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لیتے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا واہ جی واہ تم نے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا۔ یہ تو بری حرکت کی۔ خضرؑ نے کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر معقول ہے۔ خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچے ان سے کھانا مانگا (بھوکے تھے) انہوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضرؑ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی۔ سفیان نے یہ اشارہ اس طرح بتلایا جیسے کوئی

وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً، قَالَ: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ - لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا؟ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا، وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ - أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا - وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ؟ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ؟ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ۔

اوپر کی طرف ہاتھ پھرائے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے جھک کر لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کیا خوب ہم ان بستی والوں کے پاس (سفر کرتے ہوئے) آئے انہوں نے کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ ان کی دیوار درست کر دی۔ اچھی مزدوری لے کر کام کرنا تھا۔ خضرؑ نے کہا بس بس ہماری تمہاری جدائی کی گھڑی آن پہنچی۔ اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا ان کی حقیقت تم سے کہے دیتا ہوں۔ پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو آرزو رہ گئی کاش موسیٰؑ صبر کرتے تو اور بھی کیفیتیں ان کی ہم سے بیان کی جاتیں۔ سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اللہ ان کے اور اسرار بھی ہم پر بیان فرماتا۔ ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا ف۴ وہ لڑکا جس کو خضرؑ نے مار ڈالا کافر تھا اس کے ماں باپ ایماندار تھے۔ علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کر لی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے تم نے جو یہ حدیث سنی اس سے پیشتر بھی تم نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کر لی تھی؟ انہوں نے کہا میں اور کس سے سن کر یاد کرتا؟ اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی۔

ف۱ اس فقرے کی شرح پہلے پارے میں گزر چکی ہے۔ ف۲ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دین اور شریعت کی باتیں سکھلاؤ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے جلیل الشان پیغمبر تھے۔ شریعت کا علم ان کو حضرت خضرؑ سے کہیں زیادہ تھا۔ ف۳ یعنی اس خاص طریق اور وضع پر میں جانتا ہوں اسی طرح حضرت خضرؑ نے جو کہا میں اس کو نہیں جانتا یعنی تمہارے برابر اس تاویل کی اس لئے ضرورت ہے کہ شریعت اور حقیقت دونوں کا علم حضرت موسیٰؑ کو تھا اور سب پیغمبروں کو ہوتا ہے اور حضرت خضرؑ کو بھی ضروری باتیں شرع کی معلوم تھیں ورنہ ان کا ایمان کیسے پورا ہوتا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اس علم کے ماہر نہ تھے۔ ف۴ مشہور قرأت یوں ہے وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ

ف: ابنِ عباسؓ نے وراءھم کی جگہ اماھم پڑھا اور صالحۃ کا لفظ زیادہ کیا۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الأَصْبَهَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ، قَالَ: الْحَمُّوِيُّ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَطَرٍ الْفَرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، عَنْ سُفْيَانَ بِطُولِهِ۔

ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبّہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ان کا نام خضر اس لئے ہُوا کہ وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے جہاں سبزی کا نام نہ تھا جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی ف حموی کہتے ہیں محمد بن یوسف بن مطر فربری نے کہا ہم سے علی بن خشرم نے سفیان سے یہ حدیث مفصل بیان کی ہے۔

ف: کہتے ہیں خضر کا نام بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشند بن سام بن نوحؑ تھا۔ وہ ابراہیمؑ سے پہلے پیدا ہو چکے تھے۔ ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ حضرت آدمؑ کے صلبی بیٹے تھے۔ بعضوں نے کہا قابیل کے بیٹے تھے ابن لہیعہ نے کہا فرعون کے بیٹے تھے۔ کسی نے کہا اس کے نواسے تھے کسی نے کہا الیاسؑ کے بھائی تھے۔ ان کی نبوت میں بھی اختلاف ہے۔ قسطلانی نے کہا اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور ابراہیمؒ بن ادھم بشر حافی معروف کرخیؒ، سری سقطیؒ، جنیدؒ بہت سے اولیاء اللہ نے یہی کہا ہے لیکن امام بخاریؒ اور ایک جماعت اہلِ حدیث نے کہا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔

## بَابٌ:

۶۱۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ. ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ۔ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ

باب:

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہُوا ... (بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسو اور کہتے جاؤ حطۃ (گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا (سجدے کے بدل) چوتڑوں پر گھسٹتے اور (حطۃ کے بدل)

وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔ حبّة فی شعرۃ کہتے ہوئے گھسے ف۱

ف۱ یعنی دانا بالی ہیں۔ انہوں نے پروردگار سے بھی ٹھٹھا شروع کیا واہ رے گستاخی مثل مشہور ہے بارلیش بابا ہم بازی ۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ، إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ، وَإِمَّا آفَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ، فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ، وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے، انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس بن عمرو سے، ان تینوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰؑ بڑے شرم والے، بدن ڈھانکنے والے تھے۔ ان کے بدن کا کوئی حصہ ف شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکتا۔ بنی اسرائیل کے بعضے لوگوں نے ان کو ستایا کہنے لگے، موسیٰؑ جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے۔ یا تو برص (کوڑھ) ہے یا فتق یا کوئی اور بیماری اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ موسیٰؑ کی بے عیبی کھل جائے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰؑ اکیلے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر ننگے نہانا شروع کیا جب نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) ان کے کپڑے لے کر بھاگا۔ موسیٰؑ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے، کہتے جاتے تھے ارے پتھر میرے کپڑے دے ارے پتھر میرے کپڑے دے وہ پتھر تھا ہی نہیں، بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہنچ کر تھما۔ انہوں نے موسیٰؑ کو ننگا دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے تھے ان سے پاک صاف۔ موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشان موجود ہیں تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو (سورۃ احزاب میں ہے) ایمان والو، ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰؑ کو ستایا (ان پر طوفان جوڑے) پھر اللہ نے ان کے طوفان سے موسیٰؑ کو پاک کر دیا اور موسیٰؑ تو اللہ کے نزدیک آبرودار تھے۔ یہی مطلب ہے

ف یعنی ستر کا۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابووائل سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا، انہوں نے کہا میں نے ابووائل سے سُنا، وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ میں لوٹ کا مال بانٹا (عرب کے بعضے سرداروں کو زیادہ دیا) ایک شخص ف کہنے لگا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے بیان کر دیا۔ آپؐ غصے ہوئے اتنا کہ آپؐ کے چہرے پر میں نے غصّہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

ف یہ شخص معتب بن قشیر منافق تھا۔

باب۔ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ، مُتَبَّرٌ: خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا: يُدَمِّرُوا، مَا عَلَوْا: مَا غَلَبُوا۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہ اپنے بُتوں کی پوجا کر رہے تھے (اسی سورت میں) مُتَبَّرٌ کا معنے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں) وَلِيُتَبِّرُوا کا معنے خراب کریں مَا عَلَوْا کا معنی جس جگہ حکومت پائیں غالب ہوں ف

ف سورۂ بنی اسرائیل کا لفظ وَلِيُتَبِّرُوا گو حضرت موسیٰؑ کے قصّے سے متعلق نہ تھا مگر متبر اور اس کا مادہ ایک ہونے سے اس کو بیان کر دیا اور وَمَا عَلَوْا لِيُتَبِّرُوا کے بعد سورۂ بنی اسرائیل میں مذکور تھا اس کو بھی بیان کر دیا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو وہ (پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپؐ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں؟ (جب تو پیلو کے پھل کی ایسی شناخت آپؐ کو ہے جو سوا

مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ، قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

جنگل والوں کے اوروں کو نہیں ہوتی)۔ آپؐ نے فرمایا بھلا کوئی پیغمبر ایسا بھی گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں ف ۱

ف ۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے مشکل ہے۔ کرمانی اور حافظ نے دو وجہیں بیان کی ہیں وہ دور از قیاس ہیں۔ اور شاید امام بخاریؒ اس باب میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس باب سے ملا دیا واللہ اعلم۔ اس حدیث میں چونکہ سب پیغمبروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰؑ بھی آ گئے بلکہ نسائی کی روایت میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر صراحۃً موجود ہے۔ بکریاں ہر پیغمبر نے اس لئے چرائیں کہ بکری ایک جانور ہے اور جانور چرانے کے بعد پھر آدمیوں کے چرانے کا کام ان کے تفویض کیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ نبوت اور پیغمبری اللہ کی دین ہے جو اپنے ناتواں بندوں یعنی چرواہوں کو دیتا ہے اور گھمنڈ والے دنیادار اس سے محروم رہ جاتے ہیں؛

---

## بَابٌ - وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً۔ الْآيَةَ، قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: عَوَانٌ: النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ، فَاقِعٌ: صَافٍ، لَا ذَلُولٌ: لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ، تُثِيرُ الْأَرْضَ: لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ، مُسَلَّمَةٌ: مِنَ الْعُيُوبِ، لَا شِيَةَ: بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ، وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ۔ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ۔ فَادَّارَأْتُمْ: اخْتَلَفْتُمْ۔

باب: اللہ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے۔ اخیر آیت تک۔ ابوالعالیہ نے کہا ف ۱ (اسی سورت میں) عوان کا معنی بچھیری اور بڑھی کے بیچ میں یعنی ادھیڑ۔ فاقع کا معنے صاف لا ذلول کا معنی کام کاج سے ذلیل نہیں ہوئی۔ تثیر الارض کا مطلب وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مُسَلَّمَۃ کا معنے عیبوں سے پاک شِیَۃ کا معنے سفید داغ صفراء کا معنی سیاہ کرے تو بھی ہو سکتا ہے۔ اصل معنے تو زرد ہے جیسے (سورۃ المرسلات میں) جمالات صفر ہے یعنی کالے اونٹ فادّارأتم کا معنی تم نے اختلاف کیا۔

ف ۱ اس کو آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں وصل کیا؛

## بَابٌ - وَفَاةُ مُوسَى وَذِكْرُهُ بَعْدُ۔

باب: موسیٰؑ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا موت کے فرشتے

الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، قَالَ: فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ، قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

(حضرت عزرائیلؑ) موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجے گئے۔ جب وہ آئے تو موسیٰؑ نے ان کو (آدمی سمجھ کر) ایک طمانچہ مارا (ان کی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ پروردگار نے فرمایا تو پھر اس کے پاس جا اور اس سے کہنا کہ ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ، جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہے گا۔ عزرائیل آئے اور پروردگار کا یہ پیغام پہنچایا۔ موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہونا ہے فرمایا پھر مرنا ہے (غرض ہر جاندار کے لئے موت ہی) ت موسیٰؑ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر لاکھ برس جیئے تو کیا فائدہ آخر فنا) انہوں نے پروردگار سے یہ التجا کی کہ مجھ کو مقدس زمین (بیت المقدس) سے ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے۔ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تم کو موسیٰؑ کی قبر بتا دیتا، راہ کے کنارے لال ٹیلے (ٹیبے) کے تلے عبدالرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ، وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک مسلمان (ابوبکر صدیقؓ) اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوچ ہوئی۔ مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی۔ یہودی نے کہا قسم اس پروردگار

العَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ: لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ؟

کی جس نے موسیٰؑ کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا۔ جب یہودی نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا، اس کو ایک طمانچہ لگایا۔ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان سے جو اس کا حال گزرا وہ کہہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو مجھ کو موسیٰؑ پر فضیلت مت دو ف۱ (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا۔ دیکھوں گا موسیٰؑ عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے ف۲

ف۱ یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰؑ کی توہین نکلے یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپؐ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو۔ جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو۔ ف۲ یعنی اِلَّا مَن شَاءَ اللہُ میں یہ آیت سورۂ زمر میں ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۔ یعنی قیامت کے روز صُور میں پھونک ماری جائیگی تو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اُڑ جائینگے مگر جس کو خدا چاہے۔

---

۶۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَقَالَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے، ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمؑ اور موسیٰؑ میں تکرار ہوئی۔ موسیٰؑ نے کہا تم وہی آدم ہو نا جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے۔ آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰؑ ہو نا جس کو اللہ نے پیغمبری دے کر اس سے باتیں کر کے لوگوں پر فضیلت دی۔ پھر (اتنا علم رکھ کر) مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے آگے میری قسمت میں لکھ دیا گیا تھا،

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا آدم موسیٰ پر غالب آئے ف۔

ف یعنی بحث اور تقریر میں۔ اس حدیث میں حضرت موسیٰ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان کو چن لیا، پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے بعد ہوئی لہٰذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۔

---

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ فَقِيلَ: هٰذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے، انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں۔ میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا۔ مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰؑ ہیں اپنی امت کو ساتھ لئے ہوئے ف

ف ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا۔ شاید معراج آپ کو دو بار ہوا، ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں ۔

---

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) فرمانا اللہ نے ایمان والوں کو فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی، اخیر سورۃ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ تک۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے مرہ ہمدانی سے، انہوں نے ابوموسیٰ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہنچیں۔ ایک آسیہ فرعون کی بی بی، دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر ف

الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ف ثرید وہ کھانا جو روٹی اور شوربا سے بنایا جاتا ہے۔ کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو ولایت سے بڑھ کر نبوّت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوّت نہ ہو۔ اس تاویل کی یہ ضرورت ہے کہ ولی تو بہت سی عورتیں گزریں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی اس پر اجماع ہے مگر اشعری سے منقول ہے کہ کچھ عورتیں پیغمبر تھیں حوّا اور سارہ اور موسٰیؑ کی والدہ اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم واللہ اعلم ؛

---

## بَابٌ۔ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى۔ الآيَةَ، لَتَنُوءُ: لَتُثْقِلُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أُولِي الْقُوَّةِ: لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ۔ يُقَالُ الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ: مِثْلُ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ۔ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ۔

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ قصص میں) یں فرمانا، قارون موسٰیؑ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل) میں سے تھا۔ اخیر آیت تک ف (اسی سورت میں) لَتَنُوءُ کا معنے بھاری ہوتی تھی۔ ابن عباسؓ نے کہا (اسی سورت میں) جو اولی القوہ ہے، اس کا معنے یہ ہے کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھی ف۲ فرحین کا معنے اترانے والے مغرور ناشکرو ویکان کے معنی کیا تو نہیں دیکھتا یبسط یعنی روزی کی کشائش کرتا ہے یَقْدِرُ تنگ کرتا ہے ؛

ف ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسٰیؑ کا چچازاد بھائی تھا، ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا۔ کہتے ہیں قارون توراۃ کو بڑی خوش آوازی سے پڑھا کرتا تھا مگر مال کی طمع سے منافق بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ؛ ف۲ آیت میں عصبہ کا لفظ ہے، عصبہ کہتے ہیں دس یا پندرہ یا چالیس مردوں کو ؛

## بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى۔ وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا۔ إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ۔ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ۔ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ، وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا: لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ: ظَهَرْتَ حَاجَتِي، وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا، قَالَ الظِّهْرِيُّ: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ، مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ، يَغْنَوْا: يَعِيشُوا، تَأْسَ: تَحْزَنْ، آسَى أَحْزَنُ، وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ، يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ

باب (حضرت شعیب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا ہم نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے بحر قلزم پر اس کی مثال جیسے (سورۂ یوسف میں) فرمایا واسأل القریۃ واھل العیر یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظِهْرِيًّا یعنی ادھر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگ جب ان کا کام نہ نکلے تو کہتے ہیں ظَهَرْتَ حَاجَتِي یا جَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا تو نے میرا کام پس پشت ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا۔ ظِهری اس جانور یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ رکھے مَكَانَتُهُمْ اور مَكَانُهُمْ دونوں کا ایک معنی ہے ف لَمْ يَغْنَوْا زندہ نہیں رہے تھے، وہاں بسے ہی نہ تھے (سورۂ مائدہ میں فلا تأس، رنجیدہ نہ ہو (سورۂ اعراف میں) آسی رنجیدہ ہوں غم کروں، حسن بصریؒ نے کہا (سورۂ ہود میں) کافروں کا جو یہ فعل نقل

مُجَاهِدٌ: لَيْكَةَ: الْأَيْكَةُ. يَوْمِ الظُّلَّةِ: إِظْلَالُ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

کیا اِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ تو یہ کافروں نے ٹھٹھے کے طور پر کہا تھا۔ مجاہد نے کہا سورۂ شعراء میں، لیکۃ سے مراد ایکۃ یعنی جھاڑی ہے اور یوم الظلۃ یعنی جس دن عذاب سایبان کی شکل میں ان پر نمودار ہوا ابر میں سے آگ برسی۔

ف سورۂ ہود میں مکانتکم ہے شاید یہ کاتب کا سہو ہے: ف ان کے نزدیک تو حضرت شعیبؑ گمراہ تھے انہوں نے ہنسی سے کہا آپ کیا کہنا آپ تو بڑے بردبار ہدایت شعار جیسے بخیل سے کہتے ہیں آپ تو حاتم کی گور پر لات مارتے ہیں۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا: ف۳ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں ہی پڑھا ہے کذب اصحاب اللیکۃ المرسلین اور مشہور قراءت اصحاب الأيكة ہے:

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ - إِلَى قَوْلِهِ - وَهُوَ مُلِيمٌ - قَالَ مُجَاهِدٌ: مُذْنِبٌ. الْمَشْحُونُ: الْمُوقَرُ. فَلَوْلَا إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ - الْآيَةَ - فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ - بِوَجْهِ الْأَرْضِ - وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ - مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلِ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ - وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ - وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ - كَظِيمٌ: مَغْمُومٌ.

باب: (حضرت یونسؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ والصافات میں) فرمانا بے شک یونس پیغمبروں میں سے تھا اخیر آیت ملیم تک مجاہد نے کہا ملیم کا معنی گنہگار ف المشحون بوجھل بھری ہوئی فلولا انہ کان من المسبحین اخیر تک فنبذناہ بالعراء عراء کا معنے روئے زمین یقطین وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغیرہ ف وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون فآمنوا فمتعناھم الی حین (سورۂ نون میں فرمایا) ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادی وھو مکظوم۔ مکظوم کظیم کے معنوں میں ہے یعنی مغموم (رنجیدہ)

ف اس کو ابن جریر نے وصل کیا: ف یعنی بیل مثلاً ککڑی، کھیرا، تری، خربوزہ وغیرہ:

۶۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ، زَادَ مُسَدَّدٌ: يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے، انہوں نے اعمش سے اور دوسری سند: ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے عبداللہؓ بن مسعود سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں۔ مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متے ہے۔ ف

ف اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوالعالیہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیئے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ یونس علیہ کو اس کے والد کی طرف نسبت دی۔

۶۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ: تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا، فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي؟ فَقَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ فَذَكَرَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے لیث سے، انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن فضل سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی سے، انہوں نے کہا ایک یہودی (فنحاص یا اور کوئی) اپنا سامان بیچ رہا تھا۔ کسی نے ایسی قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی۔ وہ کہنے لگا قسم اس پروردگار کی، جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا۔ میں تو اتنے کو نہیں بیچنے کا۔ ایک انصاری ف اس کا یہ فقرہ سن کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اسے رسید کیا اور کہا (کم بخت) کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں۔ وہ یہودی آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم! میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کرکے امن دے کر مجھ کو رکھا ہے) پھر کیا وجہ فلانے مسلمان نے مجھ کو طمانچہ مارا؟ آپ نے اس (انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا؟ اس نے سارا قصہ بیان کیا آپ سن کر غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا پھر فرمایا اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو ف (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا۔ سارے آسمان والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بیہوش نہ

مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَحُسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَمْ بُعِثَ قَبْلِي؟ وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى۔

ہونگے) پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا کیا دیکھوں گا موسیٰؑ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہو گئی یا مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہو گئے (غرض حضرت موسیٰؑ کی یہ جزوی فضیلت سب پیغمبروں پر یہاں تک کہ ہمارے پیغمبرؐ پر نکلی) اور میں تو یوں بھی

ف سفیان بن عُیَیْنہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والے ابوبکر صدیق رضؓ تھے تو انصار کا معنی لغوی مراد ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ؛ ف۲ یعنی اپنی عقل اور رائے اور قیاس سے کیونکہ فضیلت ایک مخفی امر ہے۔ اس کا اللہ ہی پر چھوڑنا بہتر ہے مگر چونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی صراحت آگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء کے سردار ہیں اس لئے آپؐ کو اُن سے افضل کہنا جائز ہُوا مگر ادب کے ساتھ، احتیاط کے ساتھ کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین اور تحقیر نہ ہو محققین اہلِ حدیث نے جو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینا اختیار کیا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ فضیلت مذکور نہیں ہے اور صحابہ اور تابعین سے جو آثار وارد ہیں وہ ایسے اعتقادی مسئلہ میں حجت نہیں ہو سکتے اور اجماع کا دعویٰ زبردستی ہے۔ علاوہ اس کے اجماع والوں کو اس کا علم کہاں سے ہُوا، یہ امر تو ایسا ہے کہ سوائے خدا اور رسول دوسرے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ؛

---

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے سعید بن ابراہیم سے کہا میں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا کسی بندے کو یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے میں یونس بن متّٰی سے افضل ہوں۔

---

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ۔ يَتَعَدَّوْنَ: يَتَجَاوَزُونَ فِي السَّبْتِ۔ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا۔ شَوَارِعَ، إِلَى قَوْلِهِ۔ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا اِن یہودیوں سے اس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی۔ یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی کرنے لگے (یعنی حد سے بڑھنے لگے) شُرَّعًا یعنی شوارع پانی پر تیرتی ہوئی اخیر آیت کُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ تک۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا - الزُّبُرُ: الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ، زَبَرْتُ: كَتَبْتُ - وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَاجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ، قَالَ مُجَاهِدٌ: سَبِّحِي مَعَهُ - وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ - الدُّرُوعَ - وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ - وَلَا تُرِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلُ وَلَا تُعَظِّمْ فَيَنْفَصِمُ، أَفْرِغْ: أَنْزِلْ، بَسْطَةً: زِيَادَةً وَفَضْلًا، وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

باب (حضرت داؤد کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہم نے داؤد کو زبور دی۔ زبور کتاب، زُبُر اس کی جمع ہے۔ زبرت کا معنی میں نے لکھا (سورۂ سبا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑوں سے اور پرندوں سے کہا اَوِّبِی مَعَہٗ مجاہد نے کہا یعنی اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا ف اس سے کہہ دیا اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں دینے کیلئے (اور چھلے) اندازے سے جوڑ کے لئے بہت پتلے نہ کر دے کہ زرہ ڈھیلی لٹکتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے توڑ دیں اور (سورۂ بقرہ) میں فرمانا اَفْرِغْ اس کے معنی نازل فرما اور اسی سورۃ میں بسطۃً ہے اس کے معنی زیادتی اور فضیلت کے ہیں

ف اس کو فریابی نے وصل کیا۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے ف اور ہاتھ سے محنت کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھاتے) اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے سے روایت کیا، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف

ف اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت داؤد کا معجزہ تھا۔ نووی نے کہا بعضے لوگوں سے منقول ہے کہ وہ رات میں قرآن کے چار ختم کیا کرتے اور دن کو چار۔ قسطلانی نے کہا اللہ تعالیٰ بعضے بندوں کے لئے زمانہ کو سمیٹ دیتا ہے جیسے مسافت کو سمیٹ دیتا ہے۔ میں نے ابوالطاہر کو دیکھا وہ رات میں قرآن کے دس ختم کرتے تھے اور .... شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے تھے اور یہ امر بغیر تائید روحانی اور فیض

ربانی کے نہیں ہوسکتا۔ مترجم کہتا ہے کرامت اور معجزہ کے طور پر پڑھ جانے میں ہماری گفتگو نہیں ہے لیکن عوام الناس کو قرآن تین دن سے کم میں ختم کرنا مکروہ اور خلافِ سنّت ہے۔ اوپر عبداللہ بن مسعودؓ کا قول گزر چکا، انہوں نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے مفصل کی ساری سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ لی تھیں۔ ف۔ موسیٰ بن عقبہ کی روایت کو امام بخاریؒ نے خلق افعال العباد میں وصل کیا۔

---

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ: وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ؟ قُلْتُ: قَدْ قُلْتُهُ، قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابنِ شہاب سے، ان کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے خبر دی۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا کہ میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھوں گا، رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا۔ میں نے عرض کیا بے شک میں نے ایسا کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں۔ ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر (رات کو) نماز بھی پڑھ اور سو بھی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہوگئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ، دو دن افطار کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر، داؤدؑ پیغمبر کا روزہ یہی ہے۔ یہ سب روزوں سے افضل ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ف۱

ف یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو مشقت ہونا چاہیئے وہ باقی نہیں رہتی۔

---

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ، قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُنِي، قَالَ مِسْعَرٌ: يَعْنِي قُوَّةً، قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى۔

ہم سے خلاد بن یحیٰی نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے، انہوں نے ابوالعباس سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا سچ ہے (یا رسول اللہ) آپؐ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائیں گی اور جان کمزور ہو جائے گی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر۔ بس یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے تو اور زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ، وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے سے منہ نہ پھیرتے۔

---

بَابٌ۔ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، قَالَ عَلِيٌّ، وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا۔

باب: اس بیان میں کہ اللہ کو سب نمازوں میں داؤدؑ کی نماز اور سب روزوں میں داؤدؑ کا روزہ زیادہ پسند ہے۔ داؤد پیغمبر آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات عبادت کرتے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے۔ علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہؓ نے جو کہا اس کے یہ موافق ہے وہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب سحر کا وقت میرے پاس گزرتا تو آپؐ سوتے ہی ہوتے ف

ف معلوم ہوا آپؐ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے۔ پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے یہ اور زیادہ مشکل

اور نفس پر زیادہ شاق ہے ؛

۶۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عمرو بن اوس ثقفی سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے وہ آدھی رات تک سو رہتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے ؛

---

## بَابٌ- وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ- إِلَى قَوْلِهِ- وَفَصْلَ الْخِطَابِ- قَالَ مُجَاهِدٌ: الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ- وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ- إِلَى -وَلَا تُشْطِطْ: لَا تُسْرِفْ- وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ- إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً- يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ- وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا- مِثْلُ- وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ- ضَمَّهَا- وَعَزَّنِي: غَلَبَنِي، صَارَ أَعَزَّ مِنِّي، أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا- فِي الْخِطَابِ- يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ- قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ، الشُّرَكَاءِ، لَيَبْغِي- إِلَى قَوْلِهِ- إِنَّمَا فَتَنَّاهُ- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اخْتَبَرْنَاهُ، وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ صٓ میں) فرمانا ہمارے زوردار بندے داؤد کا ذکر کر وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا اخیر آیت وَفَصْلَ الْخِطَابِ تک مجاہد نے کہا فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ (مقدمہ فہمی)۔ وَلَا تُشْطِطْ ظلم نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سو دنبیاں (عورتیں) ہیں عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اَكْفِلْنِيهَا کے یہاں یہی معنے ہیں جیسے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا میں جو سورۂ آل عمران میں ہے، یعنی زکریا نے اس کو اپنے سے ملالیا وَعَزَّنِي کے معنے مجھ پر غالب ہُوا مجھ سے زبردست ہوگیا اسی سے ہے أَعْزَزْتُهُ میں نے اس کو عزت دار کیا فی الخطاب محاورے (بات چیت) میں داؤد نے کہا تیری ایک دُنبی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں إِنَّمَا فَتَنَّاهُ- ابن عباس رض نے کہا ۲ یعنی ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطاب نے فَتَّنَّاهُ بہ تشدید ت پڑھا ہے (معنے وہی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالک

التَّاءِ۔ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ۔ سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے، خدا کی طرف رجوع ہو گئے۔ ف۲

ف۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ف۲ اس کو ابن جریر نے وصل کیا۔ ف۳ ہوا یہ تھا کہ حضرت داؤدؑ نے ایک کم سو بی بیاں رکھ کر پھر کسی کی حسین عورت دیکھی، ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ عورت بھی مجھ کو مل جائے تو بہت اچھا ہے۔ پیغمبروں کا درجہ بہت عالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس خیال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو فرضی مدعی اور مدعا علیہ بنا کر انہی سے فیصلہ کرایا جو حق تھا۔ پہلے حضرت داؤدؑ کو خیال نہ آیا پھر سمجھ گئے کہ یہ سب میری ہی حسب حال ہے، اس وقت روئے اور استغفار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ قسطلانی نے کہا یہ جو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ ایک عورت کے بال کھلے دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے تھے، اس کے خاوند کو قتل کرایا اور کیا کیا واہیات نقلیں یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا جو کوئی ایسے قصے حضرت داؤد کے بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَوَّامَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَأَسْجُدُ فِي ص؟ فَقَرَأَ: وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ۔ حَتَّى أَتَى۔ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا، انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا میں سورۂ صٓ میں سجدۂ تلاوت کروں انہوں نے (سورۂ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے انہی کے رستے پر تو بھی چل۔ ابن عباسؓ نے کہا تمہارے پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں ف۱

ف۱ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی نکالا۔ اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے سورہ صٓ میں سجدہ کیا۔ ہمارے پیغمبر صاحبؐ کو جو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا اس کا مطلب ہے کہ عقاید اور اصول سب پیغمبروں کے ایک ہیں گو فروعات میں کسی قدر اختلاف ہے۔

---

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا، قَوْلُ اللهِ تَعَالَى۔ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ۔ الرَّاجِعُ: الْمُنِيبُ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا صٓ کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اس میں سجدہ کرتے تھے ف۱ اللہ تعالیٰ کا (سورہ صٓ میں) فرمانا اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا جو اچھا بندہ تھا خدا کی طرف اوّاب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا۔

وَقَوْلُهُ۔ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي۔ وَقَوْلُهُ۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ۔ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ: أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ۔ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ۔ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ، قَالَ مُجَاهِدٌ: بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ، وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ۔ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ۔ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ۔ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ۔ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ: الْأَرَضَةُ، تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ: عَصَاهُ، فَلَمَّا خَرَّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ، يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا، الْأَصْفَادُ: الْوَثَاقُ، قَالَ مُجَاهِدٌ: الصَّافِنَاتُ: صَفَنَ الْفَرَسُ: رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ، الْجِيَادُ: السِّرَاعُ، جَسَدًا: شَيْطَانًا، رُخَاءً: طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ: حَيْثُ شَاءَ، فَامْنُنْ: أَعْطِ، بِغَيْرِ حِسَابٍ: بِغَيْرِ حَرَجٍ۔

اور سلیمانؑ کا یہ کہنا مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا، ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورۂ سبا میں) فرمانا ہم نے ہوا کو سلیمان کے اختیار میں دے دیا صبح ایک مہینے کی راہ چلتی تھی اور شام ایک مہینے کی راہ اور قِطر یعنی لوہے کا چشمہ ہم نے اس کے لئے پگھلا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے۔ اخیر آیت محاریب تک مجاہد نے کہا ؎۱ محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنے اونٹوں کے حوض برابر ؎۳ ابن عباسؓ نے کہا ؎۴ زمین کے گڑھے (یعنی گنٹے) برابر اور دیگیں چولھے پر جمی ہوئیں اخیر آیت الشکور تک جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی۔ اس کی منساۃ یعنے عصا کو دیمک نے کھالیا۔ وہ گر پڑا۔ تب جنوں کو معلوم ہوا کہ گیا۔ اخیر آیت المھین تک فطفق مسحا بالسوق والاعناق۔ یعنی اس نے گھوڑوں کے ایال اگاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ ؎۵ اصفاد بیڑیاں زنجیریں مجاہد نے کہا صافنات وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک زمین سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں ؎۶ الجیاد تیز دوڑنے والے جسدا سے مراد شیطان ہے (جو حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی پہن کر آپؑ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔) رخاء نرمی سے خوشی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے۔ فامنن جس کو چاہے دے۔ بغیر حساب بے تکلیف بے حرج۔

ف۱ یہ حدیث گو اس باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر سورۂ صٓ میں حضرت داؤدؑ کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں ہے، اس مناسبت سے اس کو بیان کر دیا ؛ ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ؛ ف۳ کہتے ہیں ایک لگن سے ہزار آدمی بیٹھ کر کھاتے ؛ ف۴ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ؛ ف۵ یہ امام بخاریؒ نے تفسیر کی۔ مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملاحظہ کرنے لگے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کئے ہیں کہ ان کے پاؤں اور گردنیں کاٹنا شروع کیں چونکہ ان کے دیکھنے میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی ؛ ف۶ یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کی نشانی ہے۔ اس کو فریابی نے وصل کیا ؛

---

٦٣٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ- رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي- فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيتٌ: مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ-

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن زیاد کر انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا جنوں میں سے ایک راکس (ختنکا دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میری نماز خراب کر دے۔ اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں۔ صبح کو تم اس کو دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو راس نہ آئے۔ میں نے اس کو دتکار کر بھگا دیا۔ عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (دغا لے) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریۃ بھی کہتے ہیں جیسے زبنیۃ اس کی جمع زبانیہ ہے (یعنی دوزخ کے فرشتے)

---

٦٣٥- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ،

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے، انہوں نے ابو الزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا سلیمانؑ پیغمبر نے، جو داؤد کے بیٹے تھے یہ کہا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدَى شِقَّيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ۔

پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک مصاحب نے کہا ف انشاء اللہ کہو۔ انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی، وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد ف نے اپنی روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوّے کا عدد بیان کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے ؛

ف مصاحب سے مراد فرشتہ ہے یا کوئی جن یا اُن کا وزیر آصف ؛ ف۲ شعیب کی روایت خود امام بخاریؒ نے ایمان اور نذور میں وصل کی اور نسائی اور ابن حبان نے ابوالزناد سے سَو کا عدد نقل کیا۔ ایک روایت میں ساٹھ ہے، ایک میں سَو یا ننانوے ہے ؛

---

۶۳۶۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ، ثُمَّ قَالَ: حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ۔

مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسولؐ اللہ کونسی مسجد (دنیا میں) پہلے بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا چالیس برس۔ پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے، ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے ف

ف اس کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ حدیث میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ حضرت سلیمانؑ ہی نے بنوائی تھی۔ اس اعتراض کا جواب کہ کعبہ ابراہیمؑ نے بنوایا، حضرت سلیمانؑ ان کے بہت بعد تھے پھر کعبہ اور مسجد اقصیٰ میں چالیس برس کا فاصلہ کیسے ہوگا، بہت زیادہ ہوگا اوپر گزر چکا ہے ؛

---

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے عبدالرحمن اعرج

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ، وَقَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں) ابوہریرہؓ نے (یا آنحضرت نے) کہا دو عورتیں تھیں۔ ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا۔ بھیڑیا آیا، ایک کا بچہ اٹھالے گیا۔ اس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا۔ (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا (دونوں نے حضرت داؤدؑ سے فریاد کی۔ انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلادیا (کیونکہ اسی کے قبضے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لاسکی۔ پھر دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس گئیں۔ ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کو آدھوں آدھ دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت بولی 'اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو۔ وہ اسی کا (بڑی عورت کا) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمانؑ نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلادیا (وہ پہچان گئے یہی بچہ کی اصلی ماں ہے اور دوسری جھوٹی ہے) ابوہریرہؓ نے کہا ہم نے سکین (چھری) کا لفظ اسی دن سنا جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی ورنہ ہم چھری کو مُدیہ کہتے ہیں۔

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ - إِلَى قَوْلِهِ - عَظِيمٌ - وَلَا تُصَعِّرْ: الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ۔

باب (لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ لقمان میں) فرمانا ہم نے لقمان کو حکمت دی یعنی یہ کہا کہ اللہ کا شکر کر آخیر آیت عظیم تک ولا تصعر یعنی اپنا منہ مت پھیر

۶۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ - الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ، فَنَزَلَتْ - لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ -

میں گناہ (ظلم) کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملونی نہ کی ہو۔ اس وقت (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے ف۔

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ اس روایت میں گو حضرت لقمانؑ کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقولہ ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا لہٰذا باب کی مناسبت ظاہر ہے۔

---

۶۳۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ - الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ - يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ -

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری: جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی، تو مسلمان سخت گھبرائے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے وہ نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے (باران یا انعم) سے کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے ف۔

ف سب ظلموں کا سردار۔ پیدا کیا اللہ نے، وہی کھلاتا پلاتا ہے، وہی مارے گا، وہی جلائے گا، دکھ درد میں وہی کام آتا ہے، پھر اس کو چھوڑ کر اور کسی کو خدا بنانا، خدا کی طرح اس کی پوجا پاٹ کرنا، منت نذر ماننا، اس کے لئے روزے رکھنا، اس کو سجدہ کرنا، اس کے گھر یا قبر کا طواف کرنا، مصیبت کے وقت اسے پکارنا، اسے نفع نقصان کا مالک سمجھنا۔ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ سب چیزوں کو جانتا ہے یا دیکھتا ہے، ہر جگہ سے پکارنے والے کی فریاد سن لیتا ہے۔ یہ سب شرک اور نمک حرامی کی باتیں ہیں اللہ بچائے رکھے۔

---

بَابٌ - وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ - الْآيَةَ - فَعَزَّزْنَا - قَالَ مُجَاهِدٌ: شَدَّدْنَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَائِرُكُمْ:

باب (انطاکیہ میں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے ان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ یٰس میں) فرمانا ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر جب ان کے پاس پیغمبر آئے (صادق اور مصدق) مجاہد نے

مَصَائِبُكُمْ۔

کہا فعززنا بثالث یعنی ہم نے تیسرے پیغمبر شلوم سے ان کو زور دیا ف ابن عباسؓ نے کہا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں ف۲

ف اسمیں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر حضرت عیسٰےؑ سے پہلے بھیجے گئے تھے یا حضرت عیسیٰؑ کے بھیجے ہوئے تھے۔ امام بخاریؒ کا قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا امر صحیح ہے وہب نے کہا حضرت عیسٰےؑ کے بھیجے ہوئے رسول تھے، انکا نام یوحنا اور لوکس تھے اور تیسرا شمعون تھا۔ مجاہدؒ کے اس قول کو فریابی نے وصل کیا۔ امام بخاریؒ اس باب میں سوا آیت قرآنی کے اور کوئی حدیث نہ لاسکے کیونکہ اس باب میں کوئی حدیث ان کی شرط پر نہ ملی ہوگی۔ ف۲ یا تمہاری شومی اور نحوست، اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا - إِلَى قَوْلِهِ - لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مِثْلًا، يُقَالُ رَضِيًّا: مَرْضِيًّا، عُتِيًّا: عَصِيًّا، عَتَا يَعْتُو - قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا - إِلَى قَوْلِهِ - ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا - وَيُقَالُ صَحِيحًا - فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا - فَأَوْحَى: فَأَشَارَ - يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ - إِلَى قَوْلِهِ - وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا - حَفِيًّا: لَطِيفًا، عَاقِرًا: الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ۔

باب: (حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا یہ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی۔ اخیر آیت لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا تک ابن عباسؓ نے کہا ف رَضِيًّا کا معنی مرضیا یعنی پسندیدہ بہتر عُتِيًّا یا عصیًّا دونوں قرأتیں ہیں ف۲ عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے یعنی بڑھا پھوس پیر فرتوت کہنے لگا مالک بھلا مجھ کو بچہ کیسے ہوگا۔ اخیر آیت ثلاث لیال سَوِيًّا تک۔ سَوِيًّا کا معنی صحیح و سالم رہے گا (گونگا بہرا نہ ہوگا پر بات نہ کرسکے گا یاد الٰہی کرتا رہے گا)، پھر زکریا محراب سے نکل کر اپنی قوم والوں کے پاس آئے اشارے سے کہا صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو فَأَوْحَى کا معنی اشارہ کیا یحییٰ زور سے توریت کو تھام لے اخیر آیت وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا تک حَفِيًّا کا معنی مہربان عَاقِرًا بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں۔

ف اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ف۲ مگر عصیا ابن عباسؓ سے صحیح ہے۔

٦٤٠۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ: ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ:

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم کو قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے مالک بن صعصعہ سے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان فرمایا۔ پھر جبریلؑ دوسرے آسمان پر چڑھے، دروازہ کھلوایا، دربان نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل۔ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا کیا وہ

وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں ف۱۔ جبرئیلؑ نے کہا ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے نیک بھائی، نیک پیغمبر۔

ف۱ مریم حضرت عیسیٰؑ کی والدہ اور الیشاع حضرت یحییٰ کی والدہ دونوں بہنیں تھیں۔

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا- إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ- إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ- إِلَى قَوْلِهِ- يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَآلُ عِمْرَانَ: الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ، وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا صَغَّرُوا آلَ رَدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أُهَيْلٌ۔

باب (حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ مکان میں چلی گئی (سورۂ آل عمران میں فرمایا) اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمے (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کی خوشخبری دیتا ہے۔ اسی طرح (اسی سورت میں) فرمایا اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک۔ ابن عباسؓ نے کہا آلِ عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آلِ یٰسین اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن ہوں ف۱ ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنے مومن۔ آل کا لفظ اصل میں اہل تھا۔ آلِ یعقوب یعنی اہلِ یعقوب (ھ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لے جاتے ہیں اھیل کہتے ہیں۔

ف۱ اس کو ابنِ ابی حاتم نے وصل کیا۔ ابنِ عباس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جو ابراہیم یا عمران کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ ان کی اولاد میں ہوں پر کافر ہوں ان کے لئے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے آلِ محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں۔ اگر کوئی سید کافر ہو جائے، اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آلِ محمد نہیں کہیں گے۔

٦٤١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے۔ شیطان کے چھونے ہی سے وہ روتا ہے۔ مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضؓ (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت پڑھتے تھے (مریمؑ کی والدہ نے کہا) میں اس کو یعنی مریمؑ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

---

## بَابٌ۔ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَاكِ۔ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ۔ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ يُقَالُ: يَكْفُلُ: يَضُمُّ، كَفَلَهَا: ضَمَّهَا، مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا۔

باب (سورۂ آل عمران میں، فرمایا وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا۔ اخیر آیت اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ تک ف يَكْفُلُ یعنی ملا لیوے كَفَلَهَا ملایا۔ بغیر تشدید کے۔ یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت۔ وہ دوسرا معنی ہے۔

ف اسی آیت سے بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت مریمؑ جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضؓ اور حضرت خدیجہ رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے بھی ۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے، انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریمؑ تھیں عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت (اپنے زمانہ میں) خدیجہؓ تھیں (ام المومنین)

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكِ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم اخیر آیت كُنْ فَيَكُونُ تک يُبَشِّرُكِ اور يَبْشُرُكِ

بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ - إِلَى قَوْلِهِ - كُنْ فَيَكُونُ - يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ، وَجِيهًا: شَرِيفًا، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْمَسِيحُ: الصِّدِّيقُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكَهْلُ: الْحَلِيمُ، وَالْأَكْمَهُ: مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمَى.

(مزید اور مجرد) دونوں کے معنی ایک ہیں وَجِيهًا کا معنی شریف ابراہیم نخعی نے کہا مسیح صدیق کو کہتے ہیں ف۱ مجاہد نے کہا کَهْلًا کا معنی بردبار۔ اَکْمَہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے۔ یہ مجاہد کا قول ہے۔ اوروں نے کہا اَکْمَہ مادرزاد اندھے کو کہتے ہیں ف۳

ف۱ اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا۔ بعضوں نے کہا مسیح ان کو اس لیئے کہتے ہیں کہ وہ تمام زمین کی سیر کریں گے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ جس پر ہاتھ پھیر دیتے تھے وہ اچھا ہوجاتا تھا؛ ف۲ اس کو فریابی نے وصل کیا مگر لغت میں اس معنی کا پتہ نہیں ہے بلغت میں کَہل ادھیڑ کو کہتے ہیں یعنی تیس یا چالیس سال سے لے کر ساٹھ برس تک عمر والے شخص کو؛ ف۳ اس کو بھی فریابی نے وصل کیا؛

٦٤٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ، كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مُرّہ سے کہا میں نے مُرّہ ہمدانی سے سُنا۔ وہ ابوموسٰی اشعری رض سے روایت کرتے تھے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر۔ مرد تو بہت کامل گزر چکے ہیں پر عورتوں میں سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہیں ہوئی ف۱ عبداللہ بن وہب نے کہا ف۲ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے سعید بن مسیّب نے بیان کیا ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا، آپ فرماتے تھے قریش کی عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عربوں میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے والیاں۔ ابوہریرہ رض یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں ف۳ یونس کے

مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ، تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے ؎ اور اسحٰق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ؎

؎ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ؎ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ؎ تو قریش کی عورتیں ان سے افضل نہ ہوں گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں قریش کی عورتوں کو افضل فرمایا ؎ یعنی محمد بن عبداللہ بن مسلم ؎ زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے کامل میں اور کلبی کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ؎

---

## بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى - يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ - إِلَى - وَكِيلًا - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: وَرُوحٌ مِنْهُ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا، وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ.

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اخیر آیت وکیلاً تک۔ ابو عبید نے کہا اللہ کی بات سے کُن کا کلمہ مراد ہے اللہ نے فرمایا ہو جا۔ حضرت عیسیٰ (بن باپ کے) ہو گئے اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا، پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو۔

٧٤٤- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ، قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنَادَةَ، وَزَادَ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہا مجھ سے جنادہ ابن ابی امیہ نے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ؎ اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بات ہیں جو اس نے مریم میں ڈال دی اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے، دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (ایک نہ ایک دن) اس کو بہشت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔ ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا انہوں نے جنادہ سے یہی حدیث

أَيِّهَا شَاءَ۔

اس میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا ف۲

ف۱ گو حضرت محمد تمام پیغمبروں کے سردار اور تمام مخلوقات سے افضل ہوں مگر خدا کے بندے اور غلام ہی ہیں۔ افسوس ان لوگوں پر جو پانچوں وقت ہر نماز میں یہ کہیں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں، پھر حضرت محمدؐ کو اپنے درجے سے چڑھا کر خدائی تک پہنچا دیں۔ بعضے جاہل مولوی ایسے ایسے قصیدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں پڑھتے ہیں جن میں آپؐ کو بندگی سے نکال کر خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے۔ جو اس قسم کی شعریں سُنے اور خاموش رہے اس کے ایمان میں کلام ہے۔ ان جاہل مولویوں کو توبہ کرانا چاہیئے۔ اگر توبہ نہ کریں تو ان کو اسلام سے خارج اور مرتد اور کافر سمجھنا چاہیئے۔ یہ لوگ اپنی دانست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر کے آپؐ کو خوش کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپؐ کی روح مقدس ان کفر کے شعروں کو سن کر حد درجہ ناراض ہوتی ہوگی۔ ایک شخص نے آپؐ کی زندگی میں صرف اتنا کہا جو آپؐ چاہیں اور اللہ چاہے۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہہ جو اللہ چاہے بس تو نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ف۲ یعنی جس دروازے میں سے اللہ چاہے گا یا وہ شخص جس دروازے میں سے جانا چاہے گا، اللہ اسی دروازے سے لے جائے گا۔

---

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا فَنَبَذْنَاهُ: أَلْقَيْنَاهُ، اعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ، فَأَجَاءَهَا: أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ، وَيُقَالُ: أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا، تَسَّاقَطْ: تَسْقُطْ، قَصِيًّا: قَاصِيًا، فَرِيًّا: عَظِيمًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَسْيًا: لَمْ أَكُنْ شَيْئًا، وَقَالَ غَيْرُهُ: النِّسْيُ: الْحَقِيرُ، وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْبَةٍ حِينَ قَالَتْ - إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا - قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ: سَرِيًّا: نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ۔

باب (سورۃ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر، قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر اخیر تک۔ انتبذت نبذ سے نکلا ہے (جیسے یونسؑ کے قصے میں فنبذناہ ہے یعنی ہم نے ان کو ڈال دیا۔ شرقیا پورب کے رخ کا (یعنی مسجد سے یا ان کے گھر سے پورب کی طرف) فاجاءھا، جئت سے ہے اس کو باب افعال میں لے گئے بعضوں نے کہا اجاءھا کا معنی اس کو لاچار اور بے قرار کر دیا تساقط گرے گا قصیا اور فریا بڑا یا برا نسیا ناچیز ابن عباسؓ نے ایسا ہی کہا ف۱ دوسروں نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سدی سے منقول ہے) ابو وائل نے کہا مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہوتا ہے جو عقلمند ہو جب انہوں نے جبرئیل کو ایک جوان مرد کی صورت میں دیکھ کر کہا اگر تو تقی ہے (یعنی پرہیزگار ہے اللہ سے ڈرتا ہے) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ف۲ انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

ف۱ اس کو ابن جریج نے وصل کیا ۔ ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۔ ف۳ خلف نے اطراف میں کہا اس کو امام بخاریؒ نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے کسی نسخہ میں یہ روایت موصولاً پائی نہیں جاتی۔ حافظ نے کہا حاکم نے اس کو مستدرک میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۔

---

٦٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰؑ، دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی، وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس کی ماں آئی، اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (ان سے سابقہ نہ پڑے) پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی۔ جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی، اس سے منہ کالا کیا اور ایک لڑکا جنی (لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی) اس نے کہا جریج کا ہے۔ لوگ یہ سن کر (بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) آکر اس کے عبادت خانے کو توڑ ڈالا، اس کو نیچے اتار دیا، گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا، نماز پڑھی، پھر اس بچے کے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا او بچے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے جریج سے کہنے لگے ہم تیرا عبادتخانہ سونے سے بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو۔ تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ادھر سے ایک سوار بہت خوش وضع (یا خوبصورت) گزرا۔ عورت اس کو

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ إِصْبَعَهُ، ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلْ۔

دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجیو۔ یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کیجیو۔ اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا۔ ابوہریرہؓ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گزری جس کو لوگ مارتے جاتے تھے عورت نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو اس طرح نہ کیجیو بچے نے یہ سنکر پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھے اس لونڈی کی طرح کیجیو۔ اس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہے؟ (جو تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا اس لونڈی کی طرح ذلیل اور خوار ہونا چاہتا ہے) اس نے جواب دیا یہ سوار جو (پہلے گزرا ظالموں میں کا ایک ظالم ہے (یا کافر ہے) اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کرائی حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا ف۱۔

ف۱ دوسری روایت میں ہے لوگ اس سے کہہ رہے تھے تو نے زنا کرائی وہ کہتی تھی حسبی اللہ۔ دوسری حدیث میں چار شخص مذکور ہیں سو تھا حضرت یوسفؑ کا گواہ۔ کہتے ہیں وہ زلیخا کا ماموں زاد بھائی اور ابھی شیر خوار تھا کہ اس نے یہ گواہی دی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ پانچویں ایک اور بچے کا ذکر بھی آیا ہے جس نے اپنی ماں سے جو فرعون کی بیٹی تھی یا مغلانی تھی، جب فرعون نے اس کو انگاریں ڈالنا چاہا اور اس نے تامل کیا، یہ کہا اماں صبر کر اور آگ میں گر جا ہم سچے دین پر ہیں۔ چھٹے ایک اور بچے نے بھی بات کی جب اس کی ماں کو آگ کی خندق میں ڈال رہے تھے اس کو امام مسلم نے نکالا۔ ساتویں کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی۔ سیرت واقدی میں ہے آٹھویں ہمارے پیغمبر صاحب نے پیدائش کے بعد بات کی بیہقی نے نکالا حلیمہ کہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے فرمایا اللّٰہ اکبر کبیرًا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلا۔ نویں بیہقی نے معیقیب سے نکالا میں حجۃ الوداع میں ایک گھر میں گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے میں نے ایک عجیب بات دیکھی ایک شخص یمامہ کا ایک بچہ لے کر آیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا میں کون ہوں؟ وہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں پھر اس بچے نے جوان ہونے تک کوئی بات نہیں کی ہم اس کو مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے۔

---

٦٤٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح۔

مجھ سے ابراہیم بن موسٰے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہوں نے معمر سے (دوسری سند)

٦٤٧ - وحَدَّثَنا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ: فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، يَعْنِي الْحَمَّامَ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہُوا میں موسیٰؑ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰؑ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لمبے) سیدھے بال والے جیسے شنوءۃ (قبیلے) کے آدمی ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اور میں عیسیٰؑ سے بھی ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی میانہ قد سُرخ رنگ ایسے تروتازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیمؑ پیغمبر کو بھی دیکھا ان کی ساری اولاد میں، میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جونسا برتن چاہو لے لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا۔ اس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (ہیدالشیٔ فذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی۔

---

٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ.

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سُرخ رنگ گھونگریلے بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گوں لمبے سیدھے بال والے، جیسے زُط کے لوگ ہوتے ہیں ف

ف۱ زط سوڈان کا ایک قبیلہ یا ہنود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں ؁

٦٤٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ آدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ، تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ-

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا (ایک روایت میں بائیں آنکھ کا کانا) ہے۔ اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہوگی اور میں رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گیہوں رنگ والا جس کے بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا، سخت گھونگریالے بال، داہنی آنکھ کا کانا۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان سب میں عبدالعزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے کہا مسیح دجال یہی ہے موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا۔ ف۱

ف۱ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ؁

٦٥٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ کے تھے ف لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا ف۲ دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) ہیں۔ پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگریالے بال والا، داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور نظر آیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزیٰ) بن قطن اس کے بہت مشابہ تھا۔ زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانے میں مر گیا تھا۔

ف ابو ہریرہؓ نے صاف روایت کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ کے تھے شاید ابن عمرؓ نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی ابو ہریرہؓ سے غلطی ہوئی اور دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایک بار گندم گوں دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھلا گندمی ذرا سی محنت یا غصے میں سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

ف۲ جس روایت میں حضرت عیسیٰؑ کی نسبت جعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال والے نہیں ہیں ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہو گی۔ اسی لئے ہم نے جعد کے معنی گٹھے ہوئے جسم کیا اور مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال والے تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا کنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں۔

۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریمؑ کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں ف پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عقاید، مائیں جدا جدا یعنی فروعات مسائل) میرے اور عیسیٰؑ کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

ف آپؐ بھی پیغمبر وہ بھی پیغمبر۔ آپؐ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا جو حضرت عیسیٰؑ نے انجیل میں آپؐ کی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئے گا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائیں کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کرے گا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں۔ ایک انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اس کو چھپا

ڈالا ہے۔ اس شرارت کا کوئی ٹھکانا ہے؟ کہتے ہیں فارقلیطا کا معنی بھی سراہا ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

---

٦٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰؑ سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک۔ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۱۔



ف۱ اس کو امام نسائی نے وصل کیا۔

---

٦٥٣- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَى عِيسَى رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا اس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کہتا ہوں کہ اس نے غلطی کی ف۱

ف۱ یعنی مومن جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔ جب اس نے قسم کھا لی تو معلوم ہوا وہ سچا ہے آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کے شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو یا درحقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو اس مال میں اس کا کوئی حق متعلق ہو، بہت سے احتمال ہو سکتے

ہیں بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ ؑ کا مطلب ایسا فرمانے سے یہ تھا کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسہ کرنا چاہیئے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ بعضوں نے کہا مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ ثبوت نہ ہو۔

---

٦٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عُیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے حضرت عمر رضؓ سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کے بیٹے کو چڑھا دیا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں یوں کہو اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ؎۔

؎ اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف انبیاء آپؐ کی تعریف کی حد یہی ہے جب آپؐ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری فلما قام عبد اللہ تو آپؐ نہایت خوش ہوئے۔ اللہ کی عبودیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جاہل مولوی کیا جانیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا۔

---

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا آمَنَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حیؓ نے ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا (نام نامعلوم) شعبی سے کہا ؎ شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا، انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھائے (دین کا علم پڑھائے) اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہوگیا) اسکو بھی

الرَّجُلُ بِعِيسَى، ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

دوہرا ثواب ملے گا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کے خاوند کی اطاعت کرتا ہے، اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا ۲۔

ف۱ ہم لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر آدمی اُمِّ ولد کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کرے تو ایسا ہے جیسے اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہوا۔ ف۲ یہ حدیث پہلے پارہ کتاب العلم میں گزر چکی ہے۔

---

٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ - كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ - فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ - وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ: ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ: هُمُ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم ننگے پاؤں ننگے بدن، بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ہم ضرور پورا کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (بہشت کی) طرف لیجائے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی طرف) میں پکاروں گا ہائے ہائے ان کو دوزخ کی طرف کیوں لے جاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ فرشتے کہیں گے (تم نہیں جانتے) جب سے تم نے ان کو چھوڑا اس وقت سے برابر اسلام سے پھرے رہے (مرتے تک) تب میں وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورۂ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں جب تک ان میں رہا ان کے حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا اس وقت سے تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت تک۔ محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے (عرب کے) وہ لوگ مراد ہیں جو

الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے۔ ابوبکرؓ نے ان پر جہاد کیا ؛

---

## بَابٌ۔ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

باب ؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا۔

٦٥٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ۔ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے، صلیب (ترسول) کو توڑ کر پھینک دیں گے (تثلیث کو باطل کر دیں گے) سور کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لے گا۔ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ ابوہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورۂ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے) کوئی کتاب والا ایسا نہ ہو گا جو مرنے سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰؑ اس پر گواہی دیں گے ف

ف گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود اور نصاریٰ ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر اُن پر ایمان لائیں گے۔ ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباسؓ سے بہ سند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانے میں ہو یا معنی یہ ہیں کہ مرتے وقت ان کو بتلایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد ہے اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں۔ اس حدیث سے صاف اس شخص کا جھوٹا

ہونا نکلتا ہے جو ملک ہند موضع قادیان میں پیدا ہوا ہے اور اپنے تئیں عیسیٰ کہتا ہے۔ نہ وہ حاکم ہوا نہ اس نے جزیہ موقوف کیا بلکہ وہ خود نصاریٰ کا محکوم اور دست نگر ہے ؛

---

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے نافع (ابو محمد بن عباس) سے جو ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا ف۱ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ف۲

ف۱ یعنی امام مہدیؑ امام ہوں گے، وہی نماز کی امامت کریں گے حضرت عیسیٰؑ ان کی اقتداء کریں گے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ تم میں سے ہو کر امامت کریں گے یعنی مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پر چلیں گے۔ ف۲ ان دونوں کی روایتوں کو ابن مندہ نے وصل کیا ؛

---

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّتِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ، قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے، انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری نے حذیفہ سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں۔ حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دجال ملعون جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی ف دیکھو تم میں سے جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے وہ حقیقت میں ایک میٹھا ٹھنڈا پانی ہے۔ حذیفہ نے کہا میں نے

حُذَيْفَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي، فَامْتَحَشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا.

آپؐ سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے اگلے (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) موت کا فرشتہ اس کی رُوح قبض کرنے کو آیا (قبض کر کے اللہ کے پاس لے گیا) اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہوتا اس کو مہلت دیتا (اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہوتا، اس کو میں معاف کر دیتا (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اسی نیکی کے بدل) اس کو بہشت میں لے گیا۔ حذیفہ نے کہا اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نامعلوم) مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا (مجھ کو اس میں جلا دینا) جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے، ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے اس وقت ہڈیاں لے کر ان کو خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا۔ اس دن وہ راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگا پروردگار تیرے ڈر سے۔ آخر اللہ نے اسے بخش دیا۔ (سبحان اللہ! صدقے اس کے رحم و کرم کے) عقبہ بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرتؐ سے سنی ہے آپؐ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا۔

ل یہ اللہ کی آزمائش ہوگی اپنے بندوں پر اور اخیر اس ملعون کی عاجزی اور لاچاری اللہ تعالیٰ کھول دے گا۔

---

٦٦٠- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو معمر نے اور یونس نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ

عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ، لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

نے انہوں نے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہنچا تو آپؐ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا، جب گرمی ہوتی تو آپؐ منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد (عبادت گاہ) بنالیں۔ آپؐ اپنی امت کو ایسے کاموں سے ڈراتے تھے ف۔

ف مگر افسوس ہندوستان کے مسلمانوں نے آپؐ کی وصیت کا کچھ خیال نہ رکھا اور قبروں کو مسجد تو کیا مسجد سے بڑھ کر بنا دیا مسجد میں سال بھر میں بھی ایک بار نہیں آتے اور قبروں پر ہر پیر اور جمعرات کو تشریف لے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر وہ بدعتیں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ کوئی تو پھول چڑھاتا ہے، کوئی چادر، کوئی شیرینی، کوئی چراغ جلاتا ہے، کوئی قبر کو بوسہ دیتا ہے کوئی اس کا طواف کرتا ہے، کوئی وہاں نوبت بجاتا ہے، کوئی وہاں جھنڈیاں لٹکاتا ہے، کوئی سجدہ کرتا ہے، کوئی گانا سماع کراتا ہے۔ ایسے نام کے مسلمان اس حدیث شریف کی رو سے ملعون اور مطرود ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچاتے رکھے۔ قبروں کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز رکھی گئی ہے وہ اتنی ہی ہے کہ مسلمان کی قبر پر جاکر یوں کہے السلام علیکم یا اهل القبور انتم لنا سابقون وانا ان شاء الله بكم لاحقون يغفر الله المستقدمين منا والمستأخرين باقی جتنی باتیں اس زمانہ میں گور پرست کیا کرتے ہیں ان کی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بعضے ان میں سے کفر ہیں بعضے بدعت اور حرام ہیں۔

---

۶۶۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا، وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھتا رہا میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے۔ جب ایک پیغمبر گزر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا پھر ہم کو آپؐ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ

تَأْمُرُنَا؟ قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو (اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق ادا کرو (ان کی اطاعت کرتے رہو) اللہ (قیامت کے دن) ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے رعیّت کا حق کیسے ادا کیا۔

---

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اليَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ؟

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے۔ بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے ف ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگوں سے کون لوگ مراد ہیں یہود اور نصاریٰ؟ آپؐ نے فرمایا پھر کون؟

ف آپؐ کا مطلب یہ ہے کہ اندھا دھند یہود اور نصاریٰ کی تقلید کرنے لگو گے۔ فکر اور تامل کا مادہ تم میں سے نکل جائے گا ہمارے زمانہ میں مسلمان ایسے اندھے بن گئے ہیں۔ نصاریٰ جو کام کریں یہ بھی ویسا ہی کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ آیا ہمارے ملک اور ہمارے مراسم اور ہماری شریعت کی رو سے یہ کام قرینِ عقل ہے یا نہیں، نصاریٰ کا ملک سرد ہندوستان گرم مگر ہندوستانی ان کی تقلید میں گرم ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں، اُن کے ملک میں برف گرتی ہے وہ برف سے بچنے کیلئے ایک قسم کی ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی ایک قومی نشان ہے یہ کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ ہم غیر قوم کا نشان سر پر رکھ لیں اور تو اور بڑی ہنسی مسلمان بادشاہوں اور رئیسوں پر آتی ہے وہ اپنی قومی رعایا پر وہ قانون چلاتے ہیں جو نصاریٰ مفتوحہ قوموں پر ان کو تباہ کرنے کے لئے چلاتے ہیں۔

---

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، (نماز کے لئے لوگوں کو بلانے

ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

میں، آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاریٰ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ آخر بلال رضؓ کو حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار۔

---

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الْمُصَلِّي يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ، تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عُیَینہ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے مسروق سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، وہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا بُرا جانتی تھیں اور کہتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

---

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ۔ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ (دنیا میں رہنا) اگلی امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز تک) اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر دن تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے یہ سن کر یہودی لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر

قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ؟ قَالَ: أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ.

مسلمانوں (یعنی تم لوگوں) نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا۔ سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ غصے ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میں نے تمہارا حق (جو تم سے ٹھہرا تھا) کچھ دبا رکھا وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے؟ میں جس پر چاہوں کروں ف۱

ف۱ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

۶۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَّلُوهَا فَبَاعُوهَا، تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہہ رہے تھے اللہ فلاں شخص (سمرہ بن جندب) کو تباہ کرے کیا اس کو یہ معلوم نہیں ف۱ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا اس کو گلا کر بیچا اور اسکی قیمت کھائی ف۲ ابن عباسؓ کے ساتھ اس حدیث کو جابرؓ اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا

۶۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا مجھ کو امام اوزاعی نے خبر دی، کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا، انہوں نے ابو کبشہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میری طرف سے (دین کی باتیں پہنچاؤ) ایک ہی آیت سہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں ف۱

وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

اور جو شخص قصداً (جان بوجھ کر) مجھ پر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

ف شروع شروع میں آپؐ نے اس سے منع فرما دیا تھا جب اسلام دلوں میں خوب جما نہ تھا اس کے بعد اجازت دی مگر اجازت انہی باتوں سے متعلق ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف نہ ہوں۔

---

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے صالح سے، انہوں نے ابن شہاب سے، ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو۔ خضاب کیا کرو ف

ف خضاب سنت ہے زرد زعفران کا یا مہندی کا اور وسمہ کے خضاب میں جو سیاہ ہوتا ہے اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ وہ بھی حرام نہیں۔ اگر مکروہ ہو تو تنزیہاً مکروہ ہوگا کیونکہ امام حسن علیہ السلام سے سیاہ خضاب منقول ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جہاں تک ہو سکے یہود اور نصاریٰ کی معاشرت کے امور میں بھی اختلاف کرنا بہتر ہے اور اندھا دھند اُن کے مقلد بن کر زندگی گزارنا بڑی دناءت اور کم ہمتی ہے، کوشش یہ کرنا چاہیے کہ ان سے بھی بڑھ کر ہم عمدہ چیزیں ایجاد کریں نہ یہ کہ مقلد بنیں۔

---

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ

مجھ سے محمد (بن معمر) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے حسن سے کہا ہم سے جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں اور جب سے انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ ڈر ہے کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہوگا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس کو ایک زخم لگا اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون بہتا رہا، رکا ہی نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا

حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت اس پر حرام کر دی۔

---

## (حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى)

٦٧٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَعْمَى وَأَقْرَعَ، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: وَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ، أَوْ قَالَ الْبَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ،

### کوڑھے اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری سند: اور مجھ سے محمد (بن یحییٰ ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم کو ہمام نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی، ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا۔ ایک فرشتے کو ان کی طرف بھجوایا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ کھال کیونکہ اس حال میں لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا، اس (کے بدن) کا رنگ اچھا ہو گیا کھال بھی درست ہو گئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا (اب یہ کہہ) دنیا کے مالوں میں سے کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل۔ اسحاق راوی نے شک کی کہ کوڑھی نے اونٹ کہے یا گنجے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) خیر اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی

فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ
لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ
أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ
هَذَا عَنِّي، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ:
فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ، وَأُعْطِيَ شَعَرًا
حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟
قَالَ: البَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا،
وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى
فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ:
يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ،
قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ،
قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ:
الغَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ
هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ
إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ
مِنَ الغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ
تَقَطَّعَتْ بِهِ الحِبَالُ فِي سَفَرِهِ، فَلاَ بَلاَغَ
اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ وَالجِلْدَ الحَسَنَ وَالمَالَ
بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ:
إِنَّ الحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي
أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ
النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ
وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ
كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ،

اور فرشتے نے کہا تجھے اس میں برکت ہوگی پھر وہ گنجے کے پاس آیا اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہونا یہ گنجا پن جاتا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ چنگا ہو گیا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کونسا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہوگی پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا۔ پوچھا تو کیا چاہتا ہے، کہنے لگا اللہ میری بینائی پھیر دے لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا، اللہ نے اس کی آنکھیں روشن کر دیں اب پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اس کو ایک جننے والی (بچہ والی) بکری دی پھر اونٹنیاں اور گائیں بیائیں۔ بکریاں بھی جنیں کوڑھے کے پاس اونٹوں کا اور گنجے کے پاس گایوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا (بہت دنوں بعد) فرشتہ اپنی اسی صورت اور شکل میں (جس میں پہلے آیا تھا) کوڑھی کے پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں مسافر میرا سامان سب جاتا رہا، اب میں بغیر خدا کی مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا، تیری کھال درست کر دی، مال دیا، مجھے ایک اونٹ دے جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہنچ جاؤں۔ وہ کیا کہنے لگا (بھائی میں بہت قرضدار ہوں) بہت آدمیوں کا دینا ہے۔ فرشتے نے کہا میں جیسے تجھے پہچانتا ہوں تو کوڑھی تھا۔ سب لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور محتاج۔ اللہ نے (اپنی عنایت سے)، تجھے یہ سب کچھ دیا۔ کوڑھی نے کہا واہ! میں تو بزرگوں کے وقت سے مال دار چلا آتا ہوں۔ فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو ویسا ہی (کوڑھی اور محتاج) پھر کر دے۔ پھر وہی فرشتہ اسی شکل اور

وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ ـ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ ـ الْكَهْفُ: الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ، وَالرَّقِيمُ: الْكِتَابُ، مَرْقُومٌ: مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ، رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ: أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا، شَطَطًا: إِفْرَاطًا، الْوَصِيدُ: الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ، وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ، مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ، آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ، بَعَثْنَاهُمْ: أَحْيَيْنَاهُمْ: أَزْكَى: أَكْثَرُ رَيْعًا ـ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا ـ رَجْمًا بِالْغَيْبِ: لَمْ يَسْتَبِنْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَقْرِضُهُمْ: تَتْرُكُهُمْ ـ

صورت میں گنجے کے پاس گیا۔ اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا، گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا۔ فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر ویسا ہی (گنجا اور محتاج) کر دے (جیسے پہلے تھا)۔ اب اندھے کے پاس گیا اس سے کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر ہوں، میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں رہا۔ اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا، مجھ کو اس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھیں (دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہنچ جاؤں۔ اندھا یہ سن کر کہنے لگا بے شک میں اندھا تھا اللہ نے مجھ کو بینائی دی محتاج تھا مجھے مالدار کر دیا (اس کے نام پر تو مانگتا ہے)، جو تیرا جی چاہے وہ لے لے میں آج تجھ کو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے لے فرشتہ کہنے لگا (میں محتاج نہیں) اپنی بکریاں رہنے دے اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھی اور گنجے) سے ناراض ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ کہف میں) فرمانا اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں عجیب تھے۔ کہف پہاڑ میں جو درّہ ہو۔ رقیم کے معنی لکھی ہوئی کتاب وہ مرقوم کے معنی بھی لکھی ہوئی۔ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں پر صبر ڈالا۔ شططًا ظلم و زیادتی۔ وصید آنگن صحن اس کی جمع وصائد اور وصُد آتی ہے وصید دروازے کو بھی کہتے ہیں (دہلیز کو)، مؤصدۃ (جو سورۂ ہُمَزَہ میں ہے) یعنی بند دروازہ کنڈی لگی ہوئی عرب لوگ کہتے ہیں آصد الباب اور اوصد الباب یعنی دروازہ بند کیا بعثناھُم ہم نے ان کو زندہ کیا۔ ازکی یعنی زیادہ ہونے والا (یا پاکیزہ خوش مزہ یا سستا)، فضرب اللہ علی اذانھم یعنی اللہ نے ان کو سلا دیا۔ رجمًا بالغیب یعنی بے دلیل

(محض گمان اٹکل پچو) مجاہد نے کہا تَقْرِضُهُمْ یعنی چھوڑ دیتا ہے کترا جاتا ہے وس

ف لیعنی تو کتنی بھی بکریاں لے لے میں تجھ سے واپس نہیں مانگوں گا۔ یہ ترجمہ جب ہے کہ حدیث میں لا اجھدك ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعض نسخوں میں لا اَحْمَدُك ہے تو ترجمہ یہ ہوگا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک جو تجھے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لیگا۔ ف۲ یہ وہ تختہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے۔ بعضوں نے کہا رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا رقیم ان کے کتے کا نام ہے۔ ف۳ اس کا بیان کتاب التفسیر میں انشاء اللہ آئے گا۔ امام بخاریؒ نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی ہوگی۔ عبد بن حمید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے۔

# تیرھواں پارہ ختم ہوا

---

# ۱۴
# چودھواں پارہ

## (حَدِيثُ الْغَارِ)

٦٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ: أَعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْمِدْ إِلَى

## (غار والوں کا قصہ)

ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی۔ انہوں نے عبید اللہ بن عمر رض سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں[1] میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی رستے میں جا رہے تھے، اتنے میں مینہ آیا[2] وہ پہاڑ کی ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے۔ اتفاق سے (ایک پتھر گرا) غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے۔ خدا کی قسم بھائیو اب تو (اس بلا سے) تم کو سچائی ہی چھڑائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو[3] اس کو بیان کر کے اللہ سے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو خوب جانتا ہے، میں نے ایک فرق (تین صاع) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر) اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا[4] میں نے اس کے حصے کے چاول بو دیئے (پیر دیئے) ان میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خرید ے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا جا وہ سب گائے، بیل (جانور) ہنکا لے جا۔ اس نے کہا میرے

تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ،
فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاخَتْ
عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ
كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ
غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ
وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ
مِنَ الْجُوعِ، وَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتّٰى
يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَ
كَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا
فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ
فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ
حَتّٰى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الْآخَرُ:
اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ
عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا
عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ،
فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا
إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ
الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ
الدِّينَارِ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا۔

تو تیرے پاس (صرف) ایک فرق (تین صاع) چاول تھے۔ میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا۔ وہ تیرے چاولوں سے خریدے گئے ہیں۔ آخر وہ ان سب کو ہنکا لے گیا ف۵ یا میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ ایمانداری تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اسی وقت وہ پتھر پھٹ گیا ف۶ اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا: یا اللہ تو جانتا ہے کہ میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے۔ میں ہر رات کو (ان کو) پلانے کے لئے بکری کا دودھ لایا کرتا۔ ایک رات مجھ کو دیر ہوگئی۔ میں جب دودھ لے کر آیا تو وہ سو گئے تھے اور میرے بیوی بچے سب مارے بھوک کے چلّا رہے تھے۔ میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اس کے بعد ان لوگوں کو۔ خیر مجھ کو نیند سے ان کا جگانا بُرا معلوم ہوا اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا کہ ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے جھونپڑے میں پڑے رہیں۔ آخر میں پو پھٹنے تک ان کا انتظار کرتا رہا۔ میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے ماں باپ کی یہ خدمت تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر اور پھٹ گیا۔ ان کو آسمان دکھائی دینے لگا۔ پھر تیسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچا زاد بہن تھی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا چاہی اس نے نہ مانا کہا میں جب مانوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے۔ میں گیا اور (کوشش کر کے) سو اشرفیاں لایا وہ اس کے حوالے کر دیں، اس نے اپنے تئیں مجھے دے دیا۔ جب میں نے اسکی ٹانگیں اٹھائیں (دخول کرنا چاہا) تو کیا کہنے لگی (بھلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق طور سے نہ توڑ ف۷ یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کیا) تو ہماری مشکل آسان کر دے اس وقت اللہ نے وہ پتھر ہٹا دیا ف۹ اور وہ تینوں باہر نکل آئے ف۸

ف۱ طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ف۲ بارش شروع ہوئی ف۳ خالص خدا کے لئے ف۴ امام احمد

کی روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدور اُن کی مزدوری ٹھہرا کر کام میں لگائے۔ ایک شخص دوپہر کو آیا۔ میں نے اس کو آدھی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اوروں نے سارے دن میں۔ میں نے کہا میں اس کو سارے دن کی مزدوری دوں گا۔ اس پر پہلے مزدوروں میں سے ایک شخص غصّے ہُوا۔ میں نے کہا بھائی تجھے کیا مطلب تو اپنی مزدوری لے۔ اس نے غصّے میں اپنی مزدوری بھی نہ لی اور چل دیا۔ ف۵ دوسری روایت میں یوں ہے پہلے وہ خفا ہُوا کہنے لگا اے خدا کے بندے مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے، میری مزدوری دے دے۔ جب میں نے پھر اس سے یہی کہا تب وہ خوشی خوشی سب جانور ہانک لے گیا۔ ف۶ اس میں ذرا سا روزن ہو گیا۔ ف۷ یعنے حرام طرح سے ازالۂ بکارت نہ کر۔ ف۸ جماع سے باز آگیا۔ ف۹ پتھر میں نکلنے کے موافق رستہ ہو گیا۔ ف۱۰ قسطلانی نے کہا ان تینوں میں افضل تیسرا شخص تھا۔ امام غزالی نے کہا شہوت آدمی پر بہت غلبہ کرتی ہے اور جو شخص خدا کے خوف سے سب سامان ہوتے ہوئے زنا سے باز رہے اس کا درجہ صدّیقین میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو صدیق فرمایا کیونکہ انہوں نے زلیخا کے اصرار پر بھی بُرا کام کرنا منظور نہ کیا اور سخت تکلیفیں دنیا کی گوارا کیں۔ میں کہتا ہوں ایسا شخص بموجب نصِ قرآن بہشتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوٰی۔

---

## بابٌ:- باب۔

٦٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا
رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ
لَا تُمِتِ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا،
فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ
رَجَعَ فِي الثَّدْيِ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ
وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ
ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا،
فَقَالَ: أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے عبدالرحمان اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ایک بار (بنی اسرائیل کی) ایک عورت اپنے بچّے کو دودھ پلا رہی تھی ف۱ اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) اس کے سامنے سے گزرا۔ وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ! میرے بیٹے کو نہ ماریو جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے ف۲ یہ سن کر وہ بچہ (بقدرتِ الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کر پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا۔ پھر ایک عورت گزری (نام نامعلوم) جس کو لوگ کھینچے گھسیٹتے، اس سے کھیل کرتے (اس کو مارتے پیٹتے لے جا رہے تھے)۔ دودھ پلانے والی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچّے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو۔ بچہ بول اٹھا یا اللہ! مجھ کو اس کی طرح کیجیو۔ (جب تو ماں نے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے) بچّہ

الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللهُ، وَيَقُولُونَ: تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللهُ۔

کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گزرا تھا کافر یعنی ظالم ہے اور عورت وٹ یہ لوگ کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے۔ وہ کہتی ہے اللہ بس ہے (وہ میری پاکدامنی جانتا ہے) اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے۔

ف۱ نہ عورت کا نام معلوم ہوا نہ بچے کا ۔ ف۲ ایسا جوان خوبصورت سپاہی گھوڑے کا سوار ۔ ف۳ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ زیادتی موجود ہے بے چاری مظلوم ہے ۔

---

٦٧٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو جریر بن حازم نے خبر دی، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں پر گھوم رہا تھا، پیاس کے مارے مرنے کو تھا۔ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا (جلدی سے) اپنا موزہ اتارا ف۱ کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس سبب سے اسے بخش دیا ف۲

ف۱ اور دوپٹہ میں باندھ کر پانی نکالا ۔ ف۲ معلوم ہوا جانور کو بھی پانی پلانے میں ثواب ہے بشرطیکہ موذی اور زہریلا جانور نہ ہو۔ دیکھئے خلوص بھی کیا شے ہے۔ ساری عمر اس عورت نے فحش میں صرف کی تھی مگر ایک نیکی چونکہ خالصاً اللہ کی راہ میں کی ریا یا شہرت کی نیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عمر بھر کا دلدر دور ہو گیا۔

---

٦٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوٹلہ لیا جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا۔ کہنے لگے، مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے ف۱ منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ

هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا ف۲۔

ف۱ یعنی دوسروں کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ٭ ف۲ بالوں میں جوڑ لگانا ٭ ف۳ حالانکہ یہ گناہ کبیرہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور بعضا صغیرہ گناہ جس کی لوگ عادت کرلیں اللہ جل جلالہ کو ناپسند آتا ہے اس کی وجہ سے عذاب اترتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ امر بنی اسرائیل پر حرام کیا ہوگا اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت اترا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ٭

---

۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے اپنے باپ سے ف۱ انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گزرے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمرؓ ہوں گے ف۲

٭

ف۱ سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان ابن عوف ٭ ف۲ الہام ولایت کا ایک مرتبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ کو یہ درجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا۔ اکثر باتوں میں وحی انہی کی رائے کے موافق اتری ٭

---

۶۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوسعید ناجی (بکر بن قیس) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ایک سو آدمیوں کو ظلم سے ناحق ف۱ مار ڈالا تھا پھر (نادم ہوکر) مسئلہ پوچھنے نکلا ف۲۔ ایک درویش پادری (نام نامعلوم) کے پاس

فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ۔

آیا۔ اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہوگی؟ اس نے کہا نہیں، یہ سنتے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا (سو خون پورے کر دیئے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک شخص (نام نامعلوم) دوسرے پادری نے کہا ف۳ تو فلانی بستی میں جا ف۴۔ رستے میں اس کو موت آن پہنچی پر (مرتے مرتے) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا ف۵ اب رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے جھگڑنے لگے ف۶۔ اللہ تعالیٰ نے نصرہ بستی کو یہ حکم دیا اس شخص سے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ماپو (ناپو) تو دیکھا وہ نصرہ سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے۔ پھر وہ بخش دیا گیا ف۷۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽

ف۱ یہ صراحت طبرانی کی روایت میں ہے جو اس نے معاویہ سے نکالی ؛ ف۲ میری مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ؛ ف۳ تیری توبہ قبول ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ؛ ف۴ نصرہ میں وہاں ایک بڑا درویش رہتا ہے اس کے ہاتھ پر توبہ کر۔ طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ف۵ یا سینے کے بل اس بستی سے جہاں سے چلا تھا وہ ہو گیا ؛ ف۶ صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا وہ ساری عمر خون کرتا رہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی ؛ ف۷ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں قاتل مومن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے صرف ابنِ عباسؓ نے اس کے خلاف کہا ہے۔ یہ مسئلہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ؛

---

۶۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم)، گائے ہانک رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اس کو مارا۔ وہ گائے (بقدرتِ الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کیلئے نہیں بنائے گئے کھیتی کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لوگوں نے یہ

فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ! فَقَالَ: فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ، وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ! قَالَ: فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حال دیکھ کر کہا سبحان اللہ گائے بات کرتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے ف پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی بکریوں میں تھا۔ اتنے میں بھیڑیا لپکا، ایک بکری لے بھاگا۔ یہ شخص اس کے پیچھے لگا۔ بھیڑیے کے منہ سے بکری چھڑا لی۔ اس وقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا۔ اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑا لی لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اس وقت کون چھڑائے گا۔ لوگ یہ دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تو اس کا یقین ہے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے مسعر سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث روایت کی۔

ف لیکن آپؐ کو ان کی قوت ایمان پر یقین تھا۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہوتا ہے البتہ کافر اور منافق کو شک رہتا ہے۔ گائے کا بات کرنا کونسی مشکل بات ہے وہ تو جاندار ہے زبان رکھتی ہے لکڑی اور پتھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے۔ ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے گو نیچری مردود نہ مانیں ایسی باتوں میں شبہ کرتے رہیں مرتے وقت خود بخود مان لیں گے۔

---

٦٧٨- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ف نے دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا۔ جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ ٹھلیا لے جا میں نے تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا۔

العقار: خُذْ ذهبكَ منّي، إنّما اشتريتُ منكَ الأرضَ، ولم أبتعْ منكَ الذهبَ وقال الذي له الأرضُ: إنّما بعتُكَ الأرضَ وما فيها، فتحاكما إلى رجلٍ، فقال الذي تحاكما إليه: ألكما ولدٌ؟ قال أحدُهما: لي غلامٌ، وقال الآخرُ: لي جاريةٌ، قال: أنكحوا الغلامَ الجاريةَ، وأنفقوا على أنفسهما منه وتصدّقا۔

بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا۔ اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا ف۲ آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد پیغمبر) کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے، دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ انہوں نے کہا ایسا کرو، ان دونوں کا آپس میں نکاح کردو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو ف۳

ف بنی اسرائیل میں سے نام نامعلوم ۔ ف۲ یہ تیری قسمت تونے سونا پایا تو ہی لے لے۔ ف۳ قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی زمین بیچے پھر اس میں خزانہ نکلے تو وہ بائع ہی کا ہوگا جیسے گھر بیچے اس میں کچھ اسباب ہو تو وہ بائع ہی کو ملے گا۔

---

٦٧٩۔ حدّثنا عبدُ العزيزِ بنُ عُبيدِ اللهِ قال: حدّثني مالكٌ، عن محمّدِ ابنِ المنكدرِ، وعن أبي النضرِ مولى عُمرَ بنِ عُبيدِ اللهِ، عن عامرِ بنِ سعدِ ابنِ أبي وقّاصٍ، عن أبيه: أنّه سمعه يسألُ أُسامةَ بنَ زيدٍ: ماذا سمعتَ من رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم في الطاعونِ؟ فقال أُسامةُ: قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم: الطاعونُ رجسٌ أُرسلَ على طائفةٍ من بني إسرائيلَ أو على من كان قبلكم، فإذا سمعتم به بأرضٍ فلا تقدموا عليها، وإذا وقع بأرضٍ وأنتم بها فلا تخرجوا فرارًا منه، قال أبو النضرِ: لا يُخرجكم إلّا فرارًا منه۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبیداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے محمد بن منکدر اور ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے، انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، ان کے والد نے اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ اسامہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک پر طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو۔ ابوالنضر نے کہا یعنی بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو ا۔

ف معلوم ہُوا کہ تجارت سوداگری جہاد اور دوسری غرضوں کے لئے نکلنا جائز ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاعون کے زمانہ میں اپنے بیٹوں کو دیہات میں روانہ کر دیتے۔ عمرو بن عاص نے کہا جب طاعون آئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں، جنگلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جاؤ۔ شاید ان صحابہؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ حضرت عمرؓ شام کو جا رہے تھے، معلوم ہُوا کہ وہاں طاعون ہے، لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال سے ہندوستان میں پھیلی ہے اور نصاریٰ نے جو ہندوستان کے حاکم وقت ہیں بہت کچھ تدبیریں اس کے دور کرنے کے لئے کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی نہ کوئی دوا ایسی ملی جو تیر بہدف ہو۔ یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ اس میں ۹۰ فیصدی مرجاتے ہیں۔ اس میں شدید بخار پہلے شروع ہوتا ہے پھر دوسرے دن ایک ورم بغل یا گردن میں ظاہر ہوتا ہے۔ تیسرے یا چوتھے دن آدمی مرجاتا ہے اعاذنا اللہ من کل بلیۃ مومن کیلئے طاعون کی موت شہادتِ صغریٰ ہے اب شہادتِ کبریٰ تو بوجہ غلبہ کفار مشکل ہے شہادتِ صغریٰ ہی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

---

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے، انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا۔ آپؐ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جن پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لئے یہ رحمت ہے۔ جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کرکے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھہرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی وہی پیش آئے گی تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

---

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں

أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

نے کہا جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود ف۱) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی ف۲ انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زید رض کے سوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا خیر اسامہ نے آپ سے عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ تو اللہ کی ٹھہرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو! دیکھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے ف۳ اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے ف۴ خدا کی قسم میں تو اگر فاطمہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف۵

ف۱ جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی۔ ف۲ یہ چاہا کسی طرح اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ف۳ اس کا ہاتھ نہ کاٹتے۔ ف۴ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ ف۵ چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا صرف ہماری شریعت میں نہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی شریعت سے چلا آتا ہے اور قرآن شریف میں صاف یہ حکم موجود ہے جو کوئی اس کو وحشیانہ بتلائے وہ خود وحشی ہے اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب سمجھے وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم کو نصاریٰ پر افسوس نہیں جنہوں نے چوری اور زنا کی حدوں کو موقوف کر دیا ہے شراب تو ان کے دین میں حرام ہی نہ تھی افسوس ان مسلمان رئیسوں پر ہے جو اپنی اپنی حکومتوں میں قرآن شریف کو چھوڑ کر نصاریٰ کے قانون چلاتے ہیں، اس پر دعویٰ اسلام واہ رے مسلمانی!

---

٦٨٢- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ مَيْسَرَةَ الْهِلَالِيَّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے، انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمرو بن عاص) کو سنا وہ قرآن کی ایک آیت کو اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ میں آپ کے

بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا۔

پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو ف۱ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ف۲ تم سے پہلے لوگ بنی اسرائیل اسی طرح کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے ف۳

ف۱ قرآن سات طرح پر اترا ہے ؛ ف۲ ایک دوسرے کو گمراہ نہ کہو ؛ ف۳ یعنی قرآن میں جو اختلاف القراءت ہیں، ان میں ہر آدمی کو اختیار ہے جو قرأت چاہے وہ پڑھے کسی کو مجبور کرنا کہ یہی قرأت پڑھو یا اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے جیسے قرآن شریف میں مختلف قرائتیں ہیں ویسے ہی نماز روزے، نکاح و طلاق، بیع و شرا مسائل قیاسیہ فرعیہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ اربعہ مجتہدین کے اختلافات ہیں، ان میں سے جس کے قول یا مذہب پر کوئی چلے اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے اور خواہ مخواہ کسی کو مجبور کرنا کہ سب قیاسیہ مسائل میں امام ابوحنیفہ رح کے اجتہاد پر چلے ناحق کا تحکم اور جبر اور ظلم ہے ؛

---

٦٨٣۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جیسے میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو مار کر لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور (جب ہوش آتا تو) یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے ان کو معلوم نہیں ف۱

ف۱ کہ میں سچا پیغمبر ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہ حضرت نوحؑ کا واقعہ ہے۔ گو اس صورت میں امام بخاریؒ اس حدیث کو بنی اسرائیل کے باب میں نہ لاتے تو ظاہر یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کا ذکر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس حدیث سے نصیحت لیں خصوصاً عالموں اور مولویوں کو جو دین کی باتیں بیان کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو ماریں گے یا گالیاں دیں گے۔ اللہ کی راہ میں گالیاں کھانا، مار کھانا، مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانا پیغمبروں کی میراث ہے۔ امام ابوحنیفہ رح نے کتنی مار کھائی پر قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا۔ ہمارے پیشوا امام احمدؒ بن حنبل نے سینکڑوں کوڑے کھائے، سارا بدن لہولہان ہو گیا، قید میں رہے پر اللہ کے کلام کو معتزلہ اور جہمیہ کی طرح مخلوق نہیں کہا۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجددؒ بادشاہِ وقت کے ہاتھوں قید کئے گئے جب انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا، ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے جہمیوں اور بدعتیوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں قید میں رہے، کفر کے فتوے دیئے گئے۔ آخر قید خانے ہی میں انتقال فرمایا۔ ہمارے امیر المومنین فی الحدیث امام بخاریؒ کو کیا کیا ایذائیں دی گئیں ہر ہر شہر سے نکالے گئے۔ خرتنگ میں آخر

تنگ آکر وفات پائی۔ ہمارے شہزادے پیارے امام امیر المؤمنین امام حسینؓ نے یزید پلید کے ہاتھوں کیا کیا مصیبتیں سہیں جن کے بیان کرنے سے قلم تھرآتا ہے مگر دین کی خرابی منظور نہ کی۔ فاسق و فاجر کی حکومت کسی طرح تسلیم نہ کی۔ رضی اللہ عنہم و حشرنا اللہ معہم وجمع بیننا وبینہم فی البرزخ والجنۃ؛

---

٦٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوانَةَ، عَنْ قَتادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مالًا فَقالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقالَ: ما حَمَلَكَ؟ قالَ مَخافَتُكَ، فَتَلَقّاهُ رَحْمَتُهُ، وَقالَ مُعاذٌ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتادَةَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الغافِرِ: سَمِعْتُ أَبا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (نام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا)، اللہ نے اس کو بہت سا مال دیا تھا وہ مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیسا باپ تھا۔ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے ف۱ اس نے کہا میں نے عمر بھر میں (کبھی کوئی نیکی نہیں کی جب میں مرجاؤں تو ایسا کرنا مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جس دن آندھی چلے وہ راکھ (ہوا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا ف۲ اللہ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کرلیا۔ فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اس پر رحم کیا (سبحان اللہ کیسا ارحم الراحمین ہے اس حدیث کو معاذ عنبری نے بھی روایت کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۳

ف۱ ہم کو پالا پوسا، سکھایا پڑھایا اتنا مال و دولت ہمارے لئے چھوڑ جاتے ہو؛ ف۲ جیسی باپ کی وصیت تھی؛ ف۳ اس روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عقبہ بن الغافر سے معلوم ہو جائے؛

---

٦٨٥- حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا أَبُو عَوانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِراشٍ قالَ: قالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ: أَلا تُحَدِّثُنا ما سَمِعْتَ مِنَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رضہ نے حذیفہ رضہ سے کہا تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہیں کرتے جو تم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ، فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ، فَغَفَرَ لَهُ، قَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ۔

نے آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص ف مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھ کو جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیاں (خوب باریک) پیس ڈالنا اور جس دن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جس دن خوب ہوا چل رہی ہو مجھ کو اڑا دینا ف اللہ نے اس کو ف۲ جمع کر لیا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اس کو بخش دیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ف بنی اسرائیل میں جو کفن چور تھا ؛ ف خیر اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا ؛ ف۲ یعنی اس کا بدن ؛

---

۶۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ: فِي يَوْمٍ رَاحٍ۔

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک نے اس روایت میں یوم راح ہے (بغیر شک کے)

---

۶۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جس کو تو مفلس پائے اس کو معاف کر دینا شاید اللہ بھی ہمارا قصور معاف کر دے۔ آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اُسے بخش دیا۔

٦٨٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمان سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا۔ جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا، پھر ہوا میں اڑا دینا۔ قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا۔ خیر جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو کچھ (اس کے بدن کے اجزاء) تجھ میں ہیں وہ سب اکٹھا کر۔ زمین نے اکٹھا کر دیا ف۱ وہ سامنے کھڑا ہوا۔ پروردگار نے پوچھا ارے تو نے کیا کیا؟ وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے۔ اللہ نے اس کو بخش دیا۔ ابوہریرہ رضؓ کے سوا دوسرے صحابہ نے اس میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا (معنی ایک ہیں) ف۲

ف۱ بھلا اس کے ہاتھ سے کہیں بچ سکتے ہیں؟ ف۲ امام احمد نے مخافتک کی روایت نکالی ہے۔

---

٦٨٩- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس کو اس نے مرنے تک قیدی کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں رہی نہ کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے زہیر سے کہا ہم سے منصور نے بیان کیا، انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابومسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے ان میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ف

ف فارسی زبان میں اس کا ترجمہ یہ ہے ع بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔ مطلب یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام بُرے کام شوق سے کرتا رہ آخر ایک دن عذاب میں ضرور پڑے گا، خدا تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ یہ امر تہدید کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کرو دیکھ تیرا انجام کیا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً بُرا نہ ہو وہ فراغت سے کر خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پروا نہ کر۔

---

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے کہا میں نے ربعی بن حراش سے سنا وہ ابومسعود انصاری سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ف

ف اس سند سے مقصود منصور کے سماع کی ربعی سے صراحت ہے۔

---

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی، ان سے (ان کے والد) عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ف شخص غرور کی راہ سے اپنی تہہ بند (لٹکائے) کھینچ رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک اس میں تڑپتا (چیختا چلاتا) اترتا جائے گا۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا۔

٦٩٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ كُلُّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى، عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا مجھ سے عبداللہ بن طاؤس نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا، ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہوں گے ف۱ اتنی بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو ان کے بعد (اخیر میں ف۲) جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ یہود کے نزدیک (جماؤ کا دن) کل ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کے نزدیک پرسوں (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے کہ جس میں وہ اپنا سر اور پورا بدن دھوئے ف۳

ف۱ یعنی سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے یا فضل اور کمال میں سب سے بڑھ کر ہوں گے ؛ ف۲ یعنی ہم میں اگر عیب ہے تو اتنا ہے کہ ان کو پہلے کتاب ملی ہم کو بعد میں۔ یہ محاورہ ہے یعنی ہنر اور فضیلت کو عیب کی صورت میں بیان کیا کیونکہ آخری کتاب پہلی کتاب سے عمدہ اور افضل اور اگلی کتابوں کی ناسخ اور مکمل ہوا کرتی ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوئی کہ آخری کتاب ہمارے حصے میں آئی عربی زبان میں یہ محاورہ بہت ہے جیسے شاعر کہتا ہے ؎ و لاعیب فیھم غیر ان سیوفھم بھن فلول من قراع الکتائب یعنی ان لوگوں میں عیب ہے تو یہی کہ ان کی تلواریں لڑتے لڑتے کند پڑ گئیں ؛ ف۳ یعنی لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے۔ جو لوگ جمعہ کا غسل سنت کہتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم استحباباً ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے ؛

٦٩٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے ف تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک مٹھا نکال کر بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا ہوں یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غَيْرَ الْيَهُودِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ، تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ۔

نے تو اس کو (یعنی بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں،) فریب فرمایا ف۲ آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

ف۱ سنہ ۵۲ ہجری میں اپنی خلافت میں؛ ف۲ کیونکہ دوسرے کے بال، اپنے سر میں لگا کر گویا مردوں کو دغا دینا ہے۔ وہ یہ سمجھیں گے کہ اس عورت کے بال بہت لمبے اور خوبصورت ہیں؛

---

# كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

## کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں ف۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

بَابُ الْمَنَاقِبِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى- يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ- الآيَةَ، وَقَوْلُهُ- وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا- وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ، الشُّعُوبُ: النَّسَبُ البَعِيدُ وَالقَبَائِلُ: دُونَ ذَلِكَ-

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا لوگو ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا۔ (اب فضیلت نسب ف۲ سے نہ رہی بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری سے) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے (جدا جدا) اس لئے کئے کہ پہچانے جاؤ (نہ اس لئے کہ فخر کرو) اور سورۂ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے۔ بے شک اللہ تم کو تک رہا ہے اور جاہلیت کے زمانے کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان۔ شعوب جمع ہے شعب کی شعب اور پرخاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اس کی شاخ) ف۳

ف۱ حافظ نے کہا اکثر نسخوں میں باب المناقب ہے کتاب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ اسی کتاب الانبیاء میں شامل ہے۔ اس میں خاتم الانبیاءؐ کے حالات مذکور ہیں جیسے اگلے بابوں میں اگلے پیغمبروں کے ذکر تھے ؛ ف۲ یہ مضمون امام بخاری رح نے اس آیت سے نکالا اور امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً نکالا دو قسم کے لوگ ہیں مومن متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اور فاسق شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے۔ پھر آپ نے یہی آیت پڑھی۔ امام احمدؒ نے نکالا لوگو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے، نہ عربی کو عجمی پر فضیلت

ہے نہ کالے کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک اسی کو ہے جو پرہیزگار ہے۔ ف ۳ یہ طبرانی نے مجاہد سے نکالا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیعہ یا نصر ایک شعب ہے، ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں۔ قریش مضر کا ایک قبیلہ ہے۔

---

٦٩٥۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ۔ قَالَ: الشُّعُوبُ: الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ، وَالْقَبَائِلُ: الْبُطُونُ۔

ہم سے خالد بن یزید بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے، انہوں نے ابوالحصین (عثمان بن عاصم) سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے اس آیت اور ہم نے تمہارے خاندان قبیلے کئے کی تفسیر میں نقل کیا۔ خاندان یعنی شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے کی شاخیں۔

٦٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ۔

ہم سے محمد ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا (نسب کی رو سے پوچھتے ہو) تو یوسفؑ ہیں اللہ کے پیغمبر۔

٦٩٧۔ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَتْ: مِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ مِنْ بَنِي النَّضْرِ ابْنِ كِنَانَةَ۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بی بی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے ان سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر قبیلے سے تھے؟ انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آخر آپؐ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے ف۱

ف نضر بن کنانہ ایک شاخ ہے مضر کی کیونکہ کنانہ خزیمہ کا بیٹا تھا اور خزیمہ مدرکہ کا اور مدرکہ الیاس کا، الیاس مضر کا۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ، وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي، النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ؟ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے موسیٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں ف۱ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور مقیر ف۲ (وہ بھی روغنی برتن ہے) سے منع فرمایا۔ کلیب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا بتلاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قبیلے سے تھے کیا مضر سے؟ انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا)

ف۱ یہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں ان کے پہلے خاوند ابو سلمہؓ سے ہ ف۲ حافظ نے کہا اس روایت میں یوں ہی ہے۔ ابو ذر نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ تکرار لازم آئے گی مزفت اور مقیر دونوں ایک ہیں صحیح نقیر ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے یعنی لکڑی کا کریدا ہوا برتن ؛

۶۹۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ: الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو ف۱ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں اچھے شریف مانے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانے میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف۲ اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو ف۳ اور آدمیوں میں سب سے بُرا شریر اس کو پاؤ گے جو دو رخہ (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ لے کر جائے (کمبخت کا کوئی مذہب ف۴)

ف۱ کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے خراب ؛ ف۲ اگر علم نہ حاصل کریں تو شرافت نسبی بے کار ہے ۔ دنیا کے انقلابات پر جب نظر ڈالو تو علم اور لیاقت ہی سے کمینے شریف بن جاتے ہیں اور شریف کمینے اور رذیل ہو جاتے ہیں ۔ اگلے بادشاہوں اور رئیسوں کی اولاد جنہوں نے علم حاصل نہ کیا تو ذلت و رسوائی ان کا مقدر بنی اور کوری اور ڈبیر اور چمار علم کی بدولت مال دار اور عزت دار ہو جاتے ہیں۔ کئی پشت کے بعد لوگ ان کو شریف کہنے لگتے ہیں ۔ مسلمانو ! علم حاصل کرو علم ، رات دن اس میں کوشش کرو کہ کوئی قوم علم میں تم سے بڑھ چڑھ کر نہ رہے ۔ علم دو طرح کے ہیں ، ایک تو علم دین جس کو آپؐ نے فقہ فرمایا یعنی قرآن اور حدیث کا علم ، دوسرے دنیا میں روٹی کمانے اور سپاہ گری کے قوانین جیسے طب ، ریاضی ، طبعیات ، معدنیات ، کیمسٹری ، انجینئرنگ یعنی علم تعمیر ، علم زراعت اور فلاحت ، علم تجارت ، علم الماء ، علم البرق ، علم جرثقیل اور صنعات کے علوم جیسے کپڑا بننا ، چمڑا صاف کرنا ، لوہاری ، نجاری ، شیشی آلات بنانا ، صابون دیا سلائی وغیرہ فوجی علوم وفنون ، قواعد سپاہ گری محاصرہ جنگ ، بحری بری آلات جنگ جیسے توپ ، بندوق ، تلوار ، تفنگچہ ، بارود ڈائنامیٹ ، تار پیڈو ، طرح طرح کے جہازات جنگی اور اندر چلنے والی کشتیاں ۔ یہ علوم حاصل کرنے کے لئے تمام دنیا کے سفر کرو ۔ کافر مسلمان جو جس علم کا عالم ہے اس سے یہ علم سیکھو ۔ علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو وما علینا الا البلاغ

ف۳ کیا عمدہ کلیہ ارشاد فرمایا ہے جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اس کی درخواست نہ کرے بلکہ بُرا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لئے موزوں ہے کیونکہ اس کو خدا کا ڈر ہے اور اس خیال سے کہ شاید اس سے ظلم صادر ہو وہ عہدے اور خدمت کو ناپسند کرتا ہے ہوئے پلاؤ کی بلاؤ ۔ جدھر تر نوالہ ملا ادھر ہی کے ہو رہے دین ایمان ، انصاف اور راستی سے ان کو غرض نہیں ۔ ہمارے زمانے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے کہ معاذ اللہ ! استنجے کے ڈھیلوں سے زیادہ ۔ جدھر نگاہ کرو ہزاروں لاکھوں خوشامدی بندۂ نان حاضر ۔ باایمان ، راست باز اور انصاف پسند آدمیوں کا قحط ہے ؛

---

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ، انہوں نے ابوالزناد سے ، انہوں نے اعرج سے ، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان ، لوگ امامت اور خلافت میں قریش کے تابعدار ہیں ف۱ جیسے (عرب کے ، کافر (کفر کے زمانہ میں بھی) قریش کے تابع ہیں ف۲ اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل

الإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ۔

کریں تم بہت اچھا اس آدمی کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ اس میں گرفتار ہو جائے ف۳

ف قریش سارے قبیلوں کے سردار گنے جاتے تھے ؛ ف۲ عرب کے اکثر لوگ قریش کے منتظر تھے جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہو گئے تو جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت اور خلافت قیامت تک قریش میں رہنا چاہیئے اور جو بادشاہ قریشی نہ ہو اس کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے مگر عموماً بطور بادشاہ اسلام کے مسلمانوں کو اس کی اطاعت اور خیر خواہی اس وقت تک سب تک خلافت شرعی قائم نہ ہو کرنا چاہیئے ؛ ف۳ لوگ اس کو زبردستی حاکم بنا دیں پھر مسلمانوں کی بہبودی پر نظر ڈال کر اس کے دل سے یہ کراہیت دور ہو جائے ؛

---

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ فِيهِ۔ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ حم عسق میں ہے) قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰ جب سعید بن جبیرؒ نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار مراد ہیں ؟ یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرتؐ کی رشتہ داری نہ ہو تو یہ آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا، اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اس کا خیال رکھو۔ ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے مشکل ہے۔ شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچاننا نسب پہچاننے پر موقوف ہے اس لئے امام بخاریؒ نے اس باب میں یہ حدیث بیان کی؛ حافظ نے کہا اس آیت کی پوری تفسیر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ؛

---

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ

ہم سے علی ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ هَاهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

انہوں نے قیس سے، انہوں نے ابو مسعود انصاری سے وہ آنحضرتؐ کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپؐ نے فرمایا اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپؐ نے پورب کی طرف اشارہ کیا اور اکھڑ پن دل کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم کے پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں ف۱

ف۱ ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے۔ ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہوتے ہیں۔ اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلے والوں کی تعریف نکلی اور بعد والی حدیث میں یمن والوں اور بکریوں والوں کی تعریف ہے اور یہی ترجمۂ باب ہے ۔

---

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامُ عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ، وَالْمَشْأَمَةُ: الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى: الشُّؤْمَى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ: الْأَشْأَمُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضنے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے۔ فخر اور تکبر چلانے والے اونٹ والوں میں ہے ف۱ اور نرم دلی ملائمت بکری والوں میں ہے ف۲ اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) یہی یمن والی ہے۔ امام بخاری نے کہا یمن کو یمن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب سے اور شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے بائیں جانب واقع ہے۔ شام سے مشأمہ نکلا ہے ف۳ مشأمہ بائیں طرف کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو شومی اور بائیں طرف کو اشام۔

ف۱ جن کو عرب کے لوگ دیہاتی کہتے ہیں یعنی بدوی ۔ ف۲ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۔ ف۳ جیسے سورۂ بلد میں ہے والذین کفروا بایاتنا ھم اصحاب المشئمۃ ۔

## بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ۔

باب، قریش کی فضیلت کا بیان۔ ف۱

ف۱ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور کلبی سے منقول ہے کہ مکہ کے رہنے والے اپنے کو قریش سمجھتے اور نضر کی اولاد کو قریش نہ جانتے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قریش کون لوگ ہیں تو آپؐ نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ بعض نے کہا قصی بن کلاب کی اولاد۔ کہتے ہیں قریش ایک دریائی جانور ہے جو دریا کے دوسرے سب جانوروں کو کھا لیتا ہے، ان کا سردار ہے، قریش بھی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لئے ان کا نام قریش ہوا۔ بعضوں نے کہا جب قصی نے خزاعہ کے لوگوں کو حرم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب اس کے پاس جمع ہوئے اس لئے اس کا نام قریش ہوا۔ یہ تقرش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں۔

٧٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا۔ معاویہ یہ سن کر غصہ ہوئے اور (خطبہ سنانے کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی جیسی چاہیئے ویسی تعریف کی پھر کہنے لگے اما بعد مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم میں بعض لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے انہیں گمراہ کر دیا ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی جو کوئی ان کی دشمنی کرے گا اللہ اس کو سرنگوں (اوندھا) کر دے گا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے ف۱۔

ف۱ اور جب دین اور شریعت کو چھوڑ دیں گے تو قریش کی خلافت بھی قائم نہ رہے گی۔ آپؐ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ پانچ چھ سو برس تک خلافت بنو امیہ اور عباسیہ میں جو قریشی تھے قائم رہی۔ جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھن گئی۔ دوسرے لوگ بادشاہ ہو گئے۔ جب سے آج تک پھر قریش کو خلافت اور سرداری نہیں ملی۔ عبداللہ بن عمرو نے جو حدیث روایت کی وہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ

قیامت کے قریب ایک قحطانی عرب کا بادشاہ ہوگا۔ ابو ہریرہ رضؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور ذی مخر حبشی سے مرفوعاً مروی ہے کہ قریش سے پہلے بادشاہت حمیر میں تھی اور پھر ان میں چلی جائے گی۔ اس کو احمد اور طبرانی نے نکالا۔ معاویہ نے جو الفاظ ایسے سخت برتے اس کی کوئی وجہ نہ تھی۔ عبداللہ بن عمرو معاویہ سے کہیں زیادہ افضل اور راست باز، عابد صادق القول تھے ؛ ع ۔ قحطان یمن میں مشہور قبیلہ ہے ؛

۷۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک (دنیا میں) ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں ف ۱

ف ۱ ــــــــ نووی نے کہا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک سوا قریشی کے کسی کی خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹھا تو اس نے قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ؛

۷۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ لِقَرَابَتِهِمْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپؐ نے (ذوی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپؐ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے)، مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے ف ۱ اور لیث نے کہا مجھ سے محمد ابوالاسود نے بیان کیا ف ۲، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، حضرت عائشہ رضؓ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں کیونکہ ان کو آنحضرت

مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی ف۳۔

ف۱ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے ہے ۔ ف۲ اس کو خود امام بخاریؒ نے آگے چل کر وصل کیا ۔ ف۳ آپؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے سعد ابن ابراہیم سے (دوسری سند) ف۱ یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جُہَینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار، ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں اور اللہ اور رسولؐ کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

ف۱ اس سند سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ مسلم نے اس کو روایت کیا یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صالح سے، انہوں نے اعرج سے ۔ صالح انہوں نے اعرج سے ۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ، فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی۔ عبداللہ ان سے بہت سلوک کیا کرتے (وہ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہ رضؓ کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں۔ یہ حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے (اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہاں میرا ہاتھ روکتا ہے۔ خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں ان سے بات کروں ف۱ عبداللہ نے (حضرت عائشہ رضؓ کو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ: أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ، فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلاً أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ۔

منانے کے لئے) قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور معاف کراؤ) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والے تھے جیسے عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہ رض کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگیں (وہاں جا کر بیٹھیں) تو تم ایک ہی دفعہ آن کر پردے میں گھس جاؤ ؎ عبداللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ رض مل گئیں) پھر عبداللہ نے ان کے پاس دس بردے بھیجے۔ انہوں نے سب آزاد کر دیئے اور برابر بردے آزاد کرتی رہیں یہاں تک کہ چالیس بردے آزاد کئے پھر کہنے لگیں کاش میں نے جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو میں کر کے فارغ ہو جاتی ؎۲

؎ حضرت عائشہ رض غصے ہوئیں۔ غصے کی بات ہی تھی ؎۲ یعنی صاف یوں منت کرتی کہ بردہ آزاد کروں گی یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں تردد نہ رہتا۔ حضرت عائشہ رض نے مبہم منت مانی اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی اس لئے احتیاطاً چالیس بردے آزاد کئے۔ اس حدیث سے مالکیہ نے یہ دلیل لی کہ مجہول نذر درست ہے مگر وہ ایک قسم کا کفارہ اس میں کافی سمجھتے ہیں ؎ کیونکہ ان سے پردہ نہ تھا۔ حضرت عائشہ رض کے پاؤں پر گر پڑو' ان کو رحم آجائے گا ؎ حضرت عائشہ رض کی نذر پوری کرنے کو۔

---

## بَابٌ ـ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ،

باب: قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا۔

۷۰۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے انس رض سے کہ حضرت عثمان رض نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمان بن حارث بن ہشام کو بلوایا۔ انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان رض نے ان تینوں قریشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمان) سے کہا جب تم میں اور زید بن ثابت میں

الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ۔

(جو انصاری ہیں) کچھ (محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھو اس لئے کہ قرآن قریش کے محاورے پر اترا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا ف

ف ہوا یہ کہ قرآن حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمر رض کی خلافت میں ان کے پاس رہا۔ بعد حضرت عمر رض کی وفات کے حضرت ام المؤمنین حفصہ رض کے پاس تھا۔ حضرت عثمان رض نے وہی قرآن حضرت حفصہ رض سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک ایک نقل عراق اور مصر اور شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کر دیں۔ حضرت عثمان رض کو جامع القرآن کہتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کی نقلیں صاف خط سے لکھوا کر ملکوں کو روانہ کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا۔ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا۔ جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں سب ایک جگہ کر دیا گیا۔

---

## بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ۔

باب: یمن والوں کا حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں ہونا ف انہی یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم افصٰی کا بیٹا وہ حارث کا، وہ عمرو کا، وہ عامر کا اور حارثہ یمن والوں میں سے تھا ؎

ف حافظ نے کہا مضر اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں ہیں لیکن یمن والوں میں اختلاف ہے کیونکہ ان سب کا نسب قحطان کو اکثر لوگوں نے عامر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زبیر بن بکار نے کہا قحطان حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں تھا۔ کہتے ہیں سب سے پہلے عربی زبان میں قحطان نے گفتگو کی۔ یعرب اس کا بیٹا تھا۔ ؎ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اسلم قبیلے کا بنی اسمٰعیل ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سارے یمن والے بنی اسمٰعیل ہوں۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ، لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ:

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، کہا ہم سے سلمہ بن اکوع رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اسمٰعیلؑ کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے باپ (اسمٰعیلؑ نبی) تیر انداز تھے اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں۔ یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا آپ تو

مَا لَهُمْ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں؟ اس وقت آپؐ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

---

## بَابٌ:

باب:

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ بِاللهِ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے، انہوں نے حسین بن واقد سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود دیلی نے، ان سے ابوذر رضہ نے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا ف اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کا تبلائے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

ف مراد وہ شخص ہے جو ایسا کرنا درست سمجھے یا یہ بطور تغلیظ کے ہے یا کفر سے مراد ناشکری ہے۔

---

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے حریز ف نے کہا مجھ کو عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے ـــ یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا ف۲ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپؐ نے نہیں فرمائی۔

ف حریز بفتح ح وکسر را اخیر میں زاء ـ یہ صغار تابعین میں سے تھے۔ ف۲ جھوٹا خواب بیان کرنا ـــ

بیان کرنا ہے۔ جھوٹا خواب بیان کرنا بیداری میں جھوٹ بولنے سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ خواب ایک حصہ ہے نبوت کے حصوں میں سے جھوٹا خواب بیان کرنے والا گویا اللہ پر افتراء کرتا ہے، بہتان لگاتا ہے۔

---

٧١٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعَةٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعَةٍ: الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے، انہوں نے ابوجمرہ سے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور آپؐ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپؐ تک صرف ماہِ حرام میں پہنچ سکتے ہیں۔ اگر آپؐ ہم کو دین کی کوئی بات تبلا دیں تو ہم آپؐ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو تبلا دیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ پر ایمان لاؤ۔ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں — درستی سے نماز ادا کرو — زکوٰۃ دیا کرو۔ جو کچھ لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو اور میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے اور روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں ف ۱۔

ف ۱ یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ باب کی مناسبت یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا ربیعہ کی شاخ ہیں یا مضر کی اور یہ دونوں حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں۔

---

٧١٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ منبر پر فرماتے تھے دیکھو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

فساد اس طرف سے پھوٹے گا۔ پورب کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے ف۱۔

ف۱ شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو جائے۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جو چنگیز خاں کے زمانہ میں ہوا۔ انہوں نے مسلمانوں کو بہت تباہ کیا، بغداد کو لوٹا اور خلافتِ اسلامی کو برباد کر دیا۔

---

## بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ۔

باب: اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۱۔

ف۱ حافظ نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں بڑے زوردار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فضیلت دی۔

---

۷۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

مجھ سے محمد بن عزیر زہری نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا۔ ان کو عبداللہ بن عمر رضؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا ف۱ اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور عصیہ ع نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ف۲۔

۱؎ انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں چوری کی تھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۲؎ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر کے پھر عہد شکنی کی اور بیر معونہ والوں کو مار ڈالا ۳؎ ایک شاخ ہے بنی سلیم کی جو جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے ۔

---

٧١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

مجھ سے محمد ابن سلام یا ابن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا ۳؎

۳؎ جو جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے ۔

---

٧١٨- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ.

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے دوسری سند، اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بتاؤ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر ابن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے ۱؎ آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں ۲؎

۱؎ یعنی جہینہ، اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب برے لوگ ہیں۔ اس وقت تک اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۔
۲؎ کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا ان کے اخلاق اور عادات اچھے ہیں ۔

۷۱۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الْأَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ، وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ، خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ، أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ۔

ہم سے محمد بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے سنا، انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے۔ محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمان نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوئی ل خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تبلا اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے۔ اقرع نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

ل مگر اوپر کی روایت سے شک رفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جہینہ کا نام بھی شریک ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

باب قحطان کا بیان۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے، انہوں نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابوالغیث سالم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ۔

سے، آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک شخص ف۱ بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا ف۲

ف۱ نام نامعلوم یا جہجاہ جیسا مسلم کی روایت میں ہے ٭ ف۲ یعنی ان پر حکومت نہ کرے گا کہتے ہیں کہ یہ امام مہدی کے بعد نکلے گا اور انہی کے قدم بقدم چلے گا جیسے ابو نعیم نے فتن میں روایت کیا ٭

---

## بَابُ مَا یُنْھٰی مِنْ دَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ ابْنُ یَزِیْدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ أَنَّہُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَہُ نَاسٌ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ حَتّٰی کَثُرُوْا، وَکَانَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَکَسَعَ أَنْصَارِیًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِیُّ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَدَاعَوْا، وَقَالَ الْأَنْصَارِیُّ: یَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُھَاجِرِیُّ: یَا لَلْمُھَاجِرِیْنَ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوٰی أَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُھُمْ؟ فَأُخْبِرَ بِکَسْعَۃِ الْمُھَاجِرِیِّ الْأَنْصَارِیَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعُوْھَا فَإِنَّھَا خَبِیْثَۃٌ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ أُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَیْنَا، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْھَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذَا الْخَبِیْثَ،

باب، جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے۔

ہم سے محمد (بن سلام) نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ان مہاجرین میں ایک آدمی ف۱ بڑا دل لگی باز تھا۔ اس نے کیا کیا ایک انصاری ف۲ کے سر پر ضرب لگائی۔ انصاری بہت سخت غصے ہوا اور اس نے اپنی ذات والوں کو (مدد کے لئے) پکارا۔ انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو (میری فریاد سنو۔ مہاجر نے کہا ارے مہاجرو دوڑو۔ یہ دغل) سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمے سے) نکل آئے، فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی ہیں؟ ف۳ پھر پوچھا قصّہ کیا ہے؟ لوگوں نے بیان کیا ایک مہاجر نے انصاری کے سر پر ضرب لگائی۔ آپؐ نے فرمایا ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) کیا کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو پکارتے ہیں۔ اچھا مدینہ پہنچ کر سمجھ لیں گے۔ عزّت دار ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔ ف۴ حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم ہو تو اس ناپاک پلید کا سر اڑا دوں؟ (یعنی عبداللہ بن ابی کا)، آنحضرت صلی اللہ

لِعَبْدِ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کرو۔ لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ ف۶

ف۱ جہجاہ بن قیس غفاری ۔ ف۲ سنان بن وبرہ ۔ ف۳ اپنی اپنی قوم کو پکارنا، فساد کے لئے ابھارنا ۔ ف۴ ان کا انجام بُرا ہے ۔ ف۵ یہ آیت سورۂ منافقون میں ہے۔ مردود نے عزت دار سے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلیل سے پیغمبر صاحبؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کو۔ لعنہ اللہ ۔ ف۶ گو عبداللہ بن ابی مردود منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں شریک تھا۔ اس لئے آپؐ کو یہ خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ کہنے لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ مشہور ہو جائے گا تو دوسرے لوگ اسلام لانے میں تامل کریں گے ۔

---

۷۲۱- حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند؛ اور انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زبید سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے مسروق سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا جو شخص (مصیبت میں) گالوں پر (تھپڑ) مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں نکالے ف۱ وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں ہے ف۲

ف۱۔ ناشکری اور کفر کی ۔ ف۲ اگر ان باتوں کو درست جان کر کرتا ہے ورنہ یہ تغلیظ کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے ۔

---

## بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ.

باب: خزاعہ کے قصے کا بیان ف۱

ف۱ خزاعہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے مگر اس پر اتفاق ہے کہ وہ عمرو بن لحی کی اولاد میں ہیں اس کا چچا اسلم تھا جو قبیلہ اسلم کا جد اعلی ہے ۔

۷۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحیی بن آدم نے خبر دی، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے

عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ ابْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ أَبُو خُزَاعَةَ.

ابو حصین سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو ابن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ والوں کا باپ تھا۔

---

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو ابْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے تھے (قرآن شریف میں سورۃ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک دیا جاتا تھا اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا تھا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا یعنی سانڈ، اس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا۔ سعید نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی ف۱

ف۱ ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اسی نے بتوں کو نصب کیا سائبہ چھوڑ دیا، بحیرہ اور وصیلہ اور حام نکالا۔ کہتے ہیں یہ عمرو بن لحی شام کے ملک میں گیا۔ وہاں کے لوگ بت پرست تھے۔ ان سے ایک بت مانگ لایا، کعبے میں لا کھڑا کیا اسی کا نام ہبل تھا اور ایک شخص اساف نامی نے نائلہ ایک عورت سے خاص کعبے میں زنا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر کر دیا۔ عمرو بن لحی نے ان کو لے کر کعبے میں کھڑا کیا۔ جو لوگ کعبے کا طواف کرتے وہ اساف کے بوسے سے شروع کرتے اور نائلہ کے بوسے پر ختم کرتے۔ بعضے کہتے ہیں ایک جن (شیطان) ابو ثمامہ نامی عمرو بن لحی کا رفیق تھا اس نے عمرو بن لحی سے کہا جدّہ میں جا، وہاں سے بت اٹھا لا اور لوگوں سے کہہ ان کی پوجا کریں وہ جدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت ادریسؑ اور نوحؑ کے زمانہ میں پوجے جاتے تھے یعنی وُدّ اور سُواع اور یغوث اور یعوق اور نسران کو مکہ اٹھا لایا، لوگوں سے کہا ان کی پوجا کرو۔ اس طرح بت پرستی عرب میں جاری ہوئی۔ خدا کی مار اس بے وقوف پر آپ بھی آفت میں پڑا اور قیامت تک ہزارہا لوگوں کو آفت میں پھنسایا۔ اگر آنحضرتؐ کی ذاتِ مبارک عرب میں ظہور نہ کرتی تو ہندوؤں کی طرح عرب بھی اب تک بت پرستی میں گرفتار رہتے۔

## بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَنَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟

## باب :- ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے بیان کیا عمرو بن عباسؓ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا مجھ سے مثنیٰ نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو اپنے بھائی سے کہا تم مکہ جا کر اُن صاحب کا حال معلوم کر کے مجھ سے بیان کرو جو

---

کہتے ہیں میں پیغمبر ہوں اور میرے پاس آسمان سے وحی آتی ہے اور ان کی بات سنو اور پھر میرے پاس آؤ۔ وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملا اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر آیا اور اُن سے بیان کیا کہ میں نے دیکھا وہ اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور ایسے کلام کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں جو شعر نہیں ہے ابوذر نے کہا جو میں چاہتا تھا اس میں تم نے میری تسلی نہیں کی۔ پھر خود توشہ لیا اور مشکیزہ جس میں پانی تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے مسجد میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تلاش کیا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جانتے نہیں تھے اور پوچھنا مناسب نہیں سمجھا یہاں تک کہ رات شروع ہو گئی حضرت علیؓ نے اُن کو دیکھا وہ سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے تو اپنے ساتھ (گھر) لے گئے ایک دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی ابوذر نے اپنا مشکیزہ اور توشہ اٹھایا مسجد کی طرف چل دیئے اور یہ دن بھی گذر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ شام ہو گئی اور اپنے لیٹنے کی جگہ آئے پھر حضرت علیؓ ان کے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے کہ ابھی تک اس شخص

فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ
مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ
يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ،
فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي
أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا
وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ
فَأَخْبَرَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي
فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ
قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ
فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ
فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ
مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى
قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي،
قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا
بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى
الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ،
ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ
وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ،
أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ
طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ؟ فَأَنْقَذَهُ
مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ
وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ۔

(یعنی ابوذر) کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا۔ (انہوں نے کہا نہیں حضرت علیؓ نے انکو اٹھایا اور اپنے ساتھ لیگئے دونوں ایک دوسرے سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھ رہے ہیں اسی طرح تیسرے دن بھی یہی معاملہ رہا حضرت علیؓ آئے اور ان کو اپنے ساتھ لے گئے پھر حضرت علیؓ نے ان سے پوچھا۔ کہو تو تمہارا مقصد کیا ہے۔؟ کس کام سے یہاں آئے ہو۔ ابوذر نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ میری رہنمائی کریں گے تو بتا دیتا ہوں حضرت علیؓ نے وعدہ کیا ابوذر نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا حضرت علیؓ نے کہا یہ صحیح ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں۔ صبح تم میرے ساتھ چلو اگر میں (رستے میں) ڈر کی کوئی بات دیکھوں تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جیسے میں پانی بہا رہا ہوں جب میں چل پڑوں تو تم بھی میرے پیچھے چلنا اور جہاں میں گھسوں تو بھی گھس خیر انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت علیؓ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علیؓ اس مکان میں گھسے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود تھے یہ بھی گھسے وہاں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات سنی اور مسلمان ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم میں لوٹ جا اور ان کو خبر کر دے (یا اللہ وہیں رہو) جب تک میرا حکم نہ آئے ابوذر نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تو اسلام کا حکم ان کافروں کے بیچا بیچ زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر مسجد میں آئے اور زور سے پکارا میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں یہ سنتے ہی قریش کے لوگ اس کو مارنے کیلئے کھڑے ہوئے اور مار مار کر زمین پر لٹا دیا اتنے میں حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا) آئے اور ان پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی تمہارے لئے (کیا غضب کرتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غفار کی قوم والے ہیں اور تمہارے سوداگروں کا

ملک شام کے آنے جانے کا راستہ (ان کی قوم پر سے ہے) غرض حضرت عباسؓ نے ان کو ان سے چھڑایا دوسرے دن پھر اسی طرح انہوں نے اسلام کا کلمہ

## قِصَّةُ زَمْزَمَ

## زمزم کے قصّے کا بیان ف۱

ف۱ بعض نسخوں میں یوں ہے باب قِصَّة اسلام ابی ذر اور یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ ساری حدیث میں ان کے مسلمان ہونے کا قصہ مذکور ہے۔

٧٢٥- حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ: قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ: حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، قَالَ: فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو قتیبہ سالم بن قتیبہ نے کہا مجھ سے مثنٰی بن سعید قصیر (بونے) نے کہا مجھ سے ابو جمرہ نے کہا عبداللہ بن عباسؓ نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجئے کہا ابوذر نے کہا میں غفار (قبیلے) کا ایک شخص تھا۔ ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا تم مکے جا کر ان سے ملو بات کرو اور ان کا حال مجھ سے بیان کرو۔ وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے ملا، لوٹ کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا کیا دیکھا؟ وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بُری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی۔ آخر میں نے ایک دسترخوان (جس میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھال مکہ پہنچا۔ وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپؐ کا حال ف۲ پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا۔ میں زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا۔ حضرت علیؓ میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا صبح کو پھر میں مسجد میں آ گیا میرا مطلب یہ تھا کہ کسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپؐ کو تبلاتے پھر حضرت علیؓ میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی مجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا ف۳

بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي،
قَالَ: فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ؟ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ
الْبَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ
عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ، قَالَ:
قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا
رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي
لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ
رَشَدْتَ، هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي
ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ
أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ
كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ، فَمَضَى
وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ
مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ: أَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ،
فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي:
يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى
بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ،
فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ
بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ
وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ،
إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ:
قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ
لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ
ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ،
تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ

میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا تو میرے ساتھ چلو۔ اب
انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو تیرا مطلب کیا ہے؟ کس کام کے
لئے اس شہر میں آیا ہے؟ میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ
کسی سے نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں۔ انہوں نے کہا
میں ایسا ہی کروں گا۔ تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ
یہاں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں
نے پہلے اپنے بھائی کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ
لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ لایا۔ آخر میں خود آیا۔
میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا تو نے اچھا
راستہ پایا (مجھ سے ملا)، میں بھی انہی شخص کے پاس جاتا ہوں
میرے پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس۔ اگر میں
(رستے میں) ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو میں (یہ اشارہ کروں
گا) دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا جوتا صاف
کرتا ہوں تو وہاں سے چل دیجیو خیر حضرت علی رضی چلے میں بھی ان کے
ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں گھسے میں بھی گھسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھایئے
آپ نے بتلایا میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا۔ آپ نے فرمایا
اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب
تجھ کو ہمارے غلبہ کی خبر پہنچے اس وقت چلا آ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ)
قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان
کافروں کے بیچا بیچ زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر
مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگو
میں تو اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی
دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ سنتے
ہی انہوں نے کہا اٹھو اس بے دین کی خبر لو۔ انہوں نے مار ڈالنے کی نیت
سے مجھ کو (خوب) مارا۔ حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا)
نے مجھے دیکھ لیا وہ آن کر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب

وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارٍ؟ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِي، فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ۔

ہو کر کہنے لگے ارے خرابی (کیا غضب کرتے ہو) تم غفار کی قوم والے کو مار ڈالتے ہو؟ اور تمہاری سوداگری اور تمہارے آنے جانے کا راستہ اسی قوم پر سے ہے ف۲ یہ سن کر انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں مسجد میں، آیا اور جیسا پکارا تھا اسی طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس بیدین کی خبر لو جیسے کل مجھ پر تاب پڑی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی۔ حضرت عباسؓ پھر آن پہنچے اور مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو انہوں نے کل کہا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا ابوذر کا اسلام اس طرح شروع ہوا۔

ف۱ وہاں کے لوگوں سے جو کافر اور آپؐ کے دشمن تھے ۔ ف۲ یہاں جاکر ٹھہرے ۔ ف۳ قریش کے لوگ تجارت اور سوداگری کے لئے شام کے ملک کو جایا کرتے، راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے۔ حضرت عباس رضؓ نے ان کو ڈرایا اس کو مار ڈالو گے تو ساری غفار کی قوم برہم ہو جائے گی، تمہاری سوداگری اور آمد و رفت سب میں خلل پڑ جائے گا۔

---

## بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ۔

باب: زمزم اور عرب کی جہالت کا بیان۔

۷۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلاَثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الأَنْعَامِ۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلاَدَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے، انہوں نے ابوالبشر سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضؓ سے، انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورۃ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے۔ وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں، راہ پانے والے نہیں اس آیت تک ف۱۔

ف۱ یعنی سورۂ انعام میں عرب کی ساری جہالتیں اور نادانیاں مذکور ہیں۔ ان میں سب سے بڑی یہ تھی کہ کم بخت اپنی اولاد یعنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے۔ بت پرستی، راہزنی ان کا رات دن کا شیوہ تھا۔ عورتوں پر وہ ستم کرتے کہ معاذاللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے۔ یہ سب بلائیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دور کرائیں۔

---

## بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلاَمِ وَالْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ

باب: اپنی مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا اور ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ۔ وَقَالَ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

سے روایت کی عزت دار، عزت دار کا بیٹا، عزت دار کا پوتا، عزت دار کا پروتا یوسف پیغمبر تھے جو یعقوب کے بیٹے، اسحاقؑ کے پوتے اور ابراہیم خلیل اللہ کے پروتے تھے ف اور براءؓ نے کہا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

ف یعنی یہ بیان کرنا کہ میں ان کی اولاد میں ہوں؛ ف۲ یہ دونوں روایتیں اوپر حدیث الانبیاء میں موصولاً گزر چکی ہیں۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ، بِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ۔

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء) کی یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے۔ بنی فہر کے لوگو، بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے خاندان تھے۔ امام بخاریؒ نے کہا ہم سے ف قبیصہ نے کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی۔

ف حافظ نے کہا یہ موصول ہے تعلیق نہیں ہے۔ اور اسمٰعیل نے اس کو دوسرے طریق سے قبیصہ سے وصل کیا؛

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کرکے)

عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ، لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

اللہ سے بچالو۔ عبدالمطلب کے بیٹو تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو۔ زبیر کی ماں میری پھوپھی، فاطمہؓ میری بیٹی تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو۔ میں خدا کے سامنے تمہارے لئے کچھ نہیں اختیار رکھتا، ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو ف۔

ف دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا، اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے بنی ہاشم اپنی اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ۔ معلوم ہوا کہ اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری کچھ کام نہ آئے گی۔ اس حدیث سے اس شخص کی شفاعت کا بالکل رد ہو گیا جو بعضے نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا زور ڈال کر جس کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاف فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا یعنی اس کے بن مرضی نہ شفاعت کر سکتا ہوں، نہ کسی کو بچا سکتا ہوں۔ جب پیغمبر صاحبؐ کو خاص اپنی پیاری بیٹی اور بی بی کے بچانے کی قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا مجال ہے کہ وہ کارخانۂ خدائی میں اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے۔

## بَابٌ - ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ. وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

باب: کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے۔

٧٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انس سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) تو پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے، انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے۔ آپؐ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے ف

ف انصار کے اس بھانجے کا نام نعمان بن مقرن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔ ترجمہ باب میں بھانجے کا قوم میں سے ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری مولیٰ کے بارے میں کوئی حدیث نہیں لائے۔ بعضوں نے کہا انہوں نے مولیٰ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی ہوگی۔ حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاریؒ نے فرائض میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولیٰ بھی انہی میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو بزاز نے ابوہریرہ رضؓ سے نکالا۔ اس میں مولیٰ اور حلیف اور بھانجے تینوں مذکور ہیں تیسیر میں ہے کہ حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ جب عصبہ اور ذوی الفروض نہ ہوں تو بھانجا ماموں کا وارث ہوگا ؛

❁

## بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفِدَةَ.

باب: حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ ف

ف یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے جدِّ اعلیٰ کا نام تھا۔ کہتے ہیں حبشی حبش بن کوش بن حام بن نوح کی اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ سارے عرب پر غالب آگئے تھے اور ان کے بادشاہ ابرہہ نے کعبہ کو گرا دینا چاہا تھا حافظؒ نے کہا باب کی حدیث سے بعضے صوفیہ نے رقص اور مزامیر کی اباحت پر دلیل لی ہے اور جملہ علماء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں حبشیوں کا کھیل لڑائی کی تعلیم کے طور پر تھا اس سے رقص کی اباحت کیونکر نکلے گی جو لہو ولعب کے طور پر ہو مترجم کہتا ہے ایک جماعت محققین حدیث کا جیسے امام ابن حزم وغیرہ ہیں یہ مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا بجانا خوشی کرنا جائز ہے لیکن اور وقتوں میں حدیث سے اباحت ثابت نہیں پر اس پر قیاس کر سکتے ہیں اور عبداللہؓ بن جعفر رضؓ اپنی لونڈیوں کا گانا سنا کرتے البتہ عبادت کے طور پر گانا بجانا جو صوفیہ نے نکالا ہے اس کی سند ہماری شریعت میں کچھ نہیں ہے نہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت ہے کہ اس نے مجلسِ سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پس یہ امر بدعت ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے اس لئے محققین صوفیہ نے جیسے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ہیں ہمیشہ سماعِ عبادتی سے پرہیز کیا ہے اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کا قول ہے نہ ایں کار میکنم نہ انکار میکنم ؛

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ ان کے پاس آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں منا کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ، يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ۔

اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (پڑے) تھے۔ ابو بکرؓ نے ان کو جھڑکا (ان کی آواز سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا ابو بکرؓ ان کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منا کے دن تھے (یعنی ذیحجہ کی دسویں گیارہویں، بارہویں) اور حضرت عائشہؓ نے (اسی سند سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی تھی حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرتؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو۔

## بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ۔

باب: اپنے باپ دادا کو بُرا کہوانا نہ چاہنا۔

۷۳۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي فِيهِمْ؟ قَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہؓ سے، انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی (مکّہ کے) مشرکوں کی ہجو کر دوں آپؐ نے فرمایا میں بھی انہی کے خاندان میں سے ہوں ف۱ حسان نے کہا میں اپنی شاعری کے کمال سے آپؐ کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی میں حضرت عائشہؓ کے سامنے حسان کو بُرا کہنے لگا ف۲ انہوں نے کہا حسان کو بُرا نہ کہہ (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا ف۳۔

ف۱ ان کی ہجو میرے باپ دادا کی ہجو ہو گی ؛ ف۲ اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک تھے ؛ ف۳ مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں کرتے حسان ان کا جواب دیتے اور جواب ہی کیسا کہ مشرکوں کے دل پر سانپ لوٹتا۔ ایمان اور پاک نفسی اسی کا نام ہے۔ باوجودیکہ حسان رضؓ نے حضرت عائشہؓ کو ایسی تہمت لگائی تھی اور کوئی ہوتا تو دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا مگر اس وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیرخواہ اور حمایتی اور مداح تھے اپنی ذات کی برائی کا کچھ خیال نہیں کیا۔ ہائے افسوس ایک زمانہ وہ تھا ایک ہمارا زمانہ ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں رات دن

حدیث اور قرآن میں مشغول رہتے ہیں ان کو یہ نام کے مسلمان یوں بُرا کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا مجتہد کے خلاف ہیں۔ معاذ اللہ اور رسولؐ کی محبت ایسی چیز ہے کہ تمام جہان کی برائیاں اگر ہوں بھی تو وہ درگزر کے قابل ہیں ان کی تعریف اور ستائش کرنی چاہیئے۔ شیخ محی الدین بن عربی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کیا جب وہ ایک شخص کو بُرا کہتے تھے جو اُن کے پیر کو یعنے ابو مدین مغربی کو بُرا کہتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو نے ابو مدین مغربی کے خیال سے اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور رسولؐ کے خیال سے اس سے محبت نہیں رکھی وہ اللہ اور رسول سے تو محبت رکھتا ہے۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ. وَقَوْلِهِ. مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان (سورۂ فتح میں ہے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ) کافروں پر سخت ہیں اور سورۂ صف میں ہے اس کا نام احمد ہوگا۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنی مٹنے والا۔ اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائے گا اور حاشر یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

---

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں اور لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے۔ وہ مذمم کو بُرا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں۔ میں تو محمدؐ ہوں ۔

ف کم بخت عرب کے کافر دشمنی سے آپ کو محمد نہ کہتے یعنی سراہا ہوا بلکہ اس کی ضد مذمم کے نام سے پکارا کرتے یعنی برا۔ آپ نے فرمایا مذمم میرا نام ہی نہیں ہے جو مذمم ہو اسی پر ان کی گالیاں پڑیں گی۔ حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے رؤف، رحیم، شاہد، مبشر، نذیر، مبین، داعی الی اللہ، سراج منیر، مذکر، رحمت نعمت، ہادی، شہید، امین، مزمل، مدثر، متوکل، مختار، مصطفٰے، شفیع، مشفع، صادق، مصدوق وغیرہ۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اسمائے حسنٰی کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر خوب تلاش کئے جائیں تو تین سو ناموں تک نکلیں گے۔

---

## بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ لَبِنَةٍ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا، ہم سے سعید بن میناء نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا ف

ف مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم۔

---

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا، اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ۔ لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں ۔ تعجب کرتے ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی ؟ تو اینٹ میں ہوں۔

قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

اور میں خاتم النبیین ہوں۔

## بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا۔

## بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حمید سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے، اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابوالقاسم! آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو ف۔

ف حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے، بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی زندگی تک تھی۔ بعضوں نے کہا جمع کرنا منع ہے یعنی محمد نام رکھ کر کنیت ابوالقاسم رکھنا۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے منصور سے، انہوں نے سالم ابی الجعد سے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو۔

٧٣٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي-

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

---

## بَابٌ:-

باب۔

٧٤٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْجُعَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ، قَالَ فَدَعَا لِي-

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسےٰ رہ نے خبر دی، انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید کو دیکھا چورانوے برس کی عمر مگر اچھے خاصے ٹہلنٹے مضبوط۔ وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو حواس کان، آنکھ سب اب تک کام دیتے رہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے۔ میری خالہ[1] مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ اس بچہ کے لئے دعا فرمایئے یہ میرا بھانجہ ہے، بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

[1] خالد نے کہا مجھ کو ان کی خالہ کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علبہ بنت شریح تھا۔

---

## بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ-

باب: مہر نبوت کا بیان (جو آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تھی)[1]

[1] حافظ نے کہا یہ مہر ولادت کے وقت سے آپؐ کی پشت پر نہ تھی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کر دی تھی۔ یہ مضمون ابو داؤد طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی اپنی مسندوں میں اور ابو نعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے، انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا انہوں نے کہا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ: الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

میرا بھانجا ہے بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا دی۔ آپ نے وضو کیا۔ میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ میں نے آپ کے دونوں مونڈوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے حجلہ کا انڈا یا چھپر کھٹ کی گھنڈی ف محمد بن عبیداللہ نے کہا حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے۔ حجل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ نے کہا ف مثل زر الحجلہ یعنی زائے معجمہ پہلے رائے مہملہ سے امام بخاری نے کہا صحیح رز ہے یعنی رائے مہملہ پہلے پھر زائے معجمہ۔

ف یہ ترجمہ ہے مثل زر الحجلہ کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد بن عبیداللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے حجلہ کا انڈا اور حجلہ ایک پرندے کا نام ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے زر بتقدیم زاء معجمہ بر رائے مہملہ یا بہ تقدیم راء مہملہ بر زائے معجمہ یعنی رز دونوں طرح منقول ہے رز سے مراد انڈا ہے۔ ف ابراہیم ابن حمزہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کیا۔

---

## بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٧٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

باب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا، انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسین سے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے عقبہ بن حارث سے، انہوں نے کہا ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پا پیادہ تشریف لے گئے رستے میں امام حسنؓ کو دیکھا۔ وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے امام حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے۔ حضرت علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے ف

ف خوش ہو رہے تھے۔ امام حسنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے۔ انسؓ کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے۔ ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجوہ مشابہت مختلف ہوں گے۔ بعضوں نے کہا امام حسنؓ نصف اعلیٰ بدن میں

مشابہ تھے اور امام حسینؓ نصف اسفل میں۔ غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریمؐ کی۔ اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو جناب ابوبکر صدیق رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ نقشہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے کوئی بے وقوف بھی ایسا خیال نہیں کرنے کا۔ ابوبکر صدیق رضؓ جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے خیرخواہ اور جاں نثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ؛

---

٧٤٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیرؒ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن خالد نے، انہوں نے ابوجحیفہ رضؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے۔

---

٧٤٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي، قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے ابوجحیفہ رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے۔ اسمٰعیل نے کہا میں نے ابوجحیفہؓ سے کہا بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بیان کرو۔ انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کھچڑی ہو گئے تھے (کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کا حکم دیا لیکن یہ اونٹ ابھی ہم نے نہیں لئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

---

٧٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے، انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے وہب بن عبداللہ ابوجحیفہ سوائی سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی و

ف۱ عنفقہ ٹھوڑی اور زیریں لب کے درمیان کو کہتے ہیں۔

٧٤٦- حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔

ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عثمان نے کہا، انہوں نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، جو صحابی تھے، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے۔

٧٤٧- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ، أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ، قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ، فَسَأَلْتُ، فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے، کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت ٹھگنے نہ بہت لمبے ف۱ سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سیدھے بال۔ آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری۔ اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ میں رہے۔ (وفات کے وقت) آپ کے سر میں اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سُرخ تھا۔ میں نے وجہ پوچھی (انس رضی اللہ عنہ سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا ف۲۔

ف۱ بیہقی نے روایت کیا لمبے کے قریب ۔ ف۲ خضاب کی وجہ سے ہے۔

۷۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ: بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے، انہوں نے ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی زرد رنگ نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے۔ اللہ نے آپؐ کو چالیسویں برس کے اخیر میں پیغمبری دی۔ پھر دس برس آپؐ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں، بعد میں اس کے اللہ نے آپؐ کو اٹھا لیا اس وقت آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے۔

---

۷۴۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو، خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے۔ نہ تو بہت (بیڈول) لمبے نہ ٹھنگنے۔

---

۷۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں (آپؐ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذری سی سفیدی آ گئی تھی ف۱

ف۱ مگر ابو رمثہ کی روایت میں جس کو حاکم اور اصحاب سنن نے نکالا یہ ہے کہ آپؐ کے بالوں پر مہندی کا خضاب تھا۔ ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ زرد خضاب کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپؐ نے مہندی لبطریق خوشبو لگائی ہو اسی طرح زعفران۔ ان لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ انسؓ نے خضاب نہ دیکھا ہو۔

٧٥١- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے، انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے۔ آپؐ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا) آپؐ کے بال کان کی لوتک پہنچتے۔ میں نے آپؐ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا۔ آپؐ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابی اسحٰق نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ اس میں یوں ہے کہ آپؐ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے ؎۱۔

؎۱ یوسف کے طریق کو خود مؤلف نے انہی سے نکالا مگر مختصر طور سے۔ اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آپؐ کے بال کانوں کی لوتک، بعض روایتوں میں مونڈھوں تک، بعض روایتوں میں ان کے بیچ تک مذکور ہے کہ جس وقت آپؐ تیل ڈالتے تھے، کنگھی کرتے تھے تو بال مونڈھوں تک آجاتے خالی وقتوں میں کانوں تک رہتے۔

---

٧٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ: أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا۔ انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمکدار ؎۱)

؎۱ گول سے یہ غرض نہیں کہ بالکل گول تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قدر گولائی تھی۔ عرب لوگوں میں یہ حسن میں داخل ہے۔ اس کے ساتھ آپؐ کے رخسارے پھولے ہوئے نہ تھے بلکہ صاف تھے جیسے دوسری روایت میں ہے داڑھی آپؐ کی گول گھنی ہوئی قریب تھی کہ سینہ ڈھانپ لے۔ بال سیاہ آنکھیں سرمگیں، ان میں لال ڈورے۔

---

٧٥٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمِصِّيصَةِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ

ہم سے ابوعلی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں جو ایک شہر ہے نہر جیحون پر، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابوجحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَارَّةُ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

دوپہر کو (سخت گرمی میں) پتھریلے میدان میں نکلے، وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ آپ کے سامنے برچھی گڑی ہوئی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی سترہ کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے ف۱ انہوں نے ابوجحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس برچھی کے پار سے ایک عورت گزر رہی تھی لوگوں نے کیا کیا کھڑے ہو گئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لئے) پھیرنے لگے۔ ابوجحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا ف۲

ف۱ اس روایت کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ۔ ف۲ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ڈول پانی میں کلی کر کے وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں میں سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی۔ ام سلیم نے آپ کا پسینہ جمع کر کے خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ ابویعلیٰ اور بزار نے باسناد صحیح نکالا کہ جب آپ مدینہ کے کسی رستے سے گزر جاتے تو وہ مہک جاتا۔ وہاں مشک کی خوشبو آتی۔ ایک غریب عورت کے پاس خوشبو نہ تھی۔ آپ نے شیشہ میں تھوڑا سا پسینہ دے دیا۔ وہ عورت جب اس کو لگاتی تو سارے مدینے والے مشک کی سی خوشبو پاتے۔ اس کے گھر کا نام بیت المطیبین پڑ گیا۔ یہ بھی ابویعلیٰ اور طبرانی نے نکالا۔

---

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ: فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا، مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے۔ جب آپ جبرئیلؑ سے ملا کرتے۔ وہ رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملتے اور قرآن کا آپ سے دور کرتے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں لوگوں کو بھلائی پہنچاتے، چلتی ہوا سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

بھی زیادہ سخی ہوتے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا؟ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

ہم سے یحییٰ بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم سے ابن جُریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپ نے فرمایا عائشہؓ تو نے مُدلجی کی بات سنی ف۱ اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ف۲

ف۱ جو بڑا قیافہ شناس تھا ۔ ف۲ ہوا یہ تھا کہ زید گورے تھے اور اسامہ سیاہ فام تھے۔ بعضے منافق شبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں۔ ایک دن دونوں باپ بیٹے چادر اوڑھے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے ہوئے تھے مدلجی نے جو عرب کا بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں۔ امام شافعیؒ نے اس حدیث کی رُو سے قیافہ کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو۔ اس حدیث کا ذکر انشاء اللہ کتاب الفرائض میں آئے گا۔ یہاں اس کے لانے سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکیریں تھیں۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک سے سُنا وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصّہ بیان کرتے تھے، کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ کا چہرہ خوشی سے ایسا چمک رہا تھا اور جب آپ کو خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

ایک ٹکڑا ہے ف اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے ؛

ف چاند نہیں کہا کیونکہ چاند میں سیاہ داغ بھی ہیں ؛

---

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے، انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدمؑ سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں مَیں پیدا ہوا ف۔

ف قرن چالیس سال کا ہوتا ہے یا اسی سال کا یا سو سال کا یا ستر سال کا یا ایک سو بیس سال کا ؛

---

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یورپ والے کرتے ہیں) اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے۔ اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے۔ پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے ف۔

ف اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا۔ شاید آپ کو حکم آگیا ہوگا ؛

٧٥٩- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدزبان نہ تھے نہ بدزبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی سے پیش آئیں۔ نرمی سے بات کریں۔)

---

٧٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا ف ہاں جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کیلئے اس سے بدلا لیا کرتے۔

ف عبداللہ ابن خطل یا عقبہ بن ابی معیط یا ابورافع یا کعب بن اشرف کو جب آپ نے قتل کرایا تو وہ بھی اپنی ذات کے لئے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا اور لوگوں کو بہکانا شروع کیا تھا اس لئے ان سے بدلا لیا گیا۔ اگر آپ اپنی ذات کے لئے بدلہ لیتے تو اس یہودن کو ضرور قتل کروا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا اس منافق کو قتل کراتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے۔

---

٧٦١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں نے نہ کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی۔

٧٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے، انہوں نے ابوسعید خدری رض سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے ف

ف بزار کی روایت ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔

٧٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے، دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث بیان کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو بُرا سمجھتے تو آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا ف

ف یعنی شرم کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے۔

٧٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِيِّ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ۔

مجھ سے علی بن جعدی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا ف اگر آپ کا دل چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر برائی نہ کرتے)

ف یعنی حلال کھانے کو، حرام سے تو فوراً منع فرماتے گو ڑ بھوڑ سے جو آپ نے کراہت بیان فرمائی طبعی بیان فرمائی کیونکہ آپ کے ملک والے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عیب نہیں کیا۔

۷۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ الأَسَدِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ: بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے، انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک بن بجینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) الگ رکھتے۔ اتنے کہ آپؐ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے۔ ابن بکیر نے بکر سے یہ روایت کی اس میں یونہی ہے یہانتک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی ول

ول اس حدیث کے اس باب میں لانے سے غرض یہ ہے کہ آپؐ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں ؛

---

۷۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے، انہوں نے قتادہ سے انسؓ نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں۔ اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

---

۷۶۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ، فَنَادَى بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے باپ سے نقل کرتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا۔ اس وقت آپؐ ابطح میں محصب میں ایک ڈیرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اتنے میں بلالؓ ڈیرے کے باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لئے اذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر گئے۔ لوگ اس پر گرے، ہر ایک

دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

لینے لگا۔ پھر اندر آئے اور برچھی نکالی۔ اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی کے اس پار) گدھے عورتیں جا رہی تھیں ف۱۔

ف۱ ترجمۂ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ کی پنڈلیاں سپید چمکدار تھیں ؛

---

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے۔ کوئی گننے والا چاہتا تو اخیر تک ان کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ شہاب سے، انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلان (ابو ہریرہؓ) پر تعجب نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے میں آ بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سنانے میں نفل نماز پڑھ رہی تھی، ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ اٹھ کر چل دیا۔ اگر (وہ ٹھہرتا) میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو؟ ف۱

ف۱ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابو ہریرہ رضؓ کی تیز بیانی پر انکار کیا مگر ابو ہریرہ رضؓ کا حافظہ بہت قوی تھا۔ ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ؛

---

بَابٌ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں، دل غافل نہیں ہوتا تھا۔ اس کو سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ؎ ص۴۴

۷۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے مالک سے، انہوں نے سعید المقبری سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تہجد یا تراویح) کی نماز کیونکر پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا کسی اور مہینے میں رمضان کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ انہی کو تہجد کہو یا تراویح پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا مت پوچھ۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (تاکہ طاق ہو جائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ؎

؎ یہ حدیث اوپر باب صلوٰۃ التطوع میں گزر چکی ہے۔

---

۷۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے، انہوں نے سلیمان بن بلال سے، انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے، انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے: جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے گزرا ہی آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے

فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ؟ وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ-

آئے (اس وقت آپ حمزہؓ اور جعفر بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے، دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے ف۱ تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو۔ اس رات اتنا ہی ہو کر رہ گیا اس کے بعد آپ نے ان (فرشتوں) کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرتؐ کی آنکھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے انکی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا غرض جبریل نے آپکو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے ف۲۔

ف۱ اسی کو لے جانے کا حکم ہے۔ ف۲ بعد اس کے وہی قصہ گزرا جو معراج کی حدیث میں اوپر تفصیل سے گزر چکا۔ اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوتے میں ہوا تھا مگر یہ روایت شاذ ہے صرف شریک نے روایت کیا ہے کہ آپ اس وقت سو رہے تھے۔ عبدالحق نے کہا شریک کی روایت منفرد اور مجہول ہے اعتماد کے لائق نہیں ہے۔ اور اکثر اہلِ حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا۔

---

## بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ:

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں نبوت کی نشانیوں کے بیان میں۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجا سے سنا کہا:

۷۷۱- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ

ہم سے عمران بن حصینؓ نے بیان کیا وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ف کے ساتھ تھے۔ رات بھر چلتے رہے۔ صبح کے قریب اتر پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی۔ سورج بلند ہونے تک نہیں اٹھے۔ پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ ابوبکرؓ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ قاعدہ تھا، آپ کو کوئی نیند سے نہ جگاتا۔ جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں۔ ابوبکر صدیق رض کے بعد عمرؓ جاگے۔ آخر ابوبکرؓ

عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِيهِ لَا مَاءَ، قُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ، فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ،

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے۔ آپؐ جاگ اٹھے (وہاں سے) کوچ کا حکم دیا پھر اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا۔ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو اس سے پوچھا ارے تجھے کیا ہُوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا تیمم کرلے۔ اس نے تیمّم کر لیا۔ پھر نماز پڑھ لی۔ عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا۔ ہم کو بہت شدت سے پیاس لگی تھی۔ ہم چل رہے تھے، اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو پکھالیں (اونٹ پر) لادے ان پر پاؤں لٹکائے جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنی دور ہے؟ اس نے کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل۔ اس نے کہا اللہ کے رسول کے کیا معنی؟ عمران کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اس کو آگے آگے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس نے آپؐ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی۔ آپؐ سے اتنا اور کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنی واجب رحم ہیں) آخیر آپؐ نے حکم دیا اس کی دونوں پکھالیں لے کر آئے۔ آپؐ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب چھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا البتہ اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان کے منہ سے ٹپک رہا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں سے فرمایا،

أَوْهُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا۔

تمہارے پاس موجود کھانے کی چیز ہو) وہ لاؤ تو لوگوں نے اس عورت کے لئے روٹی کے ٹکڑے کھجور اکٹھا کیں جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت میں) پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اس عورت کے قوم والوں کو اس کے سبب ہدایت دی، وہ بھی مسلمان ہوگئی۔ اس کے لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

ف یہ حدیث ابواب التیمم میں گزر چکی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ تکبیر کہنے والے حضرت عمرؓ تھے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہ روایت گزر چکی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا۔ اس حدیث میں بعض بن بعض مریف ہے بعضے نسخوں میں تفض ہے بعضوں میں تغض، بعضوں میں تنصب۔ مطلب سب کا ایک ہی ہے۔

٧٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْإِنَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِأَنَسٍ، كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے، انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا آپؐ زوراء میں (جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف رکھتے تھے۔ وہاں پانی کا ایک برتن آپؐ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا۔ پانی آپؐ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب۔

٧٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا۔ لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے، پانی نہ ملا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

اس میں سے وضو شروع کرو۔ سب لوگوں نے آخری آدمی تک نے بھی وضو کر لیا۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے تلے سے پھوٹ رہا تھا۔

---

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ: حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّئُونَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَتَوَضَّئُوا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ۔

ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حزم بن مہران نے انہوں نے کہا میں نے امام حسن بصریؒ سے سنا۔ وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں نکلے۔ آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے۔ چلتے چلتے نماز کا وقت آن پہنچا، پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کر لیں۔ آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا ف وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں لے کر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو۔ سب نے وضو کر لیا جو اُن کا مطلب تھا (یعنی وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا۔ یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب

ف وہ خود انسؓ تھے جیسے حارث بن ابی اسامہ کی مسند میں اس کی صراحت ہے۔

---

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہم کو حمید نے خبر دی، انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہنچا جن لوگوں کا گھر مسجد (نبویؐ) کے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر وضو کر آئے۔ کچھ لوگ رہ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا، قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس میں پانی تھا۔ آپؐ نے اپنی ہتھیلی اس کے اندر رکھی۔ کونڈا چھوٹا تھا آپؐ ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے۔ آخر آپؐ نے انگلیاں ملا کر ہتھیلی کونڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ حمید نے کہا میں نے انس کر پوچھا وہ کتنے تھے ف۱ انہوں نے کہا اسّی آدمی تھے ف۲۔

ف۱ جنہوں نے اس کونڈے سے وضو کیا ؛ ف۲ یہ چار حدیثیں انس کی امام بخاریؒ نے بیان کیں اور ہر ایک میں ایک علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان کی جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لئے تکلیف کی ضرورت نہیں ؛

---

۷۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے حصین نے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پانی کا چھوٹا سا لوٹا رکھا تھا۔ آپؐ نے وضو کرنا چاہا۔ لوگ اس کی طرف لپکے (پیاس کے مارے کیا کرتے)، آپؐ نے پوچھا ہے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو۔ بس یہی پانی ہے جو آپؐ کے سامنے رکھا ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ لوٹے میں رکھ دیا۔ پانی آپؐ کی انگلیوں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔ ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا سالم نے کہا ہم نے جابرؓ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی یہ پانی ہمارے لئے کافی ہو جاتا ف۱

ف۱ کیونکہ آپؐ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ؟

---

۷۷۷- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْصَدَرَتْ رَكَائِبُنَا۔

اسرائیل نے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے براءؓ بن عازب سے، انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا، ایک قطرہ نہ رہا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے بینڈ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا، کلی کی۔ وہ کلی اسی کنوئیں میں ڈال دی۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ کنوئیں میں پانی ہی پانی ہوگیا۔ ہم نے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا پانی پی کر لوٹے ف

ف راوی کو شک ہے کہ رَوَت رکائبنا کہا یا صدرت رکائبنا۔

---

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا ابوطلحہ نے ام سلیم (میری والدہ) سے کہا میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ناتوانی پائی۔ میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں، تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اور جو کی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور وہ اس میں لپیٹ کر دبا کر میری ہاتھ میں دے دی ف اور تھوڑی اوڑھنی میرے بدن پر باندھ دی ف۲ پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں، آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں۔ میں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی۔ آپ نے فرمایا کچھ کھانا دے کر

آرْسَلَكَ أَبُوطَلْحَةَ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : بِطَعَامٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوطَلْحَةَ : يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ ؟ فَقَالَتْ : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُوطَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوطَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ، فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ حَتَّى شَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یہ سنتے ہی آپؐ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو۔ آپؐ تشریف لے چلے۔ میں آپؐ سے آگے ہی لپک کر ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا۔ ان سے کہہ دیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے زیادہ آدمیوں کو لئے آرہے ہیں) ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لارہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو اُن کو کھلائیں۔ امّ سلیمؓ نے کہا اللہ اور رسول (ہرکام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابوطلحہؓ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ ہی آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیمؓ تیرے پاس جو کھانا ہے وہ لے آ۔ ام سلیمؓ وہی روٹیاں لے آئیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کو چورا کر ڈال۔ ام سلیمؓ نے کپّی نچوڑ کر اس میں سے کچھ گھی نکالا۔ وہی سالن ہوُا۔ پھر آپؐ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی ؐ اور ابوطلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلالے۔ انہوں نے بلایا۔ وہ کھا کر سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلالے۔ ان کو بھی بلایا۔ وہ بھی آئے، کھا کر سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلالے ابوطلحہؓ نے بلایا۔ وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دیئے۔ پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا۔ انہوں نے بلایا۔ غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا اور پیٹ بھر کر۔ سب لوگ ستّر یا اسّی آدمی تھے ؐ۔

❊ ❊ ❊

ف۱ بغل میں چھپادیں ۔ ف۲ ام سلیمؓ کی یہ غرض تھی کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ انسؓ روٹیاں لئے جاتے ہیں ورنہ اور لوگ بھی کھانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوجائیں گے اور پھر آپؐ بھوکے رہ جائیں گے ۔ ف۳ دوسری روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت برکت دے ۔ ف۴ دوسری روایت میں ہے پھر بھی کھانا بچ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ اور ام سلیم کے گھر والوں کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر بھی بچ رہا۔ آخر ہم نے ہمسایوں کو بھیج دیا ۔

---

٧٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم ان سے ڈرتے ہو ف۱ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پانی کی کمی پڑی۔ آنحضرت نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لے آؤ۔ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو۔ برکت خدا کی طرف سے ہے عبداللہؓ نے کہا میں نے خود دیکھا آپؐ کی انگلیوں میں سے پانی (فوارے کی طرح) پھوٹ رہا تھا اور ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے ف۲

ف۱ یعنی ہر نشانی اور خرقِ عادت کو تخویف سمجھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے۔ اللہ کی بعض نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے گہن وغیرہ اور بعضی نشانیاں جیسے کھانے پینے میں برکت، یہ عنایت اور فضل ہیں ۔ ف۲ صحابہ کو سنانا یہ آپؐ کا معجزہ تھا ورنہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے جیسے قرآن میں ہے وان من شئ الا یسبح بحمدہٖ کنکریوں نے بھی تسبیح کہی ہے بیہقی نے دلائل میں نکالا آپؐ نے سات کنکریاں نکالیں۔ انہوں نے آپؐ کے ہاتھ میں تسبیح کہی۔ ان کی آواز سنائی دی پھر آپؐ نے ان کو ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھ دیا پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح کہی۔ حافظ نے کہا شقِ قمر تو قرآن اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور لکڑی کا رونا صحیح حدیثوں سے اور کنکریوں کی تسبیح

صرف ایک طریق سے وہ بھی ضعیف ہے اور ہرن کا سلام کرنا، یہ تو ہم کو کسی سند سے نہیں ملا۔ نہ ضعیف نہ قوی سند سے

۷۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے، انہوں نے کہا میرے والد (عبداللہ بن عمرو بن حرام) شہید ہو گئے۔ وہ قرض دار تھے۔ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے کہا میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد (ادائے کو) نہیں ہے۔ وہی کھجور ہے جو اُن کے درختوں پر سے اترے گی۔ کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضہ کو کافی نہ ہو گی۔ آپؐ میرے ساتھ تشریف لے چلیں۔ آپؐ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ کو بُرا بھلا نہ کہیں گے فرمایا اچھا۔ آپؐ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ف۱ ان میں سے ایک ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے۔ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا لو کھجور نکالو ف۲ سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی بچ رہی۔

ف۱ علیحدہ علیحدہ ہر ہر قسم کا ایک ایک ڈھیر تھا ۞ ف۲ قرضخواہوں کو تول تول کر دو ۞

۷۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان سے کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ صُفّہ والے (مسجد نبوی کے سائبان والے)، محتاج و بے خانماں لوگ تھے۔ ایک بار آپؐ نے یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی

بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةً، قَالَ:
فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ
امْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ
أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى
صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ
امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ مِنْ أَضْيَافِكَ أَوْ
ضَيْفِكَ؟ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ:
أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ
فَغَلَبُوهُمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ
فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ:
كُلُوا، وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ
اللهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ
أَسْفَلِهَا، أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ
أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ
فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا
أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ
عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ
مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ:
إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ
مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ

لے جائے یا دو آدمی پانچواں اور چھٹا یا ایسا ہی کچھ فرمایا
(راوی کو شک ہے) خیر ابوبکرؓ تین آدمی اپنے ساتھ لے
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی لے گئے
ابوبکرؓ کے گھر میں تین آدمی ہیں اور میرے ماں باپ تھے
ابوعثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں۔ عبدالرحمٰن نے یہ کہا اور
میری جورو اور خادم جو میرے اور ابوبکرؓ کے دونوں
گھروں میں کام کرتا تھا ؎۱ اور ایسا ہُوا ابوبکرؓ نے تو
کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشاء
کی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے۔ عشاء پڑھ کر ان تینوں
آدمیوں کو ساتھ لئے ہوئے گھر پر آئے اور مہمانوں کو گھر
پر چھوڑ کر اتنی دیر تک گھر پر ٹھہرے رہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے ؎۲ وہاں سے
اتنی رات گزری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی۔ ان کی بی بی
(امّ رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یونہی
بیٹھے ہیں۔ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا دیا؟ امّ رومان
نے کہا کھانا ان کے سامنے رکھا گیا پر انہوں نے نہیں کھایا
کہنے لگے ابوبکرؓ آئیں گے تو کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے۔
عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں چھپ گیا ؎۳ ابوبکرؓ نے مجھے پکارا ارے
پاجی کدھر ہے، بہت بُرا بھلا کہا کاٹا کوسا اور مہمانوں سے
کہنے لگے چلو اب تو کھاؤ اور قسم کھالی کہ میں کبھی نہیں کھاؤں
گا۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے
کھانا بڑھ جاتا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا
جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابوبکرؓ نے دیکھا تو
کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ دیکھا انہوں نے اپنی بی بی سے کہا
بنی فراس کی بہن ؎۴ یہ ہے کیا معاملہ؟ انہوں نے کہا کچھ
نہیں قسم پیارے (پیغمبر صاحب) کی کھانا جتنا پہلے تھا اب اس سے

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

تگنا ہو گیا ہے۔ پھر ابوبکر رضؓ نے بھی اس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھالی تھی (کہ یہ کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا۔ ابوبکر رضؓ نے ایک لقمہ اس میں سے کھایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ صبح تک وہاں رکھا رہا۔ ہم مسلمانوں اور کافروں کی ایک قوم میں ایک عہد تھا۔ عہد کی میعاد گزر گئی۔ پھر ہم بارہ ٹکڑیوں میں ہو گئے ف۵ ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپؐ نے ان نقیبوں کو لشکر کے ساتھ بھیجا۔ حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا۔ عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا ف۶۔

ف۱ غرض کل چار یا پانچ آدمی تھے ؛ ف۲ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے ؛ سمجھے کہ عبدالرحمٰن ان کو کھلائے گا ؛ ف۳ یہ حال دیکھ کر ڈر کے مارے ؛ ف۴ ہُوا یہ ہو گا کہ ابوبکر رضؓ نے شام کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کھا لیا ہو گا۔ مگر آنحضرتؐ نے نہ کھایا ہو گا۔ عشاء کے بعد آپؐ نے کھایا ہو گا۔ اس حدیث کے ترجمہ میں بہت اشکال ہے اور بڑی مشکل سے معنے جمتے ہیں ورنہ تکرار بے فائدہ لازم آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ میں غلطی کی ہو۔ چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے نَعَشَّى کے بدلے حَتَّى نَعَسَ ہے یعنی آنحضرتؐ کے پاس اتنا ٹھہرے کہ آپؐ اونگھنے لگے۔ قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ؛ ف۵ ام رومان فراس بن غنم مالک بن کنانہ کی اولاد میں تھیں۔ عرب کے محاورہ میں جو کوئی کسی قبیلے میں سے ہوتا ہے اس کو اس کا بھائی کہہ دیتے ہیں ؛ ف۵ یہ ترجمہ جب ہے کہ حدیث میں فَتَفَرَّقْنَا ہو۔ بعضے نسخوں میں فَفَرَّقْنَا ہے یعنی ہماری بارہ ٹکڑیاں کیں۔ ہر ٹکڑی ایک آدمی کے تحت میں۔ بعضے نسخوں میں فَقَرَيْنَا ہے یعنی ہم نے بارہ آدمیوں کی دعوت کی۔ ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم ؛ ف۶ حالانکہ اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے کیونکہ پیغمبر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درجہ ان کو ملتا ہے اس لئے باب کا مطلب حاصل ہو گیا۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ؛

---

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے، انہوں نے عبدالعزیز سے، انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے بھی روایت کیا، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انس رضؓ سے، انہوں نے کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا۔

وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

آپ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا ف۱ کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے۔ بکریاں بھی تباہ ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمایئے وہ ہم پر پانی بھیجے۔ آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کئے، دعا فرمائی۔ انس رضؓ نے کہا اس وقت آسمان آئینے کی طرح صاف تھا (ابر کا نام نہ تھا) اتنے میں آندھی آئی۔ اس نے ابر کو (لگتے لگے) پھر وہ ابر مل گئے اور آسمان نے اپنے گویا دہانے کھول دیئے۔ ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈباتے ہوئے۔ اسی حال سے اپنے گھر پہنچے۔ پھر اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ میں، پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا ف۲ کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمایئے پانی موقوف کرے۔ آپ مسکرائے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا۔ انس رضؓ نے کہا ہم نے دیکھا (اسی وقت) ابر پھٹ کر مدینہ کے اردگرد سرپیچ کی طرح ہو گیا۔

ف۱ اس کا نام خارجہ بن حصن فزاری تھا ؛ ف۲ صحیح یہ ہے کہ وہی شخص خارجہ کھڑا ہوا۔ آپ مسکرائے آدمی کی حالت دیکھ کر ابھی تو پانی کے لئے ترستا تھا اب چاہتا ہے کہ پانی موقوف ہو جائے ؛

---

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ،

ہم سے محمد بن مثنیٰؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن علاء نے جو ابی عمرو بن علاء کا بھائی تھا کہا میں نے نافع سے سُنا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے جب منبر بنا تو آپ اس پر چلے گئے۔ لکڑی نے باریک آواز سے رونا شروع کیا ف۱ آخر آنحضرتؐ لکڑی کے پاس آئے، اس پر ہاتھ پھیرا ف۲ عبدالحمید ف۳ نے اس حدیث

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہم کو معاذ بن علاء نے، انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے اس کو میمون ف۴ ابن ابی رواد سے بیان کیا، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رض سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف۱ صحابہ رض نے یہ آواز سنی۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے آکر اسے گلے لگا لیا۔ وہ خاموش ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ قیامت تک روتی رہتی۔ حسن بصری رح اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے مسلمانو! ایک لکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئی اور تم لکڑی کے برابر بھی آپ سے ملنے کا شوق نہیں رکھتے۔ دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا ایک گڑھا کھودا گیا اور وہ لکڑی اس میں دبا دی گئی۔ ابو نعیم کی روایت میں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کو اس لکڑی کے رونے پر تعجب نہیں آتا؟ وہ آئے اور اس کا رونا سنا، خود بھی بہت روئے۔ مسلمانو! لکڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت ہو اور ہم لوگ جو اشرف المخلوقات ہیں اپنے پیغمبر سے اتنی بھی الفت نہ رکھیں۔ رونے کا مقام ہے آپ کی حدیث چھوڑ کر ابو حنیفہ رح اور شافعی رح کے قول کی طرف اڑیں۔ آپ کی حدیث سے تو ہم کو تسلی نہ ہو اور قہستانی اور کیدانی جو نہ جانے کس باغ کی مولی تھے ان کے قول سے تشفی ہو جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ پھر اسلام کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جب پیغمبر اسلام کی تم کو ذرا بھی محبت نہیں۔ ف۲ تب وہ خاموش ہو گئی۔ ف۳ حافظ نے کہا معلوم نہیں یہ عبد الحمید کون ہیں۔ مزی نے کہا یہ عبد بن حمید حافظ مشہور ہیں مگر ان کی تفسیر اور مسند دونوں میں میں نے یہ حدیث تلاش کی تو مجھ کو نہیں ملی۔ البتہ دارمی نے اس کو نکالا عثمان بن عمر سے اخیر تک اسی اسناد سے۔ ف۴ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا۔

---

٧٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ، فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دے کر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سناتے) انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی۔ پھر انہوں نے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا،

الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، يَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ، قَالَ: كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا۔

جیسے بچہ چلا کر روتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور اس درخت کو سینے سے لگا لیا۔ تب وہ اس بچہ کی طرح باریک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا ف

ف میں اس کے پاس کھڑا ہوتا تھا، اب دور ہو گیا؛

---

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے حفص بن عبیداللہ بن انس بن مالک سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا، انہوں نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں۔ آپؐ جب خطبہ سناتے تو ان ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے۔ جب آپؐ کے لئے منبر تیار کیا گیا اور آپؐ اس پر بیٹھے تو ہم نے اس ڈالی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دردِ زہ کی شدت سے چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اپنا ہاتھ اس پر رکھا وہ چپ ہو گئی۔

---

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے، انہوں نے شعبہ سے۔ دوسری سند، اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمرؓ نے (صحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ

قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ: لَيْسَتْ هٰذِهِ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ۔

اور فساد کے باب میں کس کو یاد ہے؟ حذیفہ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بیان کرو تم تو حدیث بیان کرنے میں بڑے بہادر معلوم ہوتے ہو۔ حذیفہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو فساد ف۱ اس کے گھر والوں مال دولت ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نماز روزہ' اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اس کا اتار (کفارہ) ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فساد کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امڈ آئے گا (سب لوگ اس میں مبتلا ہو جائیں گے) حذیفہ نے کہا امیرالمؤمنین تم کو اس کا کیا ڈر ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہ نے کہا توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا ہی مشکل ہے ف۲ ابو وائل کہتے ہیں ہم لوگوں نے حذیفہ سے کہا کیا عمرؓ یہ دروازہ پہچانتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تھا کہ آج کے بعد کل کا دن آئے گا۔ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی۔ ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہ سے پوچھنے سے ڈرے (کہ دروازہ کیا ہے) ہم نے مسروق سے کہا ف۳ انہوں نے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے ف۴

ف۱ فساد سے مراد خدا سے غفلت اور دل پر پردہ آنا ہے ۔ ف۲ کیونکہ وہ ٹوٹ جائے گا ۔ ف۳ جو حذیفہ کے بڑے مقرب تھے ۔

ف۴ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔ امام بخاریؒ اس باب میں اس کو اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ اس سے ثابت ہوتا ہے یعنی حضرت عمرؓ جب تک زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا۔ ان کی وفات کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا تو آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ زرکشی نے کہا کہ حذیفہ اگر اس دروازے کو حضرت عثمانؓ کی ذات کہتے تو درست ہوتا۔ ان کی شہادت کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔ مترجم کہتا ہے یہ زرکشی کی خوش فہمی ہے، فتنوں کا دروازہ تو حضرت عثمانؓ کی حیات میں کھل گیا تھا پھر وہ دروازہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ حذیفہؓ ایک جلیل الشان صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے، انہوں نے جو امر قرار دیا زرکشی کو اس پر اعتراض کرنا زیبا نہیں تھا ۔

٧٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلَامِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم اُن لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنتے ہوں گے یا ان کے بال لمبے ہوں گے (پاؤں تک) اور جب تک تم ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں چھوٹی اور منہ سرخ ناکیں پھیلی ہوں گی ان کے چہرے جیسے تہ برتہ ڈھالیں (گول ہتھوڑے پڑے) اور تم حکومت کے لئے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو بُرا جانے (ناپسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں بھی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھر بار مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا ف

ف اس حدیث میں چار پیشینگوئیاں ہیں، چاروں پوری ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صحابہ اور تابعین میں بلکہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانے تک بعضے ایسے گزرے ہیں کہ مال و دولت، اولاد سب کو آپ کے ایک دیدار پر تصدق کر دیں۔ مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار جانیں آپ پر تصدق کرنا فخر اور سعادت دارین سمجھتے رہے۔ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز ۔

٧٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، تَابَعَهُ

ہم سے یحییٰ (بن موسیٰ یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم خوز اور کرمان ف والوں (یعنی عجمیوں، ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ ناکیں پھیلی ہوئی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ ان کے منہ کیا ہیں تہ بتہ ڈھالیں ہیں، جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں۔ یحییٰ کے سوا اوروں نے بھی اس حدیث

غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

کو عبدالرزاق سے روایت کیا ؀۲

؀۱۔ دونوں شہر ہیں ؛ ؀۲ امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں وصل کیا ؛

---

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِّي أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: وَهُمْ أَهْلُ الْبَازِرِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عُیَینہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل نے کہا مجھ کو قیس نے خبر دی کہا ہم ابوہریرہ رض کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھ کو آپ کی حدیث یاد کرنیکی حرص رہی ویسے کبھی نہیں رہی۔ میں نے آپ سے سُنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے عـہ وہ بازر لوگ ہوں گے۔ سفیان نے ایک باراس حدیث کو روایت کر کے یوں کہا یہ بازر لوگ ہیں ؀۱

عـہ یعنی مراد اصناف ؛ کریں گے بال سمیت جوتے بنا ڈالیں گے ؛ ؀۱ ایرانی یا کردی یا دیلم والے ؛

---

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہم سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصریؒ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ تہ برتہ ڈھالوں کی طرح۔

---

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ، فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

سے سنا، آپؐ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں گے تم ان پر غالب رہو گے ف۱ (پھر قیامت کے قریب یہ حال ہوگا ف۲ کہ پتھر بات کرے گا، کہے گا مسلمان ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر دے ف۳ ؛

ف۱ جب دجّال مدینے کے باہر ٹھہرے گا اور مسلمانوں کو اللہ غالب کرے گا ؛ ف۲ یہ اس وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰؑ اتریں گے اور یہودی لوگ دجّال کے لشکر والے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ باب لُدّ کے پاس دجّال کو ماریں گے اور اس کے لشکر والے جا بجا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوں گے ؛

---

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے، انہوں نے عمرو سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوسعید سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے (مسلمان) جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے۔ پھر اُن کی برکت سے ان کی فتح ہوگی۔ اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبرؐ کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) لوگ کہیں گے ہاں ہے۔ پھر اُن کی برکت سے ان کی فتح ہوگی ؛

---

۷۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا بِمَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ

مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی، کہا ہم کو اسرائیل نے کہا ہم کو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ نے۔ انہوں نے عدی بن حاتم سے، انہوں نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم) اس نے راہ کی بے امنی کی

فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ، قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ سَعَّرُوا الْبِلَادَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى ابْنُ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ،

شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے؟ (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس)، میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے اس کا نام سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ ایک اکیلی عورت ہودے میں (اونٹ پر، بیٹھ کر حیرہ سے چلے گی اور مکہ پہنچ کر کعبے کا طواف کرے گی۔ اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کے وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے، جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپؐ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانہ کو فتح کرو گے میں نے عرض کیا کسریٰ کون ہرمز کا بیٹا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لے گا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی نکالے گا یہ چاہے گا کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا (اس قدر مالدار ہوں گے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کرے گا) فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا میرے حکم سنا دینے کو۔ وہ عرض کرے گا، بے شک تو نے بھیجا، فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال و دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا؟ وہ عرض کرے گا بے شک دیا پھر داہنی طرف دیکھے گا تو دوزخ، بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئے گی اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی اللہ کی راہ میں دے کر۔ اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے تو اچھی (ملائم) بات کر کے وہ عدی نے کہا آنحضرتؐ نے جیسا فرمایا تھا یہ تو میں نے دیکھ لیا کہ ایک اکیلی عورت ہودے میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرہ سے آتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے

وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ۔

اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی میں شریک تھا، جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کئے۔ اب تم لوگ اگر زندہ رہے تو یہ بات بھی دیکھ لوگے کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لے گا۔

ف۱ حافظ نے کہا حیرہ ان عرب بادشاہوں کا پائے تخت تھا جو ایران کے تحت تھے۔ ف۲ اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا۔ ف۳ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہی حال ہو گیا تھا مسلمان اس قدر غنی تھے کہ صدقہ دینے کے قابل مستحق لوگ نہ ملتے تھے۔

۷۹۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ: سَمِعْتُ عَدِيًّا: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابومجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا میں نے عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی)

---

۷۹۵- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

مجھ سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے، انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے، انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ سے) باہر نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا میں تم لوگوں کا (قیامت کے دن) پیش خیمہ ہوں گا ف۱ اور میں تم پر گواہی دوں گا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنی حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دلوائیں ف۲ اور قسم خدا کی مجھ کو تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگوگے مگر مجھے یہ ڈر ہے کہیں دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو ف۳

ف۱ آگے جا کر تمہاری راحت اور آرام کا سامان کروں گا۔ ف۲ یعنی روم اور ایران کے خزانے مسلمانوں کو ملیں گے۔ ف۳ یہ پیش گوئی آپ کی آگے چل کر بالکل سچی ہوئی۔ مسلمانوں کو بڑا عروج ہوا مگر پھر آپس کے رشک اور حسد کی وجہ سے خراب ہو گئے۔ دشمن ان پر

غالب آئے۔ افسوس تو اس زمانہ میں آتا ہے جب مسلمان تمام ملکوں میں ذلیل اور خوار اور محتاج اور نادار اور نصاریٰ کی رعایا ہو رہے ہیں۔ اس پر بھی جو کچھ ان کے پاس اگلے مسلمانوں کی کمائی کا بچا کھچا رہ گیا ہے اس کو بھی آپس کے رشک اور حسد سے برباد کئے دیتے ہیں؛

---

۷۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ سے، انہوں نے کہا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مقام پر چڑھے، فرمایا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؛ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں۔

---

۷۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا، فَقَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضؓ نے، ان سے ام المومنین ام حبیبہ رضؓ نے، ان سے ام المومنین زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس پہنچے۔ فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے جو نزدیک آ پہنچی — آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی۔ آپؐ نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کر کے بتایا۔ ام المومنین زینبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے پھر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جاتے اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہا ام المومنین ام سلمہ رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟

علیہ وسلم جاگے اور فرمایا سبحان اللہ! کیا کیا خزانے اترے (جو مسلمانوں کو ملیں گے) اور کیا کیا فساد فتنے اترے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابوسعید خدری رض سے، انہوں نے مجھ سے یعنی (ابوصعصعہ سے) کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا (جنگل میں رہنا) بہت پسند ہے تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ۔ ان کی ناکیں پاک اور صاف رکھ ف کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ اس وقت سب لوگوں میں مسلمان کے لئے بہتر بکریاں ہوں گی ان کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (بستی سے الگ) اپنا دین بچاتا، فتنوں سے بھاگتا پھرے گا۔

ف یا ان کے چرواہے اچھے رکھ۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم نے، انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے، بہتر ہوگا جو شخص ان کو دیکھنا چاہے گا (وہاں جائے گا)

مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ، وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا، إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ: مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

وہ فتنے اس کو تباہ کر دیں گے ف۱ اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ کی جگہ پائے گا وہاں جا کر پناہ لے ف۲ اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے، مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے یہی حدیث مگر ابوبکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنی عصر کی نماز) جس کی نماز جاتی رہے گویا اس کے بال بچے مال و اسباب سب لٹ گئے (تباہ ہو گئے)۔

ف۱ اس حدیث کا بیان کتاب الفتن میں انشاءاللہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک آدمی الگ رہے وہیں تک بہتر ہوگا بعضے لوگ دیکھنے کی نیت سے وہاں جائیں گے وہ بھی ان فتنوں میں پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں نیچریوں اور بدعتیوں کی صحبت بھی جو جا کر بیٹھتا ہے اس کا ایمان خراب ہو جاتا ہے ؛ ف۲ مثلاً جنگل یا پہاڑوں میں ؛

---

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا ف۱ سمجھو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تم پر ہے وہ تو ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو ف۲

ف۱ انصاف کے خلاف ؛ ف۲ یعنی صبر کرو، اپنا حق لینے کے لئے خلیفہ اور بادشاہ وقت سے بغاوت مت کرو ؛

---

۸۰۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابومعمر اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے ابوزرعہ

أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ. قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.

سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کرے گا۔ صحابہ نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں ف۱ محمود بن غیلان نے ف۲ کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے ابوتیاح سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا ف۳

ف۱ اس کے ظلم میں شریک نہ ہوں ۞ ف۲ جو امام بخاریؒ کے شیخ ہیں ۞ ف۳ اس سند کے لانے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ ابوالتیاح کا سماع ابوزرعہ سے معلوم ہو جائے ۞

---

۸۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أُسَمِّيهِمْ: بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ.

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے، انہوں نے اپنے دادا سعید سے انہوں نے کہا میں مروان اور ابوہریرہ رض کے ساتھ تھا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو سچے تھے، سچے کیے گئے وہ کہتے تھے میری امت کی ہلاکت قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھ پر ہوگی ف۱ مروان نے کہا چھوکروں کے ہاتھ پر؟ ابوہریرہ رض نے کہا اگر تو چاہے تو ان کے نام بھی بیان کر دوں، فلانے کے بیٹے، فلانے کے بیٹے ف۲۔

ف۱- جیسے یزید، مروان وغیرہ ۞ ف۲ ابوہریرہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی بتلائے ہونگے جب تو ابوہریرہ رض کہتے تھے سنہ ۶۰ھ سے یا اللہ مجھ کو بچائے رکھ اور چھوکروں کی حکومت سے۔ اس سال یزید پلید بادشاہ ہوا ۞

---

۸۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ:

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبیداللہ حضرمی نے کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے، انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا، وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی اللہ

أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ۔

علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپؐ سے برائیوں کو (جو آپؐ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہ کہیں میں ان میں پھنس نہ جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جہالت اور برائی میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (آپؐ کو بھیج کر) یہ خیر و برکت ہم کو دی۔ اب اس کے بعد کیا پھر برائی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا (یعنی کچھ برائی ملی ہوئی، خالص نیکی نہ ہوگی) میں نے پوچھا دھواں کیا؟ آپؐ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریق (حدیث) پر نہیں چلیں گے۔ ان کی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری ف۱ میں نے پوچھا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہوں گے جس نے اس کی بات سنی، انہوں نے اس کو دوزخ میں جھونک دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کا حال تو بیان فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنی مسلمان) ہوں گے ف۲ میں نے عرض کیا آپؐ مجھ کو اگر میں یہ زمانہ پاؤں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور برحق امام کے تابع رہیو میں نے کہا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں ہے) آپؐ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ رہ اگر تو جنگلی درخت کی جڑ چباتا رہے (اور تیرے پاس کچھ کھانے کو نہ ہو) اور مر جائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان کی صحبت میں جانے سے)

ف۱ یہ زمانہ گزر چکا مسلمان نیک کام کرتے تھے، نماز پڑھتے، روزے رکھتے مگر اس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی۔ مجتہدوں نے سب چھان ڈالا اور جو نکالنا تھا نکال لیا۔ قرآن کبھی تیجہ ادہم

ہیں پڑھ لیتے قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی کبھی تبرکاً تھوڑی سی پڑھ لیتے عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے۔ باقی ساری عمر ہدایہ، شرح وقایہ اور کنز اور قدوری اور شرح مواقف اور شرح عقاید میں صرف کرتے۔ ارے بیوقوفو! ان سب کتابوں سے کیا فائدہ۔ قرآن اور صحیح بخاری سمجھ کر اپنے بچوں کو پڑھاتے تو یہ دو کتابیں تم کو کافی تھیں ؛ ولے پر دل میں پکے کافر اور ملحد ہوں گے۔ یہ ہمارا زمانہ ہے۔ اس وقت مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے ہیں، ہماری زبان بولتے ہیں پر دل نصاریٰ اور کافروں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ انہیں کی رسمیں پسند کرتے ہیں انہیں کے قانون کو تہذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر ہنسی ٹھٹھا مارتے ہیں ؛

---

۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس نے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے (اور صحابہ نے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کئے۔

---

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے، کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا.. قیامت اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا ف ؎

ف دونوں دعوے کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں اگرچہ نفس الامر میں ایک حق پر ہوگا دوسرا ناحق پر۔ یہ پیشگوئی آپ نے اس لڑائی کی فرمائی جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں ہوئی۔ دونوں طرف والے مسلمان تھے اور حق پر لڑنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر نفس الامر میں حضرت علیؓ اس وقت امام برحق تھے اور معاویہؓ اور ان کا گروہ خطا اور غلطی پر تھا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باغی فرمایا جیسے عمار بن یاسر کی حدیث میں اوپر گزر چکا ہے مگر چونکہ اجتہادی غلطی ایسی نہیں ہے جس سے کفر یا فسق لازم آئے۔ ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو فاسق نہیں کہہ سکتے حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو حدیث شریف کے موافق اس کو ایک اجر ملے گا اور خود حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی، نہ کافر ہیں نہ فاسق ؛

۸۰۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ ہوگی، جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں ؎۱

؎۱ ہمارے پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد اچانک کئی شخصوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں بھی قادیان واقع پنجاب میں ظاہر ہوا وہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور مثل مسیح ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے خذلہ اللہ۔

---

۸۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا إِذْ أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ حنین کی (لوٹ) تقسیم کر رہے تھے۔ اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا، کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف)، آپ نے فرمایا ارے کم بخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں، کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگی ؎۱ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے گا تو اس کی گردن اڑا دوں گا آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے لوگ کچھ پیدا ہوں گے ؎۲ تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابل ناچیز سمجھے گا، قرآن پڑھیں گے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں

يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ۔

اترنے کا ف۳ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔ اس کے بہال میں دیکھے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھے تو کچھ نہیں بالنس میں دیکھے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) امام بخاریؒ نے کہا حدیث میں جو لفظی کا لفظ ہے اس کا معنی تیر کی طرح لکڑی (یعنی بالنس) پھر لید میں دیکھے ف۴ تو کچھ نہیں وہ تو لید اور خون میں سے پھرتی سے نکل گیا ف۵ ان کی نشانی یہ ہو گی ایک شخص ان میں ہو گا سیاہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہو گا (ہل رہا ہو گا) یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔ میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو ڈھونڈو (جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا) لوگوں نے ڈھونڈا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں ملا ف۶۔

ف۱ کیونکہ تو میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خود کیسے نجات پا سکتا ہے ۔ ف۲ بڑے نمازی روزے دار ۔ ف۳ الفاظ رہیں گے دل میں قرآن کا ذرا اثر نہ ہو گا ۔ ف۴ جو اخیر میں ہوتا ہے ۔ ف۵ اس میں کچھ لگا ہی نہیں ۔ ف۶ یہ مردود خارجی تھے جو حضرت علیؓ اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کوفہ کی طرح بڑے نمازی پرہیزگار، ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو کافر بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ حضرت علیؓ نے ان مردودوں کو مارا ان میں کا ایک زندہ نہ چھوڑا۔ معلوم ہوا قرآن کو صرف زبان سے رٹنا اور اس کے مطالب اور معانی میں غور نہ کرنا یہ خارجیوں کا شیوہ ہے۔ اللہ بچائے رکھے ۔

---

٨٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے خیثمہ سے،

خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

انہوں نے سوید بن غفلہ سے، انہوں نے کہا حضرت علیؓ کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ رکھو کہ آسمان سے تلے گر پڑنا مجھ پر اس سے آسان ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے۔ بات تو وہ کہیں گے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل ہے ف وہ دین اسلام سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان ان کے حلق کے تلے نہیں اترنے کا۔ تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو۔ ان کے مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

ف کہیں گے قرآن پر چلو۔ قرآن کی آیات پڑھیں گے ان کے معنی غلط کریں گے، خارجی مردود مراد ہیں۔ یہ لوگ جب نکلے تھے تو حضرت علیؓ سے کہتے تھے قرآن پر چلو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم الا للہ تم نے آدمیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس بنا پر معاویہؓ اور علیؓ دونوں کی تکفیر کرتے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کلمۃ الحق ارید بہا باطل یعنی آیہ قرآن تو برحق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے۔ جتنے گمراہ فرقے ہیں وہ سب اپنی اپنی دانست میں قرآن شریف سے دلیل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تفسیر اس طرح نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ سے ماثور ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جو اہل زبان تھے۔ یہ کل کے لونڈے قرآن سمجھ گئے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن اترا تھا انہوں نے نہیں سمجھا یہ بھی کوئی بات ہے؟

---

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے اسمٰعیل سے، کہا ہم سے قیس نے، انہوں نے خباب بن ارت سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دیئے کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے

وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُ اللهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

ہم نے آپؐ سے (کافروں کی ایذادہی کا) شکوہ کیا اور یہ عرض کیا کہ آپؐ ہمارے لئے اللہ کی مدد کیوں نہیں مانگتے، دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے ف۱ ان کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا۔ پھر گڑھے میں ان کو گاڑ کر آرا لاتے، وہ سر پر چلایا جاتا، دو ٹکڑے کئے جاتے (پناہ بخدا)، پھر بھی وہ اپنے سچے دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی کنگیاں ان کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے۔ خدا کی قسم پروردگار اس دین کو ضرور پورا کریگا یہاں تک کہ ایک شخص سوار ہو کر صنعا سے (جو یمن کا پایہ تخت ہے) حضرموت تک جائے گا اس کو اللہ کے سوا ف۲ کسی کا ڈر نہ ہوگا یا ڈر ہوگا تو بھیڑیا کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو ف۳۔

ف۱ انہوں نے ایسی ایسی تکلیف اٹھائی ہے ٭ ف۲ مخالف مذہب یعنی کافر کا ف۳ انسان کی طبع میں جلدی رکھی گئی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر کام ابھی ہو جائے۔ یہ غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک صبر کرنا چاہیئے۔ جو لوگ صبر کرتے ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچتے ہیں ٭

---

۸۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے موسےٰ بن انس نے خبر دی، انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس کو ڈھونڈا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص ف۱ نے کہا، یارسول اللہ میں ان کی خبر لاتا ہوں۔ وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں مغموم سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا حال ہے؟ ثابت کہنے لگے برا حال ہے۔ ان کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز میں باتیں کیا کرتے ف۲ انہوں نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں

عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

دوزخی ہو گیا۔ یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے عرض کیا موسیٰ بن انس رض کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوش خبری لے کر آپ نے اس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جا اور کہہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ف۲

ف۱ اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے سورۂ حجرات میں یہ اتارا مسلمانوں اپنی آوازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو نہیں تو تمہارے نیک اعمال مٹ جائیں گے ؛ ف۲ ثابت بن قیس بن شماس رض مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جان نثار تھے۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ بات کرتے ہیں تو اونچی آواز سے، ثابت کی بھی ایسی ہی عادت تھی یہ امر نفاق یا شرارت کی وجہ سے نہ تھا انما الاعمال بالنیات رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے یوں ہوتی ہے کہ جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو بشارت دی تھی وہ سچی ہوئی۔ ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور شہید بموجب آیت قرآنی بہشتی ہیں ؛

---

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ الرَّجُلُ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب رض سے سنا کہ ایک شخص (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ بدکنے لگا ثابت نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کر دیا ف۱ کیا دیکھتے ہیں کہر ہے یا ابر ہے جو سارے گھر پر چھا گیا ہے۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتا رہ۔ یہ سکینہ ہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتری ف۲۔

ف۱ یا نماز میں تھے، انہوں نے سلام پھیر دیا؛ ف۲ سکینہ کی تفسیر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آگے آئے گی ؛

---

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر

أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي

بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براءؓ بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکرؓ میرے مکان میں والد کے پاس آئے، ان سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد اس کی قیمت کے روپے پرکھوانے نکلے۔ والد نے ان سے پوچھا ابوبکرؓ تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غارِ ثور سے) نکل کر چلے تھے (یعنی ہجرت کا قصہ)، انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا۔ ہم رات بھر چلتے رہے۔ اور دوسرے دن دن بھر ٹھیک دوپہر جب ہوئی اس وقت رستہ میں کوئی نہ تھا ایک چٹان لمبی ہم کو دکھائی دی۔ اس کے ایک طرف سایہ تھا۔ ہم وہاں اتر پڑے اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جگہ صاف کر دی تاکہ آپؐ آرام فرمائیں اور لوئی بچھائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ذرا آرام فرمایئے میں آپؐ کے گرداگرد سب طرف نظر رکھوں گا ؎۱ آپؐ سوتے رہے اور میں اِدھر اُدھر نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا۔ میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لئے اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا ارے میاں لڑکے تمہارا صاحب کون ہے۔ اس نے ایک مکہ یا مدینہ والے شخص کا نام بتایا ؎۲ میں نے پوچھا تمہاری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا مجھ کو دوہ کر دے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری سنبھالی۔ میں نے کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک کر لے ابو اسحاق نے کہا میں نے براءؓ کو دیکھا وہ ہاتھ پر ہاتھ

قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ،
حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي
مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ
فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ
الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ،
فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ:
فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ
لِلرَّحِيلِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ
مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا،
أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ، شَكَّ زُهَيْرٌ،
فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ،
فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا
الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ:
كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ،
قَالَ: وَوَفَى لَنَا۔

مار کر بکری کے تھن جھاڑنا بتلاتے تھے (یعنی اس طرح
تھنوں کو صاف کیا) خیر اس نے ایک لکڑی کے پیالے
میں تھوڑا دودھ دوہا۔ میرے ساتھ پانی کی چھاگل بھی تھی جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اٹھا لایا تھا آپ اس
سے سیراب ہوتے۔ اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے
میں دودھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا۔ آپ کو جگانا برا جانا۔ میں اس وقت تک ٹھہرا رہا جب
تک آپ خود بیدار ہوئے۔ میں نے دودھ پر تھوڑا سا
پانی ڈال دیا۔ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا
پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت
نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا جی آگیا خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے
روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر
سوار ہو کر ہم کو پکڑنے آرہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پکڑے
گئے۔ دشمن آپہنچے۔ آپ نے فرمایا کاہے کو رنج کرتا ہے
اللہ ہمارے ساتھ ہے ف۱۔ پھر آپ نے سراقہ پر
بددعا کی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس
گیا۔ زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ
زمین سخت تھی ف۲ تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں
نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کر کے مجھ کو چھڑاؤ میں ذمہ لیتا ہوں
کہ جو تمہاری تلاش میں آئے گا میں اس کو واپس کر دوں گا ف۳
آپ نے دعا کی وہ اس بلا سے نجات پائی۔ پھر سراقہ نے یہ شروع
کیا جب کوئی کافر ملتا اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت
نہیں میں دیکھ آیا ہوں اور اس کو پھیر دیتا۔ سراقہ نے جو اقرار کیا
تھا وہ پورا کیا۔

ف۱ کوئی دشمن تو نہیں آتا۔ ف۲ مسلم کی روایت میں مدینہ والا بغیر شک کے مذکور ہے۔ ف۳ سبحان اللہ اعجب اتنا بڑا

شہنشاہ ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ ہماری مدد پر ہے، ہماری حفاظت کر رہا ہے۔ ف۴ یعنی باوجودیکہ زمین سخت تھی، ایسی نرم نہ تھی جس سے سمجھیں کہ یہ معاملہ اتفاقی تھا۔ سخت زمین میں گھوڑے کا پیٹ تک دھنس جانا آپؐ کی بد دعا کا اثر تھا۔ ف۵ کہہ دوں گا ادھر کوئی نہیں گیا میں دور تک دیکھ آیا ہوں۔ ف۶ تو فوراً اس کا گھوڑا نکل کھڑا ہوا۔

---

۸۱۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: قُلْتَ طَهُورٌ؟ كَلَّا: بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا-

ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے، کہا ہم سے خالد نے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے۔ آپؐ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس عیادت کو جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں۔ انشاءاللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دے گی۔ آپؐ نے گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاءاللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کرے گی وہ کہنے لگا آپؐ فرماتے ہیں فکر نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے۔ یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہو گا ف۱۔

ف۱ یعنی تو مر جائے گا۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا۔ اس میں یہ ہے کہ دوسرے روز مر گیا جیسے آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا — بزرگوں سے بے ادبی کرنے اور کلام کو رد کرنے کی یہی سزا ملتی ہے۔

---

۸۱٤- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے، انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی تھا ف۱ وہ مسلمان ہو گیا اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس نے پڑھ لی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا۔ قرآن لکھا کرتا۔ پھر ف۲ نصرانی ہو گیا۔ اور کم بخت کہنے لگا محمدؐ کیا جانیں۔ جو میں ان کو لکھ دیتا وہی

يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفِظَتْهُ الأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفِظَتْهُ الأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ القَبْرِ، فَحَفَرُوا لَهُ، وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفِظَتْهُ الأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ۔

جانتے۔ آخر مر گیا۔ لوگوں نے اس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے۔ اس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے۔ جب ان کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آکر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور اس کی لاش دوبارہ گاڑی صبح کو کیا دیکھتے ہیں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے، کہنے لگے ہو نہ ہو یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ ان میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لئے اس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک گہری کر سکے اس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے) اس کو یونہی چھوڑ دیا ف۳۔

ف۱ نام نامعلوم مسلم کی روایت میں ہے کہ بنجاریں میں سے تھا؛ ف۲ معلوم نہیں اس کو کیا ہو گیا ہو گا؛ ف۳ پڑا رہنے دیا؛

٨١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ (جو ایران کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا اور اب جو قیصر (جو روم کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔

٨١٦- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے، انہوں نے جابر

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

بن سمرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں کسریٰ مرا پھر دوسرا کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جہاں قیصر مرا پھر کوئی دوسرا قیصر نہ ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

---

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا مسیلمہ کذاب ؎۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ میں آیا کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو کر دیں تو میں ان کا تابع ہو جاتا ہوں اور وہ اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لے کر آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے، (اس کو سمجھانے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ مسیلمہ اور اس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اس کو تو ٹال نہیں سکتا۔ اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑے گا اللہ تجھ کو تباہ کرے گا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو تجھ کو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن ہیں مجھے فکر ہو گئی ؎۲ پھر خواب ہی میں مجھ کو بتلایا گیا اس پر پھونک مار۔ میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے۔ اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے پیغمبر میرے بعد نکلیں گے ؎۳

يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

ایک ان میں سے اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا ف۴

ف سو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور یمامہ کے بہت سے لوگوں کو اس نے اپنا معتقد بنالیا تھا ؛ ف۲ یہ سونا میرے ہاتھ میں کیسا جس کا پہننا مردوں کو درست نہیں ؛ ف۳ یعنی میری نبوت کے بعد وہ بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ ایسا ہی ہوا اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعوے کیا۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلمہ ابوبکر صدیق رضی کی خلافت میں ؛ ف۴ یمامہ ایک شہر ہے مکہ سے چار منزل پر ؛

---

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے، انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے، انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے، انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رض سے میں سمجھتا ہوں ف کہ محمد بن علاء نے یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں جیسے مکہ سے ہجرت کرکے ایسے ملک میں گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر ف۲ کی طرف گیا۔ پھر معلوم ہوا وہ (یثرب) مدینہ منورہ ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا، ایک تلوار میں نے پھرائی وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہے جو احد کی جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار جو پھرائی تو اچھی خاصی ہو گئی۔ اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے، گائیوں سے مراد وہ مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی اور سچائی کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

ف یہ امام بخاری کا قول ہے۔ انہوں نے شک کی کہ محمد بن علاء نے اس حدیث کو مرفوع کیا یا نہیں مگر امام مسلم نے اس

کو مرفوعاً بغیر شک کے نقل کیا ؛ ف۲ دونوں یمن میں شہروں کے نام ہیں ؛

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي، فَبَكَيْتُ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ-

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے ، انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے ، انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ ان کی چال لعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال تھی آپ نے فرمایا آؤ بیٹی اچھی آئیں - پھر ان کو اپنی داہنی یا بائیں جانب بٹھایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو پھر آپ نے چپکے سے ایک بات ان سے کہی تو وہ ہنس دیں میں نے (اپنے دل میں) کہا ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنی جلد آدمی روئے اس کے بعد ہی ہنس دے میں نے ان سے پوچھا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے ان سے کہا اب تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا پہلے آپ نے چپکے سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبریلؑ ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس بار دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی اور تم میرے سب گھر والوں سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ یہ سن کر میں رو دی۔ پھر آپ نے (چپکے سے) یہ فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ ساری بہشت کی عورتوں کی سردار ہو گی ؟ یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی - یہ سن کر میں ہنس دی ف۱۔

ف۱ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ پہلے آپ نے فرمایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہ رض رو دیں۔ پھر یہ فرمایا تم سب سے پہلے مجھے ملو گی تو وہ ہنس دیں۔ اس حدیث سے فاطمۃ الزہرا رض کی بڑی فضیلت نکلتی ہے۔ اب یہ کہ

وہ حضرت عائشہ رضہ اور حضرت خدیجہ رضہ سے بھی افضل ہیں یا نہیں اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور ہم کو اس میں بحث اور تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ محققین اہلِ حدیث کا یہ طرز ہے کہ وہ یوں کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں حضرت خدیجہ رضہ اور حضرت عائشہ رضہ بڑی فضیلت والی ہیں اور آپؐ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہ رضہ۔ ابوبکر رضہ بن داؤد سے پوچھا گیا فاطمہ رضہ افضل ہیں یا خدیجہ رضہ؟ انہوں نے کہا فاطمہ رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جز ہیں جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ان کے برابر کسی کو نہیں کر سکتے۔ ایک بزرگ نے فرمایا میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہ رضہ سب عورتوں سے افضل ہیں ؎ الٰہی بحق بنی فاطمہ ۔ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ آخر بہشت میں حضرت علی رضہ کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کچھ اتر کر ہوگا تو حضرت علی رضہ حضرت فاطمہ رضہ کے ساتھ رہیں گے اور حضرت عائشہ رضہ جناب رسالتمآب کے ساتھ اور اس طرح انہوں نے حضرت عائشہ رضہ کے افضل ہونے پر دلیل کی۔ ہم کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل وہ اس عالی شان محل میں ہوں گی اور حضرت فاطمہ رضہ خاص اپنے محل میں۔ دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علی رضہ سو رہے تھے۔ آپؐ نے حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا فاطمہ رضہ میں اور تو اور یہ سونے والا تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے ؛

---

٨٢٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ۔

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہ رضہ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان سے کچھ فرمایا۔ وہ رو دیں۔ پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا۔ وہ ہنس دیں۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں ف۱ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپؐ نے فرمایا آپؐ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپؐ سے ملوں گی۔ یہ سن کر خوشی سے میں ہنس دی ف۲

ف۱ آپؐ کی وفات کے بعد ف۲ جیسا آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ حضرت فاطمہ رضہ صرف چھ ماہ بعد تک زندہ رہیں وہ بھی رنج و غم میں آخر اپنے والدِ بزرگوار سے مل گئیں رضی اللہ عنہا ؛

---

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ ابْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَٰذِهِ الْآيَةِ - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ - فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رض سے، انہوں نے کہا حضرت عمر رض ابن عباس رض کو اپنے پاس بٹھاتے ف۱ یہ حال عبدالرحمٰن بن عوف نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباس رض کی طرح ہیں ف۲ حضرت عمر رض نے کہا اس کی وجہ علم ہے (یا تم ابھی جان لوگے) پھر انہوں نے ابن عباس رض سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر الله والفتح انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو موت کی خبر دی ہے ف۳ حضرت عمر رض نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو ف۴

ف۱ اوروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے ۔ ف۲ یعنی ہم لوگ ابن عباس رض سے عمر میں زیادہ ہیں تو ہماری تعظیم زیادہ کرنی چاہیئے ۔ ف۳ یا میں جانتا ہوں اس سے آپؐ کی وفات مراد ہے ۔ ف۴ اسی وجہ سے کہتے ہیں قدر مردم بعلم است نہ بسال - ابن عباس رض بڑے فاضل اور عالم تھے - ترجمۂ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیب کی بات بتلائی گئی تھی کہ آپؐ کی وفات قریب ہے ۔

---

۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک چادر اوڑھے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے- منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے ف۱ یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے- پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے) تو وہ انصار

الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے نیک شخص کی تو قدر کرے اور برے کی برائی سے درگزر کرے (معاف کر دے) بس یہ آپ کی (آخری وعظ تھی) آخری مجلس تھی ۲

۱ یہ پیشگوئی آپ کی سچی ثابت ہوئی انصار دنیا میں بہت کم ہیں کہیں خال خال۔ برخلاف اس کے دوسری قومیں بہت کثرت سے ہیں؛

۲ آپ کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملنے کی تو ان کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت فرمائی؛

---

۸۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے، انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے حسن بصریؒ سے، انہوں نے ابو بکرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لے کر ان کو چڑھ گئے۔ فرمایا (لوگو) میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کر دے ۱۔

۱ ان میں صلح کروائے۔ یہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کام کیا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی جان بچادی۔ معاویہ سے لڑنا پسند نہ کیا خلافت انہی کو دے دی باوجود یکہ ستر ہزار آدمیوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی۔ یہ عالی ظرفی اور یہ جود و کرم امام حسنؓ ہی کا کام تھا اور کسی سے نہیں ہو سکتا۔ بعضے بے وقوف شیعہ حضرت امام حسنؓ پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے خلافت غیر مستحق کے حوالے کر دی۔ ارے امامؓ نے جو کیا وہ بحکم الٰہی کیا۔ اپنا منہ دیکھو اور امام حسنؓ پر طعن کرنا دیکھو۔

---

۸۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالبؓ اور

وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَ زَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

ف ابھی قاصد نہیں آیا تھا۔

زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دے دی ف آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

---

۸۲۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ؟ قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ، فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ؟ فَأَدَعُهَا۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں؟ ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ آپؐ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہوں گے۔ جابرؓ نے کہا میں جورو سے کہتا ہوں چل اپنا قالین سرکا وہ کہتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین ہونگے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

---

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: أَلَا انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمرو بن میمون سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے مکہ کو گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) کے پاس اترے کیونکہ جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد کے پاس اترا کرتا۔ امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھہرا رہ جب دوپہر دن ہو اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے اپنے گھروں کو چل دیں) تو جا کر طواف کر لیجیو (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابوجہل آن پہنچا۔

يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ، قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ، فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ۔

کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے؟ سعد نے کہا میں ہوں سعد۔ ابوجہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے تو محمدؐ اور اُن کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے۔ سعد نے کہا بے شک۔ دونوں میں بحث ہونے لگی۔ امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم (یعنی ابوجہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر۔ وہ اس مقام کا سردار ہے۔ سعد نے (ابوجہل سے) کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا۔ امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا رہا۔ آخر سعد غصے ہوتے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ۔ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھ کو ابوجہل ہی قتل کرے گا ف۱ امیہ نے کہا مجھ کو؟ سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو ف۲ تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جورو کے پاس آیا، کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی کیا کہتا ہے؟ (یعنی سعد بن معاذ) اس نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے اس نے یہ سنا ہے کہ ابوجہل مجھ کو قتل کرے گا۔ اس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی۔ پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ لڑنے کو نکلے اور امیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی نے کیا کہا تھا۔ امیہ نے یہ چاہا میں نہ جاؤں مگر ابوجہل نے کہا واہ تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو۔ آخر امیہ گیا اور اللہ نے اسے قتل کرا دیا۔

ف۱ جنگ میں لے جائے گا وہاں مارا جائے گا؛ ف۲ یہ پیشنگوئی پوری ہوئی۔ امیہ جنگ بدر میں جانا نہیں چاہتا تھا مگر ابوجہل

زبردستی پکڑ کر لے گیا آخر مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

---

۸۲۷ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

مجھ سے عباس بن ولید برسی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا، کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ سے باتیں کیں پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟ (تم جانتی ہو؟) انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے۔ ام سلمہؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو ان کو دحیہ ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہی باتیں سنائیں جو جبرئیلؑ نے آپ سے کی تھیں [1] سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زیدؓ سے۔

[1] اور میں نے ان کو سنا تھا۔

---

۸۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا،

مجھ سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مغیرہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں۔ پہلے ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ، اللہ ان کو بخشے۔ پھر عمرؓ نے وہ ڈول سنبھالا۔ ان کے ہاتھ جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھ کا) ڈول ہو گیا۔ میں نے ایسا شہ زور پہلوان کی

فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ، وَقَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ۔

طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا ہے تو اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ان کے ٹھکانوں میں لے گئے ؎ اور ہمام نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکرؓ نے دو ڈول نکالے (بغیر شک کے)

؎ جہاں پانی پینے کے بعد جاکر بیٹھتے ہیں۔ اس حدیث کی تعبیر خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکرؓ کو خلافت ملے گی۔ وہ حکومت تو کریں گے مگر عمرؓ کی سی قوت اور شوکت ان کی نہ ہوگی۔ عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں کی شوکت اور عظمت بہت بڑھ جائے گی۔ آپؐ نے جیسا خواب دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا؛

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے ہیں ؎ مگر ایک فرقہ ان کا جان بوجھ کر حق کی بات کو چھپاتا ہے۔

؎ کیونکہ اگلی کتابوں سے آپؐ کے نشان ان کو معلوم ہو چکے ہیں؛

۸۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے یہ بیان کیا کہ ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی آپؐ کیا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم تورات میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہو؟ ؎ انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت کرتے ہیں اور ان کو کوڑے لگاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے (یہ سن کر) کہا تم جھوٹے ہو، تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے تورات لاؤ، تورات لائے، جب اس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو

فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

اوپر اٹھا۔ جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی۔ اس وقت کہنے لگے محمدؐ تم نے سچ کہا بے شک تورات میں رجم کا حکم ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں یہودی اور یہودن، (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کئے گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت) عورت پر جھکا پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

ف آپ نے ان کے آزمانے کے لئے پوچھا۔ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ تورات میں زنا کی سزا رجم مذکور ہے اس لئے نہیں پوچھا کہ آپ پر اگلی شریعتوں کی پیروی لازم تھی جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے ۔

---

## بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

باب: مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی چاہنا آپ کا شق القمر (چاند کا پھٹ جانا) ان کو دکھلانا ف

ف باب کی عبارت سے بظاہر یہ نکلتا ہے کہ شق القمر آپ کا معجزہ ہے۔ بعضوں نے کہا وہ آثار قیامت میں سے تھا۔ لیکن چونکہ اس کی خبر پہلے سے دی تھی اس لئے معجزہ گنا گیا کیونکہ امام بخاریؒ نے یوں کہا فاراہم انشقاق القمر اور یوں نہیں کہا فانشق القمر۔ شاہ ولی اللہ نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن انہوں نے شاہ ولی اللہؒ کا مطلب نہ سمجھ کر ان پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراضات غور کرنے کے بعد واہی معلوم ہوتے ہیں مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر اُن معجزات میں سے نہیں جو صرف اثبات نبوّت کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا۔ اتفاق سے جب مشرکوں نے درخواست کی، اسی وقت اس کا وقت بھی آن پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلا دیا اس راہ سے معجزہ ہو سکتا ہے۔ حافظ نے کہا ابن عباسؓ تو شق القمر کے وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اور انسؓ چار برس کے بعد مدینہ میں ہوں گے۔ اس کو ابن مسعودؓ اور علیؓ اور حذیفہؓ اور جبیر بن مطعم اور ابن عمرؓ نے دیکھا ہو گا ان سب سے مروی ہے ۔

٨٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابو معمر سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا ف۱

ف۱ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کسی پیغمبر کو اتنا بڑا معجزہ نہیں دیا گیا۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ شق القمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو اس کا وقوع قیامت ہی کی نشانی تھی جیسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اقتربت الساعۃ وانشق القمر جن لوگوں نے اس کا معنی یہ رکھا ہے کہ آئندہ یعنی قیامت میں پھٹے گا باب کی حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے۔

---

۸۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے۔ دوسری سند: امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے، انہوں نے کہا مکہؓ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ کوئی نشانی بتلایئے ف۱ آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا ف۲۔

ف۱ معجزہ دکھایئے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں۔ ف۲ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر آپ کا ایک معجزہ تھا۔ شاہ ولی اللہؒ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو۔ چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لئے آپ نے یہی نشانی دکھلا دی البتہ چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اس کی خبر کر دی تھی اس لئے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں۔

---

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے خلف ابن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے، انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے عراک بن مالک سے، انہوں نے عبیداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا ف۱

ف۱ ایک روایت میں ہے کہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر دونوں ٹکڑے آن کر مل گئے۔ حافظ نے کہا اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے گی۔

---

## بابٌ:۔ — باب ۔ ف۱

ف یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ باب علاماتِ نبوت کے باب سے ملحق ہوتا مگر اگلے دو باب بھی اثباتِ نبوت ہی سے متعلق ہیں اس لئے یہاں بھی اس کا لانا بے موقع نہیں ہے۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے، انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے دو چراغ کی طرح ان کے سامنے روشن جا رہے تھے۔ جب وہ الگ الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے اپنے گھر پہنچ گئے ف۱

ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روشنی مرحمت فرمائی۔ عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ ان کی عصا چراغ کی طرح روشن ہو گئی۔ امام بخاریؒ نے نکالا کہ ان کی انگلیاں چراغ کی طرح روشن ہو گئیں۔

---

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی نے، انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا، کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے (یعنی قیامت یا موت) وہ جب تک غالب ہی رہیں گے ف۲۔

تشریح صفحہ ۶۲۷ پر ملاحظہ فرمائیں:۔

ف یعنی سب مسلمان ساری دنیا کے مغلوب نہ ہوں گے ﴿ ف٢ ہمارے زمانے میں یہ مسلمان جو کافروں سے بالکل مغلوب نہ ہوں اور حق یعنی شریعت پر پورے طور سے قائم ہوں سوا نجد اور سائیریا یا مغرب کے بعض خطوں کے کہیں نظر نہیں آتے۔ ہندوستان اور بخارا اور خیوا کے مسلمان تو نصاریٰ کے ماتحت ہیں اور روم اور افغانستان اور مصر اور حرمین میں حدود شرعیہ جاری نہیں ہیں ﴿

---

٨٣٥۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا، انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ کچھ ان کا نقصان نہ کر سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا وہ اسی حالت پر رہیں گے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل نے کہا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں ف معاویہ کہتے تھے دیکھو یہ مالک بن یخامر ہے جو کہتا ہے میں نے معاذ سے سنا یہ لوگ شام کے ملک میں ہیں ف٢

ف نصاریٰ سے لڑتے تھے ﴿ ف٢ معاویہ بھی شام میں تھے۔ ان کا یہ مطلب تھا کہ اہل شام اس حدیث سے مراد ہیں۔ مستدجم کہتا ہے اہل شام ہوں یا اہل یمن یا اہل کوفہ یا اہل ہند جو مسلمان شریعت محمدیؐ اور اسلام کی مدد پر مستعد کفار سے جہاد کرتے ہیں وہ سب اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میری امت کے سب لوگ گمراہ ہو جائیں یہ نہ ہو گا ایک گروہ تو ضرور بالضرور حق پر قائم رہے گا۔ اوپر گزر چکا کہ یہ گروہ اہل حدیث کا ہے امام احمد بن حنبلؒ نے یہی فرمایا ﴿

---

٨٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری

شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ: إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا، قَالَ سُفْيَانُ: يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ۔

خرید لاؤ۔ وہ گئے بازار میں دو بکریاں ایک دینار میں خریدیں پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپؐ نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی (پھر عروہ کا یہ حال آپؐ کی دعا کی برکت سے) ہو گیا۔ اگر مٹی خریدتے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا۔ سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اس کو عروہ سے سنا میں شبیب کے پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے یہ سنا ہی کہ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے۔ شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے بندھے دیکھے۔ سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عروہ سے بکری خریدنے کے لئے کہا تھا وہ قربانی کی بکری تھی ف۱

ف۱ یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ امام بخاریؒ کو عروہ کی کونسی حدیث مقصود ہے اگر گھوڑوں کی حدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے۔ اگر بکری کی حدیث مقصود ہے تو باب کے موافق ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یعنی دُعا کا قبول ہونا اس میں مذکور ہے مگر وہ موصول نہیں ہے۔ شبیب کے قبیلہ والے مجہول ہیں اور جواب یہ ہے کہ قبیلے والے متعدد شخص تھے وہ سب جھوٹ بولیں یہ نہیں ہو سکتا تو حدیث موصول اور صحیح ہوگی ؛

---

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے۔

۸۳۸ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا - انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے انس رضؓ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے ف۱۔

ف۱ ان حدیثوں کی ترجمہ باب سے کچھ مناسبت معلوم نہیں ہوتی - شاید شبیب کی روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی اس کی تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابو ہریرہ رضؓ کی حدیث کو جو آگے آتی ہے

---

۸۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے ابوصالح سمان سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لئے ہیں - ایک کے لئے ثواب ہیں ایک کے لئے معاف یعنی مباح ایک کے لئے گناہ - ثواب اس کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ان کو باندھے اور ان کی رسی رمنے یا چمن میں لمبی کر دے - وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی - اگر انہوں نے رسی تڑائی اور ایک زعن یا دو زعن بھرے تو اُن کی لید اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ ندی پر جا کر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی - معاف اس کیلئے ہیں جو اپنی رفعِ احتیاج اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے کہ کسی سے سواری نہ مانگنی پڑے اس نیت سے رکھے اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ میں فراموش نہ کرے ف۱ عذاب اس کے لئے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کی نیت

وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ، وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ. فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ) نے بستی کے گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورۂ زلزلت کی)، جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو ف۲ دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھ لے گا ف۳ اتری ہے ف۴۔

ف۱ یعنی تھکے ماندے مسافر کو اس پر چڑھائے؛ ف۲ قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں؛ ف۳ بشرطیکہ معاف نہ ہو گئی ہو؛ ف۴ یہ حدیث کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے؛

---

۸۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، وَأَحَالُوا إِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں پہنچ گئے۔ یہودی لوگ کدالیں، ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) لے کر نکلے تھے جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہنچے اور جلدی سے دوڑتے ہوئے قلعہ کی طرف چلے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں ان لوگوں کی جگہ میں اترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو ان کی صبح منحوس ہوئی ف۲

ف۱ کہ اس میں گھس جائیں؛ ف۲ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ نے خیبر فتح ہونے سے پہلے ہی فرما دیا کہ خیبر خراب ہوا اور پھر یہی ظہور میں آیا؛

---

۸۴۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے، انہوں نے سعید مقبری سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ، فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ۔

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں، پھر اُن کو بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا۔ میں نے پھیلائی۔ آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اس میں ڈالا ۱؎ پھر فرمایا اُس کو (اپنے بدن سے) لگالے۔ میں نے لگالی۔ اس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا ۲؎۔

۱؎ گویا قوتِ حافظہ لپ بھر کر ڈال دی ؛ ۲؎ باب کی مناسبت ترجمۂ باب سے ظاہر ہے اس حدیث میں آپ کا ایک معجزہ مذکور ہے ؛

---

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ

جلد چہارم ختم ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

# خُطبۃ حجۃ الوداع

## اللہ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خطبہ

إذا كانَ يومُ الحجِّ أتى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ عرفةَ فنزلَ بها حتّى إذا زاغتِ الشّمسُ أمرَ بالقصواءِ فرُحِلَت لَهُ فأتى بطنَ الوادي فخطبَ النّاسَ خُطبتَهُ الّتي بيّنَ فيها ما بيّنَ۔

حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے۔ اور آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصواء (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کرکے حاضر کی گئی، تو آپؐ (اس پر سوار ہوکر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔

فحمِدَ اللهَ وأثنى عليهِ قائلاً لا إلهَ إلّا اللهُ وحدَهُ لا شريكَ لهُ صدقَ وعدَهُ ونصرَ عبدَهُ وهزمَ الأحزابَ وحدَهُ۔

آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی، خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

أيّها النّاسُ! اسمعوا قولي فإنّي لا أراني وإيّاكم أن نجتمعَ في هذا المجلسِ أبداً بعدَ عامي هذا، أيّها النّاسُ إنّ اللهَ يقولُ "يا أيّها النّاسُ إنّا خلقناكم من ذكرٍ وأنثى وجعلناكم شعوباً وقبائلَ لتعارفوا إنّ أكرمَكم عندَ اللهِ أتقاكم" فليسَ لعربيٍّ على عجميٍّ فضلٌ ولا لعجميٍّ على عربيٍّ ولا لأسودَ على أبيضَ ولا لأبيضَ على أسودَ فضلٌ إلّا بالتّقوى

لوگو! میری بات سنو، میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہوسکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کرسکوں گا)۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو تم میں زیادہ عزّت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ (چنانچہ اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کالا گورے

سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

النَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، أَلا كُلُّ مَاْثُرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْمَالٍ يُدَّعَى بِهٖ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةُ الْبَيْتِ وَ سِقَايَةُ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيْئُوا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَ يَجِيْءُ النَّاسُ بِالْآخِرَةِ فَلَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں، بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ وَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْئَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کیلئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ مُسْلِمٍ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ إِخْوَةٌ أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں

أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ۔

کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِيعَةِ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیّت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں، میرے اپنے خاندان کا ہے، ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیّت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیّت نہ کرے۔

أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ۔

بچّہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے، حساب و کتاب خدا کے ہاں ہو گا۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کریگا اس پر خدا کی لعنت۔

أَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالْعَارِيَةُ مُرَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

قرض قابلِ ادائی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے۔ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ أَنْفُسَكُمْ

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

أَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں عورتوں

فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَأَنْ تَضْرِبُوا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ فَاحْذَرُوهُ عَلَى دِينِكُمْ۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو، اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائیگا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائیگا۔

أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔؟

قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا "خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ


تاج کمپنی لمیٹڈ کے مطبوعہ قرآن کریم
بفضلہ ہر قسم کی غلطیوں سے مُبرّا
بخاری شریف
اور دیگر
اسلامی
مطبوعات
دُنیا
بھر میں
بے مثل
اور
بینظیر
ہیں
اِن پر تلاوت
کرکے آنکھوں میں نور اور دل میں سرُور
پیدا ہوتا ہے
عمدہ کاغذ۔ دیدہ زیب طباعت مضبوط جلد بندی
مکمّل فہرست پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت طلب فرمایئے

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
2-2-2011